Checked
1987 RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب
ومن کل الثمرات ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب لاجواب سراپا افادت و بیبہا در بیان فن باغبانی علم اثمار مزروعہ

CHECKED

کتاب الاثمار

سنہ ۱۸۸۴ع

من تصانیف جناب مولوی سید امداد امام صاحب متوطن نیورہ من مضافات
عظیم آباد مصنف مرآۃ الحکماء و کتاب الزراعت وغیرہ وغیرہ

بار اول ۱۰۰۰ جلد

CHECKED 1995

در یونین پریس الٰہی واقع بانکی پور طبع شد

DEDICATED

IN MEMORY OF HIS TAKING
WARM INTEREST IN
HORTICULTURE,

[illegible] *Moulvie Syed Fuzl Imam,* *

*(Vic [illegible] Patna Municipality and Honorary Secretary to the Agricultural
Committee [illegible]*

The object of the Author's.

Earliest fraternal affection and regard.

* [illegible] HAN BAHADOOR,

Patna Sadikpur Press. پٹنہ صادقپور پریس

PREFACE.

THE want of a practical manual in Urdu on the cultivation of Fruit Trees being much felt, I have compiled this work named "Ketabul Asmar" with hopes of its proving serviceable to those of my countrymen who should desire to grow fruit trees with success as amateur fruit-culturists or as professional gardeners. It cannot be denied that among the native public fruit cultivation, as a general rule, has hitherto remained in a remarkably neglected state. The importance of fruit culture is not fully understood and therefore no proper attention is paid towards growing fruit trees of superior description or improving their races by scientific processes. Even the gardens of our rich men, though sometimes kept tolerably in good condition, scarcely shew any attempt on the part of their owners towards any kind of horticultural improvement. The same remark applies to professional growers whose gardening operations are in the same stereotyped condition as they were, say, almost a century before. The mails of the present age are what their forefathers were and similarly their native employers appear to have remained as much conservative. This tendency, to our greatest regret, is the pervading characteristic of my country. However, with a view to impart systematic as well as a practical knowledge of fruit growing to my countrymen, the generality of whom, through want of English knowledge, are not expected to benefit themselves through some useful books composed in English treating of different branches of Horticulture, I have tried to explain in this Urdoo book all that I thought necessary for the successful cultivation of fruit trees in India. In preparing this work I have mainly consulted Revd. Fermenger's Manual of gardening for Bengal and Upper India. I have also made free use of Lieutenant Pagson's Manual of the Indian gardening, not to mention of the references I have made to the works of Mrs. James Cuthill, Charles B. M. Du. Breuil and Beeton's "All about Gardening" &c. &c. as well as to certain horticultural notes and reports that had come to my hand in course of my past horticultural researches. As for my personal informations about the subject in question, I have to observe that, being very fond of gardening, I have spared no pains and money to the extent of my limited means in rearing choice fruit plants in my gardens and receiving valuable instructions from all such sources as I could consider authentic and reliable. I need not add that with a view of increasing my practical knowledge I have often visited some of the best gardens in India both public and private—a circumstance which presented me several opportunities of examining plants of various descriptions. Even with all these encouraging circumstances in my favor, I would not have been so presumptuous as to place a book as this before the public, had I not been assured by my friends that, to my greatest regret, there was for the present no prospect whatsoever of the subject being treated of in the vernacular by a really competent horticulturist.

It is really with great diffidence that I venture to publish this book which being the first of its kind as far as horticultural literature in Urdoo is concerned, cannot be expected to be free from omissions and commissions. Naturally, then, in presenting this humble production to my countrymen, I expect full indulgence on their part in overlooking the many deficiencies and errors the book might contain, as well as their acceptance of it as a tribute of my devoted love and regard towards them.

[illegible]
1st [illegible] 1886. } SYED IMDAD IMAM

کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی
حیدرآباد دکن
HYDERABAD STATE LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدم بعد ذکر اللہ ذکرہم
فی کل بدءٍ و مختتمٍ بہ الکلم

امابعد حضرات اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ علم الاشمار ایک نہایت نفع رسان علم ہے - اس علم کے برتاؤ سے صرف شخصی ہی نفع متصور نہین ہے بلکہ اس علم اُسکا عامل مثل اپنے دوسرون کو بھی نفع پہونچا سکتا ہے - چونکہ علم الاشمار مین زبان اُردو کوئی تصنیف کافی راقم الحروف کی نظر سے نہین گذری - اسواسطے مین نے اس کتاب کے تالیف کی جرأت کی - حضرات ناظرین مؤلف کی غلطیون کو معاف فرمائینگے کیونکہ اس کتاب کی تالیف سے زینہار اظہار لیاقت مقصود نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ علم الاشمار بسبب ایک ضروری علم ہونے کے بہت کچھہ قابل توجہ ہے اسلیے عجب نہین کہ اس ناچیز نمونہ کی طرف متوجہ ہو کر اور اس علم کی ضرورتون پر خیال فرما کر حضرات صاحب لیاقت وصاحب اطلاع جو واقعی صاحب لیاقت وصاحب اطلاع ہین معقول تصانیف کے ذریعہ سے نفع رسانی خلق مین کوشان ہون

افسوس ہے کہ ہندوستان جو بہت سے عمدہ میوونکے پیداوار کی صلاحیت رکھتا ہے ناتوجہی عامہ خلائق کے باعث اپنی اصلی صلاحیت پیداوار کے جوہر دکھلانے سے

قاصر ہے۔ اگر پابندی قواعد علمیہ کے ساتھ اشجار مثمرہ کی پرورش و تربیت کا سامان کیا جاے تو یہ ملک وسیع پیداوار اشجار مین حسب مراد ترقی کر سکتا ہے۔ راقم الحروف نے بالقصد اس کتاب مین علم نباتات کے مشکل مباحث علمیہ کے اندراج سے احتراز کیا ہے اور صرف اون امور کو حوالہ قلم کیا ہے جو ترتیب باغ و زراعت اشجار مثمرہ کے واسطے محض ضروری متصور ہین اور جسکی اطلاع سے ہر شخص آسانی کے ساتھ اکثر میوہ دار درختون سے حسب مراد متمتع ہونے کا سامان کر سکتا ہے اور ایسے درختون کی پرورش و تربیت مین قاصر نہین رہ سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اشجار مثمرہ کی پرورش فوائد سے خالی نہین ہے۔ دینی اور دنیوی دونون قسم کے فوائد اس سے مترتب ہو سکتے ہین۔ جو کام نفع رسانی خلق خدا کا ہوتا ہے بلاشبہ اوس سے فوائد دینی ضرور منتج ہوتے ہین۔ دنیوی فوائد جو پرورش و تربیت اشجار مثمرہ سے مترتب ہو سکتے ہین بہت ہین۔ مثلاً اسکے ذریعہ سے بہترین تلذذ ذائقہ انسان کو نصیب ہو سکتا ہے اور بہت سی حالتون مین اثمار غذاء معین اور مفید صحت ہوتے ہین۔ اغراض جسمانی کے لئے شغل باغبانی براے خود ایک نہایت نفع بخش شغل ہے۔ اسلئے کہ باعتبار شغل کے یہ ایک ایسا شغل ہے جسکے سبب سے انسان بہت سے معاصی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ بیکار انسان بدرجہ اولے بے گناہ نہین رہ سکتا ہے۔ واقعی بیکاری بہت سے معاصی کی جڑ ہوتی ہے۔ حالت بیکاری مین انسان اپنی دلبستگی کا سامان کیا چاہتا ہے اور بیشتر اون کامون کو اختیار کرتا ہے جو معصومیت سے بمراحل دور ہوتے ہین۔ اگر بیکاری کے وقت کو انسان پرورش و تربیت اشجار مین صرف کرے تو اوسکو نامحمود امور کے ارتکاب کا موقع بیشک بہت کم ملیگا اور رفتہ رفتہ اشجار سے ایسی دلبستگی ہونے لگیگی کہ اوسے بذریعہ افعال مذمومہ کے دلبستگی پیدا کرنے سے تنفر پیدا ہو جائے گا۔ خدا یتعالے

کی صناعی اور منعمی پیش نظر ہو جائیگی اور کمال و قدرت الٰہی کا اعتراف دل مین جگہ کرے گا ہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اغراض محاصل کی نظر سے بھی اشجار مثمرہ کی پرورش و تربیت نفع خیز متصور ہے۔ بشرطیکہ اشجار مثمرہ گران قیمت اثمار پیدا کر سکین۔ بالحاصل اشجار مثمرہ کی زراعت بہ تجربہ اہل واقفیت چہ اہل یورپ و چہ اہل ہند بغایت قابل توجہ امر ہے۔

بحث علم فلاحت

علم فلاحت وہ علم ہے جسکی دانست انسان کو بذریعہ عمل کے نباتی پیداوار اراضی سے نفع ذاتی اور قومی پہونچا سکتی ہے۔ علم فلاحت سے تین فن متعلق ہین اول جنگل لگانے کا فن۔ دوم زراعت کا۔ سوم باغبانی کا۔ جنگل لگانے کے فن کے ذریعہ سے عمدہ عمدہ اقسام کے جنگلی درخت تیار ہو سکتے ہین۔ جنکی لکڑیون سے عمارت کا کام نکلسکتا ہے۔ یا ایسے درخت پیدا کئے جاسکتے ہین جنکی لکڑیان مطبخ و پزاوہ وغیرہ کے کام ہین آسکتی ہین۔ یا اون درختون کے جنگل ہین شکار کے ایسے جانور پالے جاسکتے ہین جن سے اغراض شکار کے متعلق رہتے ہین۔ زراعت کا فن جسقدر نفع بخش ہے

ہ یہ فن فلاح دنیا و عقبےٰ کا ذریعہ ہے۔ فلاح دنیا اس اعتبار سے کہ اکتساب دنیا اس علم کے برتاؤ سے بطور شایستہ ممکن ہے۔ اور فلاح عقبےٰ اس معنی سے کہ حلال طریقہ اکتساب سے عقبےٰ کی بہتری منتج ہوتی ہے۔ بلاشبہہ فن زراعت نہایت شریف فن ہے اور جو شخص اس فن سے متمتع ہوتا ہے صاحب شرف ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان ملک مصر کی طرح قابل الزراعت ملک ہے۔ اسلئے یہ دونون ملک زمانہ سلف سے زراعت کے مادہ مین مشہور رہے ہین۔ ہندوستان کی دولت زیادہ تر زمین کی پیداوار پر موقوف ہے۔ یہ ملک وسیع زراعت کے لئے مخصوص ہوا ہے اور چونکہ اس ملک کا تقاضائے طبعی یہی ہے کہ زمین سے دولت پیدا کیجاے یہان کے سکنا کو پیشہ زراعت

رشس و تربیت کا سامان
سکتا ہے۔ راقم الحروف
ے اندراج سے احتراز
راعت اشجار مثمرہ کے
انی کے ساتھ اکثر میوہ دا
درختون کی پرورش

ہے۔ دینی اور دنیوی
سانی خلق خدا کا ہوتا ہے
جو پرورش و تربیت
سے بہترین تلذذ ذائقہ
معین اور مفید صحت
نہایت نفع بخش
سبب سے انسان
کہ بیکار انسان
معاصی کی جڑ ہوتی ہے
تر اون کامون کو
ری کے وقت کو
امور کے ارتکاب
ونے لگیگی کہ اوسے
ے گا۔ خدا تعالے

اوسکی تصریح کی اس جگہ حاجت نہین - ہملوگون کی بڑی بڑی ضرورتون کو اس فن سے تعلق ہے - مثلاً ضرورت غذائیہ - ضرورت افزایش لذت غذا - ضرورت پوشش ضرورت صبغ و تزئین - ضرورت طبّیہ - ضرورت خانہ سازی وغیرہ وغیرہ -

بہتر کسی دوسرے پیشہ کے اختیار کرنے کا موقع نہین ہے - کیا وجہ ہے کہ اندرونی ہندوستان کے کرورون اشخاص کی اوقات گزاری کاشت پر موقوف ہے اور بدوان عرب کی اوقات کا مدار لوٹ مار پر ہے ؟ - اسکی وجہ یہ ہے کہ تقاضاے طبعی ہندوستان کا یہی ہے کہ ہندوستانی زمین جوت کر سامان رزق بہم پہونچاے اور بادیہ عرب کا یہی منشا ہے کہ بدو لوٹ لاے اور کھسوٹ کھاے - اسی تقاضاے طبعی کے رو سے ساحل کے کنارے رہنے والے تجارت پیشہ ہو جاتے ہین اور اندرونی ملک کے رہنے والے کاشتکار - ظاہر ہے کہ جسقدر تجارت کے کارخانے بمبئی و مدراس مین دیکھے جاتے ہین اوسقدر لکھنؤ اور عظیم آباد مین نہین دیکھے جاتے - ہملوگ تجار بمبئی و مدراس کے جہاز بہ کثرت جاوا و جاپان کو جاتے دیکھتے ہین مگر لکھنؤ یا عظیم آباد کے کسی نواب صاحب یا خانصاحب کی ایک پنسوہی بھی تجارت کے دریا مین چلتے نہین سنتے - اسکی وجہ یہی ہی کہ تقاضاے زمان و مکان کو ہر کام مین دخل ہوتا ہے - اگر لکھنؤ اور عظیم آباد بھی ساحل پر واقع ہوتے تو مدراس و بمبئی ہو جاتے - ہر کام کا مدار اوس کام کی ضرورت پر ہوتا ہے - ہملوگ جانتے ہین کہ جو گانون ندی کنارے نہین واقع ہوتا ہے اوس گانون مین مچھوے نہین رہتے ہین - ظاہر ہے کہ ایسے گانون مین رہکر مچھوے کیا کرینگے - غرض اس کلام سے یہ ہے کہ جس ملک کی جیسی صلاحیت ہوتی ہے اوسکے مطابق اوس ملک مین روزگار کو فروغ ہوتا ہے - ہمارے ہموطنون کو سب سے زیادہ پیشۂ زراعت سے منتفع ہونے کا موقع حاصل ہے - چنانچہ یہ پرانی مثل ہندی کی ایک نہایت منفع قول ہے " اُتّم کھیتی مدّہم بان + نرگھن شیوہ بھیک ندان " پس اگر سکناے بہار فن زراعت کی طرف توجہ فرماوین - خاصکر ایسی صورت مین کہ سرکار انگلشیہ نے بنظر فلاح سکناے ہندوستان ترقی کاشت کی نظر سے ایک سررشتۂ عظیم قائم کیا ہے - تو عجب نہین کہ ترقی زراعت سے فلاح اوٹھاوین - اس ملک کے سکناے کو باستثناے معدودے چند اب تک زراعت کا مذاق - باوجود اسکے کہ اس ملک

باغبانی کا فن بھی بہت نفع بخش ہے۔ باغبانی کی تین قسمین ہین۔ اول وہ جس سے پھول و دیگر نباتات قابل تزئین کو تعلق ہے۔ دوم وہ جس سے اقسام اثمار کی پیداوار متعلق ہے۔ سوم وہ جسکے ذریعہ سے باورچیخانہ کے مصرف کی چیزین پیدا ہوتی ہین۔

واضح ہو کہ اس رسالہ مین قسم دوم سے بحث کیجاتی ہے۔ اس دوسری قسم کی بھی دو قسمین ہین۔ قسمت اول وہ ہے جسمین اشجار داخل ہین۔ قسمت دوم وہ ہے جسمین نجم یعنی بے ساق نباتات شامل ہین۔ مثال قسمت اول کی آم۔ امرود اور لیچو

کو زراعت کے ساتھ خصوصیت ہی پیدا نہین ہوا ہے۔ اس وضع کی کاشتکاری سے جسے اہل انگلستان فارمنگ سسٹم (Farming System) کہتے ہین سکنائے ہند خبر نہین رکھتے۔ اگر علمی قاعدہ سے زراعت کیجائے تو ہندوستان مین اس سے بہتر کوئی پیشہ نہین نکلے گا۔ زندگانی کا یہ طریقہ باعتبار معصومیت کے بہت سے پیشون سے مرجح معلوم ہوتا ہے۔ بہت لوگ اس ملک مین ہین جنھین اتنی مقدرت حاصل ہے کہ علمی قاعدہ پر زراعت کا برتاو کر سکتے ہین۔ لیکن اونکا مذاق بس یہی ہے کہ یا بیکار گھر بیٹھے ہوے آبائی معاش کی آمدنی سے اوقات بسر کرتے ہین۔ یا اگر تھوڑے روپے کی سرکاری نوکری مل گئی تو اوسیکو ذریعہ معقول سمجھکر فوراً اختیار کر لیتے ہین۔ عموماً کاشت کا پیشہ ذلیل اور محقر سمجھا جاتا ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ پیشہ بہلا اور کم مایہ اشخاص اسکو کرتے ہین۔ لیکن اگر کشادہ پیشانی اور قواعد علمیہ کی پابندی کے [illegible] پیشہ کو مقدور والے کرین تو یہ پیشہ ذلیل معلوم نہو۔ یہی وجہ ہے کہ نیل کا کاشتکار صاحب [illegible] تا ہے اور دھان اور مٹر کا بونے والا ذلیل وخوار۔ ورنہ درحقیقت دونون ایک [illegible] لوگ ہین جنکی اوقات زمین سے پیدا کرنے پر منحصر ہے۔ اگر اوسی ٹھاٹھ سے [illegible] ون کی [illegible] پوست۔ پٹوا۔ ریشم۔ تسر۔ بانگا۔ دھان۔ بونٹ۔ رائی۔ سرسون وغیرہ وغیرہ [illegible] تے [illegible] شتکاری کا پیشہ ذلیل معلوم ہو۔ یہ ظاہر ہے [illegible] نا ہی لیکن جسکو موقع ہو اوسکو قواعد علمیہ کی پابندی [illegible]

وغیرہ ہے۔ مثال ثانی کی اسٹابری۔ انناس اور انگور وغیرہ۔ قبل اسکے کہ نام بنام ہر درخت مثمر کی کیفیات سے اطلاع دیجاے لازم ہے کہ کچھہ امور کلیہ جو تمام اقسام اشجار و تخوم مثمرہ سے تعلق رکھتے ہین درج کیئے جائین۔

بحث امور کلیہ مشتمل بر فصول

فصل اول در بیان آب و ہوا

واضح ہو کہ تاثیر آب و ہوا و مزاج بلدان کو روئیدگی نباتات مین بہت کچھہ دخل ہے۔ بعض نباتات ایسے ہوتے ہین کہ صرف سرد ملکون مین نشو و نما پکڑتے ہین اور گرم ملکون مین لیجانے سے مرجاتے ہین۔ اسیطح سے گرم ملکون کے نباتات سرد ملکون مین ضائع ہو جاسکتے ہین۔ اشجار مثمرہ کی بھی یہی حالت ہے کہ بعض کو سرد اور بعض کو گرم ملک موافق مزاج آتا ہے۔ اگر مزاج کے موافق ملک نہین ہوتا ہے تو وہ درخت یا مرجاتا ہے یا پھل نہین دیتا اور اگر دیتا بھی ہے تو حسب مراد نہین دیتا۔ پس شائق کو لازم ہے کہ ہر میوہ کے گرم و سرد مزاج کو دریافت کرکے باغ مین لگانیکا قصد کرے۔ اس امر کے ملحوظ نہین رکھنے سے ناکامیابی مترتب ہوگی اور مفت کی زیرباری منتج۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ انگلستان کے بہت سے میوے ایسے ہین جو ہندوستان سے گرم ملک مین مراد کو نہین پہونچ سکتے۔ لیکن ہان ایسی سرد جگھون مین جیسے شملہ و کشمیر وغیرہ کہ بہ سبب مناسبت آب و ہوا کے یہ جگھین انگریزی میوون کے درختون کو بالسیمرہ کر سکتی ہین۔ چنانچہ اہل انگلستان جو ہندوستان
کے سرد مقامون مین باغات رکھتے ہین اپنے ملک کے میوون کو پیدا کرتے اور اپنی
ت اور محنت کا ثمر شیرین ذائقہ کرتے ہین۔ بالمختصر شائق کو درختون کے نصب
و ہوا و مزاج بلدان کا لحاظ ضرور ہے۔ اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم
ن میوون کو ہندوستان کے سرد مقامون سے تعلق ہے اور کون

کون میوے ہندوستان کے گرم حصون مین پیدا ہو سکتے ہین۔

فصل دوم در بیان کوائف اراضی
و توجیہ شیرینی و ترشی اثمار

واضح ہو کہ تحقیقات علماے تشریح الارض سے یہ بات تحقیق ہوئی ہے کہ زمین کی ساخت مطبّق ہے۔ منجملہ طبقات مختلفہ کے ایک طبقہ آہک یعنی چونے کا بھی ہے۔ لیکن چونے کا طبقہ ایسا نہین ہے کہ تمام جسم ارض پر ایک طور سے حاوی یا مفروش ہو۔ بہت سے حصے زمین کے ایسے ہین جنکی ترکیب مین آہک کا شمول پایا جاتا ہے اور بہت سے ایسے ہین کہ اونکی ترکیب مین آہک شامل نہین رہتا۔ پس جاننا چاہئے کہ جن حصون مین آہک موجود ہوتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر شیرین اور جہان یہ جزو مفقود دیکھا جاتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر ترش پیدا کرتے ہین اس سے یہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ اثمار کے شیرین ہونے کے واسطے چونے کے جزو کا شمول ضروریات سے ہے۔ پس جس زمین مین چونے کا شمول نہین ہے یا اگر ہے تو بمقدار کافی نہین ہے۔ اور ایسی زمین سے اثمار شیرین پیدا کرنا مقصود ہو تو لازم ہے کہ اوس زمین مین چونا اور فاسفیٹ اف لائم (Phosfhate of Lime.) ملائین۔ اس ترکیب سے اثمار شیرین پیدا ہونگے جیسا کہ عند التجربہ یہ بات تحقیق مین آچکی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کاغذی لیمون کی ترشی شریفے کی مٹھاس سے مبدل ہو جائیگی۔ اگر خود کسی ثمر کا تقاضا مٹھاس کا نہین ہے تو اوس مین مٹھاس پیدا نہین ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ چونے کو پھلون کی میٹھاس بڑھا دینے مین بہت کچھ دخل ہے۔ چنانچہ سلہٹ اور ناگپور کے کولون کے شیرین ہونے کی وجہ یہی ہے کہ اون جگھون کی پہاڑی زمینون مین آہک کا ش[illegible]ے مراد ہے گنے نہایت شیرین پیدا ہوتے

اور بھی ملک اسپین (Spain) جہان کی زمین آہک آمیز ہے شیرین ترین انگور پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح ایام سلف مین ملک فلسطین عمدہ پیداوار انگور کے لئے مشہور تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ وہان کی زمین مین چونے کا شمول بہت تھا بلکہ جن چشمون سے وہ زمین سیراب ہوتی تھی اون مین بھی چونے کا جزو بمقدار کثیر پایا جاتا تھا لیکن ایسی زمین کہ جسمین بالو یا سنگریزہ کی آمیزش بکثرت ہوتی ہے اور جزو آہک مفقود رہتا ہے۔ وہان کے پھل نہایت ترش ہوتے ہین۔

لائم اسٹون (Limestone) یعنی چونے والا پتھر حالت طبعی مین کیلشیم (Calcium) سے مرکب ہوتا ہے۔ کیلشیم عبارت ہے آہک مرکب از کاربونک ایسڈ (Carbonic Acid) سے اور کیلشیم کی ترکیب مین کاربون (Carbon) اور آکسیجن گاس (Oxygen gas) شامل رہتا ہے۔ مثمر درختونکی جڑونکو کاربونٹ اف لائم (Carbonate of Lime) کے گلانے کی قوت حاصل رہتی ہے۔ اور کاربونک ایسڈ جو اسطور سے درختون مین داخل ہوتا ہے دورہ کے ذریعہ سے آخر کار چینی یعنی شیرینی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور یہ وہی شیرینی ہے جو تمام شیرین پھلون کے مغز اور عرق مین شامل رہتی ہی

تحقیقات کیمسٹری سے ثابت ہی کہ ترکیب نباتات مین کاربن (Carbon) یعنی مادہ انگشتی کو بڑا دخل ہے کاربن کی تحقیق پروفیسر جانسٹن (Professor Johnston) نے بطرز ذیل کی ہے

۳۶ پونڈ کاربن	بشمول	۴۵	پونڈ آب	پیدا کرتا ہی	۸۱ پونڈ ہیزمی ریشہ یا درخت یا صمغ
ایضاً	ایضاً	½۴۹	ایضاً	ایضاً	½۸۵ پونڈ چینی نیشکر
ایضاً	ایضاً	۶۴	ایضاً	ایضاً	۱۰۰ پونڈ چینی ثمر کی یا چینی شہد کی

ایضاً ایضاً ۲۷ ایضاً ایضاً ۳۶ پونڈ ہیومک ایسڈ (Humic Acid)

حساب بالا سے عیان ہے کہ مقدار کاربن مین کوئی فرق نہین ہوتا ہے صرف پانی کا وزن بدلتا گیا ہے۔ پس ترکیب کمسٹری سے یہ ممکن ہے کہ وزن آب کم ہو جانے سے ہیزمی ریشہ ہاے درخت ہیومک ایسڈ بنجا سکتے ہین اور وزن آب کے بڑھجانے سے صمغ چینی یا کوئی شیرین شے ہو جا سکتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ترکیب نباتات مین کاربن کو بڑا دخل ہے۔ اور اس مسئلہ کے جاننے سے شائق باغبانی بڑا نفع اوٹھا سکتا ہے۔

واضح ہو کہ اچھے پچاس پونڈ چونے والے پتھر (Lime Stone) مین اٹھائیس پونڈ چونا بشمول بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ (Carbonic Acid) موجود رہتا ہے۔ اور اگر چونے والا پتھر اچھا نہین ہوتا ہے تو اوسی حساب سے چونا بھی اوس مین کم پایا جاتا ہے۔ چونے سے جو کاربون نکلتا ہے باعتبار اوس کاربن کے جو ہیومس (Humus) اور عموماً کھاد سے نکلتا ہے زیادہ شیرین پیدا کرنے کی قوت حاصل رہتی ہے۔ کیون ایسا ہوتا ہے۔ اسے ابھی تک علماے کمسٹری تحقیق نہین کر سکے ہین۔ مگر ایسا ہونا بہرصورت ثابت ہے۔ بالمختصر ان باتون کے معلوم رہنے سے پھیکے اثمار شیرین بنائے جا سکتے ہین۔ افسوس ہے کہ بہت سے اشخاص افعال کیمیائی سے بیخبر رہنے کی وجہ سے فن باغبانی مین ترقی نہین کر سکتے۔ اور کسی قسم کی عمدگی پھلون مین پیدا انہین کر سکتے۔

تحریر بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ چونے کو شیرینی اثمار مین تمام تر دخل ہے۔ یعنی جس زمین مین چونے کا جز کم پایا جاتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر شیرین نہین پیدا کر سکتے ہین۔ پس عمدگی زمین کے واسطے چونے کا وجود نہایت ضروری ہے۔ پروفیسر جانسٹن (Professor Johnston) لکھتے ہین کہ عمدہ

زرخیز زمین مین چونے کا جزو اس حساب سے شامل ہوتا ہے کہ اگر ایکہزار پونڈ زرخیز مٹی ہے تو اوسمین چھپن پونڈ چونا ضرور شامل رہتا ہے بخلاف اسکے سخت اور بانجھ زمین مین صرف چار پونڈ چونا ہزار پونڈ مٹی مین پایا جاتا ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اس قسم کی سخت زمین مین چونا ملانا اس نظر سے کہ ایسی زمین زرخیز ہو جاے صرف روپیہ کا ضائع کرنا ہے۔ مگر عموماً ایسی اراضی مین کہ چونے کا شمول کسیقدر کم ہے بنظر زرخیز بنانے اوس کے چونے کو نہین ملانا غلط طور کی کفایت شعاری ہے۔

کاربونک ایسڈ گاس (Carbonic Acid gas) علے العموم چھہ پونڈ کاربن (Carbon) اور سولہ پونڈ آکسیجن (Oxygen) سے مرکب ہوتا ہے یعنی بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ مین چھہ پونڈ کاربن اور سولہ پونڈ آکسیجن شامل رہتا ہے۔

واضح ہو کہ پچاس پونڈ چونے کے پتھر مین بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ پس جس زمین مین پچاس پونڈ چونا خالص مرکب ہو لازم ہے کہ اوس زمین مین بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ بھی پایا جاے۔ اور چونکہ درختون کی اصلی غذا کاربونک ایسڈ گاس ہے تو ضرور ہے کہ جس زمین مین ایسے تغذیہ کا سامان موجود ہو وہان کے درخت حسب مراد بارور ہو سکین۔ بخلاف ایسی زمین کے جس مین ایسی تغذیہ کا سامان موجود نہو۔ اسطرح کی زمین کے درخت حسب مراد پھل نہین دیسکتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ بالو کی زمین جس مین شمول چونے کا نہین ہوتا اور اس سبب سے فقدان کاربونک ایسڈ گاس کا لازم آتا ہے۔ میوے ترش یا پھیکے پیدا کرتی ہے۔

اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہوا مین بھی کاربونک ایسڈ گاس

Checked
1987

موجود ہے ہر پانچ ہزار گیلن ہوا مین دو گیلن کاربونک ایسڈ گاس پایا جاتا ہے اشجار بذریعہ اپنے پتون کے اس کاربونک ایسڈ گاس سے تغذیہ کرتے ہین۔ اور بھی بذریعہ اپنی جڑون کے اوس کاربونک ایسڈ گاس سے غذا لیتے ہین جو زمین مین موجود رہتا ہے۔ جسقدر کہ کاربونک ایسڈ گاس اشجار جذب کرتے ہین اوس کے ایک حصہ سے جسم اشجار کے ریشے اور ہیزم پیدا ہوتے ہین۔ اور اوسکے دوسرے حصہ سے پھلونکے مغز اور اونکی شیرینی کی خلقت ہوتی ہے۔ اور جو حصہ ان کامونسے باقی رہجاتا ہے اوسے اشجار[ملہ] پتون کی راہ سانس کے ذریعہ سے خارج کر دیتے ہین۔ اور ہوا اس خارج شدہ جزو کو جس طرف چاہتی ہے اوڑا لیجاتی ہے۔

وہ شے جسے ہیومک ایسڈ (Humic Acid) کہتے ہین ہر زرخیز زمین اور کھیتون کی کھاد مین موجود رہتی ہے۔ اور اوسکی خلقت کمی آب پر موقوف ہے۔ یعنی جب اشیاء ارضیہ کی رطوبت کا کوئی حصہ تحلیل ہو جاتا ہے تو یہ ایسڈ پیدا ہوتا ہے۔ اس ایسڈ سے دو فائدے مترتب ہوتے ہین۔ اوّل یہ کہ اس ایسڈ سے اشجار کا تغذیہ ہوتا ہے۔ دوّم یہ کہ اور اقسام غذا مین اس ایسڈ کے ذریعہ سے تغذیہ اشجار کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔

بعد چونے (Lime) اور ہیومک ایسڈ (Humic Acid) کے تغذیہ کے اعتبار سے کوئلہ کا درجہ ہے۔ کوئلہ کا کام یہ ہے کہ ہوا سے کاربونک ایسڈ لے اور درختون کی جڑون کو تغذیہ کی نظر سے حوالہ کرے۔ تحقیقات کمسٹری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک انچ مکعب کوئلہ پینتیس ۳۵ انچ کاربونک

[ملہ] جو کام پھیپھڑا (ریہ) جسم حیوانات مین کرتا ہے وہی کام پتا جسم اشجار مین کرتا ہے۔ اسواسطے علماے علم نباتات اوراق اشجار کو ریہ اشجار کہتے ہین۔

ایسڈ گاس کو جذب کرتا ہے۔

واضح رہے کہ آہن کو بھی زمین اور پیداوار زمین سے بڑا تعلق ہے۔ سلفٹ آف آئرن (Sulphate of Iron) یعنی کسیس کو پانی مین محلول کرکے درختون کی جڑون مین دینے سے پھلون کا ذائقہ ترقی کر جاتا ہے۔ اس جزو کے اثر سے پھلون مین شیرہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مغز مین لطافت اور نفاست آتی ہے۔ آہن اور فاسفٹ آف آئرن (Sulphate of Iron) زمین مین شامل کرنے سے اشجار کثرت سے پھل دیتے ہین اور پھلون مین لذت اور شادابی حاصل ہوتی ہے۔

فصل دربیان امور لحاظ طلب متعلق درختان

ظاہر ہے کہ جب کوئی درخت نصب کیا جاتا ہے تو ساق و شاخ اشجار نصب کردہ کا تقاضا اعلے کی طرف جانے کا ہوتا ہے۔ اور جڑین اسفل کی طرف جانے کی متقاضی ہوتی ہین۔ درختون کے جسم بالائی اور اون کی جڑون کے درمیان ایک وضع کا تناسب ہوتا ہے۔ یعنی جسقدر جسم بالائی ہوا مین نکلنا چاہتا ہے اوسیقدر جڑین زمین مین داخل ہونا چاہتی ہین۔ اکثر اشجار جو دریا کنارے ہوا اور پانی کے زور سے اوکھڑ جاتے نظر آجاتے ہین۔ تو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر جسم بیرونی درخت کا ہوتا ہے اوسیقدر جسم اندرونی بھی ہوتا ہے۔ گویا درخت نصف جسم سے زمین کے باہر رہتا ہے۔ اور نصف جسم سے نیچے زمین کے گڑا رہتا ہے۔ اگر سب درختون کی یہ کیفیت نہو تو بھی یہ امر مسلم ہے کہ جڑین بخلاف جسم بالائی کے اسفل کی طرف جانے پر آمادہ رہتی ہین اور جسقدر ممکن ہوتا ہے زمین مین پیوستہ ہوتی جاتی ہین۔ ان جڑون سے درختون کو غذا ملتی ہے۔ اور حصول غذا کی نظر سے

جڑین زمین کے اندر جانا چاہتی ہین۔

جب حال یہ ہے تو درخت کے نصب کرنے والے کو لازم ہے کہ بالقصد کوئی ایسا فعل نہ کرے۔ جسکے باعث جڑون کو زمین کے اندر جانے مین دقت لاحق ہو بعض لوگ اس خیال سے کہ جڑ بہت دور زمین کے اندر نہ جائے۔ درخت نصب کرتے وقت دو تین فٹ زمین کے اندر کوئی بڑا پتھر رکھ دیتے ہین۔ ایسے فعل کا کوئی حاصل نہین ہے۔ کسواسطے کہ جب جڑین اوس پتھر تک پہونچتی ہین تو اوس پتھر کو چھوڑکر اوسکے چارونطرف سے پھر زمین مین اوترنے کا قصد کرتی ہین اور آخرکار اوس پتھر کو درمیان مین لے لیتی ہین۔ اوس حال مین لوگ اس بدترکیبی کے معمل ہوتے ہین جب وہ جانتے ہین کہ دو تین فٹ کے بعد اندر زمین مین ناقص ہے۔ اس پتھر کو مانع قائم کرکے یہ چاہتے ہین کہ جڑین اندر داخل ہونے کی عوض اوپر اوپر یعنی سطح زمین کے قریب قریب پھیلین لیکن پتھر رکھنے کے عوض اگر زمین کھود کر ترکیب[1] دادہ مٹی پہلے سے وہان بھری جاے تو پھر خراب مٹی سے ضرر کا گمان باقی نہین رہے گا یعنی جڑین اس ترکیب دادہ مٹی کو اپنی آغوش مین لیکر جب آگے نیچے اوترینگی تب خراب مٹی کسی قسم کا اثر بد

---

[1] ترکیب دادہ مٹی اس طور سے تیار کیجاتی ہے کہ دو رس مٹی کو خوب چور ڈالتے ہین بعد ازان سرخی۔ ہڈی سوختہ۔ کوئلہ۔ چونا کو خوب باریک کرکے اوس مٹی مین ملاتے ہین جب یہ سب اشیا مرکب
۱۳۰ار ۱۲۰ار ۳۰ار ۱۴ار
ہوجاتے ہین تب نمک کھاری۔ نمک طعام۔ شورہ۔ سجی۔ کسیس کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرکے
۳ار ۳ار ۴ار ۲ار ۳ار
بعد دیگرے ملاتے ہین۔ اور اس مرکب کو کچھ روز سایہ مین رکھتے ہین۔

لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ جمیع آب کے معقدار اسقدر کثیر نہو کہ کثرت مائیت سے مٹی کیچڑ کی شکل پیدا کرے۔ استعمال کے وقت نصف یہ ترکیب دادہ مٹی اور نصف لید یا گوبر زمین مین داخل ہونا چاہیے۔

◆

درخت کو نہین پہونچا سکیگی۔ جب زمین خراب ہے تو ترکیب دادہ مٹی کا التزام واجبات سے ہے۔ لیکن ہر حال مین اگر ممکن ہو تو قبل درخت نصب کرنے کے زمین مین ترکیب دادہ مٹی کو داخل کر رکھنا چاہیے۔ اس ترکیب کی پابندی سے جلد درخت بالیدہ ہوتے ہین اور ہمیشہ صحیح المزاج رہتے ہین۔

واضح رہے کہ جو زمین بالطبع ناقص ہوتی ہے۔ اوسمین اشجار مثمرہ حسب مراد بالیدہ نہین ہوتے ہین۔ پس ایسی زمین مین باغ لگانا کوہ کندن و کاہ بر آوردن کا مضمون ہے ؎ زمین شور سنبل بر نیارد ۞ درو تخم عمل ضائع مگردان +
لیکن اگر ایسی زمین مین باغ لگانے کی مجبوری آپڑے تو ترکیب دادہ مٹی سے بہتر ایسی زمین کی اصلاح کی کوئی صورت نہین ہے۔

جب دریان کھودی جاچکین اور حسب ضرورت اصلاح زمین ہو چکے تب درختون کو اسطور سے نصب کرنا چاہیئے کہ سطح زمین باغ سے درخت کے تھالے کی مٹی تین یا چار انچ بلند ہو۔ یعنی درخت کو کسی نشیب زمین مین نہین نصب کرنا چاہیئے نشیب مین نصب کئے جانے سے بیشتر اشجار مر جاتے ہین۔ لیکن جب باغ کی زمین بہت مرطوب ہو تو ایسی حالت مین اور بھی تھالے کی زمین کو بلند کر کے اشجار کو نصب کرنا مناسب ہوگا۔ علاوہ اسکے مٹی کا گول پشتہ درخت کے چارون طرف درکار ہوگا۔ تاکہ تیزی ہوا و بارش سے درخت کو آسیب پہونچے۔ ہر درخت کی دری اوسکی حیثیت کے اعتبار سے عریض ہونی چاہیئے۔ مگر ہر حال مین دری کو درخت ان کی جڑون سے کم سے کم ایک ثلث طول مین زیادہ تر عمیق کھودنا چاہیئے کہ جڑون کو بڑھنے اور پھیلنے کی وسعت کافی ملے۔

فصل در بیان اجرائے نسل و بقائے انواع نباتات مثمرہ

بقاے انواع واجراے نسل نباتات[1] مثمرہ کی چند صورتین ہین۔ نباتات مثمرہ کبھی تخم[1] - کبھی دابہ[2] - کبھی قلم[3] - کبھی انٹا[4] - کبھی چشمہ[5] - کبھی ٹونٹا[6] اور کبھی پیوند[7] سے تیار کئے جاتے ہین۔ ان سب ذریعون سے غرض یہی ہے کہ یا بقاے انواع درختان کی صورت قائم رہے۔ یا اصل درختان سے بھی درختان نوعمدگی پیداوار وقوت مثمرہ وغیرہ مین ترقی کرین۔ ظاہر ہے کہ طبعی حالت مین ہر میوہ دار درخت ایک حالت خاص مین رہتا ہے خود بخود کسی قسم کی ترقی نہین کرسکتا ہے۔ لیکن انسان اپنی محنت اور دانست سے اوس مین انقلابات پیدا کرتا ہے۔ اور جسقدر محنت اور دانست کے ساتھہ کارروائی کرتا ہے اوسیقدر ترقی کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

تخم[1] سے اکثر درختان مثمر پیدا ہوتے ہین مگر اور ترکیبون سے درختان مثمر مین ترقی کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اسیواسطے درختان مثمر کے پیدا کرنے مین مختلف اقسام کی کارروائیان عمل مین لائی جاتی ہین۔

دابہ[2] عبارت ہے اوس ترکیب سے جسمین کسی درخت کی شاخ کو زمین مین اسطور سے داب دیتے ہین کہ کچھہ عرصہ کے بعد اوس شاخ سے جڑین نکلکر براے خود اوس شاخ مین ایک علحدہ درخت بنا دینے کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہین۔ ترکیب دابہ تیار کرنے کی یہ ہے کہ درخت کی پتلی شاخ پختہ کو کسیقدر چھیلکر زمین[2] مین دفن کر دیتے ہین نہ اسقدر

---

[1] نباتات مثمرہ سے مراد اشجار و نجوم مثمرہ دونون ہین

[2] اگر کسی درخت کی شاخ ایسی بلند ہو کہ زمین کی طرف جھک نہین سکتی ہے اور اس سبب سے زمین کے نیچے نہین دب سکتی ہے۔ تب گملے کو ایک جانب توڑ کر اور اوس مین مٹی بھر کر اوس شاخ کو اوس گملے کے ٹوٹے ہوے حصہ کی طرف سے گملے کی مٹی مین داب دیتے ہین۔ جب گملے کے ذریعہ سے دابا تیار کرنا ہو تو لازم ہے کہ قبل دابنے شاخ کے گملے کے قیام مستحکم کی شکل پیدا کیجاے۔

کہ بالکل شاخ زمین کے نیچے پوشیدہ ہوجائے بلکہ زیادہ حصہ آخر شاخ کا مٹی سے باہر رہے۔ موقع سے پانی دیا کرتے ہین تاکہ زمین مین ہمہ دم تری رہے اور اس ذریعہ سے شاخ کے دبے ہوئے حصہ سے جڑین پیدا ہوکر زمین کی طرف جاوین۔ چند مہینے مین جڑین زمین مین جگہ کرلیتی ہین۔ اور اس دبی ہوئی شاخ کو غذا پہونچانے لگتی ہین کہ پھر درحقیقت اس دبی ہوئی شاخ کو اصل درخت کے ذریعہ سے غذا حاصل کرنے کی حاجت نہین رہتی ہے۔ جب اسے خودسری حاصل ہوجاتی ہے۔ تب اس دبی ہوئی شاخ کے اوپر کی جانب سے رفتہ رفتہ تراشنا شروع کرتے ہین اور آخرکار یہ شاخ اصل درخت سے کٹ کر جدا ہوجاتی ہے۔ اور یہ شاخ بریدہ خود ایک درخت ہوجاتی ہے موقع سے اوٹھاکر یہ شاخ بطور درخت کے جہان درکار ہوتی ہے نصب کیجاتی ہے اور اپنے وقت پر پورا درخت ہوجاتی ہے نقشۂ ذیل قابل لحاظ ہے

ا- شاخ دابہ
ب- جزو دبا ہوا زیر زمین
ج- مقام تراش

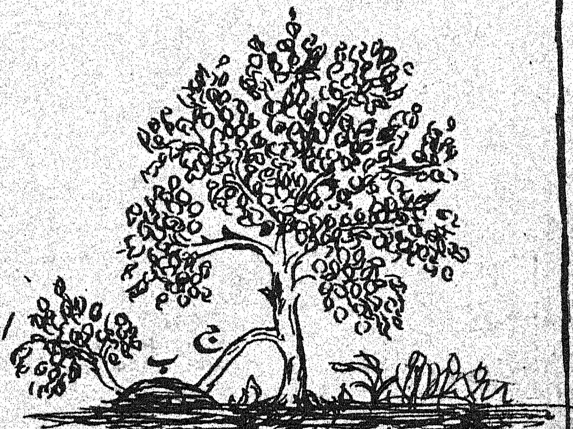

واضح رہے کہ ہر درخت کی شاخ کو دابہ کے ذریعہ سے درخت پیدا کر
کی صلاحیت حاصل نہین ہے مثلاً آم کہ دابہ کے ذریعہ سے اسکا اجرائے نسل نہین ہوسکتا۔ دابہ کے قابل انار۔ امرود اور اقسام لیمون وغیرہ ہین۔

۳ قلم عبارت ہے اوس شاخ درخت سے جو زمین مین نصب ہوکر اصل درخت کی مانند درخت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ترکیب قلم تیار کرنے کی یہ ہے کہ فصل برشکال مین ایک فٹ کی پتلی شاخ پختہ کاٹ کر کسی زمین مین جسکو پہلے سے تیار کر رکھتے ہین نصب کر دیتے ہین۔ کچھہ عرصہ مین یہ شاخ گڑے ہوئی حصہ مین جڑ پیدا کرتی ہے۔ اور اوپر کے حصہ مین پتیان لاتی ہے۔ جب ایسا معلوم ہو کہ انتقال موضع سے اوسکے خشک ہونے کا گمان نہین ہے تو اوسکو جس جگہہ درکار ہو نصب کر دینا چاہیے۔ اس شاخ کو وقت نصب کرنے کے محرف تراشنا چاہیے اور کج نصب بھی کرنا چاہیے۔ لیکن جب تیاری کے بعد نصب کرنا ہو تو کج نصب کرنے کی حاجت نہین ہے۔ جیسے تمام اشجار نو نصب کئے جاتے ہین اسکو بھی نصب کرنا چاہیے۔

ا- ابتدائی حالت قلم
ب- جب پتیان نکلنا شروع ہوئی ہین
ج- جب تیار ہوچکا۔

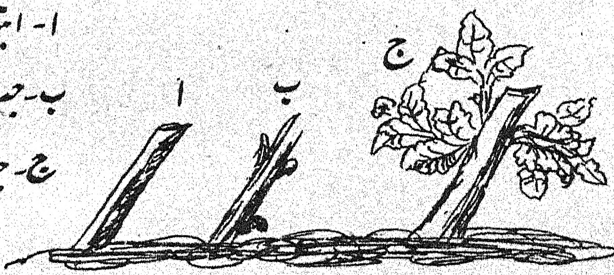

قلم کے ذریعہ سے بہت کم درخت مثمر پیدا ہوتے ہین انجیر اور توت بیشتر قلم سے تیار ہوتے ہین۔ البتہ غیر مثمر درخت بہت ہین جو اس ترکیب سے پیدا کئے جاتے ہین۔ چنانچہ پھول کے بہت درخت ہین۔ جنکو یہ ترکیب موافق مزاج ہوتی ہے۔

انٹا کی ترکیب یہ ہے کہ درخت کی شاخ کے اوس مقام کو جہان پر انٹا باندھنا منظور ہوتا ہے۔ چارون طرف چھیلکر ترکیبی مٹی اوس چھیلے ہوئے مقام

انداز لپیٹتے ہین اور اوپر سے ٹاٹ یا نمدا مضبوط طور سے باندھ دیتے ہین۔ اور اس موضع انٹا کو ہمیشہ جس سبیل سے ممکن ہوتا ہے تر رکھتے ہین۔ کچھ عرصہ کے بعد اوس چھیلے ہوے مقام سے جڑین نکلنا شروع ہوتی ہین۔ اور چھ مہینہ مین بطور دابہ کے یہ شاخ اونھین جڑونسے تغذیہ پانے لگتی ہے۔ اور جب پورا تغذیہ پاتی ہے تب بطور دابہ کے اصل درخت سے علحدہ ہونے کے قابل ہو جاتی ہے۔ تب مثل دابہ کے اوسے تراشنا چاہئے۔ فرق دابہ سے اور انٹے سے یہی ہے کہ انٹے کو زمین سے کوئی تعلق نہین ہوتا ہے۔ شکل ذیل قابل لحاظ ہے۔

ا۔ مقام انٹا

ب۔ مقام تراشں

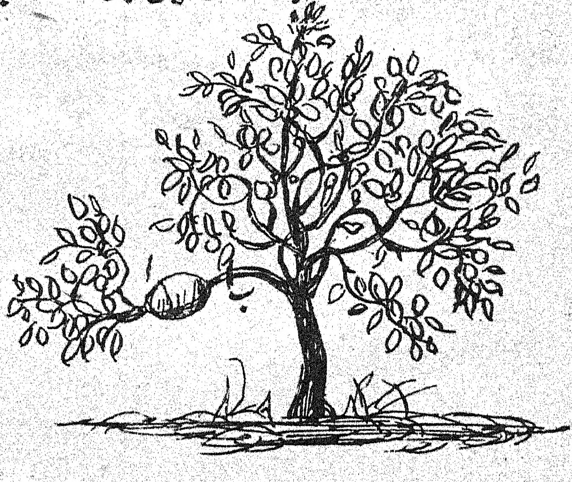

واضح ہو کہ اقسام لیموں و مہتابی و کولا و لیچو کو صلاحیت اس ترکیب کے متحمل ہونے کی ہے۔ خاصکر انٹے کو لیچو کے ساتھ خصوصیت ہے۔

چشمہ کی ترکیب یہ ہے کہ ایک درخت کی شاخ مناسب سے آنکھ نکالکر اور ایک دوسرے درخت کا پوست چھیلکر اوس آنکھ کو اوس پوست مین رکھکر باندھ دیتے ہین۔ رفتہ رفتہ اوس آنکھ سے شاخ اور پتے نکلکر ایک درخت تا ہے۔ انگریزی زبان مین اس دوسرے درخت کا نام (اسٹاک) ہے اور اول درخت کی شاخ سے جو آنکھ نکالی جاتی ہے۔

اوسے بڈ (Bud) اور بھی سائن (scion) کہتے ہین - اسٹاک وہی شے ہے جسے اس ملک مین بیجو کہتے ہین - چنانچہ جب کولے کا چشمہ تیار کرتے ہین تو کولے کی شاخ سے آنکھہ نکالکر کرنے کے بیجو یعنی اسٹاک مین نصب کر دیتے ہین - اور کرنے سے جتنی شاخین نکلتی ہین اوسے کاٹتے جاتے ہین اور چشمہ کے مقام سے جو شاخین نکلتی ہین اونکی نگاہداشت کرتے ہین - آخرکار کولے کا درخت تیار ہو جاتا ہے - درمیان بڈ (Bud) اور اسٹاک کے (Stock) یعنی جس درخت کی آنکھہ ہے اور جس قسم کا بیجو ہے ان دونون مین کسی قسم کی مناسبت یا جنسیت درکار ہے - ورنہ چشمہ تیار نہ ہوگا - مثلاً کولے کی آنکھہ ہو اور شفتالو یا پپیتے کا بیجو ہو تو چشمہ تیار نہ ہوسکیگا - اور اگر ہو بھی تو کوئی خوبی کی امید نہین ہے - ہنود اس وضع کی بندش کو گناہ جانتے ہین - اور عقلاً بھی کچھہ معیوب معلوم ہوتا ہے - فطرت اللہ کے خلاف بیشک ہے - یہ ویسی ہی ہے کہ گھوڑے اور گاے سے اجراے نسل کا سامان کیا جاے - خیر اب چشمہ کی بحث بتصریح لکھی جاتی ہے - اور کسیقدر توجہ طلب ہے -

جب چشمہ تیار کرنا منظور ہو تو چاہیے کہ ایک شاخ جس سے چشمہ لینا ہے اصل درخت سے تراشی جاے - یہ شاخ نہ نہایت کہنہ ہو اور نہ محض نورستہ کسی طرح بیمار یا پژمردہ نہو - بہرصورت صحیح و معتدل مزاج ہو - ایسی شاخ تراش کر اوسکے پتون کو علحدہ کرنا چاہیے - واضح ہو کہ جہان جہان پتا ہے وہین پتے کی جڑ مین آنکھہ ہوتی ہے - اور ہر آنکھہ مین بہ پابندی ترکیب معقول درخت بنجانے کی صلاحیت مودعہ رہتی ہے - شاخ بریدہ کے درمیان پتے کی جگہہ سے بہ [illegible] غبائی قلمتراش کے آنکھہ نکالنا چاہیے - یہ باتین تصویر ذیل سے [illegible] مین آجائینگی -

فرض کرو کہ (ا) ناشپاتی کی شاخ بریدہ ہے۔ جسسے آنکھ بذریعہ باغبانی قلمتراش کے نکالی جاسکتی ہے۔

(ب) اور (ج) اول اور آخر حصے اوس شاخ کے ہین جو بیکار متصور ہین اور اس سبب سے قطع کر دئے جاتے ہین۔

(د) وہ مقام ہے جہانسے آنکھ لینا چاہئے۔

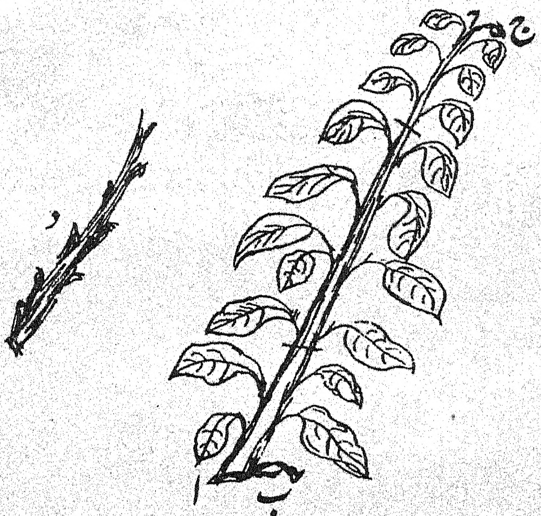

ا- شاخ ناشپاتی

ب- اول حصہ شاخ

ج- آخر حصہ شاخ

د- آنکھ کا مقام

جب شاخ کے اول اور آخر حصے مع اوسکی پتیون کے دور کئے جاچکین۔ تب اوس شاخ کے اسفل حصہ کو کسی پانی کے ظرف مین پانچ چھ گھنٹہ تک ڈوبا رکھنا چاہیے اور یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہان پر تمازت آفتاب کو دخل نہو۔ یعنی سایہ کا ہونا ضرور ہے اور جب شب آئے تب اوس شاخ کو سبز گھانس پر رکھنا چاہئے کہ شبنم کی تری اوس شاخ کو پہونچے۔ تاکہ اوس شاخ مین کسی طرح کی یبوست نہ آجائے۔ جسکے سبب سے آنکھ کے بیکار ہوجانے کا خوف ہے۔ بعد ان سب کارروائیون کے اندر چوبیس گھنٹے کے آنکھ کو نکالکر پیو مین داخل کرنا چاہئے۔ اس سے زیادہ دیر کرنے مین نقصانی متصور ہے۔ یعنی شاخ کے خشک ہونے سے آنکھ بھی بیکار ہوجائیگی قبل آنکھ نکالنے

کے لازم ہے کہ بیجو مین چشمہ داخل کرنے کی جگہہ بنالیجائے اور فوراً آنکھ کے نکالتے بیجو مین داخل کر دینا چاہیے۔ ورنہ چشمہ کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

یہ سب امور تصریح ذیل کے ذریعہ سے واضح ہونگے۔

ایک ہاتھہ مین شاخ کو رکھنا چاہیے۔ اور دوسرے ہاتھہ مین قلمتراش آنکھ کے مقام سے نصف انچ بالا اور بھی نصف انچ زیر شاخ کی چھال کو تراشنا چاہیے۔ اور تراشے ہوئے مقام مین (س) سے (ص) تک جیسا کہ مندرج تصویر ہے چھری کو آنا چاہیے۔ پس بشکل (ط) آنکھ شاخ سے علحدہ ہوجائیگی

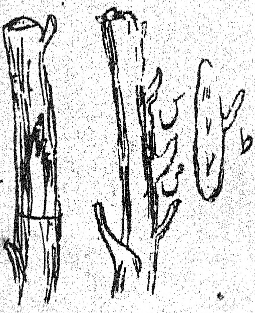

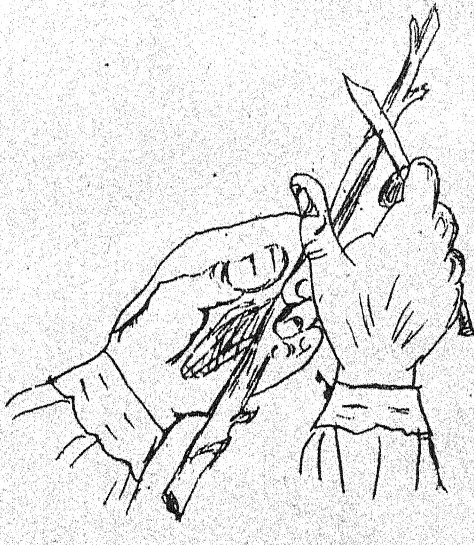

قبل آنکھ کے علحدہ ہونے کے اسٹاک یعنی بیجو مین آنکھ کے لئے انگریزی حرف T کی شکل کی جگہہ بنانا چاہیے۔ اس جگہہ کی عمق کو چھال کی حد تک پہونچنا ہیے۔ پھر چھری کے دوسری طرف سے شگاف کے دونون پہلوؤنکو اوٹھاکر فوراً مہ کو داخل بیجو کرنا چاہیے۔

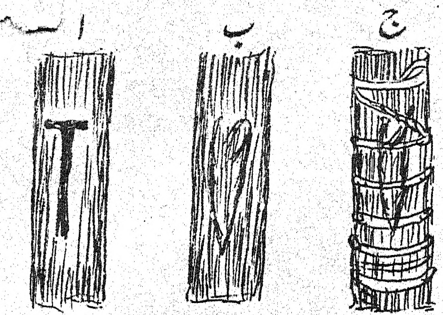

ا- شکل مقام براے چشمہ بشکل حرف T
ب- شکل چشمہ داخل شدہ
ج- شکل بندش

جب آنکھ داخل بخوبی ہو چکے تو فوراً اوس محل چشمہ کو بچا کر ڈورے سے باندھنا چاہیے۔ لیکن بندش ایسی سخت نہو کہ کسی طرح کا صدمہ چشمہ کو پہونچے۔

ٹونٹا سے مراد وہ پودہ ہے جو اصل درخت کی جڑ سے پھوٹ کر نکلتا ہے۔ اور جب اوسے احتیاط سے اوکھاڑ کر علحدہ نصب کرتے ہین تو مثل اصل درخت کے صورت پکڑتا ہے۔ اکثر بیل وغیرہ کی جڑون سے ایسے پودے ظاہر ہوتے ہین۔ کیلہ کی جڑ سے بھی ٹونٹے نکلتے ہین۔ اور یہی ٹونٹے آخر کار درخت ہو جاتے ہین۔ بلکہ کیلہ کا اجراے نسل اسی ٹونٹے پر موقوف ہے۔ کیلہ تخمی کم ہوتا ہے۔ بخلاف بیل وغیرہ کے کہ بذریعہ تخم و پیوند کے انکے بقاے نوع کی شکل ممکن ہے۔ تصویر ذیل سے حقیقت حال معلوم ہوگی۔

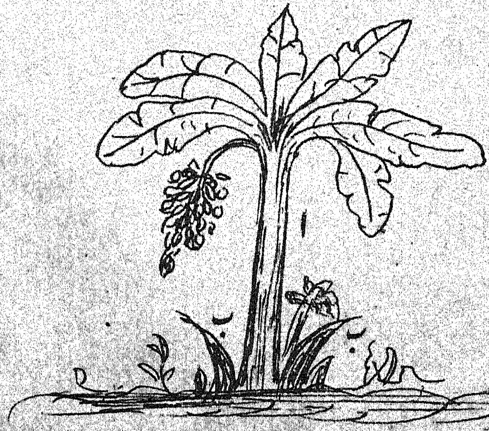

ا- درخت کیلہ
ب- ٹونٹا

پیوند جسے صوبۂ بہار مین قلمی اور ساٹا کہتے ہین۔ دو درخت کے دو حصون کی وصل کا
ے۔ جس وصل کے ذریعہ سے عرق شجری جو بمنزلہ خون حیوانی کے ہے دونون خ
کے وصل شدہ حصون مین بہ پابندی نظامِ عالم نباتی کے دورہ کرتا ہے۔ وہ ح
پیوند کا جسکو زمین سے تعلق ہوتا ہے اوسے بیجو (اسٹاک) کہتے ہین۔ اور شا
موصول کو پیوند (graft)۔ چشمہ اور پیوند دونون ترکیبون کے اصول واح
ہین۔ فرق اسی قدر ہے کہ پیوند تیار کرنے مین بیجو کے ساتھہ شاخ تیار و موجود بال
ل کیجاتی ہے۔ اور چشمہ تیار کرنے مین وہ شے جو آخر شاخ ہونے والی ہے بیجو
اصل کیجاتی ہے۔ یعنی شاخ بالقوے کا وصل بیجو کے ساتھہ کیا جاتا ہے۔ کن کن
درختون کو صلاحیت پیوند سے تیار کیے جانے کی ہے۔ اور کن کن کو چشمہ سے۔ اس
شائق اثمار کو مطلع رہنا چاہیے۔ ورنہ غلطی کا نتیجہ سواے ناکامیابی کے کوئی
دوسری شے متصور نہین ہے۔

پیوند دو درختون کے درمیان نظام نباتات مین اونھین اصول کی پابندی [illegible]
قرار پاتا ہے۔ جن اصول [illegible] کے ساتھہ عالم حیوانات مین دو [illegible]
انسانی کے درمیان وصل ممکن ہے۔ [illegible] الابدان کے عملیات سے ثابت ہے
کہ اگر کوئی انگلی کسی انسان کی دو نیم ہوجاے اور اگر فوراً [illegible]
اصل جسم کے وصل کر دیا جاے تو اصل جسم کے ساتھہ جز [illegible] وصل ہوجاتا ہے
درختون کے پیوند کا بھی یہی طور ہے۔ لیکن فرق اسیقدر [illegible] وصل درمیان
دو علحدہ درخت کے قرار پاتا ہے اور شکل بالا مین وصل [illegible] مقطوع و اصل
جسم شخص واحد کی صورت پکڑتا ہے۔ لیکن اگر [illegible] کی انگلیان تراشی جاوین
اور انگشت ہاے تراشیدہ [illegible] ایسی ہو کہ وصل مین دقت لاحق نہ ہو
ایک شخص کی اونگلی مقطوع د[illegible] شخص کے جسم کے ساتھہ پیوند ہوسکتی ہے

اگر اس طور پر پیوند ہو جیسا کہ ممکن ہے تو اس ترکیب وصل کو تمامتر پیوند اشجار کے ساتھ مشابہت متصور ہے۔

پیوند سے اشجار تیار کرنے کے فوائد چند ہین۔ اول یہ کہ پیوند کے ذریعہ سے اشجار بکثرت جلد تیار ہوتے ہین۔ دوم یہ کہ اشجار پیوندی ثمر جلد لاتے ہین۔ سوم یہ کہ پیوند کے ذریعہ سے اثمار کی لطافت ترقی کر جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ اس ترکیب سے نئے اقسام اثمار کے پیدا ہو سکتے ہین۔ پنجم یہ کہ درخت کہنہ مین اس ترکیب سے جدت پیدا ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر کوئی درخت کہنہ ہو جائے اور چاہین کہ پھر نئے درخت کی کیفیت اوس مین پیدا ہو تو اوسے کچھ حصہ چھوڑ کر جڑ کی جانب سے تراش ڈالتے ہین۔ اور جو حصہ رہجاتا ہے اوس حصہ مین اور درخت کی شاخ پیوند کرتے ہین۔ اس ترکیب سے ایک درخت کہنہ از سرِ نو جوان ہو کر لطف اثمار دکھلاتا ہے۔

واضح ہو کہ پیوند کی دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ ایک درخت کی شاخ تراش کر دوسرے درخت یعنی بیجو کے ساتھ پیوند کر دیتے ہین اور شاخ تراشیدہ جزو درخت ہو جاتی ہے۔ دوم یہ کہ درمیان دو شاخ کے یعنی درمیان شاخ درخت جس سے پیوند لینا ہے اور درخت بیجو کے وصل کرتے ہین اور جب وصل کامل طور سے ہو جاتا ہے تب شاخ وصل شدہ کو تراش لیتے ہین جسطرح سے کہ عموماً آم کا پیوند تیار ہوتا ہے۔

قسم اول کی چند شکلین ہین دو اون مین سے ذیل مین بیان ہوتی ہین۔

اول شکل یہ ہے کہ بیجو یعنی اسٹاک کے سر کو تراش ڈالتے ہین۔ اور تراشیدہ بیجو کے سر مین شاخ پیوند کے داخل کرنے کے لئے جگہ بناتے ہین پھر شاخ پیوند کو داخل کر کے موضع وصل کو ڈورے سے باندھتے ہین۔ تھوڑے عرصہ مین شاخ پیوند بیجو مین جگہ کر جاتی ہے اور پیوند طیار ہو جاتا ہے۔ اس

یب کو انگریزی مین کرون گرافٹ (Crown graft) کہتے ہین۔

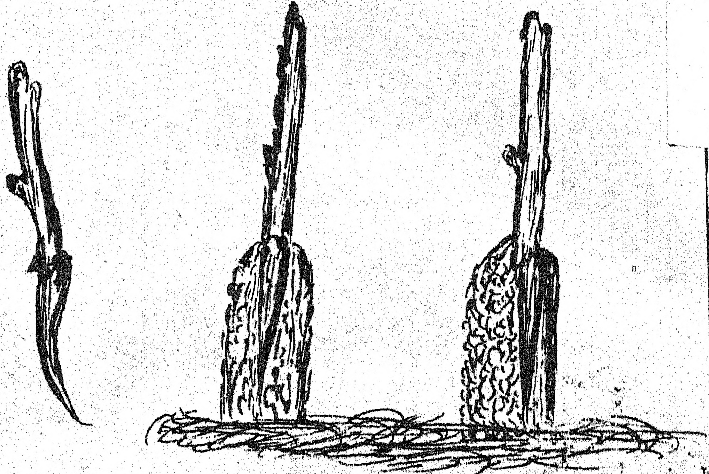

دوم شکل یہ ہے کہ بیچو کے پہلو مین شاخ پیوند کی داخل کرنے کے لئے جگہہ بناتے ہین۔ اس ترکیب کو انگریزی مین سائڈ گرافٹ (Side graft) کہتے ہین

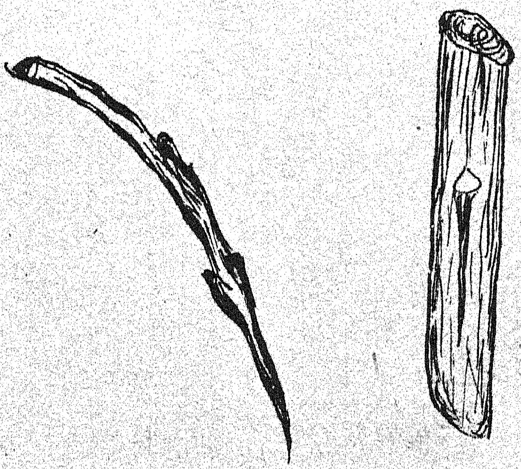

انھین شکلون پر اور شکلون کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ سب شکلون کے اصول واحد ہین۔ بہرحال ہندوستان مین ان ترکیبون پر مستعمل ہونے کا زمانہ ماہ مارچ ہے جو درختون کے ابتدائی جوشش کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور جس وقت مین عرق نباتی یعنی درخت

عرق اعلےٰ کی طرف چڑھتا ہے - اور نیز پتون اور شگوفونکی تیاریکا سامان بند ہوتا ہے - شاخ پیوند کو فوراً تراش کر بیجو مین داخل نہین کرنا چاہیئے - دو چار روز کا التوا ضروری ہے تاکہ فاضل عرق جو شاخ تراشیدہ مین موجود رہتا ہے کسیقدر زائل ہوجائے اور دفع رطوبت کے بعد جب وصل کا سامان کیا جائے تو بسبب ضرورت کے اسٹاک یعنی بیجو کے عرق کو جذب کرنے کے لئے شاخ وصل شدہ مائل ہو ورنہ ظاہر ہے کہ جب بافراط عرق خود شاخ موصول مین موجود رہیگا تو اسٹاک کے عرق کو جذب کرنے کی اوسے حاجت نہوگی - اور اسوجہ سے وصل کی صورت پیدا نہوگی - لازم ہے کہ شاخ تراشیدہ کو دو چار روز موضع خشک مین رکھین - لیکن آفتاب کی حرارت سے بچاوین کہ شاخ تراشیدہ بالکل خشک نہو جاوے - قبل وصل کرنے کے شاخ تراشیدہ کے آخر حصہ کو یعنی جسطرف کو داخل اسٹاک کرنا ہے سرنو سے تراش لینا چاہیئے - جب شاخ تراشیدہ داخل اسٹاک ہوچکے تب موضع وصل کو ڈورے سے بستہ کرنا چاہیئے - اور اوپر سے ترکیبی مٹی چھپا دینا چاہیئے - اس کام کے لئے ترکیبی مٹی اسطور سے تیار کرتے ہین کہ کیوال مٹی مین گوبر اور پیال باریک تراشیدہ شامل کرکے چند روز چھوڑ دیتے ہین جب سب اجزا مخلوط ہوجاتے ہین تب اس ترکیبی مٹی مین ایک وضع کی بستگی پیدا ہوتی ہے - اور جب اس مٹی کو مقام وصل پر ضماد کرتے ہین تو موضع وصل کو پکڑ لیتی ہے اور خارجی ہوا کو موثر ہونے نہین دیتی ہے -

دوسری قسم پیوند کی وہ ہے کہ جو بذریعہ شاخ ناتراشیدہ کے ترکیب باقی ہے اور بعد استحکام وصل کے وہ شاخ اصل درخت سے تراش کر علحدہ کیجاتی ہے - آم کا پیوند اسی قاعدہ سے تیار ہوتا ہے - اور اوسکی ترکیب یہ ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے اوس درخت کی کوئی شاخ مناسب تجویز کرکے

اوسکے پاس بیجو کا درخت خواہ گملے مین خواہ زمین مین نصب کرتے ہین۔ اور اوس شاخ تجویز شدہ کو اور بیجو کو تناسب کے ساتھ چھیل کرکے اوپر نیچے رکھکر آپس مین بذریعہ مستحکم دوڑے کے وصل کردیتے ہین۔ بعد کچھ عرصہ کے اصل درخت کی شاخ بیجو کے ساتھ وصل ہوجاتی ہے تب موقع سے جاے وصل سے کچھ نیچے شاخ وصل شدہ کو یا ایک بار تراش لیتے ہین یا رفتہ کرکے اصل درخت سے علحدہ کرتے ہین۔ تصویر ذیل قابل توجہ ہے۔

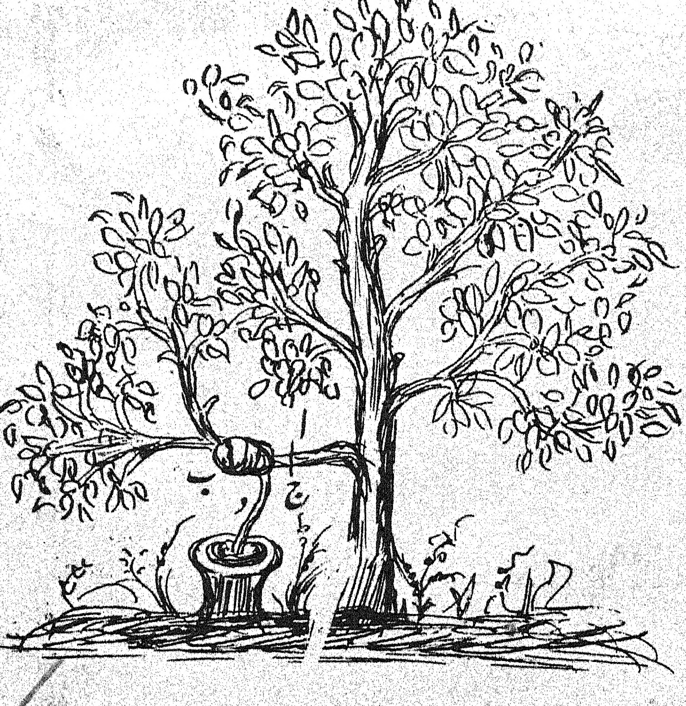

ا۔ شاخ درخت

ب۔ مقام وصل

ج۔ مقام قطع

د۔ درخت بیجو

واضح ہو کہ چشمہ و پیوند و قلم وغیرہ وغیرہ کی تیاری کیلئے [illegible]

آلات درکار ہین بغیر آلات مناسب کے باغبانی کا کام انجام پا نہین سکتا ہے۔ عام اس سے کہ باغبانی کا شغل بطور پیشہ کے ہو یا مجرد دلبستگی کیلئے کیا جاے۔

ٹی سلے ٹامس اینڈ کو تجار کلکتہ سے درخواست کرنے سے جمیع آلات دستیاب ہو سکتے ہین۔ بعض آلات کی تصویر درج کتاب ہذا کیجاتی ہے۔

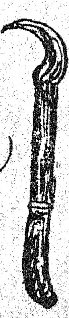
(ا)

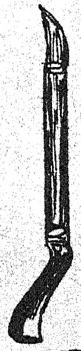
(ب)

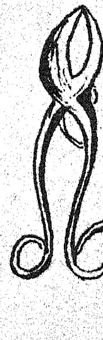
(ج)

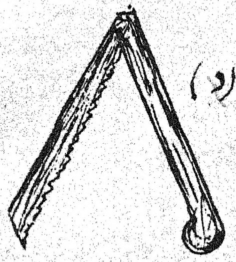
(د)

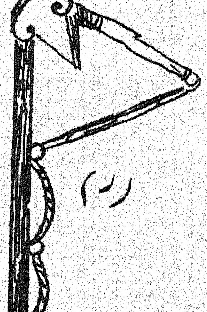
(ر)

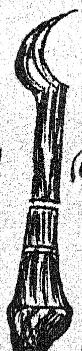
(س)

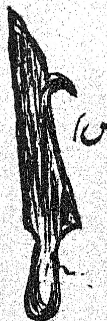
(ص)

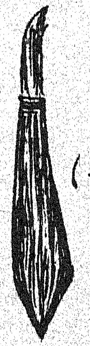
(ط)

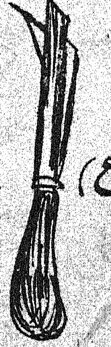
(ع)

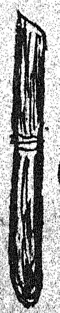
(ف)

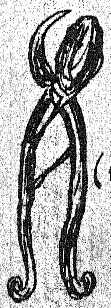
(ق)

ان آلات کے نام انگریزی مین موجود ہین شائقین باغبانی ہر آلہ کا معرف دریافت کریکے جو جو نام مناسب تصور فرماوین رکھین۔ ان آلات کے استعمال کے طریقے تجربہ کار باغبان ہندی یا ولایتی کے ذریعہ سے خوب سمجھ مین آجائینگے۔

بلہ ان آلات کے انگریزی نام مندرج ذیل کئے جاتے ہین۔

(ا) گوسبری پرونگ نائیف (Gooseberry Pruning Knife)

(ب) ایضاً فرق اسیقدر ہے کہ اسکا پھل سیدھا ہوتا ہے اور سابق کا ہُک نما۔

(ج) بوسلائڈ پرونگ شیرس (Bow Slide Pruning Shears)

(د) فولڈنگ پرونگ هینڈ سا {Folding Pruning Hand Saw}

(ر) اویرنکیٹرس (Avarancators)

(س) گریفٹنگ نایف (Grafting Knife)

(ص) جنٹلمینس امپروڈ پرونگ سا {Gentleman's Improved Pruning Saw}

(ط) بڈنگ نائف (Budding Knife)

(ع) پرونگ نایف اینڈ سا (Pruning Knife and Saw)

(ف) پرونگ نایف (Pruning Knife)

(ق) هینڈ سلایڈنگ پرونگ شیرس {Hand Sliding Pruning Shears}

* * *

فصل دربیان پرورش وتربیت درختان اثمار

واضح ہو کہ خودرو درخت ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بنی آدم مین ناتعلیم یافتہ آدمی درخت ہاے مثمر اور انسان دونون کو پرورش اور تربیت کی حاجت ہی بغیر پرورش اور تعلیم کے دونون ناقص رہجاتے ہین۔ حالت طبعی مین جسطرح انسان کو کمال حاصل نہین ہوتا ہے اوسیطرح درختہاے مثمر کو خودروئی مین صورت ترقی کی نہین پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے درختون کی پرورش وتربیت کی طرف شائق اثمار کو نہایت توجہ درکار ہے ورنہ حسب مراد درختون کی بارآوری سے متمتع ہونا ممکن نہین ہے پرورش وتربیت سے جو فوائد مترتب ہوتے ہین ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

اول یہ کہ جو شکل مناسب جس درخت کے لئے درکار ہے یا شائق کو پسند ہے۔ تربیت وپرورش کے ذریعہ سے درخت مثمر کی وہی شکل پیدا کیجا سکتی ہے مثلاً شفتالو یا سیب کے درخت کو شکل مخروطی بنانا چاہین تو مخروطی شکل ہوجا سکتا ہے۔ اور اس شکل کے قائم کرنے سے تھوڑی اور تنگ زمین مین درخت تیار ہوسکتا ہے بخلاف حالت خودروی کے کہ زیادہ جگہ درخت کے لئے درکار ہوتی ہے شکل مخروطی ذیل قابل توجہ ہے۔

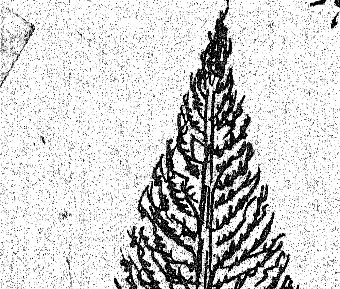

ایسے اشکال کے قائم کرنے سے درخت کی قوت مثمرہ ترقی کرجاتی ہے۔ یعنی پھل کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور مقداراً بڑا بھی ہوتا ہے۔

دوم یہ کہ بذریعہ پرورش اور تربیت کے شاخین بارور اور کامل الجسم پیدا ہوتی ہین۔ اگر تربیت کا سامان نہ کیا جاے تو اسفل کی جانب کی شاخین آخرکار خشک ہونا شروع ہوتی ہین۔ صرف اعلیٰ جانب کی شاخین قائم رہ جاتی ہین بخلاف حالت تربیت یافتگی کے کہ سر سے پا تک تمام شاخون مین یکسان تغذیہ ہونے کے سبب سے سب شاخین برابر قوی اور تر و تازہ رہتی ہین۔

سوم یہ کہ تربیت کی وجہ سے تمام شاخین یکسان ثمر لاتی ہین۔ اور وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ ثمریہ ہر جزو درخت مین یکسان تقسیم پاتا ہے۔ اور کوئی شاخ ثمر سے محروم نہین رہ جاتی ہے۔

چہارم یہ کہ تربیت و پرورش کی بدولت درخت خوش قد و خوش اندام اور آنکھون مین بھلا معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے باغبان کو ایک وضع کی قدرت درختان پرورده پر رہتی ہے۔ بخلاف خودرو درختون کے کہ مطلق باغبان کو اونپر اختیار نہین رہتا ہے۔

پوشیدہ نرہے کہ تربیت و پرورش کا طریقہ ہر مثمر درخت کے واسطے اوس درخت کی بحث مین ذکر کیا جائے گا۔ جو کچھ اوپر مذکور ہوا بطور کلیہ کے مندرج ہوا۔ ہر شجر کی بحث مین بسبیل ضرورت شاخون کے چھانٹنے اور تراشنے کی بحث درج کیجائیگی کسواسطے کہ پرورش و تربیت کے لوازم سے شاخون کا چھانٹا جانا تراشا جانا اور چھیلا جانا بھی ہے۔ اون بحثون کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ کون کون درخت چھانٹے اور تراشے جاسکتے ہین اور کن کن کا پوست کہنہ چھیلنا چاہیئے۔ اسیطرح جو درخت ہاے مثمر بیدانہ ہو جاتی

صلاحیت رکھتے ہین اونکے بیدانہ بنانے کی ترکیبین عرض کیجاوینگی۔ بیدانہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اونکے تخم ایسے دفع ہوجاوین کہ بالکل ندارد ہوجاوین یا ایسے چھوٹے اور خفیف ہوجاوین کہ ندارد ہونے کا حکم رکھین۔

فصل مشتمل بر خلاصہ امور ضروریہ جو تیاری و نگاہداشت باغ کے لئے درکار ہین

واضح ہو کہ فصل ہاے بالا مین جسقدر امور کلیہ مؤلف کی دانست مین ضروری معلوم ہوئے حوالہ قلم ہوتے گئے۔ اب اس فصل مین بطور خلاصہ وہ امور نمبرواری درج کئے جاتے ہین جنسے باغبانی کی عام ہدایتین متصور ہین۔

ہدایت نمبر ۱۔ جس قسم کے میوہ کا باغ لگانا منظور ہو پہلے اوسکے واسطے زمین مناسب تجویز کرنا چاہئے۔ ہر زمین کی ایک کیفیت خاص ہوتی ہے اسواسطے اراضی کی تجویز ایک امر ضروری اور مقدم ہے۔ اس امر کی ناتوجہی سے درختون کی بالیدگی اور بارآوری مین فتور لاحق ہوتا ہے۔ مثلاً بعض زمین ایسی ہوتی ہے کہ اوسے آم کے درختون کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت حاصل رہتی ہے۔ لیکن اگر اوس مین لیچو بوئین تو لیچو نہین بالیدہ ہوتی۔ پس اگر کسیکو لیچو کا باغ لگانا منظور ہے تو اوسے ایسی زمین مین لیچو نصب کرنے سے احتیاط لازم ہے۔

ہدایت نمبر ۲۔ اشجار مثمرہ کی عام حالتون سے باغ لگانے والے کو اطلاع کافی درکار ہے۔ یعنی شائق کو اس امر کا جاننا ضرور ہے کہ کون درخت میدانی ملکون مین بالیدہ ہوتا ہے اور کون کوہی ملکون مین۔ کسکا قد کسقدر بلند ہوتا ہے۔ اور کسکی عمر کسقدر ہوتی ہے۔ کون جلد قد کشیدہ ہوجاتا ہے۔ اور کون دیر مین۔ کون سریع الثمر ہے اور کون بطی الثمر ہے۔ کسکو زیادہ اور کسکو کم حاجت سیرابی کی ہوتی ہے۔ کون زمانہ کسکی بارآوری کا ہے۔ کسکو کسکے ساتھ [illegible] اور کسکی [illegible] کسکو ضرر پہنچ

اور من قبیل ذلک جسقدر شائق کو اطلاع زیادہ ہوگی طیاری باغ مین اوسیقدر اطلاع زیادہ تر معین ہوگی۔ ایسے امور ضروریہ کی ناواقفیت سے کامیابی دشوار متصور ہے۔ مثلاً کوئی شخص جو اشجار کی عام حالتون سے لاعلم ہے۔ باغ طیار کرنے لگے تو اپنی لاعلمی کی وجہ سے کوہی اقسام سیب اور چیری کو میدانی ملک مین نصب کریگا۔ اور آم اور لیچو کو کوہی یخ بستہ سرزمین مین جگہ دیگا۔ کولے کو سیاقو کے ساتھ تختہ بند کریگا اور کھرنی کو انگور کے ساتھ۔ اسیطرح اپنی غلط کاریون سے باغ کا باغ غارت کر ڈالے گا۔

واضح ہو کہ اس تالیف کے ملاحظہ سے ان امور کی اطلاع بطور کافی حاصل ہوسکتی ہے۔

ہدایت نمبر ۳۔ جب باغ کے لئے زمین تجویز کی جاچکے تب زمین تجویز شدہ کے گرد احاطہ کا سامان ضروری ہے۔ بے احاطہ باغ کا ضائع ہوجانا امر قرین قیاس ہے۔ احاطہ کے باعث نہ صرف مویشی۔ دزد وغیرہ کی مضرت رسانی سے امن کی صورت متصور ہے۔ بلکہ سیلاب وغیرہ سے بھی تمامتر حفاظت کی شکل پیدا ہوتی ہے۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ سیلاب کے صدمہ سے باغ کا باغ خشک ہوجاتا ہے۔ احاطہ کے لئے یا دیوار پختہ اور سنگی طیار کیجاے یا باغ کے چارو طرف زمین کھود کر کافی طور سے بلند کردیجائے۔ اس بلند کردہ زمین پر سیج کا کانٹا یا دیسی یا ولایتی کٹکریز لگانا دیوار پختہ سے بھی زیادہ بکار آمد ہوتا ہے۔ باغ کے اندر آنے جانے کے لئے جتنے دروازے مناسب سمجھے جاوین طیار کئے جاوین۔ ایسا نہو کہ جس طرف سے جو چاہے چلا آئے۔ قید بندی کے بغیر باغ کا انتظام معقول ممکن نہین ہے۔

ہدایت نمبر ۴۔ باغ سے فاضل آب باران کے خارج کرنے کے واسطے احاطہ

باغ مین سوریان تعمیر کرانی ضروریات سے ہے۔ علاوہ اسکے باغبانونکے شب و روز کے قیام کے واسطے جسقدر درکار ہو مکان بنوانا چاہیے۔ اثمار کے رکھنے کے واسطے ثمر خانہ کی تعمیر لازم ہے۔ ثمر خانہ ایسا ہو کہ نگہبان اثمار کو بجد طاقت بشریۃ آمد و رفت ہوا پر اختیار رہے۔ اگر حضرات شائقین پھلون کے باغ مین اپنے واسطے مکان بنانا چاہین تو یہ مکان ایسی جگہ نہ بنایا جاوے جہان گرد و پیش مین آم وغیرہ کے درخت ہون جنکے باعث حبس کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہدایت نمبر ۵ ۔ سامان سیرابی مین کسی قسم کی کوتاہی لاحق نہو۔ رہٹ موٹ۔ کونڈی۔ انگریزی پمپ اور جس ذریعہ سے سیرابی کی شکل قائم ہو سکے اوس مین پس پا نہین ہونا چاہیے۔ قبل درخت نصب کرنے کے سیرابی کے وسائل کو خوب خیال کر لینا چاہیے۔

ہدایت نمبر ۶ ۔ درختون کو وقت مناسب مین نصب کرنا چاہیے۔ یون تو ایام برشکال مین بھی درخت نصب کئے جاتے ہین۔ مگر درختون کے نصب کرنے کا بہترین زمانہ نصف آخر ماہ جنوری سے لیکر نصف اول ماہ فروری تک ہے۔ بعد انقضاے اس مدت کے بھی درخت نصب کئے جا سکتے ہین۔ مگر اونکی جڑ پکڑنے مین دیر لگتی ہے۔ اور اکثر زیادہ سیرابی کے محتاج رہتے ہین۔ مدت مذکورہ درخت نصب کرنے کے لیئے اور وقتون پر اس سبب سے مرجح ہے کہ اسوقت مین نہ برسات کی رطوبت ردیہ باقی رہتی ہے نہ ایام گرما کی شدت کا اثر موجود رہتا ہے۔ اسوجہ سے لگائے جانے کے بعد درخت کم خشک ہوتے ہین۔ علاوہ اسکے اس زمانہ مین آسانی کے ساتھہ بخوف و خطر دور دراز ملکون سے چھوٹے درخت منگائے جا سکتے ہین۔ اونکی جڑون سے تھوڑی مٹی لگی ہوئی اونکو ایک عرصہ تک زندہ رکھنے کو مکتفی ہو جاتی ہے۔ پس ایسے زمانہ مین اونکا فاصلہ بعید سے بھی آنا کسیطرح اونکے لیئے

باعث صدمہ نہین ہوتا ہے - لیکن زمانۂ مذکورہ مین درخت نصب کرنے کا سب سے زیادہ فائدہ یہ متصور ہے کہ درختون کے نصب کئے جانے کے بعد عرصۂ قلیل ہی مین تمام درخت جوش پر آنے لگتے ہین اور عرق شجری اعلےٰ کو صعود کرنے لگتا ہے - پس نصب کئے جانے کے وقت جو خراش یا حرارت درختون کی جڑونکو پہونچتی ہے - افراط عرق شجری کے موجود رہنے کے باعث اوسکے اندمال کی شکل بہت جلد پیدا ہوتی ہے -

ہدایت نمبر ۷ - درختونکو ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ پر نصب کرنا چاہیئے - فاصلۂ مناسب کی تجویز درختونکی عمر طبعی و قد آوری خلقی اور من قبیل ذلک دیگر حالات کی دانست پر منحصر ہے - جو شخص ان امور ضروریہ سے واقف نہوگا - فاصلۂ مناسب کی تجویز مین بیشتر خطا کریگا - ان امور کی اطلاع اس کتاب کے ملاحظہ سے پیدا ہوگی -

ہدایت نمبر ۸ - درختونکی قطار کی راستی پر توجہ بلیغ درکار ہے - باغ کی زینت راستی قطار و صف بندی اشجار پر موقوف ہے - اگر اس امر کا خیال درختون کے نصب کرنے کے وقت ملحوظ نہین رہے گا تو روشون اور نہرون کے بنانے کے وقت دقت لاحق ہوگی - دریون کے کھودنے مین امور مسبوقۃ الذکر پر توجہ ایک امر ضروری متصور ہے - اور اگر تقاضاے اراضی سے ترکیب دادہ مٹی کی حاجت دیکھی جائے تو قبل ہی سے یعنی درختون کے نصب کرنے کے پہلے سے دریون مین ترکیب دادہ مٹی ڈال رکھنا چاہیئے - بلکہ اگر کسی قسم کی دشواری لاحق نہو تو ترکیب دادہ مٹی کے استعمال مین غفلت کو راہ نہ دے -

ہدایت نمبر ۹ - درختون کی سیرابی غیر منتظم طور پر عم
جائے - یعنی کبھی اسقدر کم پانی نہین دینا چاہیئے کہ درخت

اور نہ کبھی اسقدر زیادہ کہ درخت کے تھالے مین کثرت آب سے کیچڑ پیدا ہوجائے اسیطرح نہ اسطور پر درختون کو سیراب کرنا چاہیئے کہ ایک عرصہ تک درختون کو کچھہ پانی نصیب نہو اور پھر علے الاتصال اسقدر پانی دیا جاے کہ عدم ضرورت آب سے درختون کو ضرر مترتب ہو۔ بہترین طریقہ سیرابی کا یہ ہے کہ درختون کو بقدر حاجت پورے طور سے سیراب کرنا چاہیئے نہ اس افراط سے کہ درخت کی جڑین بوسیدہ ہونے لگین اور نہ اس کمی کے ساتھہ کہ سیرابی کی خبر بھی درختونکو نہ ہوسکے۔ درختان مثمر کو پھل لگنے کے بعد خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ لیکن جب پھلون کی پختگی کا زمانہ آپہونچے اوسوقت سیرابی بلکل موقوف کر دینا چاہیئے۔ اسوقت کی سیرابی سے پھلون کو مضرت پہونچتی ہے۔ یعنی عموماً اثمار کثرت مائیت کی وجہہ سے پھیکے ہوجاتے ہین۔ اور بعض اثمار جنکی پوست نازک ہوتی ہے پھٹکر خراب ہوجاتے ہین۔ جیسے دانۂ انگور کہ بےموقع کی سیرابی سے افراط رطوبت کے پیدا ہونے کے باعث پھٹکر بہ جاتا ہے

واضح ہو کہ ایام گرما مین درختون کو سیرابی کی بڑی ضرورت لاحق رہتی ہے۔ اسس زمانے مین سیرابی سے غافل نہین ہونا چاہیئے۔ ورنہ درختون کا ضائع ہونا امر یقینی ہے۔

ہدایت نمبر ۱۰۔ ایام سرما کی آمد کے قبل درختون کی جڑونکو کھودکر چھوڑدینا چاہیئے۔ اور سرما کے آتے ہی مناسب کھاد ڈالکر کھولی ہوئی جڑونکو نئی مٹی سے بند کرنا اور تھالونکو سرنو سے درست کرنا ضروریات سے ہے۔ مناسب کھاد کے نسخے اس کتاب مین ہر درخت کے بیان مین اوس درخت کے تقاضائے مزاج کو ملحوظ رکھکر درج کیے جائینگے۔ پس جس درخت کے لئے جو کھاد کا نسخہ درج کتاب ہذا کیا جاے
خت کو اوسی نسخہ کے مطابق کھاد دینا چاہیئے۔

شجار مثمر کے لئے دو قسم کی کھاد درکار ہے ایک غلیظ کھاد

اور دوسری رقیق کھاد۔ رقیق کھاد کے موجود نہین رہنے کی حالت مین غلیظ کھاد کی تکرار بمقدار ربع حصۂ معین اوسکے مکتفی متصور ہے۔

نسخۂ غلیظ کھاد

شورہ	آہک	کھلی سرسف	سرخی	گندھک	گوبر بوسیدہ	کوئلہ	استخوان سوختہ
۳ بار	۴ بار	۳۰ بار	۵ بار	ــ بار	یکمن	۳ بار	۵ بار

شورہ اور آہک کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرنا چاہیے۔ بقیہ اجزا کو چور کرکے آپس مین مخلوط کرنا لازم ہے۔ بعد ازان اجزاے محلول شدہ کو رفتہ رفتہ ان اجزاے مخلوط مین اسطور پر داخل کرنا درکار ہے کہ سب اجزا صرف تم ہو جاوین۔ بعد ازان ہر درخت کی جڑ مین اس کھاد سے ایک مقدار مناسب درخت کی حیثیت سمجھکر داخل کرنا چاہیے۔

نسخۂ رقیق کھاد

سفوف آہک   شورہ   کیپس

۳ بار   ۲ بار   ۱ بار

شورہ کو کسی ظرف مین رکھکر اور پانی اضافہ کرکے محلول کرنا چاہیے۔ بعد ازان اوس مین کیپس داخل کیجاے۔ آخر مین سفوف آہک رفتہ رفتہ کرکے آمیختہ کرنا چاہیے۔

واضح ہو کہ شورہ اور برادۂ استخوان سوختہ تمام اشجار مثمرہ کے لئے مفید ہے اس کتاب مین جن درختون کے بیان مین کوئی کھاد کا ذکر آیا ہو تو اونکے واسطے بصورت نہین موجود رہنے اقسام کھاد بالا کے ان اجزا سے کھاد طیار کر لینا مناسب ہوگا جہان مچھلی کی کھاد کا سامان ممکن ہو وہان گھونگے کے مغز سے کھاد طیار کرنا چاہیے۔

گھونگے کے مغز سے کھاد طیار کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ گھونگے کے مغز کو کسی خم یا حوض پختہ مین نرم مٹی کے ساتھ توبتو سڑاتے ہین۔ جب مغز مذکور مین بوسیدگی آجاتی ہے کھاد کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور استخوان سوختہ کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک فٹ اتنی زمین کھود کر کہ جسکا قطر دو فٹ سے کم نہو اوسمین پہلے اوپلے رکھتے ہین

بعد ازان استخوان کو اوپلے کے اوپر بچھاتے ہین - اسیطرح تو بتو اوپلے اور استخوان رکھتے جاتے ہین - آخر مین سب کو اوپلون سے چھپا کر تین طرف سے آگ لگا دیتے ہین تھوڑے عرصہ مین سب استخوان سوختہ ہو کر کھاد کے قابل ہو جاتے ہین - ان استخوان سوختہ کو کھاد کے واسطے سفوف کرنا لازم ہے - اور جو اوپلون کی راکھ ہے وہ بھی بکار آمد شے ہوتی ہے - درختون کی جڑون مین ڈالنے سے درختونکو بڑی قوت بخشتی ہے -

ہدایت نمبر ۱۱ - درختان مریض کا علاج ضروری ہے - ورنہ بے علاج انسان علیل کی طرح آخر کار درخت بھی مرجاتے ہین - اس کتاب مین استحفاظ صحت و ازالہ مرض کے طریقے ہر درخت کے واسطے اوس درخت کے بیان مین ذکر کیئے جاوینگے جن درختون کے بیان مین ان امورنکا ذکر نہ پایا جاے وہان اس نمبر کی ہدایت کے مطابق عمل ہونا چاہیئے -

واضح ہو کہ استحفاظ صحت درختان کے لئے موقع کی سیرابی درکار ہے اور جو نسخے غلیظ کھاد اور رقیق کھاد کے واسطے ہدایت نمبر ۹ مین مندرج ہو چکے ہین اونسے درختونکی نہ صرف تقویت و تغذیہ متصور ہے بلکہ اونسے استحفاظ صحت کی بھی شکل پیدا ہوتی ہے - اور بہت سی حالتون مین اون سب نسخون سے ازالہ امراض بھی ہو جاتا ہے - بدین وجہ کہ اون نسخون کے استعمال سے درختون مین بڑی قوت آجاتی ہے - جسکے ذریعہ سے دفع امراض پر درخت قادر ہو جاتے ہین - لیکن کیڑون کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکے ازالہ کے واسطے ہینگ چونا - گندھگ - کافور - کُچلہ اور تمباکو مخصوص ہین - ان اجزا سے قتل دیدان و طیور و ہوام خوب عمل مین آتا ہے - کھادون کے نسخون مین ان اجزا کا اضافہ کر دینا اس کام کے واسطے عجیب الاثر ہوتا ہے - سواے اسکے ان اجزاے جوش دادہ سے

بذریعہ ہزارا یا پمپ باغ کے درختون کی شاخون اور برگون کو دھونا کرم کُشی کے واسطے تیر بہدف متصور ہے۔ اگر استعمال کے وقت آب جوشش دادہ کسی قدر گرم رہے۔ تو اور بھی بہتر ہے۔ لیکن اوس حالت مین کہ اندر شاخ کے کرم اسقدر پوشیدہ ہو کہ وہان ہزارا یا پمپ باغ کے ذریعہ سے پانی کا پہونچانا دشوار ہو تو ایسی حالت مین پچکاری کے ذریعہ سے اجزاے جوشش دادہ کو مقام کرم تک پہونچانا چاہیے۔ علاوہ اسکے سفوف تماکو کو نَے مین رکھکر کیڑون کے سوراخون مین پھونکنا درختون کو پوشیدہ کیڑون سے نجات دیتا ہے۔

ہدایت نمبر ۱۲۔ فصل برشکال گذرنے پر باغونکی زمینون کو ہرسال بلاناغہ پھوڑون سے کھودنا درختونکو بے حد مفید ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ گھاس وغیرہ سے جسقدر زمین پاک رہیگی اوسیقدر درختونکو تغذیہ اور تقویت کی صورت معقول حاصل ہوگی۔ اسیوقت مین تھالون کے بھی کھودنے کی حاجت ہوتی ہے ان امور کی ناتوجہی سے اثمار نامراد پیدا ہوتے ہین۔

ہدایت نمبر ۱۳۔ جو اشجار کہ چھانٹے جانے کے محتاج ہون اونکا چھانٹا جانا ضروریات سے ہے۔ ایسے اشجار چھانٹے جانے کے بغیر حسب دلخواہ بارآور نہین ہوتے۔ ظاہر ہے کہ درختان مثمر کی پرورش سے پیداوار اثمار مراد ہے نہ یہ کہ بلاضرورت اونمین برگ و شاخ بکثرت پیدا ہون۔ پس جو درخت کثیر الاوراق اور کثیر الاغصان ہوتے ہین اور جنمین اجزاے ہیزمی کے پیدا کرنے کی طرف میلان کثیر ہوتا ہے ایسے درختون کو چھانٹنا واجبات سے ہے تاکہ وہ مادہ جو برگ و شاخ کے پیدا کرنے مین صرف ہونے کو ہو وہ بارآوری کی طرف منتقل ہو کر پرورش درختان مثمر کی علت غائیہ کی شکل پیدا کرے۔ درختون کے چھانٹنے کا عام قاعدہ یہ ہے کہ تمام ایسی شاخین وزائد متصور ہون آلات باغبانی کے ذریعہ سے یکسر دفع کی جاوین۔

تناسب کے ساتھ چھانٹنا چاہیے۔ ایسا نہو کہ درخت کا ایک حصہ چھانٹنے کی وجہ سے بھاری ہو جاوے اور دوسرا ہلکا۔ علاوہ اسکے اسکا خیال ضروری ہے کہ درخت کے اندر کی جانب کی شاخین ہوا اور روشنی سے محروم ہین۔ پس باہر کی فاضل اور گھنی شاخون کو لحاظ کے ساتھ چھانٹنا درکار ہے۔ بدانست مؤلف درختون کے چھانٹنے کا بہترین زمانہ ابتداے ایام سرما ہے۔ مگر بعض اوستادون نے آخر ایام سرما کو مرجح سمجھا ہے۔ بہرحال درختون کو فصل بہار کی آمد کے پہلے چھانٹنا چاہیے۔ فصل بہار آتے ہی درختون کو جوشش شروع ہوتا ہے۔ اور عرق شجری اعلے کو صعود کرنے لگتا ہے۔ اگر اس حالت مین اشجار چھانٹے جاوینگے تو اونکا جوشش یقیناً بیکار جاے گا۔ یعنی اوسکے عرق شجری کا ایک اچھا حصہ بلاضرورت برباد ہوگا۔ جو اشجار چھانٹے جانے کی صلاحیت رکھتے ہین اونکا حال اس کتاب سے معلوم ہو جائیگا۔ جنکی نسبت چھانٹنے کی ہدایت درج بیان نہین کیجاے اونکو زنہار نہین چھانٹنا چاہیے۔

ہدایت نمبر ۱۶۔ شاخون کے علاوہ جڑونکا چھانٹنا بکارآمد دیکھا گیا ہے مگر جڑون کے چھانٹنے مین افراط کو راہ نہین دینا چاہیے۔ جڑون کے چھانٹنے کا یہ طریقہ ہے۔ جس درخت کی جڑون کو چھانٹنا منظور ہو اوس درخت کے تنے کے آخر حصہ سے درخت کی حیثیت لحاظ کرکے ایک دو تین یا چار ہاتھ کے فاصلہ پر دائرہ کے طور سے یعنی درخت کے گرداگرد ایک فٹ زمین عمق مین کھودنا چاہیے۔ اس کھودنے مین درخت کی بعض موٹی جڑ بھی کٹ جائیگی۔ اگر جڑ کم موٹی ہوگی تو کودال ہی سے کٹ جائیگی ورنہ چھری یا آری کی ضرورت ہوگی۔ ایسی موٹی جڑون کے کٹنے سے تنے کے نزدیک کی باریک جڑون کو قوت ملتی ہے۔ اور یہ باریک جڑین گھنی ہو جاتی ہین جسکے ذریعہ سے تغذیہ کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ جڑون کے چھانٹنے کے بعد اوس کھودی ہوئی ا بھر دینا چاہیے۔ اور بعد ازان حسب ہدایت بالا کھاد کی کارروائی پر عمل ہونا

درکار ہے۔ جڑونکو ہر سال نہین چھانٹنا چاہیئے۔ انکو اوسی حالت مین چھانٹتے ہین کہ جب درخت حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے۔ یا پھول درخت مین لگتے ہین مگر پھل نہین پیدا ہوتے۔ یا پھل لگ کر اکثر گرجاتے ہین۔ یہ سب کیفیتین تب ہی پیدا ہوتی ہین۔ جب اشجار بہت پرانے ہوجاتے ہین۔ اور اونکی جڑین حد سے زیادہ بڑھجاتی ہین۔ اسصورت مین اونکے قصر کی حاجت ہوتی ہے۔ نئے صحیح المزاج بالیدہ سیر حاصل درختونکی جڑونکو بلاضرورت چھانٹنا نہایت ضررسان ہوتا ہے۔

ہدایت نمبر ۱۵۔ واضح ہو کہ اشجار و اثمار کے دشمن بہت ہین تحریر ذیل سے دشمنان اشجار و اثمار کی حقیقت ظاہر ہوگی۔

نمبر ۱۔ دزد۔ حالت عدم خبرگیری مین تمام اثمار کا نصیب دشمنان ہوجانا کوئی امر تعجب خیز نہین ہے۔ پھلونکا چوری جانا ایک امر کثیر الوقوع ہے۔ دزد یا بالائی ہوتے ہین یا خانگی۔ بالائی اکثر وہی ہوتے ہین جو چوری کا پیشہ کرتے ہین۔ دزد خانگی بیشتر ملازمان خانہ ہوتے ہین جو کبھی خود اور کبھی بشرکت باغبانان آقا کے مال کو تصرف کر ڈالتے ہین۔ انسداد دزدی کوشش بلیغ۔ کے بغیر ممکن نہین ہے معاملہ دزدی مین کبھی رعایت و مروت کو راہ نہین دینی چاہیے۔ یون تو بلا گفتگو دزد ایک شخص ذلیل متصور ہے مگر جو اشخاص مال مسروقہ مول لیتے ہین وہ دزد سے بھی ذلیل تر معلوم ہوتے ہین۔ پس ایسے شخص جو دوسرون کے باغ کے پھل مول لیکر نوشجان فرماتے ہین اون پھلون کے چورانے والون سے بھی زیادہ تر مستحق نفرین و ملامت متصور ہین۔

نمبر ۲۔ شغال اور موش بلائی۔ پختہ اثمار خاصکر آم شغال کو بہت مطبوع ہوتے ہین۔ شام ہوتے ہوے یہ جانور اپنے کو باغ کا مالک سمجھنے لگتا ہے۔ چ

ملکون مین یہ جانور کثیر الوجود ہے وہان اسکی بدولت اشجار بکثرت ضایع ہوتے ہین۔ ہرچند بندوق کے ذریعہ سے کسیقدر اسکی غارتگری کی انسداد کی صورت ہوتی ہے مگر اس موذی کے دفع کرنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ بھیڑ یا بکری کی آنتون کے ٹکڑون مین چربی اور کچلہ کا سفوف بھر کر جھاڑیون مین ڈال دیتے ہین۔ جب یہ جانور کوئی ٹکڑہ کھا جاتا ہے دو تین گھنٹہ مین ہلاک ہوجاتا ہے اس ترکیب سے شب بھر مین بہت شغال مر سکتے ہین۔ کچلہ کے ساتھ کسی اور جزو سمی کو آمیختہ کر دینے سے یہ ترکیب اور بھی قوی العمل ہوجاتی ہے۔ پنجڑون کے ذریعہ سے بھی شغال گرفتار ہوتے ہین مگر انکے دفع کرنے کا بہترین طریقہ وہی ہے جو اوپر درج ہوا۔

موش بلا کو درختون پر چڑھنے کی بھی قدرت حاصل ہے یہ جانور شغال سے بھی زیادہ ضرر رسان ہوتا ہے۔ بندوق پھندا اور نیز ترکیب مذکور کے ذریعہ سے اسکا ازالہ ممکن ہے۔ یہ جانور بھی مثل شغال کے گوشت خوار ہے۔ اور مرغ خانہ کو ویران کر ڈالنا اسکے نزدیک بہت آسان کام ہے۔

نمبر ۳۔ موش۔ یہ بھی عجب ضرر رسان جانور ہے۔ جس باغ مین یہ جانور گھر کر لیتا ہے وہان نہ صرف درختون کی جڑون کو خراب کر ڈالتا ہے۔ بلکہ پھلونکو بھی بوقت فرصت ضایع کرنے مین کوتاہی نہین کرتا۔ اسکے دفع کے واسطے سم الفار یعنی سنکھیا بہترین شے ہے۔ سفوف سم الفار ستو مین ملاکر اوسکے سوراخ کے سامنے جہان پر اسکی آمد و رفت ہو یا جہان پر یہ نئی مٹی زمین سے پھینکتا ہو رکھدینا چاہیے۔ یا شرکت آب سے غلولہ بناکر اوس کے سوراخ کے منہ مین ڈال دینا چاہیے کچھ عرصہ مین پھر انکا نشان نہین ملیگا۔ چوہے دانی سے بھی انکی گرفتاری عمل مین آتی ہے مگر ازالہ کلی مقصود نہین ہے

نمبر ۴۔ گلہری۔ جسے صوبہ بہار مین نرکھی بھی کہتے ہین۔ پھلون کے ضایع

اس کام

کرنے مین یہ جانور شغال اور موش سے بھی زیادہ ضرر رسان ہے۔ اسکا بھی ازالہ سم الفار کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ مگر پھل کے موجود رہتے اس جانور کا ستو کھانا بہت دشوار ہے۔ اسواسطے بذریعہ سم الفار کے اسکی ہلاکی بھی پھلون کے زمانہ مین دشوار متصور ہے۔ غلیل اور بندوق اور بل پھندے کے وسیلون سے کچھ کام نکلتا ہے چوہے دانی مین بھی یہ جانور کبھی کبھی گرفتار ہوتا ہے۔

نمبر ۵۔ چمگادڑ۔ جسے صوبہ بہار مین عوام بادُر کہتے ہین۔ یہ جانور عجب غارت گر اثمار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہان اس جانور کی کثرت ہوتی ہے۔ وہان پھلون کی نگہبانی دشوار ہوجاتی ہے۔ جال کے سوا اور کوئی شکل حفاظت اثمار کی اس ظالم تیرہ روان کے غارتگری سے متصور نہین ہے۔ صوبہ بہار مین ایک قوم ہوتی ہے جو ان جانورون کو جالون مین پھانستی ہے۔ اس قوم کی کارروائیون سے کسیقدر اس جانور کی تاراجی سے امن کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔

نمبر ۶۔ بکری۔ یہ جانور بھی اشجار نوعمر کے ہلاک کرڈالنے کے واسطے مخلوق ہوا ہے۔ اگر اور حیوانات اثمار کو ضائع کرتے ہین تو یہ جانور درخت ہی کو نقصان کرڈالتا ہے۔ جہانتک ممکن ہوسکے اسکی ضرر رسانی سے درختون کو بچانا واجبات سے ہے جس نئے درخت کے پتون پر یہ جانور منہ مارتا ہے وہ درخت رفتہ رفتہ کرکے خشک ہوجاتا ہے۔ شائق کو اس جانور سے عداوت قلبی رکھنا فرض ہے۔ مؤلف کو جسقدر صدمے اس جانور کی بدولت نصیب ہوئے ہین بیان سے باہر ہین۔ اس دشمن اشجار کے ازالہ کا بہترین وسیلہ چھری ہے۔

نمبر ۷۔ خارپشت۔ جسے اہل ہند ساہی کہتے ہین۔ یہ جانور باغ کی اراضی کو خراب کرڈالتا ہے۔ چونکہ خارپشت بیشتر راتون کو اپنے سوراخ سے نکلکر ادھر اودھر پھرتا ہے اور دنو تلو غایب رہتا ہے بندوق کے ذریعہ سے اسکا ہلاک

کیا جانا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس واسطے اسکو پھندون کے ذریعہ سے گرفتار کرتے ہین یا عمیق گڈھون مین اسے دھوکھے سے گرا کر ہلاک کر ڈالتے ہین۔

نمبر ۸۔ کوّا۔ یہ بھی پھلون کا بڑا دشمن ہے۔ خاصکر زاغ کلان سیاہ رنگ۔ ان کی ہلاکت کا بہترین ذریعہ بندوق ہے۔ اگر ہر درخت سے ایک دو کوّے مار کر لٹکا دئے جاوین تو اور کوّون کو عبرت ہو سکتی ہے۔ سوا اس ترکیب کے اور کوئی ترکیب اس موذی جانور کے دفع کرنے کی نہین ہے۔

نمبر ۹۔ کوئل گلدم غوغائی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب جانور بھی اثمار کو خراب کرتے ہین ان جانورون کو دفع کرنے کے واسطے بندوق کا فیر کرنا اور مالیون کا شور کرنا کافی ہے۔

نمبر ۱۰۔ طوطا۔ اسکی بہت سی قسمین ہین۔ اور سب کم و بیش غارتگر اثمار ہین۔ بندوق غلیل اور جس سبیل سے انکی غارتگری مسدود ہو سکے اوس مین پس و پیش نہین ہونا چاہئے۔ یہ جانور باغون کے حق مین بڑے ضرر رسان ہوتے ہین حالت خامی سے پھلون کو کاٹ کاٹ کر ضائع کرنا شروع کرتے ہین اور اگر پھلون کی حفاظت کافی نہ کیجائے تو کسی پھل کا سلامت رہنا معلوم درختون پر جالون کا ڈالنا بکار آمد ہوتا ہے۔

جمیع وحوش وطیور کی غارتگری سے اثمار کو محفوظ رکھنے کے واسطے ایک شکاری کو باغ سے متعلق رکھنا نہایت مناسب ہے۔ یہ شخص اپنے پیشہ کی دانست کی بدولت تمام اقسام کے موذی جانورون کی خبر لیا کریگا۔ اگر شکاری موجود نہو تو ملازمین باغ کو دو ایک نال بندوق حوالہ کر دینا چاہئے کہ وحوش وطیور کو بندوقون کی آواز سے ہمیشہ خائف رکھ سکین۔

نمبر ۱۱۔ اقسام کرم۔ بعض کیڑے درختون کی شاخون اور پتون مین

خارج سے لپٹکر درختون کو خراب کرتے ہین - اور بعض ایسے ہوتے ہین جو درختون کو اندر اندر کھاکر ضائع کر ڈالتے ہین - دونون کے واسطے وہی اجزاے قتّالہ استعمال کرنا چاہیئے جنکا ذکر ہدایت نمبر ۱۱ مین آچکا ہے اُن اجزا کا استعمال یا بطور ضماد یا بطور غسل ہونا چاہیئے - اور جب پچکاری کی ضرورت ہو تب پچکاری کے ذریعہ سے اون اجزا کو درختون کے اندرونی حصون مین پہونچانا چاہیئے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیڑا درخت کے جسم کے اندر اسطور پر داخل ہوجاتا ہے کہ وہان پچکاری کام نہین کرسکتی ہے - ایسی صورت مین درخت کے حصہ آفت رسیدہ کو کیڑے نکالنے کے واسطے چیر ڈالنا مضائقہ نہین رکھتا -

کیڑون کی ضرر رسانیون سے پھلون کو بچانے کے واسطے پھلون پر تھیلیون اور ثمردانیون کا چڑھانا بہت بکار آمد ہوتا ہے - اس التزام سے اثمار بیشتر طیور کی غارتگریون سے بھی محفوظ رہتے ہین -

ہدایت نمبر ۱۶ - نگاہداشت باغ کے واسطے مختلف وقتون مین مختلف کارروائیان درکار ہوتی ہین تحریر ذیل سے معلوم ہوجائیگا کہ کس مہینے مین کونسی کارروائیون پر عمل ہونا چاہیئے -

ماہ جنوری

اُس مہینے مین اسٹابری کے درختون مین پھول لگ کر پھل ظاہر ہوتے ہین اسوقت مین سیرابی معقول درختان اسٹابری کو درکار ہوتی ہے - جب پھل لگ چکین تو استحفاظ اثمار کے لیئے درختون پر ٹاپیان ڈالی جائین اور موقع موقع سے جال لگائے جائین - دیکھو اسٹابری کی بحث آیندہ -

لوکاٹ کے درختون کو اسوقت مین خوب سیراب کرنا چاہیئے - دیکھو لوکاٹ کی بحث آیندہ -

انجیر شفتالو اور اقسام پلم کو اس مہینے کی ابتدا مین چھانٹنا درکار ہے - دیکھو ان اشجار کی آیندہ بحث -

ماہ فروری

لوکاٹ - ناشپاتی - شفتالو - پلم کو سیراب رکھنا چاہیے -

انناس کے تختے کو خوب کھودنا چاہیے - اور اونکی جڑون مین نئی مٹی ڈالنا درکار ہے دیکھو انناس کی بحث آیندہ -

تربز کی تخم ریزی اسیوقت مین مناسب ہے - دیکھو تربز کی بحث آیندہ -

ماہ مارچ

اس مہینے مین لیچو کے پھل مراد پر آنا شروع ہونگے - تیاری کے قبل درختون پر جال ڈالنا درکار ہے تاکہ استحفاظ اثمار کی صورت پیدا ہو - دیکھو لیچو کی بحث آیندہ

اس زمانے مین آم کے درختون کو خوب سیراب کرنا چاہیے تاکہ اثمار قبل پختہ ہونے کے حرارت آفتاب کے باعث گر نہ جائین - دیکھو آم کی بحث آیندہ -

انگور کے درختون کو خوب سیراب رکھنا چاہیے - دیکھو انگور کی آیندہ بحث -

پھل لینے کے بعد اس مہینے کے آخر مین بیر کے درختون کو چھانٹنا درکار ہے دیکھو بیر کی بحث آیندہ -

سردے اور خربزے بونے کا یہی زمانہ ہے - دیکھو خربزے اور سردے کی بحث آیندہ -

اسوقت مین کیلے کے گھنے اور فاضل درختون کو علحدہ کرنا درکار ہے اور جو باقی رہجائین اون مین تازہ گوبر ڈالنا چاہیے - دیکھو کیلے کی آیندہ بحث -

اپریل

خربزے کے درختونکو بلاناغہ حسب احتیاج سیراب کرنا چاہیے

اسٹابری کے درختون کو تا بقاے ایام گرما سیراب رکھنا چاہیے تاکہ حرارت آفتاب سے ضائع نہو جاوین۔

مئی

اننّاس کو سیراب رکھنا چاہیے۔

یہی زمانہ انٹا پیوند اور دابہ کی کارروائیون کا ہے۔

جون

بیجو کے درخت تیار کرنے کے واسطے آم کے تخم اسوقت مین بونا درکار ہے اسی مہینے مین بھی انٹا پیوند اور دابے کی کارروائیان ہو سکتی ہین۔

جولائی

اسی وقت مین ثمر اننّاس کے سر کو کاٹ کر بالو آمیز زمین مین لگا دینے سے اننّاس کا نیا درخت تیار ہو جاتا ہے۔ جب نیا درخت تیار کرنا ہو تو گملون مین بالو آمیز مٹی بھر کر سر ثمرِ اننّاس جمایا جاوے۔ بعد ازان گملے سایہ مین رکھ دیے جاوین۔ سایہ مین رکھے بغیر درخت تیار نہو سکینگے۔ اگر زمین مین درخت تیار کرنا منظور ہو تو لازم ہے کہ سایہ مین درخت تیار کیے جاوین۔ علاوہ سایہ کے التزام کے ہر حال مین سیرابی کافی کا لحاظ ضروری متصور ہے۔

اسی مہینے مین شفتالو۔ پلم اور اقسام کو لا و لیمون کے چشمے تیار کرنا چاہیے دیکھو ان اشجار کی بحث آئندہ

یہی زمانہ بٹوا (Indian sorrel) اور کیپ گوسبری (Cape Gooseberry) بونے کا ہے۔ دیکھو ان مو بحث آیندہ۔

اگست

اس مہینے مین شفتالو۔ پلم اور اقسام کو لا ولیموں کے چشمے تیار کیے جا سکتے ہین۔

اسوقت مین ہر قسم کے کولے کے قلم بھی لگائے جا سکتے ہین۔

واضح ہو کہ محققین کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ کولے کے درخت قلم کے ذریعہ سے بھی تیار کئے جا سکتے ہین گو عموماً ہندوستان مین چشمے ہی کی ترکیب مروج ہو رہی ہے۔

شریفا۔ امرود۔ اور انار کے پھلون پر تھیلیان یا اثمار دانیان چڑھانا چاہیے تاکہ پھلون کو طیور وغیرہ سے ضرر نہ پہونچے۔ دیکھو ان اشجار کی بحث آئندہ۔

اس مہینے مین اناس کے ٹونٹون سے اناس کے درخت تیار کرنے چاہیئے

ستمبر

اس مہینے مین پیچ کے درخت تیار کرنے کے واسطے شفتالو کے تخم نصب کرنا چاہیے۔ ان تخمون سے جو درخت پیدا ہونگے اگست آئندہ تک پیچ کے کام کے قابل ہو جائنگے۔ دیکھو شفتالو کی بحث آئندہ۔

اس زمانے مین نارجیل کے پرانے جانب اسفل کے پتون کو تراشنا درکار ہے۔ دیکھو نارجیل کی بحث آئندہ۔

اکتوبر

اسوقت مین اسٹابری نصب کرنے کے واسطے زمین تیار کر کے اسٹابری نصب کرنا چاہیے۔

اضلاع مغربی و شمالی مین پپیتا کے پھل توڑ لیے جاتے ہین۔

ن ذیل کے تخمون کو نصب کرنا چاہیے۔

آمنکاسین ۔ شریفا ۔ اکھرود ۔ امرا ۔ کھرنی ۔ لیچو۔

اقسام شفتالو۔ اقسام آلو بخارا۔ اقسام پلم۔ ماہتابی۔ اسٹابری۔ دامپی۔ دیکھو ان اشجار کی آیندہ بحث۔

نومبر

اس مہینے مین آم۔ شفتالو۔ اقسام پلم اور انگور کے تھالون کو کھود کر ان کی جڑون کو چار یا پانچ ہفتہ تک کھلی رکھنا چاہیئے۔ اسوقت مین ان درختون کو سیراب کرنے کی حاجت نہین ہے۔ بلکہ جڑون کے کھلے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ تمام رطوبت ردیہ خشک ہو جائے اور درختون کو نئی مٹی اور کھاد سے غذا لینے کی استعداد پیدا ہو۔

تھالون کے کھود دے جانے کے قبل انگور کے درختون کو چھانٹ ڈالنا مناسب ہے۔

دسمبر

اس مہینے مین کیپ گوسبری کو خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ اضلاع مغربی و شمالی مین گوسبری کے درختون پر راتون کو کوئی شے سایہ دار ڈال دینا درکار ہے۔ تاکہ شدت سرما سے درختون کو ضرر نہ پہونچے سرما کے اثر سے گوسبری کے پھل خام رہجاتے ہین۔ دیکھو کیپ گوسبری کی بحث آیندہ

اس زمانے مین تخمی لیچی کے چھوٹے درختون کو گرم محفوظ جگہ مین رکھنا چاہیئے بلکہ جب تک سرما کی شدت باقی رہے اسی طور پر استحفاظ درکار ہے۔

اس مہینے مین شفتالو۔ اقسام پلم۔ آلو بخارا۔ اور انجیر کے درختون کو چھانٹنا درکار ہے۔ اگر اس زمانے مین کسی وجہ سے چھانٹے نہ جا سکین تو ابتداے سال نو مین چھانٹنا واجبات سے ہے۔ اسیواسطے سابق مین ماہ جنوری کے بیان مین ان اشجار کے چھانٹے جانے کا ذکر کیا گیا۔

اس مہینے کے چند روز یا نصف گزر جانے کے بعد ان درختون کی جڑون مین حسب ہدایت کتاب ہذا انہی مٹی اور کھاد کا ڈالنا ضروریات سے ہے۔

ہدایت نمبر ۱۷۔ واضح ہو کہ علاوہ اون آلات کے جنکا ذکر مع نقشہ سابق مین آچکا ہے۔ مناسب عدد کے ساتھہ۔ آلات اقسام ذیل کا موجود رکھنا ضروری متصور ہے۔

کدالی۔ پھوڑا۔ کھرپی کلان۔ کھرپی خورد۔ گینتا۔ کھندلی۔ ہنسوا۔ تبر۔ ہزارا۔ پچکاری۔ بالٹی۔ پمپ۔ علاوہ ان چیزون کے بہت سے بڑے اور چھوٹے خم کھاد تیار کرنے کے واسطے۔ اور مختلف انداز کے جال اثمار کی حفاظت کے واسطے ہمیشہ موجود رہین۔ ان چیزون کے رکھنے کے واسطے اگر کوئی مکان گدام کے طور پر اندر باغ کے تعمیر کرین تو نہایت مناسب ہو۔

فصل در بیان حالات درختان مندرج کتاب ہذا

واضح ہو کہ اس کتاب مین جتنے درختان ثمر کا ذکر ہونے کو ہے وہ ایسے ہین کہ

(۱) یا اونکا اصلی وطن ہندوستان ہے۔

(۲) یا ایک مدت دراز سے ہندی وطن ہو رہے ہین۔

(۳) یا تھوڑے عرصہ سے داخل ہندوستان ہوئے ہین۔

(۴) یا ابھی تک داخل ہندوستان نہین ہوئے ہین۔

نمبر (۱) کے درختان دو قسم کے ہین ایک وہ ہین کہ ہندوستان کے تمام یا اکثر حصون مین دیکھے جاتے ہین۔ اور اس باعث سے تمام ہندوستان مین مشہور و معروف ہو رہے ہین دوسرے وہ کہ کسی خاص حصہ مین پائے جاتے ہین اور اس سبب سے شہرت عام اونکو حاصل نہین ہے۔

نمبر (۲) کے وہ درخت ہین کہ موافقت آب و ہوا و تربیت و پرورش

مناسب کے باعث ایک عرصہ دراز سے ہندوستان مین بارور ہوا کرتے ہین انکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ جو تمام یا اکثر حصون مین ہندوستان کے مروج ہوگئی ہین دوسرے وہ جو کسی خاص حصہ مین رواج پاتے گئے ہین۔

نمبر (۳) کے وہ درخت ہین کہ عہد انگلشیہ مین توجہ علماے نباتات و سیاحین کی بدولت دوسرے ملکونسے لاکر ہندوستان کے مختلف مقامون مین نصب کئے گئے ہین اور ابھی تک ملک ہندوستان اون کے واسطے وطن کا حکم نہین رکھتا ہے۔ ان بیگانہ درختون کی بعض قسمین بارور ہوتی گئی ہین جنسے یہ امید کیجاتی ہے کہ تربیت و پرورش معقول کے ذریعہ سے آیندہ حسب مراد بارور ہوسکینگی۔ اور بعض قسمین ناموافقت آب و ہوا یا پرورش ناکافی کے باعث باروری مین قاصر رہگئی ہین۔

نمبر (۴) وہ درخت ہین کہ جنکی کوئی قسم اسوقت مین ہندوستان مین موجود نہین ہین یعنی اونکے درخت ابھی تک ہندوستان مین یا لائے نہین گئے ہین یا اگر تخمون کے ذریعہ سے اونکے پیدا کرنے کا سامان ہوا ہے تو کامیابی نصیب نہین ہوئی ہے۔

اس کتاب کے ملاحظہ سے ہر درخت کے بیان مین حالات بالا سے حضرات ناظرین کو اطلاع ہوتی جائیگی۔ درختان مندرج کتاب ہذا اسکے نام فہرست ذیل سے واضح ہونگے۔ نمبر شماری کی ترتیب سے ہر درخت کی بحث حوالۂ قلم کیجائیگی۔

* * *

فہرست درختان مندرج کتاب ہذا

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اُردو و ہندی وغیرہ صفحہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱	آم (انبہ) ۵۸	Mango (Mangifera Indica)
۲	ولایتی امڑا ۱۰۸	Otaheite apple
۳	امڑا دیسی ۱۱۰	Hog Plum
۴	اکی 〃	Bilighia Sapida
۵	لیچو ۱۱۳	Lichee (Litchi)
۶	آتش پھل ۱۱۷	Langan
۷	رامبوٹان 〃	Ram boutan
۸	لٹکوا ۱۱۸	Pierardia Sapida
۹	بیر 〃	Ziziphus Jujuba
۱۱	شفتالو ۱۲۰	Peach
۱۲	نکٹرائن ۱۲۳	Nectarine
۱۳	اپریکاٹ زرد آلو ۱۲۴	Apricot
۱۴	آلوچہ ۱۲۵	Prunus Domestica
۱۵	آلو بخارا ۱۲۶	Bokhara Plum
۱۶	گرین گیج ۱۲۷	Green Gage
۱۷	چیری 〃	Cherry
۱۸	بہی ۱۲۹	Quince
۱۹	سیب ۱۳۰	Apple
۲۰	ناشپاتی ۱۳۱	Pear

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۲۱	لوکاٹ ۱۳۴	Eriobotrya Japonica
۲۲	مامی ایپل ۱۳۶	Mammee apple
۲۳	منگاسٹین ،،	Mangosteen
۲۴	کوا منگاسٹین ۱۳۹	Cowa Mangosteen
۲۵	توبل ،،	Xanthochymus Pictorius
۲۶	ڈنڈی ۱۳۹	Calysaccian Longifolium
۲۷	اسٹار ایپل ،،	Star apple
۲۸	مامی سپاٹو ۱۴۰	Mammee Sapota
۲۹	سپاٹو ۱۴۱	Sapota
۳۰	کھرنی ۱۴۲	Mimusop
۳۱	ولایتی گابھ ۱۴۳	Date Plum
۳۲	کونلا وغیرہ ،،	Oranges
۳۳	ماہتابی ۱۵۱	Pamelo
۳۴	لیمون ۱۵۳	Lime, Lemon & Citron
۳۵	شریفہ ۱۵۷	Custard apple
۳۶	رام پھل ۱۵۹	Bullock's Heart
۳۷	ولایتی نونا ۱۶۰	Saur Sop
۳۸	چیری مایر ۱۶۱	Cheri Moyer
۳۹	فالسا ۱۶۳	Grewia Asiatica
۴۰	امرود ۱۶۴	Guava

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی ولاطینی وغیرہ
۴۱	چیری برازل ۱۶۸	Brazil cherry
۴۲	جامن ۱۶۹	Syzigium Jambolanum
۴۳	گلاب جامن ۱۷۰	Rose apple
۴۴	ملاکا امرول //	Malay apple
۴۵	جمرول سفید ۱۷۱	Jambosa Alba
۴۶	لال جمرول //	Jambosa Aquea
۴۷	وامپی ۱۷۲	Wampee
۴۸	چینا نارنگا ۱۷۱	Triphasia Trifoliata.
۴۹	کٹھبیل //	Wood apple
۵۰	بیل ۱۷۳	Aegle marmelos
۵۱	کٹھل ۱۷۴	Jack fruit
۵۲	برڈ فروٹ ۱۷۷	Bread Tree.
۵۳	دی پھل //	Monkey Jack
۵۴	برڈ نٹ ۱۷۸	Bread nut
۵۵	توت //	Mulberry
۵۶	انجیر ۱۸۱	Fig
۵۷	گولر ۱۸۲	Ficus Glomerata
۵۸	انار ۱۸۳	Pomegranate
۵۹	زیتون ۱۸۶	Olive
۶۰	بادام //	Almond

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۶۱	دیسی بادام ۱۸۷	Indian Almond
۶۲	پاکو 〃	Pako
۶۳	چینا چسٹنٹ ۱۸۸	China chestnut
۶۴	اخروٹ ہندی 〃	Indian Walnut
۶۵	چسٹنٹ چینی ۱۸۹	Chinese chestnut
۶۶	چسٹنٹ اسفینی 〃	Spanish chestnut
۶۷	اخروٹ ولایتی ۱۹۰	Walnut
۶۸	پستہ 〃	Pistachio Nut
۶۹	ہجلی بادام یا کاجو ۱۹۱	Cashew Nut
۷۰	بوکینیا لٹیفولیا ۱۹۲	Buchania Latifolia
۷۱	اوٹاہیٹ چسٹنٹ 〃	Otaheiti chestnut
۷۲	چسٹنٹ خلیج ماریٹن ۱۹۳	Moretan Bay chestnut
۷۳	اخروٹ برازل 〃	Brazil Nut
۷۴	چلتا ۱۹۴	Dillenia Speciosa
۷۵	پنیالہ ۱۹۶	Puneeailla Runeealla Plum +
۷۶	ٹومی ٹومی ۱۹۷	Flacourtia Inermis
۷۷	کمرخ 〃	Averrhoa Carambola
۷۸	کمرخ چینی ۱۹۸	Chinese Kumrunga
۷۹	بیلمبی 〃	Blimbing
۸۰	بڑہل 〃	Artocarpus Lakoocha

نمبر شمار	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۸۱	املی ۱۹۹	Tamarind
۸۲	ولایتی املی ۲۰۰	Monkey Bread
۸۳	دریان ۲۰۱	Civet Cinet Cat fruit +
۸۴	کرندا ۲۰۲	Carissa Carandas
۸۵	کروندا چینی ۲۰۳	Chinese Caranda
۸۶	کرندا نیٹل ″	Netal Plum
۸۷	آملہ ۲۰۴	Emblica officianalis
۸۸	ربچل ۲۰۵	Otaheite Gooseberry
۸۹	ہڑ کلاں ″	Myrobalan
۹۰	مولسری ۲۰۶	Mimasops Elengi
۹۱	کدم ۲۰۷	Nauclea Orientalis
۹۲	تاڑ ۲۰۸	Fan Palm
۹۳	کھجور ۲۱۲	Indian date Plum
۹۴	خرما و پنکھجبہ ۲۱۳	Arabian date Palm
۹۵	ناریل (نارجیل) ۲۱۶	Cocoa nut
۹۶	ڈلی سپاری ۲۲۰	Betel nut
۹۷	پپیتا ۲۲۲	Papaw
۹۸	زیتون صحرائی ۲۲۴	Wild Oline
۹۹	لینگساٹ ″	Lansium Domestica
۶۰	الیگیٹر پیر (نہنگ ناشپاتی) ۲۲۵	Alligator Pear

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۰۱	کوکوا پلم ۲۲۶	CoCoa Plum
۱۰۲	۲۲۷ پرکلی پیر (ناشپاتی خار نشپت)	Prickly Pear
۱۰۳	وو آوا نگا ۲۲۸	Voa Vanga
۱۰۴	الڈر "	Elder
۱۰۵	انگور ساحلی "	Seaside Grape
۱۰۶	چیری بارڈوز ۲۲۹	Barbadoes Cherry
		نجوم
۱	اناس ۲۳۰	Pine apple
۲	غلاف دار کو ۲۳۹	Peruvian Cherry
۳	کرنٹ ۲۴۰	Currants
۴	راسپبری ۲۴۳	Raspberry
۵	۲۴۶ راسپبری جزیرہ ماریشس	Mauritius Raspberry
۶	راسپبری مائیسور "	Mysore Raspberry
۷	اسٹابری ۲۴۷	Strawberry
۸	کیبر بیری ۲۶۱	Cran berry
۹	سنگھاڑا "	Water Chestnut
۱۰	کنول گٹا ۲۶۳	Lotus
۱۱	فلبرٹ "	Filbert
۱۲	چینی بادام ۲۶۴	Earth nut
۱۳	نیشکر ۲۶۵	Sugar Cane

۱۹/۳

۲۰/۳

نمبر شمار	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۴	کیلا ۲۶۷	Plantain
۱۵	پٹوا ۲۶۸	Putwa - Indian Sorrel
۱۶	خربزہ و سردا ۲۶۹	Melon
۱۷	پھونٹ جہالی ۲۹۲	Cucumis Momordica
۱۸	تربز ۲۹۳	Water Melon
۱۹	گرانیڈلا ۲۹۴	Granadilla
۲۰	مانٹیرا ۲۹۶	Manotera +
۲۱	انگور //	Grapes

آم (Mangifera Indica)

بحث انبہ مشتمل بر فصول

فصل اول در بیان انبہ

آم - ہندوستان کا مشہور میوہ ہے - مگر بعض اور مقامون مین بھی جہان کی آب وہوا کو ہندوستان کی آب وہوا سے مناسبت ہے پیدا ہوتا ہے - اس میوہ سے تمام تعلیم یافتہ اقوام کو اطلاع ہے - مگر جو لوگ ایشیا کے مشرقی ملکون کی طرف نہین آئے ہین اونھین اس میوہ کے دیکھنے کا کم اتفاق ہوا ہوگا - آم کا درخت مراد پر پہونچکر بہت بڑا خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے - آم کا ذکر شاستر مین آیا ہے - ہنود اسکے پتونکا ہار مذہبی تقریبون مین بناتے تھے ہیں - ہنود کے نزدیک یہ درخت بہت مقدس ہے - اون کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر آم کی لکڑی سے اونکی لاش جلائی جاوے تو اونکے نزدیک متوفی کا بہشت نصیب ہونا ایک امر یقینی ہے - آم ویسے ہی ہندوستان مین قابل عظمت درخت ہے جیسے کھجور اور عربستان مین کھجور کی عظمت حدیث نبوی صلعم سے ثابت ہے جیساکہ فرمایا

سیدنا علیہ الصلوۃ والسلام نے اکرموا عمتکم النخل۔ کیا شک ہے کہ جو شے اسقدر نفع بخش ہو کر رازق مجازی کا حکم رکھتی ہو تو اوسکی تعظیم کیونکر ہو کہ نہ کیجائے۔ زہے احسانات اوس باغبان قضا و قدر کے کہ مختلف ملکون مین مختلف اقسام کے لذیذ میوے پیدا کر کے انسان کے کام و زبان کو لذت گوناگون بخشتا ہے۔

واضح ہو کہ آم کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا پیوندی (جسے صوبہ بہار مین قلم اور ساٹا کہتے ہین) اس ملک مین اچھے تخمی باغ بہت کم ہین۔ جتنے آم کے شائق ہین پیوند لگاتے ہین۔ ایک ترجیح پیوند کو تخمی پر یہ ہے کہ پیوند کا باغ جلد تیار ہوتا ہے اور تخمی کی تیاری مین دیر لگتی ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیوند کی شاخ تیار درخت سے لیجاتی ہے۔ یعنی ایسا درخت جو پھل دیا کرتا ہے ایسی حالت مین شاخ پیوند کو کوئی امر منتظر پھول پھل دینے مین نہین رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے تو اول ہی سال مین پیوند سے پھل لیوے مگر ایسا اس سبب سے کوئی نہین کرتا کہ پیوند کے کمزور ہو جانے کا یقین لاحق رہتا ہے یہ کیفیت تخمی درخت کی نہین ہوتی جب تک درخت جوان نہین ہو لیتا پھول پھل نہین دیتا۔ اقل عمر تخمی درخت کے جوان ہونے کی دس برس ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آٹھ برس مین پھول لے مگر حساب پھل دینے کا انقضاے ۱۰ سال کے بعد ہے۔ اس مادہ مین تخمی درخت پیوند کے درخت سے کم رتبہ ہے۔ لیکن ایک امر مین افضل بھی ہے وہ یہ کہ پیوند کی عمر بہ اعتبار تخمی کے کم ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تخمی پیوند سے قوی ہوتا ہے۔ مگر عوام کا یہ خیال کہ تخمی شیرین و بے ریشہ و خوش ذائقہ پیوند کے برابر نہین ہوتا ہے محض غلط ہے۔ آم کی عمدگی تخمی اور پیوند ہونے پر موقوف نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حاجی پور کا اصل لنگڑا جو تخمی ہے یا مالدہ کا اصل فضلی جو تخمی ہے لطافت و عمدگی مین مشہور نہ ہوتا۔ اگر برے درخت سے پیوند لیا جاوے تو برا پیوند نکلے گا۔ امتحاناً کسی ترش ریشہ دار بیجو سے پیوند لیکر جو چاہے دیکھ لے

پس مجرد پیوند کا ہونا دلیل عمدگی متصور نہین ہے - اگر آم خود عمدہ ہے تو اونکے تخم اور پیوند دونون مین عمدگی ہوگی بشرطیکہ قواعد کلیہ جو آم کی زراعت سے متعلق ہین شائق کو ملحوظ رہین حالات پیوند کے لکھنے کے قبل لازم معلوم ہوتا ہے کہ بہ خیال ترتیب پہلے امور قابل عرض تخمی کی نسبت حوالہ قلم ہون

فصل دوم بیان انبہ تخمی جسے اس ملک مین بیجو کہتے ہین

تخمی آم کے باغ اس صوبہ بہار مین بلکہ تمام ہندوستان مین بکثرت دیکھے جاتے ہین لیکن اطراف عظیم آباد وغیرہ کے تخمی درختون کے پھل تو ایسے بُرے ہوتے ہین کہ ذائقہ کیا جانا تو درکنار اونکا مصرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے خام پھل توڑ کر یا کھٹائی بنائے جاوین یا اون کے درخت کا لکڑ مطبخ و بزایہ مین کام آوین صوبہ بہار مین گنگا کے جنوبی طرف کے رہنے والے تخمی باغ لگانا گویا جانتے ہی نہین - بہت کم لوگ ہین جو کسی قاعدے کی پابندی کے ساتھ باغ لگاتے ہین - راقم الحروف نے اس اطراف مین کوئی تخمی باغ ایسا نہین دیکھا کہ جسکی عمدگی معمولی پیوند باغ کے بھی برابر ہو - اکثر یہی ہوتا ہے کہ تخمی درخت کے پھل چھوٹے - ریشہ دار - ترش - بدطعم ہوتے ہین - بلکہ بیشتر ایسے ہوتے ہین کہ اونکی طرف آم کی نسبت ستم ہی ستم ہے - بیجو باغ کے لگانے والے بھی ماشاء اللہ اکثر ویسے ہی ناتعلیم یافتہ ہوتے ہین جیسا کہ اکثر اون کے لگائے ہوئے اشجار ہوتے ہین

لہ واضح ہو کہ پرورش اور تربیت کو ترقی اشجار مین تمام تر دخل ہے - اگر پیوند کی پرورش و تربیت مین غفلت لاحق ہو تو چند سال مین بُرا ہو جاتا ہے - اکثر پیوند کے باغ بدلحاظی کے باعث خراب ہو گئے ہین پھلو نمین ترشی آگئی ہے جلدین موٹی ہو گئی ہین مقدار کم ہو گیا ہے - ریشے پیدا ہو گئے ہین اور طرح طرح کی برائیان آگئی ہین جب پیوند کا یہ حال ہے تو بیجو کو کون پوچھتا ہے مگر بسبب خبرگیری سے پیوند اور بیجو دونون قسم کے آم ترقی کر جاتی ہین - گو اسمین شک نہین کہ پیوند کو باعتبار بیجو کے خود ترقی کا موقع زیادہ تر حاصل ہے جیسا کہ سابق مین پیوند کے بیان مین درمیان متن تحریر ہو چکا ہے -

لگانیوالے جیسا تخم پاتے ہین لگا دیتے ہین - اس سے اونکو کوئی بحث نہین کہ کس طرح کے آم کا تخم ہے مجرد تخم ہونا چاہئے زمین کا کوئی حصہ لیکر جس طرح چاہا نصب کر دیا اسکی کوئی قید نہین کہ ایک تھالے مین کتنے تخم نصب ہوئے یا کس فاصلہ پر درخت لگ گئے - اسی لیے ایسے گنوارون کے باغون مین ایک تھالے سے چند درخت نکلکر عشق پیچان کی طرح آپس مین لپٹے ہوئے نظر آتے ہین یا تھوڑی زمین مین بکثرت پتلے پتلے درخت سرو کی طرح استادہ دکھائی دیتے ہین - مختصر یہ ہے کہ جس طریقہ سے بیجو آم اس ملک مین لگائے جاتے ہین وہ کبھی پسندیدہ نہین ہے - اگر تخمی آم بہ طرز ذیل لگائے جاوین تو پیوندی سے لطافت اور عمدگی مین کم نہون گو تمام فائدے جو پیوند سے منتج ہو سکتے ہین بیجو سے حاصل نہو سکین

اگر کسیکو تخمی باغ کا شوق ہو تو لازم ہے کہ پہلے عمدہ اقسام کے آمون کے تخم دستیاب کرے - بعد ازان بقدر ضرورت زمین صاف کرکے اساڑھ یا ساون کی ابتدا مین ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تخم کو بوئے - جب اون تخمون سے امولے نکلین تو اوسی حالت مین کہ اون کے پتے سرخ ہون اونھین اوکھاڑکے اوسیقدر ایک دوسری زمین مین لیجاکر نصب کرے - اونھین وہان تین ہفتہ چھوڑ دے - جب اون کے پتے سبز ہو جاوین اور ایسا معلوم ہونے لگے کہ وہان اونھون نے جگہ پکڑلی تو اونھین پھر اوکھاڑکر تیسری جگہ نصب کرے - غرض اختتام کاتک تک چار دفعہ تبدیل مقام کرنا چاہئے - بعد ازان سال آیندہ مین ساون اور کاتک کے درمیان دو بار تبدیل مقام کرنا لازم ہے - آخر کار (بہ پابندی قواعد کتاب ہذا) جس جگہ بطور مستقل نصب کرنا منظور ہو نصب کرے

لہ مثلاً کم عرصہ مین حسب مراد پھل دینا جیسا کہ عموماً پیوند دیتا ہے -

تخم دستیاب کرنے مین کسیقدر لحاظ درکار ہے - بعض حرفت مآب جنھین کسی خاص آم کا تخم دینا منظور نہین ہوتا ہے تخم کو جوش کرکے یا برا کرکے یا تخم بدلکر جان چھوڑاتے ہین - یہ سب تنگ چشمی اور کم حوصلگی کی باتین ہین -

اس اہتمام سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ جب درخت بارور ہونگے تو ثمر اونکا اصل درخت سے بھی وزن و شیرینیت و ذائقہ و بے ریشگی وغیرہ مین غالب ہوگا۔

واضح رہے کہ تبدیل مقام کے زمانون مین سیرابی کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ درختون کا تلف ہونا قرین قیاس ہے۔ علاوہ اسکے گھانس وغیرہ سے زمین کا پاک رکھنا ضروریات سے ہے۔

فصل سوم دربیان انبہ پیوند جسکو اس ملک مین قلمی کہتے ہین

پیوند کے باغ کا رواج اندھا چالیس برس سے زیادہ ہوگیا ہے۔ اب جتنے خوشحال شائق ہین جب آم کا باغ لگاتے ہین تو بیشتر پیوندہی کا باغ لگاتے ہین۔

پیوند کے باغ کے لئے زیادہ تر توجہ درکار ہے۔ ورنہ کمزور ہونے کے باعث پیوند کے درخت جلد تلف ہو جاتے ہین۔

ابتدا ہی سے ہر طرح کے اہتمام کی حاجت ہوتی ہے ورنہ حسب مراد درخت پھل نہین دیتے۔ اچھے درختون کا سامان کرنا یا پیوند کا خود اپنے انتظام سے تیار کرنا کسیقدر تردد طلب امر ہے۔ اگر کسی باغ یا کارخانے سے پیوند کا درخت منگانا ہو تو ضرور ہے کہ اوسکے حسن و قبح پر لحاظ کیا جاوے۔ علاوہ اسکے کہ درخت فصلی یا غیر فصلی کا پیوند ہے اسبات کو دیکھ لینا چاہئے کہ پیوند قاعدے سے تیار ہوا ہے یا نہین۔ ایسا تو نہین ہے کہ تخمی حصہ کمزور یا بیمار ہے۔ اکثر بیجو کی خرابی سے پیوند نقصان ہو جاتا ہے یا یہ کہ پیوندی حصہ مین کسی قسم کا مرض جسکا بیان آیندہ آئیگا لاحق تو نہین ہے۔ اگر کسی قسم کا مرض لاحق ہے تو حتے الوسع ایسے درخت کو نصب نہ کرے بلکہ ہر درخت جس مین کہ کسی قسم کی کمزوری یا خرابی لاحق ہو تو اوسکے نصب کرنے سے احتراز کرے ورنہ بربادی محنت کا خوف ہے۔ اگر خود پیوند تیار کرنے کا خواہان ہو تو چاہئے کہ پہلے بیجو کے درخت اوسی قاعدے سے تیار کرے جیسا کہ

تخمی آم کے تیار کرنے مین مذکور ہوچکا ہے اور بعد ازان جب دو سال کا بیجو ہوچکے تب اساڑھ کے مہینے مین جس درخت سے چاہے پیوند لگائے - آسن تک پیوند کے درخت تیار ہو جائینگے - پرورده بیجو کے درخت جو ہمیشہ سیراب رہے ہین اون مین اسقدر صلاحیت رہتی ہے کہ اگر معقول پیوند کی بندش ہو اور سیرابی مناسب ہوا کرے تو اندر پندرہ اور پچیس روز کے پیوند کے درخت تیار ہو جا سکتے ہین لیکن اس مین شرط یہ بھی ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے وہ درخت بھی جوان ہو اور پہلے سے خوب سیراب ہوتا رہا ہو - اور نیز وقت پیوند باندھنے کے آخر مہینا اساڑھ کا ہو

غیر تخمی آم کے درخت تیار کرنے کا دو طریقہ ہے - ایک بذریعہ پیوند کے یعنی بیجو کی شاخ کو اوس درخت کی شاخ سے وصل کرنے سے جس سے پیوند لینا ہے - اور یہ عام طور صوبۂ بہار و اطراف لکھنؤ و فرخ آباد و ملیح آباد و سہارنپور وغیرہ کے پیوند لینے لگے ہے - دوسرا طریقہ بذریعہ انٹے کے ہے جیسا کہ لیچو و لیمون وغیرہ کی شاخون سے درخت تیار کرتے ہین - اس اطراف مین آم کی شاخ مین انٹا باندھنے کا رواج دیکھا نہین جاتا ہے مگر بنگالہ مین اس ترکیب سے بھی آم کے درخت تیار کرتے ہین -

واضح رہے کہ پیوند باندھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ جب بیجو کے درخت تیار ہوچکین اور مہینا اساڑھ کا آیا اور ایک اچھا ڑ پانی ہوچکا تب بیجو کی قوت و جسمانیت کا اندازہ کر کے اوس درخت کی (جس سے پیوند لینا ہے) ایسی شاخ سے جسکو قوت جسمانیت مین بیجو کی قوت و جسمانیت کے ساتھ مناسبت ہو وصل کرنا چاہیے اور وصل کرنے کا یہ طور ہے کہ تیز چاقو[1] سے پہلے بیجو کے تنے کو جس مقام پر وصل کرنا منظور ہے نصف چھیلتے ہین اور بعد ازان درخت کی شاخ کو نصف چھیل ڈالتے ہین پھر فوراً دونون کو ایک دوسرے سے وصل کر کے مضبوط رسن سے خوب کسکر باندھتے ہین یہ دونون

---

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی کہ جسکا ذکر آچکا ہے۔

شاخین کچھہ زمانے کے بعد ایسی وصل ہو جاتی ہین کہ چھوڑانے سے بھی نہین چھوٹتی ہین اگر وصل بطور خط مستقیم ہوا ہے تو پیوند ضرور قوی ہوگا۔ اور تھوڑے عرصہ مین قوت کے ساتھہ بڑھہ چلے گا۔ لیکن اگر بہ سبیل تقاطع یا ناہموار طور پر وصل ہوا ہے تو اول تو خود دیر مین شاخین وصل قبول کرینگی۔ دوم یہہ کہ اگر وصل قبول کرین بھی تو پیوند قوی نہوگا بلکہ قرینہ غالب یہی ہے کہ تھوڑے عرصہ مین خشک ہو جائیگا۔ نہ سرما کی شدت برداشت کر سکے گا نہ حدت گرما کا متحمل ہو سکیگا۔

یہہ دونون تصویرین ذیل مین صحیح اور غلط وصل سے خبر دیتی ہین۔

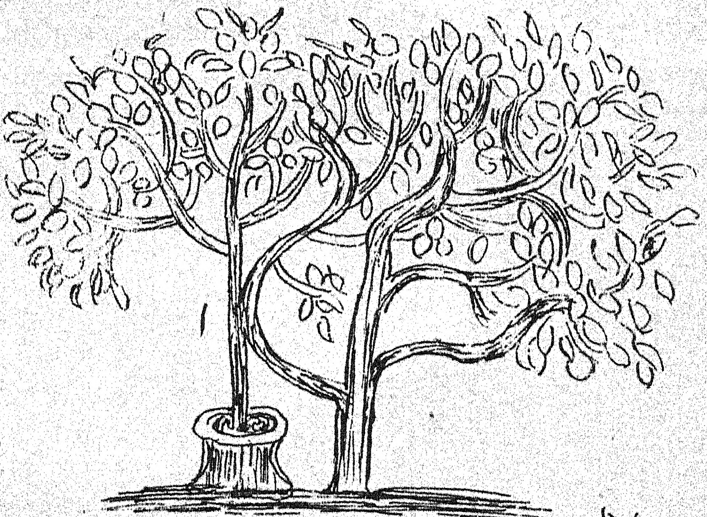

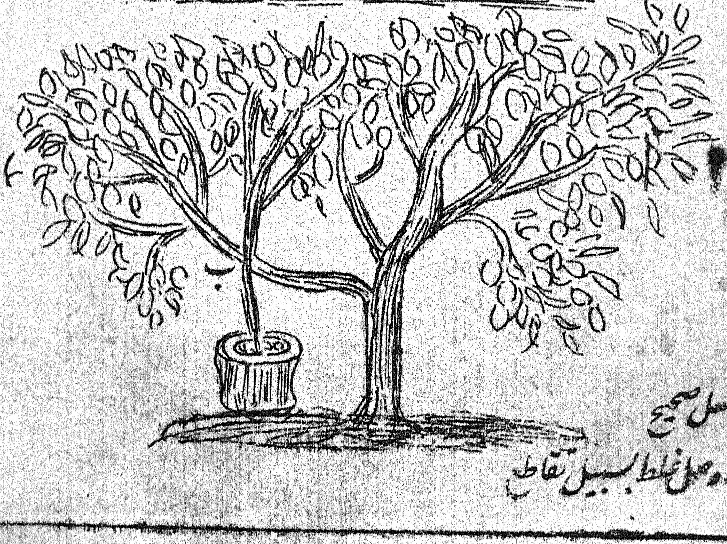

ا۔ وصل صحیح

ب۔ وصل غلط بسبیل تقاطع

اسپاڑھ کے مہینے مین آم کے درختون مین شیرہ بطور گوند کے بہت ہوتا ہی اسلیے اس زمانہ کا وصل قوی ہوتا ہے ۔ ساون اور بھادون مین بھی پیوند باندھتے ہین مگر تجربہ کے رو سے اساڑھ کا مہینا مناسب تر ہے ۔ یون تو بضرورت راقم الحروف نے کاتک مین بھی پیوند لگائے ہین اور پھاگن تک اوتار لیے ہین لیکن غیر موسم کے وصل و پیوند مین سیرابی وغیرہ کا تردد زیادہ ہوتا ہے اور غیر موسم کا پیوند اساڑھ کے پیوند کے برابر قوی نہین اوترتا ہے ۔

یہ بھی یاد رہے کہ جب پیوند کے واسطے بیجو اور درخت قدیم کی شاخین تراشی جاوین تو بیجو کے تراشے جانے کے مقام کو لحاظ کے ساتھ تجویز کرنا چاہیئے ۔ وصل کا مقام نہ ایسا اعلے قرار پاوے کہ گویا بیجو کا سر ہو نہ یہ کہ بالکل ہی بیجو کا اسفل حصہ ہو ۔ بیجو کا درمیانی حصہ پیوند باندھنے کے واسطے بہترین مقام متصور ہے ۔ پیوند کے درخت جو حاجی پور اور جروہ وغیرہ سے آتے ہین اکثر بے قاعدہ بندھے ہوے نظر آتے ہین ۔ ان مقامون مین بیجو کے اسقدر اعلے حصہ مین پیوند لگایا جاتا ہے کہ نہ صرف دیکھنے مین برا معلوم ہوتا ہے بلکہ پیوند کی کمزوری سے بھی خبر دیتا ہے ۔ ایسا پیوند تیز ہوا مین اکثر ٹوٹ جاتا ہے ۔

بخلاف اسکے اطراف بھاگلپور ۔ کلکتہ اور لکھنؤ کے پیوند پابندی اصول کے ساتھ تیار کیئے جاتے ہین اور ضائع کم ہوتے ہین ۔ لیکن خاص اس شہر پٹنہ کے پیوند تو ایسے خرافات اور مہمل ہوتے ہین کہ اونکا خرید کرنا ہی ایک امر لغو ہے ۔ یہان کے اکثر باغبانون کو اس سے کوئی مطلب نہین ہوتا کہ بیجو شاخ قدیم سے آیا قوی ہے یا کمزور ہے جیسی شاخ پائی وصل کردی نہ پیوند کی راست قامتی کا کچھ خیال نہ ترکیب وصل پر کسی طرح کی توجہ ۔

جب بیجو کاشتہ اور درخت قدیم کی شاخ وصل کرکے باندھی جاچکے ۔ تو لازم ہے کہ تمام مقام وصل کو کیلے کے پتے سے لپیٹ دین تاکہ بنظر دریافت کھولکر موضع پیوند کو دیکھ سکین کہ پیوند روبراہ ہے یا نہین یا یہ کہ تیار ہوکر شاخ درخت قدیم سے جدا ہونے کے قابل

ہوا ہے یا نہین جب معلوم ہو کہ وصل کامل طور سے ہو گیا ہے اور اگر اسطرح مین پیوند باندھا گیا ہے اور آسن کا زمانہ آپہونچا تو پہلے تیز چاکو سے خفیف زخم درخت قدیم کی شاخ مین مقام وصل کے اسفل حد سے کچھہ نیچے دینا چاہیئے پھر بعد دو ہفتہ کے اوسی مقام پر کچھہ اور بھی اسقدر تراشنا چاہیئے کہ گویا درخت قدیم کی نصف شاخ کٹ جاوے - پھر ہفتہ یا عشرہ کے بعد پورے طور سے قطع کر کے جائے مناسب مین پیوند کے درخت کو رکھنا چاہیئے - اس ترکیب کا پیوند کم ضائع ہوتا ہے - لیکن اگر آسن یا کاتک مین پیوند باندھا گیا ہو تو ایام سرما کی شدت کے زمانے مین خاصکر اوسوقت مین کہ جب پچھوا ہوا چلتی ہے زخم نہین لگانا چاہیئے نہ تراشنا چاہیئے اسوجہ سے کہ بیشتر سرما کی ہوا بغایت سرد ہوتی ہے - نئے تراشے ہوئے پیوند کے درخت اکثر خشک ہو جاتے ہین - اکثر ناتجربہ کار اس امر کا خیال نہین کرتے ہین اور دھوکھا کھاتے ہین -

جب ایسے قدیم درختون کی شاخین جنسے قلم لینا ہے ایسے ہوتے ہین کہ زمین پر لوٹتے ہین تو پیوند کے بندھنے مین آسانی ہوتی ہے اور ہواے تیز کے صدمے سے پیوند امن مین رہتے ہین ایسی صورت مین بیجو کے درخت یا گملہ مین رکھے ہوئے ہوتے ہین یا زمین مین نصب رہتے ہین - اگر گملہ مین بیجو رکھے گئے ہون تو قبل پیوند باندھنے کے دیکھ لینا چاہیئے کہ بیجو کے درخت گملو نمین جگہ کر چکے ہین یا نہین اور اگر بیجو زمین مین نصب کئے گئے ہون تو بھی تحقیق کر لینا چاہیئے کہ زمین پکڑ چکے ہین یا نہین - پیوند باندھنے کے قبل اسبات کا دریافت کر لینا ضروریات سے ہے کسواسطے کہ اگر بیجو مین کسی قسم کی خرابی رہیگی جس سے بیجو کے تلف ہونے کا گمان ہوگا تو پیوند کے بھی خراب ہونے کا گمان یقینی ہے لیکن اوس حالت مین کہ قدیم درختون کی شاخین زمین سے ملی نہین ہوتی ہین پیوند لگانے کے لئے مچان باندھنے کی حاجت ہوتی ہے - لازم ہے کہ مچان نہایت مضبوط باندھا جاوے اور جب مچان باندھا جا چکے تب جس قدر گملے اوسپر لیجانا ہو لیجا کر ایک ہفتہ چھوڑ دئے جائین

اس سے غرض یہ ہے کہ جس قدر مچان کو دبنا ہوگا گملون کے وزن سے دب جائیگا۔ اور بعد ازان جب پیوند باندھے جائینگے تو نہین دبنے کے باعث قدیم درخت کی شاخین اپنی حالت پر رہینگی اور اسوجہ سے ٹوٹ جانے سے محفوظ رہینگی۔ جب مچان نہین باندھنا ہو اور درخت قدیم کی اونچی شاخون سے پیوند لینا ہو تو کبھی موقع سے گملے کو درخت قدیم کے کسی شاخ سے باندھکر پیوند کا سامان کرلیتے ہین یا مونجر کے ذریعہ سے پیوند اوتارتے ہین مونجر عبارت ہے بیجو کو گملے کے عوض گھاس مین باندھکر رکھنے سے۔ لیکن یاد رہے کہ جب مونجر کے ذریعہ سے پیوند لینا ہو تو ضرور ہے کہ ابتدائے ایام برشکال مین پیوند لگاوین تاکہ پیوند جلد تیار ہو جاوے ورنہ دیر ہونے سے مونجر کے سڑ جانے کا خوف ہے۔ جسکی وجہ سے بیجو کے ضائع ہونے کا یقین ہے اور جب بیجو ضائع ہوا تو پیوند کا حسب مراد اوترنا معلوم۔

بحث امور کلیہ جو تخمی اور پیوندی دونون طرح کے آمون سے تعلق رکھتے ہین

اس بحث مین چند فصلین ہین جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔

واضح رہے کہ قبل مین آم کی تقسیم تخمی اور پیوندی ہونے کے اعتبار سے ہوئی ہے اور جو امور خاصہ کہ دونون سے جدا جدا تعلق رکھتے ہین عرض کئے جا چکے۔ اب اون امور عامہ کا بیان پیش ہوتا ہے جو دونون سے یکسان تعلق رکھتے ہین۔

فصل اول اقسام انبہ کے بیان مین

دنیا مین تخمی آمون کی جتنی قسمین ہین اوسیقدر اون کا پیوند ہونا بھی ممکن ہے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کی ہزارون قسمین ہین خواہ تخمی ہون خواہ پیوند۔ تخمی بھی درختون سے پیوند تیار کئے گئے ہین۔ لیکن بہ سبب تراکیب مختلفہ کے مقدار ثمر و ذائقہ وبو یا

و دیگر صفات مین اکثر پیوندی آمون کے ایسا فرق آگیا ہے کہ قدیم تخمی درختون سے اون کا نسب نامہ لگانا ایک دشوار امر معلوم ہوتا ہے۔ اس جگہ پر بہ نظر مثال فہرست انبہ پر جو اس فصل کے آخر مین شامل کر دی جاتی ہے۔ اس غرض سے حوالہ کیا جاتا ہے کہ حضرات شائقین اوسکی سیر سے لطف اوٹھائینگے اور جو حضرات ناواقف ہین اون کو معلوم ہوگا کہ ہر چند اوس فہرست مین تمام اقسام کے آم کا ذکر نہین ہے تاہم اسقدر اقسام کا مذکور آیا ہے کہ جو ایک جگہ پر اسقدر کم مجتمع ہوتے دیکھے جاتے ہین۔ راقم الحروف نے ان اقسام کو سعی بلیغ کے ساتھہ دستیاب کیا ہے۔ آخر کچھہ تو ایسے ہونگے کہ ارباب شوق کے قابل توجہ نکلینگے۔ یون تو آم کی اسقدر قسمین ہین کہ اگر ہزار کہئے تو بجا ہے اور دو ہزار کہئے تو بھی کوئی مبالغہ نہین۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کو ترقی و تنزلی کے قبول کرنے کی بڑی صلاحیت حاصل ہے۔ یعنی ترکیب کا اثر آم پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ترکیب عمدہ ہے تو ترقی منتج ہوتی ہے اور اگر بد ہے تو تنزلی۔ ترکیب کے ذریعہ سے ثمر کا وزن بڑھ سکتا ہے۔ پوست باریک یا گندہ ہوسکتا ہے۔ و من قبیل ذالک طرح طرح کے انقلابات پیدا ہو سکتے ہین۔ انقلاب پیدا ہونے کی یہ حالت ہے کہ مثلاً اگر ایک پیوندی آم کا تخم لیکر بوئیے تو یہ درخت مقدار و ذائقہ وغیرہ مین اوس پیوندی درخت کے پھل سے علحدہ طور کا پھل پیدا کرے گا۔ اور جب اس تخمی درخت سے پیوند لیجئے تو اس پیوند کا پھل پہلے پیوند کے پھل سے بالکل جدا ہو گا۔ اگر مناسبت ہوگی تو جلد تمیز مین نہین آئیگی بلکہ ہر شخص ان دونون پیوندون کے پھل کو بعد ملاحظہ کے دو قسم کے آم خیال کریگا یہ کوئی نہین کہیگا کہ دونو ایک ذات ہین۔ حالانکہ دوسرا پیوند ابناً واباً پہلے پیوند کے نسل سے ہے اور صرف دو کرسی کا فرق رکھتا ہے۔ لیکن یہ فرق بین کبھی نہ ہوتا اگر اول پیوند اور دوم پیوند کے درمیان مین تخمی درخت حایل نہ ہوتا۔ اس درمیانی بیچو کے سبب سے ایک

قسم خاص پیوند کی پیدا ہوگی۔ اس مثال سے معلوم ہوگا کہ جب انقلاب قبول کرنے کی ایسی وسیع صلاحیت آم کو حاصل ہے تو آمون کا نسب نامہ درست کرنا بھی ایک دشوار امر ہے خاصکر اوس حالت مین جب نتائج ثمر تراکیب انسانی کے علاوہ اختلاف آب و ہوا و تقاضاے دیار و امصار کے اثر پر خیال دوڑائے۔

صوبہ بہار مین مالدہ اور بمبئی دو مشہور و مطبوعِ عام آم کی قسمین ہین بلاشبہ یہہ دونون قسمین صورت مین ممتاز اور عمدگی سے خالی نہین ہین۔ بڑی عمدگی ان کی یہہ ہے کہ کثرت سے اس دیار مین یہہ دونون قسمین دیکھی جاتی ہین۔ اور اسوجہ سے تمامی اُمرا اور اکثر غربا بھی ان کے ذائقہ اور لطف سے اطلاع رکھتے ہین بخلاف اور اقسام عمدہ کے کہ غیر معروف ہونے کے باعث کمتر اس دیار کے باغون مین دیکھے جاتے ہین۔

فہرست انبہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۱	مٹھوا انیورہ	ے رر مار	جیسٹھ	نہایت عمدہ ایسا مٹھوا کم دیکھا جاتا ہے
۲	مٹھوا حاجی پور	ررر مار	"	مشہور و مطبوع و عمدہ آم ہے
۳	سلطان پسند	ے مار	"	نہایت خوبصورت۔ بویا آم ہے
۴	زردا دانا پور	ر مار	"	خوش ذائقہ۔ خوش رنگ۔ بے ریشہ۔ بویا ممتاز آم ہے
۵	جیٹھوا صید پور	۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۶	جیٹھوا حاجی پور	۰ مار	"	ایضاً
۷	گوپال بھوگ	ے مار	"	خوش مزہ
۸	بمبئی زرد بادل صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]یت شیرین خوش مزہ اور تمام اقسام بمبئی ہے

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمیں پکتا ہے	کیفیت
۹	بمبئی زرد آمیز	— مار	اساڑھ	نہایت شیریں جیسے عموماً بمبئی ہوتا ہے
۱۰	بمبئی سبز	—ر مار	〃	〃
۱۱	بمبئی کودیا	— مار	〃	〃
۱۲	بمبئی نمبرا	— مار	〃	نہایت شیریں۔ خوش مزہ سوائے بمبئی زرد ہاول صاحب کے سب اقسام بمبئی سے عمدہ
۱۳	بمبئی خرد	ر مار	〃	مثل دیگر اقسام بمبئی
۱۴	بمبئی سیاہ کلان	— مار	〃	ممتاز بمبئی ہے
۱۵	رنترا	— مار	〃	نہایت خوش رنگ خوش مزہ بے ریشہ و شیریں
۱۶	تو تُوا	— مار	〃	ہلکی شیرینیت کے ساتھہ خوش مزہ خوش رنگ بے ریشہ
۱۷	بابھنوان	۰ مار	〃	شیریں خوش مزہ بے ریشہ
۱۸	چکچکیا	ور ر مار	〃	اعلیٰ درجہ کی بمبئی کیطرح عمدہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۹	شیر انبہ	۱۰ مار	〃	نہایت بے ریشہ بغایت شیریں خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ
۲۰	گنگا ساگر	۰ مار	〃	بے ریشہ شیریں خوش مزہ
۲۱	پران کولا	— مار	〃	〃
۲۲	چینی شکر گول	ی مار	〃	نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۲۳	چینی شکر چپٹا	ی مار	〃	〃
۲۴	بیل خاص	— مار	〃	نہایت شیریں بے ریشہ بیل کیطرح بویا
	بنسی گھوس	[illegible]	〃	[illegible] ریشہ لذیذ بہت قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام چمن جسمین ملتا ہے	کیفیت
۲۶	مدراس	ک مار	اسارٹھہ	نہایت بی ریشہ۔ لذیذ شیرین بہت قابل توجہ
۲۷	کوپر	ک مار	؍؍	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین
۲۸	امام پسند	ـــ مار	؍؍	نہایت بی ریشہ نہایت شیرین۔ خوشمزہ بہت قابل توجہ
۲۹	آشو مکرجی	ک مار	؍؍	شیرین۔ بے ریشہ۔ خوشمزہ
۳۰	سندرشاہ	ـــ مار	؍؍	ایک قسم کا سیندوریہ ہی مولف کو مطبوع نہین ہے
۳۱	سیندوریہ قاضی صاحب	ـــ مار	؍؍	بی ریشہ۔ شیرین۔ لذیذ۔ خوشرنگ۔ قابل توجہ
۳۲	غریب نواز	ـــ مار	؍؍	ایک قسم کا بمبئی ہے۔
۳۳	ککڑیا	؍؍ مار	؍؍	حالت خامی مین کسیقدر شیرین ہوتا ہے
۳۴	پیری	ـــ مار	؍؍	نہایت بے ریشہ۔ لذیذ۔ قابل توجہ
۳۵	فیروزبنی	ک مار	؍؍	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین۔ قابل توجہ
۳۶	بندرابنی	ک مار	؍؍	شیرین۔ خوشمزہ۔ مطبوع
۳۷	میڈیم	؍؍ مار	؍؍	شیرین خوشمزہ مطبوع۔ درخت اسکا بغایت پست قد ہوتا ہے۔
۳۸	کچی میٹھا	ـــ مار	؍؍	نہایت شیرین۔ بی ریشہ۔ خوشمزہ۔ حالت خامی مین بھی میٹھا ہوتا ہے۔
۳۹	مرشد آباد	ـــ مار	؍؍	شیرین بے ریشہ۔ خوشمزہ۔ قابل توجہ۔
۴۰	گگوآ	ک مار	؍؍	شیرین۔ نہایت بی ریشہ مغز بستہ و خشک عرق کا نام نہین۔
۴۱	کالا پہاڑ	ۂ مار	؍؍	تخم مرشد آباد ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ چیدن یکتا ہر	کیفیت
۴۲	کپاٹ بھانگا	— ار	اساڑھ	بہت شیریں۔ بی ریشہ۔ خوش مزہ۔ عمدہ آم ہے
۴۳	کشن بھوگ	۱ ار	〃	بہت شیریں۔ بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۴۴	گلاب گند	۲ ار	〃	شیریں۔ خوش مزہ۔ بے ریشہ۔ بویا۔
۴۵	نواب پسند	۲ ار	〃	ہلکی شیرینیت کے ساتھہ خوش مزہ بے ریشہ
۴۶	الفانزو (Alphonso)	— ار	〃	نہایت بی ریشہ بغایت شیریں خوش مزہ لاجواب نہایت قابل توجہ
۴۷	آر بتھہ ناٹ (Arbath not)	— ار	〃	عمدہ قابل توجہ
۴۸	کھرساپات کلان	۰ ار	〃	بعد الفانزو کے اسکا درجہ ہی بہت کچھہ قابل توجہ ہے۔
۴۹	کھرساپات خرد	۲ ار	〃	〃
۵۰	گلاب خاص	— ار	〃	نہایت خوش رنگ بہت شیریں مگر الفانزو اور کھرساپات کی برابر بے ریشگی میں نہیں ہے
۵۱	سفیدہ لکھنؤ	۲ ار	〃	نہایت خوش مزہ مشہور و معروف یار و مصا
۵۲	دودہ مونگیر	— ار	〃	نہایت شیریں بغایت بی ریشہ رقیق شیرہ سفیدہ سے بمراحل بہتر
۵۳	سوآیا فرخ آبادی	ار	〃	صرف مربے کی مصرف کا ہی لیکن کثیر الاثمار ہوتا ہے
۵۴	سوایا نیورہ	ار	〃	بخلاف اور سوایا کی شیریں خوش مزہ البتہ مغز ہوتا ہے
۵۵	کھرساپات دوفصلہ	۰ ار	اساڑھ اور کاتک	دو بار ثمر لاتا ہی کھرساپات فصلی کیطرح اثمار عمدہ لاتا ہے
۵۶	ہیم ساگر	— ار	اساڑھ	یہ آم الفانزو کھرساپات سے بھی بہتر ہے عجب لاجواب آم ہے

نمبر شماری	نام انبہ	وزن تخمیناً	نام جس مہینہ میں پکتا ہے	کیفیت
۵۷	زرد آلو	— مار	اساڑھ	اس آم کا درجہ بھرسا پات وغیرہ کے برابر ہے لاجواب آم ہے
۵۸	سرقا	— مار	”	اعلیٰ درجہ کے آموں سے ہے نہایت قابل توجہ ہے
۵۹	درما	۰ مار	”	بے ریشہ ہوتا ہے مگر مؤلف کو چنداں مطبوع نہیں ہے
۶۰	مصری پنڈت جی	کرر مار	”	نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۶۱	مالدہ نیورہ زرد	۰ مار	”	اسکی عمدگی مشہور خاص وعام ہے۔
۶۲	مالدہ بہاگلپور سبز	۰ مار	”	”
۶۳	مالدہ پٹنہ سبز	۰ مار	”	”
۶۴	مالدہ پٹنہ زرد	۰ مار	”	”
۶۵	مالدہ نیورہ زرد آلو	۰ مار	”	”
۶۶	مالدہ بڈا	مار	”	تمام اقسام مالدہ سے بزرگ تر
۶۷	مالدہ لاسج	— مار	”	اقسام مالدہ سے عمدہ تر لاجواب آم ہے
۶۸	مالدہ سنگھاپور	ا مار	”	مالدہ پٹنہ کی طرح اچھا ہوتا ہے
۶۹	کیلوا محی الدین نگر	— مار	”	شیرین۔ بے ریشہ
۷۰	بیمثال	ا۰ مار	”	بے ریشہ مگر صرف مربے کے مصرف کا
۷۱	جانسن (Johnson)	— مار	”	شیرین خوش مزہ مطبوع
۷۲	اننّاسی قاضی صاحب	— مار	ساون	مثل معمولی مالدہ کے بے ریشہ شیرینیت کم کسیقدر اننّاس کی طرح بو یا۔
۷۳	کلان لکھنؤ	مار	”	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ شائقین لاجواب آم ہے
۷۴	موہن بھوگ نمبر ۱	مار	”	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۷۵	موہن بھوگ نمبر۳	۰۱ ار	ساون	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۷۶	پٹیرس (peters)	— ار	〃	مثل الفانزو اور رکھر سایات کی نہایت قابل توجہ
۷۷	ہاپس	— ار	〃	لاجواب
۷۸	بنگلور	— ار	〃	بغایت قابل توجہ
۷۹	مہاراج پسند	— ار	〃	کوئی لطف خاص نہین رکھتا ہی مگر مشہور خلائق ہو رہا ہے کافور کی طرح بو یا ہوتا ہے۔
۸۰	شاہ چگمگ نمبر۱	ٹ ار	〃	خوش مزہ۔ بے ریشہ۔ شیرین۔
۸۱	شاہ چگمگ نمبر۲	ٹ ار	〃	〃
۸۲	دامودر	— ار	ازساون تا بھادون	مالدہ سے شیرینیت مین کم مگر کثیر الاثمار
۸۳	کشن بھوگ	—ر ار	ساون	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۸۴	بانکا	ٹ ار	ازساون تا بھادون	نہایت خوشرنگ نہایت خوش مزہ شیرین بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۸۵	دوارکا نمبر۱	ار	ساون	نہایت بے ریشہ خوش مزہ۔ شیرین۔ قابل توجہ
۸۶	دوارکا نمبر۲	ار	〃	ایضاً
۸۷	جالی بندھا گول	ار	〃	ایضاً
۸۸	جالی بندھا لانبا	ار	〃	ایضاً
۸۹	سپیا	— ار	〃	نہایت بے ریشہ خوش مزہ بغایت شیرین نہایت قابل توجہ
۹۰	شریفا جنگ	۰ ار	〃	〃
۹۱	زرد آلو آرہ	— ار	〃	شیرین بے ریشہ خوش مزہ
۹۲	لنگڑا حاجی پور	۰ ار	〃	نہایت بے ریشہ لذیذ شیرین لاجواب آم ہی نہایت پتلا اعلے درجہ کے آمونسے ہے

نمبر شماری	نام انبہ	وزن تمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۹۳	لنگڑا صیدپور	۰ار	ساون	نہایت بیریشہ۔ لذیذ شیرین لاجواب آم ہی نہایت اعلےٰ درجہ کے آمون سے ہے
۹۴	شاہ دولہ	۰ار	〃	لذیذ شیرین بے ریشہ بہت قابل توجہ
۹۵	کدوا	۱۰ار	〃	صرف مربے کے مصرف کا
۹۶	روشن طباق	۱ار	〃	مشہور آم ہے مگر مؤلف کو مطبوع نہین ہے
۹۷	کٹھہ امبی حاجی پور	۲ار	بھادون	بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۹۸	کٹھہ امبی صیدپور	۲ار	〃	〃
۹۹	لوہا جنگ	ـ ار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بیریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۰	کلوا بھکھاری رائے	ـ ار	〃	شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۱	بھدیا لکھنؤ	ـ ار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۲	مالدہ بھدیا	۰ار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بیریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۳	مالدہ سیندوریہ	ـ ار	〃	نہایت خوشرنگ بغایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۴	شیرین دہن	۲ار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ مشہور و معروف آم ہے
۱۰۵	لنٹرا	〃ار	〃	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ
۱۰۶	کیلوا محبوب	ـ ار	〃	شیرین بے ریشہ مشہور آم ہے۔
۱۰۷	خربزوا	۰ار	〃	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۸	مٹھوا گول	ـ ار	〃	شیرین بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۹	باغ ڈوگی	۰ار	〃	〃
۱۱۰	بدری نمبر ۱	۰ار	〃	نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جس میں پکتا ہے	کیفیت
۱۱۱	بیہدری نمبر ۲	۰ بار	بہادوں	نہایت شیریں بی ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۲	سوختہ	۲ بار	״	نہایت بی ریشہ شیریں خوش مزہ خشک مغز بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۳	پھوٹ	۱ بار	״	شیریں نہایت بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۴	لانبا بھدیا	۱ بار	״	بغایت شیریں نہایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۵	خاتمہ بالخیر	۲ بار	״	نہایت بو یا نہایت شیریں بے ریشہ عمدہ آم ہے بہت کچھ قابل توجہ شائقین ہے
۱۱۶	شوکل جی کا بھدیا	۰ بار	״	شیریں آم ہے
۱۱۷	لالن والا	ـ ۲ بار	״	شیریں خوش مزہ قابل توجہ
۱۱۸	کالن والا	ـ ۲ بار	״	نہایت شیریں بغایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۹	فجری نمبر ۱	۱ بار	״	آموں کا بادشاہ ہی مراد پہ آنے سے لاجواب ہوتا ہے
۱۲۰	فجری نمبر ۲	۱ بار	״	ایضاً
۱۲۱	فجری نمبر ۳	۱ بار	״	ایضاً
۱۲۲	فجری نمبر ۴	ٹ بار	״	ایضاً
۱۲۳	گول بھدیا	۱ بار	״	بے ریشہ شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۲۴	راڑھی	ـ بار	آسن	ایضاً
۱۲۵	دودھیا	ٹ بار	״	نہایت بے ریشہ نہایت خوش مزہ نہایت شیریں [illegible] کا ہمسر

بہت

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۱۲۶	کنور بہار	ـہ مار	آسن	نہایت بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۱۲۷	بے ریشہ	ـ مار	〃	نہایت بی ریشہ خوش مزہ شیرین قابل توجہ
۱۲۸	میر جعفر شاہ نمبر ۱	۰ مار	کاتک	بے ریشہ نہایت شیرین خوش مزہ بہت قابل توجہ
۱۲۹	میر جعفر شاہ نمبر ۲	۰ مار	〃	〃

فصل دوم تجویز زمین کے بیان مین

واضح ہو کہ ہر زمین کو آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہے بعض زمین ایسی ہوتی ہے کہ جس مین درخت جلد تیار ہو جاتا ہے اور بعض دیر مین اور بعض مین ہوتا ہی نہین - وہ زمین جس مین جلد تیار ہوتا ہے مرطوب و نرم ہوتی ہے - جیسے حاجی پور - مظفرپور - بھاگلپور - مالدہ - مرشدآباد وغیرہ کی زمین - جسقدر جلد آم کا باغ ایسی زمین مین تیار ہوتا ہے اور کسی قسم کی زمین مین نہین تیار ہو سکتا ہے - جب زمین سخت اور خشک ہوتی ہے تو بدقت درخت اوٹھتے ہین مثلاً وہ زمین جسے رہڑا کہتے ہین آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت کم رکھتی ہے اسیطرح خالص کیوال مین بھی دیر کر کے درخت بالیدہ ہوتا ہے - رہڑا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے اور کیوال مین سختی - لیکن کیوال کا نصب کردہ درخت مضبوط اور شاداب ہوتا ہے بخلاف رہڑا کے کہ درخت کو شاداب رکھنے کی صلاحیت ہی نہین رکھتی کیوال کے درخت کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور پھل بھی زیادہ شیرین ہوتا ہے اور پتے گاڑھے سبز ہوا کرتے ہین جو درخت کی صحت مزاجی سے خبر دیتے ہین یہی وجہ ہے کہ پٹنہ کی مالدہ و بمبئی حاجی پور و مظفرپور وغیرہ کی مالدہ و بمبئی سے زیادہ شیرین ہوتے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین کیوال زمین زیادہ ہے بمجبوری لوگ کیوال ہی مین درخت لگاتے ہین - لیکن اگر کیوال مین آمیزش گوری مٹی کی ہوتی ہے تو درخت کی بالیدگی مین اسقدر دیر نہین ہوتی ہے جیسا کہ خالص

کیوال مین بلکہ میری دانست مین اس دیار پٹنہ مین آم کا باغ لگانے کے لئے مناسب ترین زمین گوری مٹی آمیز کیوال سے بلندری زمین اوس قسم کی جیساکہ گنگا پار دیکھی جاتی ہے پٹنہ کی اطراف مین کم ہے۔ لیکن بعض جگہہ ندیون کے قرب مین پائی جاتی ہے۔ ایسی جگہون مین آم کے باغ کے جلد تیار ہونے کا زیادہ قرینہ ہے۔ مگر عموماً اس وضع کی نرم اور مرطوب زمین نہین ملتی ہے۔ ایسی صورت مین گوری مٹی آمیز کیوال کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اس معنی کرکے بھی کہ اگرچہ ایسی زمین مین کسیقدر دیر کے ساتھہ بالیدہ ہوتے ہین مگر درخت شاداب رہتے ہین اور پھل بیشتر دیتے ہین۔ وہ زمین جس مین آم کا درخت بالیدہ نہین ہوتا بلکہ بیشتر مرجاتا ہے سنگ آمیز ہوتی ہے یا اوس مین ٹھکری یعنی پارہاے سفال کی امیزش کثرت سے ہوتی ہے۔ جیساکہ آبادی کے قریب کی زمین دیکھی جاتی ہے۔ ان قسمون کی زمین مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے بخلاف درخت لیمون۔ کولا و ماہتابی کے کہ اونکے واسطے ایسی ہی اراضی درکار ہوتی ہین۔

تجویز اقسام اراضی کے علاوہ باغ لگانے والے کو لازم ہے کہ موقع اراضی پر بھی خیال کرے۔ یعنی اراضی کے نشیب و فراز کا بھی لحاظ درکار ہے مثلاً اگر زمین اسقدر نشیب ہے کہ ایام بارش مین اوسکے تہ آب ہونے کا یقین ہے تو ایسی جگہہ مین زمین کے عمدہ ہونے کے ساتھہی درخت نصب نہ کرے اسوجہ سے کہ پانی مین ڈوبنے سے بیشتر آم کا درخت ضائع ہوجاتا ہے یا زمین ایسی بلند ہے کہ درختون کی سیرابی بلندی کی وجہ سے دشوار ہوگی تو قصد درخت لگانے کا نہ کرے یا یہ کہ اوس زمین مین کنوان کھودنے سے پانی نہین نکلتا ہے۔ اور آس پاس کی زمین کی بھی کیفیت یہی ہے۔ یا کسی خاص وجہ سے سیرابی کی کوئی صورت معقول اوس جگہہ مین معلوم نہین ہوتی ہو تو بھی درختون کے لگانے سے احتراز کرے اسیطرح اگر کسی اراضی مین کوئی کہنہ باغ آم کا ہو تو فوراً اسکے باغ لگانے کا خیال نہ کرے بعد کاٹے جانے کے جب تک درختان کہنہ کی

جڑون کے سڑ جانیکا یقین نہ ہولے باغ تازہ کی آراستگی کا خیال نہین کرنا چاہیئے۔ ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ باغ کہنہ کو کاٹکر فوراً نئے درخت نصب کر ڈالتے ہین اور پھر درختان نو کی غیر بالیدگی کی شکایت کرتے ہین۔ باغ لگانے والے کو یہ بھی لازم ہے کہ قبل درخت نصب کرنے کے یہ دیکھ لے کہ اراضی تجویز کردہ کی اطراف مین کہنہ درخت ہاے سایہ دار تو نہین ہین اگر ہون تو درخت تازہ لگانے کا قصد نہ کرے۔ کہنہ درختون کے سایہ اور جڑون سے نئے درختون کو ضرر سخت پہونچتا ہے۔

فصل سوم دربیان اصلاح زمین

ظاہر ہے کہ ناموضوع زمین کو موضوع بنانا آسان کام نہین ہے۔ سرشت کا بدلنا دشوار امر ہے۔ لیکن جہانتک اصلاح ممکن ہو کرنا چاہیئے۔ درخت لگانے کے قبل لازم ہے کہ زمین گینتی یا پھوڑے سے خوب کھودی جاے تاکہ گھانس کی جڑین بالکل اوکھڑ جائین بعد ازان ہل سے زمین کو خوب جوتنا چاہیئے۔ اور بعد جوتنے کے برابر کرنا درکار ہے۔ اس تردد سے جتنے خودرو نباتات ہین سب غائب ہو جائنگے۔ اور جب درخت آم کے نصب ہونگے تو پورا تغذیہ زمین سے آم کے درختون کو نصیب ہوگا۔ جسقدر زمین کوڑی اور جوتی جائیگی اور گھانس جڑ سے نکالی جائیگی اوسیقدر آم کے درختون کو قوت ملیگی۔ ایک قسم گھانس کی ہوتی ہے جسے اس ملک مین کتر اکہتے ہین اور شکل اوسکی مثل کاس کے ہوتی ہے اس گھانس کی جڑ بہت دور تک زمین مین چلی جاتی ہے۲۔ جس زمین یہ گھانس ہوتی ہے اوس مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے اور اون کے پتے ہمیشہ زرد رہا کرتے ہین۔ اس گھانس کے دفع کرنے مین کوشش بلیغ درکار ہے۔ جب تک یہ گھانس غائب نہولے لازم ہے کہ درخت نصب کرنے سے احتیاط کیجاے۔

جب زمین مین خشکی زیادہ ہوتی ہے تو اوس مین کدوے شیرین و دراز کا بونا آم نصب کرنے سے قبل مفید ہوتا ہے۔ چند سال اگر کدوے شیرین ایسی خشک زمین

۲ اور دست کھودنے سے جل جانا یہ نہیں ہوتی۔

مین بویا جاے تو زمین مین آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اصلاح کا یہ انتظار کیا کم مصیبت خیز ہے۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ جہان جہان پر درخت نصب کرنا منظور ہو وہان کنوان لہ کے طور پر گڈھے کھود کر اچھی قسم کی مٹی بھری جاے اور بعد ازان وقت مناسب مین درخت نصب کئے جائین۔ اس ترکیب کی اوس حالت مین بڑی ضرورت ہوتی ہے کہ جب زمین مین سنگریزے یا ٹھکری کا شمول ہوتا ہے۔ ٹھکری ملی ہوئی زمین مین بیشتر آم کے درخت مرجاتے ہین اور اگر زندہ بھی رہتے ہین تو ہمیشہ اونپر مردنی سوار رہتی ہے

لہ درمیان کھود کر پہلے ترکیب زادہ مٹی بھرنا چاہئے اور تب درخت نصب کئے جاوین۔ اس صورت سے درختون کا بالیدہ ہونا ممکن ہے۔ بعض حالت مین مجرد خارجی مٹی بھرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا ہے۔ جیسا کہ نقل ذیل چشم دید مؤلف کی ہے۔

ایک شائق ذی رتبہ نے ایک ایسی اراضی مین باغ لگایا کہ جس مین سنگریزون کا شمول کثرت سے تھا۔ درخت نصب کرنے کے بعد درخت خشک ہونے لگے تب اونھون نے عمیق گڈھے کنوان کے طور سے کھودوائے اور دور دور سے مٹی منگوا کر اون گڈھون مین بھرے اور پھر درخت نصب کئے۔ اس دفعہ درخت بالیدہ ہونے لگے۔ لیکن چند سال کے بعد پھر خشک ہونے لگے اب معلوم ہوا کہ جب درختون کی جڑین بھراؤ مٹی سے نکلکر قدیم مٹی مین پہونچین تو موت بھی آحاضر ہوئی تب اوس شائق نے سر نو سے گڈھے کھودوائے اور پھر دوسری جگہون سے مٹی منگوا کر اون گڈھون کو بھرا اور درخت نصب کئے۔ پھر درخت بطور سابق خشک ہوے۔ مگر شائق صاحب باز نہ آئے اسی طور سے پھر کاربند ہوئے۔ ہوتے ہوتے آخرکار ایک خزان صورت باغ مرتب ہوا۔ لیکن اس کد و کاوش مین تیس سال سے زیادہ گزر گئے اور باغبانی کا سلسلہ تا آخر عمر اون کے قائم رہا راقم الحروف جب صاحب باغ سے باغ کی خیریت پوچھتا تھا تو ہمیشہ ہنسکر فرماتے تھے کہ منظور شغل ہے آمد اسکی باغ نہین ہے۔ اس قصہ سے سنگریزہ آمیز زمین کی صلاحیت کا اندازہ خوب ہوتا ہے۔

ایسی زمین مین درخت لگانا ہی فضول ہے۔ کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مضمون ہے

یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ درخت نصب کرنے کے قبل زمین کی نشیب و فراز کو دور کر لینا چاہیے کہ سیرابی کے وقت تردد لاحق نہو اور جریان آب آسانی سے ہو سکے جہان بلندی ہو وہان سے زمین بقدر ضرورت کاٹکر دور کرنا چاہیے اور جہان نشیب ہے دوسری جگہ سے اچھی مٹی لاکر بھرنا چاہیے۔

بعض شخص کا یہ تجربہ ہے کہ جس جگہ درخت لگانا ہو وہان دو تین مہینہ قبل سے زمین کھودکر گوبر بوسیدہ بھرنا چاہیے مگر اوس زمین مین جہان دیمک کی کثرت ہو اُس طریقہ سے احتیاط لازم ہے۔ اگر زمین مناسب ہے تو خارجی اصلاح کی کوئی حاجت نہین صرف کھودنے اور جوتنے سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اصلاح کامل طور سے ہوجاتی ہے

فصل چہارم درخت نصب کرنیکے زمانیکے بیان مین

بیشتر اشخاص اس ملک مین اساڑھہ کے مہینے مین آم کے درخت نصب کرتے ہین اور اس زمانے کو مناسب ترین زمانہ اس کام کے واسطے سمجھتے ہین۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک بہترین زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اگھن کا زمانہ ہے لیکن چلتے کے جاڑے مین آم کا درخت نصب نہین کرنا چاہیے۔ کاتک اگھن کے زمانہ کو ترجیح اس وجہ سے ہے کہ برسات نکل جانے کے بعد زمین مین ایک مناسب درجہ کی رطوبت رہ جاتی ہے اور گرمی کا اثر بالکلیہ باقی نہین رہتا ہے اسی لئے آسن اور کاتک کے لگائے ہوئے درخت باعتبار اساڑھہ کے لگائے ہوئے درختون کے کم خشک ہوتے ہین۔ لیکن بیساکھ جیٹھ مین درخت نصب نہین کرنا چاہیے بدین وجہ کہ زمین مین رطوبت بقدر ضرورت باقی نہین رہتی ہے اسی لئے نصب کرنے سے درخت خشک ہو جاتے ہین۔ پھاگن مین اگر بارش ہوگئی ہو تو بضرورت درخت لگانا چندان مضائقہ نہین رکھتا۔ مختصر یہ ہے کہ رطوبت کافی کے موجود رہنے کے بعد

درخت نصب کرنا مناسب نہین ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر اساڑھ آئے بغیر رطوبت پیدا نہین ہوتی ہے۔ مگر جیون جیون بارش ہوتی جاتی ہے رطوبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ کثرت رطوبت بھی آم کے درخت کے واسطے مضر ہے اس واسطے کاتک۔ اگھن کا انتظار درخت نصب کرنے کے واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سب زمانہ سے بہتر زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اور اگھن کا ہے۔ حتے الوسع اسی زمانہ مین درخت نصب کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسیکو بیساکھ۔ جیٹھ مین کسی وجہ کرکے درخت لگانے کی مجبوری ہو جائے تو لازم ہے کہ جس جگہ پر درخت لگانا ہے وہان دری[1] کھودے اور اوس دری مین ہفتہ روز تک شام کے وقت پانی خوب دیا کرے۔ اس ترکیب سے زمین وہان کی مزاجاً مرطوب ہو جائیگی تب غروب آفتاب کے وقت اوس مین درخت بیٹھاکر پانی دیوے۔ شب بھر کی ٹھنڈک سے درخت شاداب ہیگا اور آیندہ دن کی دھوپ کا متحمل ہو سکے گا۔ پھر شام ہوتے پانی دیوے اور اگر ضرورت دیکھے تو دن کو آفتاب سے بچانے کے لیے اوسپر کسی چیز کا سایہ کر دے اور رات بھر کھلا رکھے کہ شبنم سے تری پہونچا کرے اس ترکیب سے درخت کے سلامت رہنے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ بے تری سے درخت کا مر جانا ایک یقینی امر ہے۔

فصل پنجم آم کے درخت نصب کرنیکے بیان مین

جب زمین تیار کی جا چکے تب چاہیے کہ زمین کو پیمایش کرکے دری کھودین ہر دری ایک دوسرے سے چالیس فٹ کے فاصلے سے کم نہو اگر ۴۵ فٹ کے فاصلے پر ہو تو اور بھی بہتر ہے بہرحال یہ بات ملحوظ رہے کہ ایک بیگھہ مین ۲۰ سے زیادہ درخت جگہ نہ پاوین یعنی فی کٹھہ ایک درخت الگ اگر بیس سے فی بیگھہ کم پڑین مثلاً سترہ

---

[1] دری عبارت اوس گڑھے سے ہے جسمین درخت نصب کیا جاتا ہے۔

یا اٹھارہ تو اور بھی خوب ہی لیکن بیس سے زیادہ ہونا مناسب نہین ہے - زیادہ فاصلہ پر درخت نصب ہونے سے درختون کو بالیدہ ہونیکا موقع ملتا ہے اور پھل بھی حسب مراد ہوتے ہین - جاننا چاہیئے کہ ہوا اور دھوپ درختون کی بالیدگی اور حسب مراد ثمر دینے کے واسطے اشد ضروریات سے ہین - جب تک مناسب فاصلے پر درخت نہین لگائے جائینگے تب تک اونکو ہوا اور دھوپ حسب مراد نصیب نہین ہو سکتی - اکثر ناتجربہ کار اسقدر قریب قریب درخت لگاتے ہین کہ تھوڑے عرصہ مین ایک درخت دوسرے درخت سے ملجاتا ہے اور ایک دوسرے کو دباکر خراب کرتا ہے - اسی لئے اس طرح کا باغ جسمین درخت قریب قریب لگائے ہوئے ہوتے ہین - حسب مراد پھل نہین دیتا ہے - آخر صاحب باغ کو درختون کو موقع موقع سے کاٹنا ہوتا ہے - اکثر اس تراش خراش مین باغ کا باغ بدصورت ہو جاتا ہے اور پرورده درختون کے کاٹے جانے کی حسرت دل مین رہ جاتی ہے - پس باغ لگانیوالے کو فاصلہ مناسب کا ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہی ورنہ بالآخر بے پروائی کا ثمر تلخ چکھنا ایک امر ضروری متصور ہے -

جب دریان کھودی جاچکین تو لازم ہے کہ زمین خشک رہنے کی حالت مین اوس مین دو تین روز شام کے وقت پانی علے الاتصال دیا جاے تاکہ زمین کی خشکی دفع ہو جائے اور زمین کے تر رہنے کی حالت مین دو تین روز دریون کو بحالت خود چھوڑ دین کہ زمین کی گرمی نکل جاے اور بھی اگر ضرورت سے زیادہ رطوبت ہو تو حالت اعتدال پر آجائے بعد ازان صبح یا شام کے وقت درخت نصب کئے جائین اگر گرم موسم کی آمد ہو تو شام کو نصب کرنا ضروریات سے ہے - وقت دری کھودی جانے کے لحاظ کرنا چاہیے کہ زمین سخت ہی یا نرم - اگر سخت ہے تو پہلے کہین سے نرم مٹی لاکر اوس دری مین بھرین اور اوسی نرم مٹی سے درخت کا تھالہ بناوین - کیوال مٹی مین جب درخت لگانا ہو تو ضرور دورس مٹی منگاکر دریون مین ڈالی جاے - اور بعد ازان پھر اوسی دورس مٹی سے تھالہ بنایا جاے

اس عمل سے یہ ہوگا کہ ابتدا مین درختون کو جڑ پکڑنے مین دشواری نہوگی - اور جب سیراب کرنا ہوگا تو سیراب کرلینے مین آسانی ہوگی - آسانی کی وجہ یہ ہے کہ دورس مٹی گرمیون کے دن مین کیوال مٹی کی طرح شق نہین ہوجاتی ہے - ہر فصل مین بستہ رہتی ہے جسقدر تھالے مین پانی وقت سیرابی کے پہونچتا ہے تھالے مین قائم رہتا ہے بخلاف کیوال کے کہ گرمیون کے دن مین شق درشق ہوجاتی ہے - اور جسقدر سیراب کیجئے تھالے مین رہنے کے عوض پانی ادھر ادھر بموقع طور سے زمین مین سماجاتا ہے اور درخت حسب مراد سیرابی سے محروم رہ جاتے ہین

دریون مین درخت بٹھانے کے وقت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ درخت جو گملون مین ہون یا مونجر مین ہون اونھین اسطور سے نصب کرنا چاہیے کہ اونکی جڑون کی مٹی بحال خود رہے اکثر جڑون کی مٹی کے منتشر ہوجانے سے نصب کیے جانے کے بعد درخت خشک ہوجاتے ہین پس جڑون کی مٹیون کا لحاظ ضروری ہے - کسی صورت سے جڑون کی مٹی منتشر ہونے نہ پاوے تاکہ درختون کی جڑون کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے - نصب کرنے کے وقت جڑون کی مٹی کو نہ نہایت خشک رہنا چاہیے نہ نہایت تر زیادہ خشک ہونے سے منتشر ہوجانے کا خوف رہتا ہے - اسیطرح نہایت درجہ کی تری کی حالت مین مٹی کا جڑون سے علحدہ ہوجانا قرین قیاس ہے - اسی لئے نصب کرنے کے وقت گملے یا مونجر کو پانی سے سیراب نہین کرنا چاہیے -

فصل ششم درختونکی تختہ بندی کے بیان مین

واضح ہو کہ درختون کی تختہ بندی بھی ایک امر لحاظ طلب ہی - اور درستگی باغ کے لئے ضروریات سے ہے - آمون کے پختہ ہونے کی فصلون کے اعتبار سے تختہ قائم کرنا چاہیے مثلاً جتنی قسمین آم کی جیٹھ مین پکتی ہین ایک طرف لگائے جاوین - اسیطرح

جو اساڑھ - ساون - بھادون - آسن - کاتک مین پکتے ہین اونکے تختہ موقع موقع سے علیحدہ علیحدہ تیار کئے جاوین - اس ترتیب کے اختیار کرنے مین پھلون کی نگاہداشت کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکتا ہے - اکثر ناتجربہ کار بمبئی کے ساتھہ مالدہ لگاتے ہین اور پھر اوس مین فجری - رَاڑھی - کنکا - میر جعفر شاہ شامل کر دیتے ہین - تختہ کاہیکو ہوا فقیر کا کچکول ہوا کہ پیسہ جو سب کچھہ اوس مین ہے - اس بے قرینگی کی وجہ سے مختلف فصلون کے آم کو اکثر بیک وقت توڑ لیتے ہین - جب ایک ہی فصل مین ساونیان - بھدیّان - کنکا کو توڑ لینا ہے تو مختلف فصلون کے آم لگانیکی حاجت کیا ہے - ظاہر ہے کہ ہر آم اپنے پختہ ہونے کی فصل مین توڑے جانے سے لطف دکھلا سکتا ہے - بہر حال تختہ بندی کا خیال ایک امر ضروری ہے - جس شخص کو منظور ہو کہ مختلف فصلون کے آمونکا لطف اوٹھاوے اوسے لازم ہے کہ تختہ بندی کی طرف پوری توجہ کرے - ورنہ پھلون کی نگاہداشت کے انتظام مین دشواری لاحق ہوگی اور بدترتیبی کا نتیجہ بے لطفی ہے -

فصل ہفتم تیاری نقشہ و رجسٹر باغ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جا چکین تب باغ کا ایک نقشہ صحیح تیار کرنا چاہئے اور اس نقشہ مین جس مقام پر جو درخت نصب ہوا ہو اوسکا نام درج کرنا چاہئے - جب ایسا نقشہ تیار رہیگا تو اوس حالت مین کہ جب کوئی درخت خشک ہو جائیگا یا کسی درخت کو بدلنا ہوگا تو اوس نقشہ کو دیکھکر نئے درخت کی تجویز کرنے مین آسانی ہوگی - مثلاً یہ کہ اگر کوئی درخت خشک ہوا اور یہ امر خیال مین نہین ہے کہ کون قسم کا درخت خشک ہوا ہے تو نقشہ کو دیکھکر معلوم ہو جائیگا کہ فلان قسم کا درخت خشک ہوا ہے - پھر اوس خشک شدہ درخت کی جگہ اوسی قسم کا نیا درخت لگایا جا سکتا ہے - ایسا کرنے سے تختہ بندی مین کوئی خلل واقع نہین ہوگا - ظاہر ہے کہ جس باغ مین سیکڑون قسم کے آم نصب کئے گئے ہون

انسان حافظہ پر تکیہ نہین کر سکتا ہے۔ تحریری کارروائی کے بغیر کام چل نہین سکتا ہے اکثر باغ لگانے والے باغ کا نقشہ نہین رکھتے اگر اون سے پوچھئے کہ فلان فلان کون قسم کے درخت ہین تو اکثر درختون کو تمیز نہین کر سکتے۔ جب کوئی درخت خشک ہو جاتا ہے تو لحاظ فصل کے بغیر جس قسم کا درخت ملا خشک شدہ درخت کی جگہہ پر نصب کر دیتے ہین جب باغ پھل دینے لگتا ہے تب یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بھدیان مین اسارھی کی آمیزش ہو گئی ہے۔ اسارھی مین بھدیان مل گیا ہے اور اسیطرح ہر تختہ فقیر کا کچکول ہو گیا ہے ظاہر ہے کہ بے ترتیبی تختہ بندی کا لطف پیدا نہین کر سکتی۔ اسیلئے لازم ہے کہ اس بے عنوانی سے بچنے کے لئے کسیقدر تحریری کارروائی پر عمل ہو۔

جب کوئی نیا درخت نصب کیا جاوے تو لازم ہے کہ باغ کے نقشہ مین صحت مقام کو ملحوظ رکھکر نام اوسکا درج کیا جاوے۔ اور ایک مختصر کیفیت اوسکی نسبت نقشہ کے حاشیہ پر یا الگ کسی رجسٹر مین حوالہ قلم کر دیجاوے۔

تحریری کارروائی کی پابندی سے انسان دھوکھا اوٹھا نہین سکتا ہے۔ اکثر لوگ درختون مین اون کے نام لکھکر تختیان آویزان کر دیتے ہین۔ مگر اون درختون کے نام اور حالات مندرج دفتر نہین کرتے۔ اس بدتدبیری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تختی گم ہو جاتی ہے تو درخت کا نام بھی دفتر نسیان مین داخل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جو شخص دس پانچ درخت لگاتا ہے وہ اپنے سینہ کو سفینہ بنا سکتا ہے۔ مگر جہان سیکڑون کا حساب ہو وہان تحریری کارروائی کے بغیر کام نہین چل سکتا ہے۔

نقشہ کے علاوہ ایک رجسٹر بھی رکھنا چاہئے کہ جس مین درختون کے نام مع تفصیل حالات مندرج کئے جاوین اور جیون جیون درخت مثمر ہوتے جاوین اون کے کیفیات مندرج رجسٹر ہوتے جاوین۔

فصل ہشتم سیرابی اور کوڑن[1] کے بیان مین

واضح ہو کہ صحتمندی اور بالیدگی کے واسطے سیرابی اور کوڑن کے برابر کوئی شے سودمند نہین ہے۔ آم کے درخت کے واسطے لوہا اور پانی درکار ہے۔ لوہا عبارت ہے کھُرپی سے۔ موقع سے کھُرپی اور موقع سے پانی پانا درختون کے حق مین نہایت فائدہ بخش متصور ہے۔ سیرابی اور کوڑن کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہو سکتے ہین اور نہ اون مین بزرگی اور لطافت پیدا ہو سکتی ہے۔ واقعی یہ ہے کہ اگر زمین مناسب ہے تو درختون کے بالیدہ کرنے کے واسطے کھُرپی اور پانی کے سوا کوئی دوسری شے درکار نہین ہے اقسام مصالح اور دیگر ترکیبون کی ضرورت درحقیقت اوسوقت مین ہوتی ہے۔ جب زمین مین صلاحیت معقول درختون کے بالیدہ کرنے کی حاصل نہین رہتی ہے۔

سیرابی مختلف فصلون مین مختلف انداز سے عمل مین آئے۔ ظاہر ہے کہ ساون بھادون مین سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ برسات مناسب ہونے کی حالت مین آسن۔ کاتک مین بھی سیرابی کی حاجت نہین ہوتی۔ اگھن مین ایک بارگی سیرابی کافی ہوتی ہے۔ اسیطرح پوس ماگھ مین بھی دو تین بار کا سینچنا خالی از نفع نہین ہوتا۔ لیکن بعض حالت مین پچھلے جاڑون مین جب ہوا پچھوا چلتی ہے اور بشرطیکہ درخت کم عمر ہون تو موقع موقع سے سینچنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جیساکہ فصل آیندہ مین مذکور ہوگا۔ بہرحال پھاگن سے سینچنے کی ضرورت شروع ہوتی ہے۔ اور چیت مین درخت سیرابی کے خاصے محتاج ہو جاتے ہین۔ جیساکہ جیٹھ اور کبھی اساڑھ مین سیرابی کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے جیون جیون تپش کو ترقی ہو سیرابی کی طرف زیادہ توجہ رکھنا چاہئے۔ یہی زمانہ درختون کے خشک ہونے کا ہے۔ اگر مناسب طور سے گرمی کے مہینون مین درخت سیراب نہین کئے جاوین تو یا فصل گرما مین مرجاتے ہین یا برسات مین مرنے لگتے ہین۔ اگر زندہ بھی رہے تو بالیدہ نہین ہوتے۔ ہردم مردنی اون پر سوار رہتی ہے۔ اور جوان ہونے پر حسب

بارگی

---

[1] گھاس و کچرہ صاف کرنا۔

مراد ثمر نہین دیتے ہین۔ ایسے درختون کی کیفیت اون اطفال سے مناسبت رکھتی ہے جو بسبب نہ پانے شیر یا در کے سیانے ہونے پر بھی ضعیف و ناتوان رہتے ہین۔

درختون کی عمر ملحوظ رکھکر اونھین سیراب کرنا چاہیے جو بچے درخت ہین اون کو زیادہ سیراب کرنا چاہیے۔ چیت بیساکھ۔ جیٹھ اور بھی اساڑھ مین بچے درختون کو ایک روز درمیان دیکر سینچنا چاہیے۔ اور قد کشیدہ درختون کو ہفتہ واری بہترین وقت سیرابی کے لئے صبح یا شام ہے۔ اگر رات کو بعد غروب اور صبح کو قبل طلوع آفتاب کے درخت سینچے جاین تو اور بھی سیرابی درختون کو مفید ہوتی ہے مگر گرم وقت مین زینہار درخت کو سینچنا نہین چاہیے۔ مثلاً دوپہر کو سیرابی سے بالکلیہ احتراز کرنا چاہیے۔ مختصر یہ ہے کہ جب تک آفتاب کی گرمی تیزی پر ہے تب تک سیرابی کا قصد نہ کرے ورنہ فائدہ کے عوض ضرر مترتب ہوگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مختلف دیسون مین مختلف انداز کی سیرابی درکار ہے تقاضاے ملک و دیار کو خیال کرکے سیرابی کو عمل مین لانا چاہیے۔ بعض دیار کی زمین بہت مرطوب ہوتی ہے۔ اور آفتاب کی گرمی بھی اوس دیار مین کم محسوس ہوتی ہے ایسی حالت مین اوسقدر سیرابی کی حاجت نہ ہوگی جس قدر کہ ویسے دیار مین کہ جنکی زمین مین یبوست زیادہ اور آفتاب کی گرمی بھی تیز ہوتی ہے۔

سیراب ہونے کے بعد جب درختون کے تھالے خشک ہونے پر ہون تب اونھین کھُرپی سے کھودنا چاہیے۔ جتنے بار درخت سینچے جاوین اوتنا ہی مرتبہ کوڑے بھی جاوین لیکن اگر ضرورت ہو تو زیادہ کوڑا جانا غیر مناسب نہوگا بلکہ اکثر فصلون مین سیرابی کے عوض کوڑن ہی درکار ہوگی۔ کوڑن اس طرح پر ہوا کرے کہ تھالون مین کہین گھانس باقی نہین رہے۔ اور جو جالے وغیرہ کہ اوپر سے دکھائی دین دور ہو جاوین۔ علاوہ ایسی کوڑن کے سال مین ایک[سلہ] بار اسطرح سے بھی درختون کی جڑین کھولی جاوین کہ اندر کے جالے بالکل دفع

[سلہ] ماہ کاتک مین جڑون کو کھولنا چاہیے ۱۲
(د ـــ)

ہوجاوین اور درختون کی جڑون مین ہواے خارجی لگ سکے۔ بعد از ان جڑین پھر چھپائی جاوین۔ اس ترکیب سے پھل مین بیرشگی آتی ہے۔ اور ایسا نہین کرنے سے رفتہ رفتہ بیریشہ پھل ریشہ دار ہوجاتے ہین۔ اسیطرح سے سال مین دو بار باغ کی تمام اراضی پھوڑون سے کھودی جاے کہ خودرو درخت اور گھاس اور موتھا دور دفع ہوجاوین۔ اگر دو بار ممکن نہ ہو تو ایک بار کاتک کے مہینہ مین باغ کے باغ کا پھوڑون سے کھودا جانا ضروری ہے ایام برشکال کے خودرو نباتات کا دفع ہونا واجبات سے ہے۔ ورنہ درختون کے نمو مین خلل واقع ہوگا۔ مختصر یہ ہے کہ جس قدر اصلاح زمین بطور بالا ہوا کرے گی اوسیقدر درختون کو نفع پہونچے گا۔ توجہ بلیغ کے بغیر باغ سے متمتع ہونا ناممکن ہے جو شخص پوری توجہ باغبانی کی طرف نہین کر سکتا ہے لازم ہے کہ باغ لگانے کا خیال دماغ سے دور کرے اور جس امر کی طرف توجہ رکھتا ہو اوس مین کوشان ہو۔ بہت سے اشخاص ایسے ہین جنکو خزان صورت باغ کو دیکھکر نفرت ہوتی ہے۔ ایسے لوگون کو لازم ہے کہ درختون کے بددعا سے اپنے کو محفوظ رکھنے کا سامان کرین یعنی یا مناسب طور پر خبرگیراں ہون یا درختون کو کاٹکر لکڑہارے کے ہاتھ فروخت کر ڈالین ؎

یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن

فصل نہم استحفاظ درختان نصب شدہ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جا چکین تو سیرابی اور کوڑن کے علاوہ یہ امر بھی درکار ہے کہ جو زمانہ آفات سماوی و ارضی سے درختون کے برباد ہوجانے کا ہے اوس مین درختون کی نگاہداشت پورے طور سے کرنا چاہیے پچلے کے جاڑے کے زمانہ مین درخت پالے سے اکثر مرتے ہین۔ اوس زمانے مین لازم ہے کہ جس روز معلوم ہو کہ پچھوا تیز چل رہی ہے اوس روز درختون کو قریب شام کے سینچین ۔ اس موقع کی سیرابی سے یہ فائدہ حاصل

دوسری مٹی سے چھپانا چاہیے۔ یعنی وہ مٹی نہین جو کھود کر جڑون سے نکالی جاے۔

ہوتا ہے کہ پانی کا اثر درختون پر سیرابی کے ذریعہ سے کچھ نہین ہوتا ہے۔ ورنہ پچھوا چلنے سے جو پالا شب کو پڑتا ہے۔ اکثر درختون کو مار ڈالتا ہے۔ پس چلنے کے جاڑے کے زمانہ مین جس روز تیز پچھوا چلے تو سمجھنا چاہیے کہ شب کو پالا پڑیگا ایسی حالت مین شام ہی کو درختون کو سیراب کر دینا چاہیے۔

اکثر اشخاص جاڑون کے دنون مین پالے کے خوف سے درختون پر سایہ[1] کر دیتے ہین۔ اس ترکیب سے درخت پالے کے صدمہ سے بچ تو جاتے ہین لیکن بیساکھ اور جیٹھ کی گرمی کے متحمل نہین ہوتے ہین۔ گرمیون مین بھی ان ناز پروردہ درختون کو سایہ کی حاجت ہوتی ہے۔ میری دانست مین سایہ کی ترکیب سے سیرابی کی ترکیب بہتر معلوم ہوتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے درختون مین ایسی قوت آجاتی ہے کہ بیساکھ اور جیٹھ کی سختی کو بہ آسانی برداشت کر لیتے ہین۔ اور ان گرمی کے مہینون مین سایہ کے طلبگار نہین ہوتے ہین۔

کبھی نئے نصب شدہ درختون کو زیادہ تری اور خاصکر کیچڑ بھی مضر ہوتی ہے۔ خاصکر آسن۔ کاتک کے زمانہ کی حتے الامکان کیچڑ کے دفع کرنے کا سامان کرنا چاہیے۔ ایسی صورت مین تھالون کی مٹی کا بدلنا ضرور ہو جاتا ہے۔ ورنہ درخت کی جڑین کثرت رطوبت متعفنہ کے باعث سڑ جاتی ہین اور درخت خشک ہو جاتا ہے۔

واضح ہو کہ بہت سی حالتون مین استحفاظ کے لئے یا عمدہ پختہ چار دیواری یا

---

[1] واضح ہو کہ جس ملک مین سرما کی شدت ہوتی ہے وہان سایہ کرنا ضروریات سے ہے قرب کوہ ہمالہ کے ملکون مین سرما کی سردی باعتبار میدانی ملکون کے سخت ہوتی ہے۔ اگر آم کے نئے درختون پر سایہ نہ کیا جاوے تو درخت بالکل تلف ہو جاتے ہین۔ بخلاف گرم ملک کے کہ جہان درختون کو سایہ کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ مثلاً ضلع شاہ آباد و پٹنہ و مونگیر وغیرہ وغیرہ جو قسمت بنگالہ مین واقع ہین۔

مضبوط گلندازی درکار ہوتی ہے۔ معقول احاطہ ہونے سے سیلاب وغیرہ کا خارجی پانی نہین آسکتا ہے۔ بعض سیلاب کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ سن رسیدہ درختون کو بھی خشک کر ڈالتا ہے۔ نوعمر درختون کا مرجانا تو ایک بات ہے۔

معقول احاطہ کے ہونے سے درخت چرندون کی ضرر رسانی سے بھی امن مین رہتے ہین۔ باغ کے بے قید ہونے سے بیل۔ بکری وغیرہ درختون کی صفائی کر ڈالتے ہین بکری کو خاصکر باغ سے عداوت ہوتی ہے۔ اس جانور کے مُنہ مین درختون کے واسطے ایسا زہر قاتل ہوتا ہے کہ جس شاخ تک اوس کا مُنہ پہونچتا ہے وہ شاخ رفتہ رفتہ بالکل بوسیدہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی سرسبز نہین ہوتی لازم ہے کہ جسوقت بکری کسی شاخ سے مُنہ لگائے فوراً وہ شاخ دو تین اونگل موضع آفت رسیدہ کے نیچے تیز چاقو سے کاٹ ڈالی جاے ورنہ درخت یقیناً برباد ہو جائیگا۔

فصل دہم در معالجہ و تقویت و تغذیہ درختان بسبیل تجربۂ اہل ہند

واضح ہو کہ آم کے درختون کو چند طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہین جنکی وجہ سے یا درخت خشک ہو جاتے ہین یا اون کے نمو مین فرق آجاتا ہے یا قوت ثمرہ اونکی نقصان پذیر ہوتی ہے۔ یا اون کے ثمر بے ذائقہ اور ریشہ دار ہو جاتے ہین۔ یا اونکے ثمر مراد بر آنے کے قریب پھٹ جایا کرتے ہین۔ اور اون کے ثمر مین پختگی کے وقت کیڑے پڑ جاتے ہین۔

کم عمر درخت اکثر دو عارضہ سے ہلاک ہوتے ہین ایک یہ کہ اون مین یا بابھنیا لگ جاتی ہے یا اون کے پتے سیاہ ہو جاتے ہین۔ بابھنیا ایک قسم کا کیڑا ہے جو درخت مریض کے تمام برگ و شاخ مین رفتہ رفتہ چھا جاتا ہے اور درخت کی رطوبت صحیحہ جذب کیا کرتا ہے۔

یہانتک کہ اوّل تو پتے درخت کے خزان کرجاتے ہین اور بعد ازان خود درخت بدشکل ہو کر مر جاتا ہے - جس درخت کو یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اوس درخت پر سیاہ رنگ کے چونٹے اکثر بہ کثرت نظر آتے ہین - ان چونٹون کو درخت سے کوئی مطلب نہین ہے - یہ چونٹے اون کیڑون کے کھانے کو درختون پر پھرا کرتے ہین - اسیطرح پالے کی وجہ سے پتے سیاہ ہو جاتے ہین - اور یہ سیاہی پتون کی پانی سے دھوئی جانے پر بھی نہین جاتی ہے - اور کبھی کبھی اس سیاہی کی بیماری والے درخت پر بھی چونٹے دکھائی دیتے ہین - یہ دونون عارضے نوعمر درختون کے قاتل ہین - اگر کچھ عرصے تک اپنی حالت پر یہ عارضے رہ گئے تو درختون کی موت یقینی ہے اور اگر کسی وجہ سے زندہ بھی رہے تو اونکے نمو مین خلل عظیم لاحق رہتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پابھنیا اور سیاہی کے عارضے بیک وقت لاحق ہوتے ہین اور درخت بیمار کو جلد ہلاک کر ڈالتے ہین -

ان عارضون کا علاج یہ ہے کہ جسوقت کسی درخت مین کوئی ان دونون عارضون سے دریافت مین آوے تو باغبان کو لازم ہے کہ بلا لحاظ فصل کے ایسے مریض درخت کے پتے اور شاخ کو اوسیقدر جہانتک کہ مرض ہاے بالا کا اثر محسوس ہو چونے کے پانی سے اوسیطرح خوب پوچارا کرے جیساکہ عموماً دیوارون پر سفیدہ کرتے ہین - اس ترکیب سے پابھنیا اور سیاہی دونون دفع ہو جاتی ہے - اور درخت ان مرضون کے ازالہ کے بعد بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے - اس سے زیادہ آسان اور قوی العمل ان عارضونکا کوئی دوسرا علاج نہین ہے -

بعض اشخاص پابھنیا اور سیاہی کے دفع کرنے کے لئے درخت مریض کی شاخ اور پتون کو نیل کے رنگے ہوئے موٹے کپڑون سے پوچھتے ہین - مگر اس ترکیب کا نہ اتنا اثر قوی ہے اور نہ اسطرح کی مالش تردد سے خالی ہے - ہر روز کی مالش سے درخت

کے پتے خراب ہو جاتے ہین۔ اور شاخون کو صدمہ پہونچتا ہے۔ لیکن اندرونی علاج (یعنی کھاد کے ذریعہ سے) جسکا ذکر اس فصل مین آیندہ آئیگا اس چونے کی ترکیب کو بہت معین ہوتا ہے۔

بابھنیا اور سیاہی کے علاوہ ایک عارضہ آم کے درخت کو یہ بھی ہوتا ہے کہ درخت یک بیک یا خشک ہو جاتا ہے یا ہواے تیز مین گر جاتا ہے اوسوقت اوسکی بیماری کا حال کھلتا ہے۔ مگر جو درختون کی بیماریون سے مطلع ہین پہلے ہی سمجھ جاتے ہین اور ازالہ مرض کی طرف کوشان ہوتے ہین۔ اسطرحکے بیمار درخت کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اوس درخت سے سرخی مائل پانی بہتا رہتا ہے۔

لازم ہے کہ باغبان جسوقت کسی درخت سے سرخی مائل پانی آتے دیکھے فوراً اوس جگہہ سے تیز چاقو لیکر درخت کو چھیلنا شروع کرے۔ چھیلتے ہی تہہ جلد جوف معلوم ہوگا۔ آخر چھیلتے چھیلتے ایک بڑا کیڑا نظر آے گا۔ کسی درخت سے دو کیڑے اور کسی سے چار کیڑے نکلین گے۔ فوراً اوس کیڑے کو درخت سے دور کرے اور درخت کے زیادہ چھیلے جانے سے خوف نہ کرے۔ اگر خوف کرے گا تو بعض حالت مین یہ کیڑا نہین ملیگا۔ اور دستور اس کیڑے کا یہ ہے کہ اعلے سے اسفل کی طرف اندر اندر درخت کو کھاتا ہے۔ اور جب کھاتے کھاتے جڑ کو پہونچ جاتا ہے تو درخت مردہ ہو کر خشک ہو جاتا ہے یا جڑ سے اوکھڑ کر گر جاتا ہے۔ نوجوان درختون کو یہ عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے اور باغبان کی غفلت و کاہلی سے موجب ہلاکت درختون کا ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ درخت کے پتے سبز رہنے کے عوض ہمیشہ زرد رنگ رہتے ہین۔ یہ زردی درخت کی کمزوری اور علالت سے خبر دیتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ نیل کی سیٹھی نیل کے کارخانون سے منگا کر ایسے درختون کی جڑ مین دی جاے۔ تھوڑے عرصہ مین درخت کے پتے سبز ہو جاوینگے اور

درخت کی کمزوری جاتی رہیگی۔ اگر نیل کی سیٹھی نملے تو باغبان کو لازم ہے کہ کسیقدر نیل کو سفوف کرکے گڑ مین شامل کرکے اور پانی مین گھولکر دو مہینے تک ہفتہ وار درختون کو سیراب کیا کرے۔ اندر دو مہینے کے پتے نہایت سبز ہو جائینگے اور درختون کی مردنی بالکل جاتی رہیگی۔

سن رسیدہ درختون کو باندے کا عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے۔ باندہ عبارت ہے ایک قسم کی نباتی روئیدگی سے جو درختون کی شاخون سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اصل درخت کے پتون سے دوسری قسم کی پتی نکالتی ہے اور اصل درخت سے تغذیہ پاتی ہے اور رفتہ رفتہ اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ تمام درخت پر پھیل جاتی ہے اور درخت کو ضعیف کرڈالتی ہے۔ لازم ہے کہ باغبان اس روئیدگی کے دفع کرنے مین فوراً کوشان ہو اسکا علاج یہی ہے کہ آرے[1] سے اس روئیدگی کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اگر اصل درخت کی شاخ بھی کسیقدر کٹ جاے تو کچھ مضائقہ نہین۔ مگر باندے کا دفع ہونا نہایت امر ضروری ہے اکثر ناتجربہ کار اس مرض کے ازالہ مین غفلت کرتے ہین اور اونکی غفلت سے آخرکار درخت خراب ہوجاتا ہے۔

کبھی درختون کے نمو مین بھی نقصان لاحق ہو جاتا ہے۔ سبب مرض کو دریافت کرنا چاہیے اور بعد ازان ازالہ سبب کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ ازالہ سبب سے ازالہ مرض ہوتا ہے۔ نمو مین خلل لاحق ہونے کے بہت اسباب ہوتے ہین مثلاً کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود زمین مین بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہوتی ہے۔ خاصکر اوس حالت مین کہ جب زمین مین سنگریزون کی آمیزش ہوتی ہے۔ یا درخت پر کسی قسم کا خارج سے صدمہ پہونچ جاتا ہے۔ یا سیرابی معقول اور کافی طور پر نہین کیجاتی ہے۔ بہرحال قوت نامیہ کی افزایش کے لئے بلکہ ہر قسم کی تقویت کے لئے لازم ہے

---

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو

که درخت کی جڑ مین براده استخوان دیا جاے۔ اگر براده آهن کی آمیزش کیجاے تو اور بھی بهتر ہے۔ عموماً براده استخوان درختون کے حق مین نهایت مفید ہے۔ مگر براده آهن کا شمول زیاده تر نفع بخش ہوتا ہے۔ تقویت وتغذیہ کے علاوه براده آهن کی شمول سے پھل دیرپا۔ شیرین۔ لذیذ اور بے ریشہ ہوتا ہے۔ اور مقدار ثمر مین بھی افزایش ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر باغ کی زمین کو خود اعلے درجہ کی ایسی صلاحیت حاصل ہے کہ کسی قسم کی خارجی تقویت کی حاجت نهین رکھتی ہے تو واقعی یہی ہے کہ تقویت یا اصلاح کی حاجت بھی نهین ہے۔ معمولی گوڑن اور سیرابی سے درخت بالیده ہو جاتے ہین اور کسی قسم کی کھاد وغیره کی ضرورت نهین ہوتی ہے۔ مگر بیشتر اراضی ایسی ہوتی ہے کہ جسکو خارجی تقویت کی حاجت رہتی ہے اور درختون کی بالیدگی واستحفاظ صحت وغیره کے لئے معقول ترکیبین درکار ہوتی ہین۔ پس بنظر اطلاع عام نسخہ ذیل درج کتاب ہذا ہوتا ہے۔ جس سے درختان انبہ کو اقسام فوائد مترتب ہو سکتے ہین۔ اور وه نسخہ یہ ہے۔

تماکو	هینگ	کھلی سرسف	مٹی تیلی کے کولھو کی
۵ ار	۱ ار	۱ من	۲ من

سب کو خم مین ابتداے اگھن مین پانی دیکر چھوڑ دین کہ نصف پوس تک سڑ جاوے بعد ازان ہر درخت کی جڑ مین بقدر انداز عمر درخت ان سڑی ہوی اجزا سے کسیقدر دیا جاے کسی حال مین ایک سیر سے زیاده نهین دینا چاہیے الا جبکہ درخت بہت قدیم ہو اور زیاده تقویت وتغذیہ کی حاجت رکھتا ہو۔

بیمار اور صحیح دونون طرحکے درختون کے واسطے یہ نسخہ[1] نهایت نفع بخش ہے۔ انبہ بہار

---

[1] واضح ہو کہ سابق مین لکھا جا چکا ہی کہ کاربن سے درختون کا تغذیہ ہوتا ہے۔ نسخہ بالا کے استعمال سے جو تغذیہ کی صورت ہوتی ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ کاربن کا سامان اجزاے نسخہ مذکوره سے ہوتا ہی۔ عوام ایسا خیال کرتے ہین کہ گڑ کے شامل کرنے سے ثمر مین شیرینیت آتی ہی کس واسطے کہ گڑ ایک شیرین شے ہے یہ غلط

اور ضعیف کو زیادہ تر اسکی حاجت ہوتی ہے۔ اس نسخہ کے استعمال سے اقسام کرم مرجاتے ہین۔ درختون کو عجب بالیدگی اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اون کی قوت مثمرہ بڑھ جاتی ہے۔ اون کے ثمر مین ذائقہ داری اور بے ریشگی پیدا ہوتی ہے۔ اور پھل مراد پر آنے کے وقت نہ پھٹ جاتا ہے نہ اوس مین کیڑے پیدا ہوتے ہین۔ ہر شائق کو لازم ہے کہ سال مین ایک بار ہر درخت کو اس نسخہ کے استعمال سے نفع پہونچانے کا سامان کیا کرے۔ بہت لوگ مہوے کا سفل دیتے ہین۔ مگر راقم الحروف کو یہ کھاد پسند نہین ہے۔ نسخۂ بالا سے کوئی نسخہ استحفاظ صحت و تغذیہ درختان کے واسطے بہتر نہین ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ اگر برادۂ استخوان سے بھی اعانت کی جاے تو اور بھی بہتر متصور ہے۔

ایک ترکیب درخت کو مثمر کرنے کی یہ بھی ہے کہ جب معلوم ہو کہ کوئی درخت ثمر نہین لاتا ہے یا اوسکا پھول گر جایا کرتا ہے۔ یا حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے تو چاہیے کہ دو تین مہینے قبل پھول دینے کے درخت کے تنے مین اوس مقام پر جہان سے موٹی موٹی شاخین شروع ہوتی ہین ایک یا دو میخ آہنی ٹھونک دین۔ اگر دو میخین ٹھونکی جاوین تو ایک ہی جگہ پر دونون کو نہین ٹھونکنا چاہیے۔ ایک کو وسط مین اور ایک کو اوس سے نیچے اوتر کر۔ اور اگر درخت بہت کلان ہو تو ایک میخ درخت کی جڑ کھود کر سر بیخ پر ٹھونک دینا چاہیے۔ اور بڑے بڑے سنگ چند عدد شاخون سے مضبوط رسیون مین باندھکر آویزان کرنا چاہیے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب

خیال ناواقفیت علم کمسٹری کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسقدر کاربن گڑ مین ہے اوسیقدر سڑے ہوے برگ و شاخ نورستہ اشجار مین ہوتا ہے۔ یعنی گڑ کے عوض اگر بوسیدہ برگ و شاخ نورستہ کا جزو نسخہ مین داخل کیا جاے تو یہ کھاد وہی فعل پیدا کرے گی جو گڑ پیدا کریگا۔

پھول لانیکا زمانہ ہوگا تو درخت پھول لاکر حسب مراد بارور ہوگا بظاہر یہ ترکیب نامربوط معلوم ہوتی ہے مگر تجربہ سے اس ترکیب کی عمدگی ثابت ہو چکی ہے یہ ترکیب انگریزی نہین ہے ہندوستانی باغبان جو فن باغبانی مین دخل رکھتے ہین اس ترکیب سے واقف ہین اب اس ترکیب کے قوی العمل ہونیکی وجہ سمجھنا چاہیے

واضح ہو کہ تمام درختون کے لیے ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین عرق شجری اعلے کیطرف صعود کرتا ہے اس عروج عرق شجری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت پھول لاتے ہین اور حسب مراد پھل دیتے ہین لیکن قبل از وقت اگر عرق شجری پھر اسفل کیطرف اوترنا شروع کرے تو درخت کی شاخین بسبب نہین باقی رہنے عرق شجری کے جوشش پر نہین آسکتی ہین اور پھول پھل نہین لاسکتی ہین جتنے درخت کہ حسب مراد پھل نہین لاتے ہین اونمین اگر کوئی اور سبب نہ ہو تو اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ عرق شجری بعد عروج کے قبل از وقت اوترنا شروع کرتا ہے اور شاخین بے مادہ ہو کر پھول پھل لانے سے مجبور رہجاتی ہین پس ایسے درختون کے مثمر کرنیکے واسطے لازم ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاوے کہ بعد عروج کے قبل از وقت عرق شجری اسفل کیطرف اوترنے نہ پاوے جب اوترنے نہ پاویگا تو شاخین پر مادہ ہونیکے باعث پھول پھل دینگی پس ترکیب بالا کی کاربندی سے عرق شجری بعد عروج کے فوراً اوترنے نہین پاسکتا ہے بدین وجہ کہ پتھرون کے وزن سے شاخین جھکی رہینگی اور عرق شجری آخر حصہ کیطرف شاخون کے مائل رہیگا اسیطرح میخین مانع سیلان عرق شجری ہونگی بدین وجہ کہ تقاضائے آہن انجماد ہے آہن کے اثر سے عرق شجری غلیظ ہو جائیگا جس باعث سے اسفل کیطرف عرق شجری سرعت کے ساتھ نہین اوتر سکیگا بالمختصر ان سب باتونکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ شاخون مین بسبب موجود رہنے عرق شجری کے مادہ موجود رہیگا اور شاخین پھول پھل حسب مراد لاوینگی

فصل یازدھم اھل یورپ کے طریقہ تقویت وتغذیہ اشجار کے بیان مین

واضح ہو کہ آم کا پیوندی درخت پانچ برس مین بامراد پھل دینے لگتا ہے اور اس عمر مین

پھل دینے سے درخت کو کوئی ہرج نہین پہونچتا ہے لیکن بعض درخت درمیان تین اور پانچ سال کے پھل دینے کی صلاحیت پیدا کرتے ہین مگر اس قوت کے درخت کم ہوتے ہین کم عمر درخت سے پھل لینا درخت کو ضائع کرنا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ پانچ سال تک پھل لینے مین انتظار کیا جاے اور جب نو عمر درخت پھول دے جسکو اس ملک مین مور اور منجر کہتے ہین تو لازم ہے کہ ٹکورا لگنے کے قبل اوسے توڑ دین لیکن توڑنی سے بھی کسیقدر ضرر متصور ہے اسواسطے کہ توڑنے کے وقت جو عرق نکلتا ہے وہ بھی کسیقدر درخت کو ضعیف کرتا ہے اس لئے سب سے بہتر طریقہ پھول کے روکنے کا یہ ہے کہ دو مہینے قبل پھول آنے کے درختون مین پانی دیا جایا کرے جسکے سبب سے درخت کی حرارت کم ہوجائیگی اور درخت پھول نہ دیگا بڑے درختون کو بھی پھول دینے کے قبل سیراب کردینے کے باعث پھول نہین آتا ہے اسلئے جس درخت سے کہ پھل لینا ہو اوسکو پھول آنے کے زمانہ سے کچھ روز پہلے سیراب کرنا نہین چاہئے یعنی ابتداے مارچ سے سیرابی بالکل موقوف کردینا چاہئے تاکہ درخت مین حرارت موجود رہے اور درخت پھول دے سکے اکثر ناتجربہ کار بےموقع درختونکو سیراب کردیتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت عدم حرارت سے پھول نہین دیتا ہے اور پھل سے محرومی نصیب ہوتی ہے۔

آم کے بارور کرنے کا یہ عمدہ ترین طریقہ ہے کہ ماہ نومبر مین درختون کے تھالون کو کوڑ ڈالین اور اون کی جڑون کو تین چار ہفتہ تک کھلی رکھین تب جڑون مین خوب کھاد بھر دین اور نئی مٹی سے اوسے چھپا دین پھر ماہ اپریل مین رقیق کھاد سے جڑونکو تر رکھین —

آم کے درخت ہندوستان کی اکثر جگہون مین فروری اور مارچ مین پھول لاتے ہین مگر پنجاب مین دیر لگتی ہے جب پھول آتا ہے تو ہفتہ دو ہفتہ تک ایک خاص قسم کی خوشبو آم کے باغون مین ہوتی ہے بنگالہ مین نصف ماہ مئی مین آم پکنے لگتا ہے مگر دہلی کے

اوتر جون جولائی مین پکنا شروع ہوتا ہے شملہ کے اوتر کے پہاڑون مین ستمبر تک نہین پکتا ہے پہاڑی آمون کی شکل ناشپاتی کی سی ہوتی ہے ان ناشپاتی نما آمونکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے آمون کی اصل جاے پیدائش کوہستان ہے جہان ناشپاتی کثرت سے پیدا ہوتی ہے -

آم کی گٹھلی مین بہ مقدار کثیر گوند اور کساؤ کا جزو ہوتا ہے چمڑے اور مسنڈھی مین تیل کا جزو موجود رہتا ہے جسکو آم کا ٹرپنٹائن (Terpentine) تیل کہتے ہین اور نئے سرخ رنگ کے پتونکے رس مین سلفورک ایسڈ (Sulphuric Acid) بکثرت موجود رہتا ہے ان اجزا کو بہ کثرت پیدا کرنے کے لئے نسخہ ذیل کو استعمال کرنا چاہیے جسکے ذریعہ سے درخت خوب بالیدہ اور حسب مراد بار ور ہو

نسخہ کھاد

سرخی چھلنی مین چھانا ہوا چونا شورہ کسیس کھلی سرسف کھلی کو

۲۰ بار اثار ۱۰ بار ۱۰ بار ۲۰ بار

سفوف کرنا چاہیے اور تھوڑا تھوڑا کرکے چونے مین ملانا چاہیے پھر شورے کو پیسکر اڑہائی سیر سرخی مین شامل کرنا چاہیے بعد ازان اوپر سے تھوڑا پانی دیکر خوب آمیختہ کرنا لازمی جب یہ سوکھ جاوے تب اس سرخی اور شورہ ملے ہوئے مرکب کو چونے کے ساتھ ملانا چاہیے جب یہہ ہو چکے تب ایک گھڑے سرد پانی مین کسیس کو آمیختہ کرنا چاہیے بعد ازان اس کسیس ملے ہوئے پانی کو اجزاے بالا پر تھوڑا تھوڑا چھڑکنا چاہیے کہ سب نم ہو جاوے جب سب اجزا خوب مرکب ہو جاوین تب اس مرکب کو دو تین روز سایہ مین چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مزاج بگڑے جب یہ مرکب مزاج پکڑ چکے تب چہ حصہ گھوڑے کی لید یا بھیڑی یا بکریونکی مینگنی اور ایک حصہ اس مرکب کو درختون کی جڑون مین ڈالکر مٹی سے چھپا دینا چاہیے دوسرے روز دس بجے اور دو بجے کے درمیان پانی دینا چاہیے اور بعد ازان ہفتہ وار پانی دینا درکار ہے مگر اسقدر نہین کہ کیچڑ ہوکر زمین سڑ جاوے ۔ جب درخت پرانا یا بانج ہو تو جسقدر

وزن ترکیب بالا مین لکھا گیا ہے سب ایک درخت مین دینا چاہئے ورنہ جیسا درخت ہو اوس انداز سے دینا مناسب ہوگا جب درختون مین پھول آوے تو تھوڑا تھوڑا پانی درختون کی جڑون مین دینا چاہئے کسی حالت مین تین گھڑے پانی سے زیادہ نہو جب پانی برسے تب پانی دینا بھی موقوف کردینا چاہئے اور جب زمین پھر خشک ہوجاے تب بطور سابق کے پانی دینا درکار ہے درختون کو کھاد کی ضرورت ہر سال ہوگی مگر جسقدر کہ سال اول دیا جاتا ہے اوسکا چھٹا یا آٹھوان حصہ ہر سال کے لئے کافی ہوگا جب درخت پھل نلاے تو سمجھنا چاہیے کہ اوسے کھاد کی حاجت ہے اور کھاد مین کمی نہین کرنا چاہیے اس نظر سے کہ آیندہ سال سوم مین درخت پھل لانے مین کمی نکرے بلکہ دوسرے ہی سال انقضاے سال اول کے بعد جس مین نسخۂ بالا کے مطابق کھاد دی جاچکی ہے رقیق کھاد بطور ذیل دینا چاہیے

نسخۂ کھاد رقیق

چونا	شورہ	کسیس	پانی
۱۱۳ ار	۱۱ ار	۱۰ ار	۱۲ گھڑا

پہلے شورے کو ایک ناند مین رکھین اور اوپر سے پانی دین جب شورہ کھل جاے تب کسیس کو ملائین اور آخر مین چونے کو داخل کرکے سب کو آمیختہ کرڈالین جب یہ مرکب تیار ہوجاے تو کھلی ہوئی جڑون مین ڈال دین ان سب کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر سال درخت حسب مراد پھل لائیگا اور ہر طور کا نفع عظیم بھی حاصل ہوگا شائقین کو لازم ہے کہ ان اخراجات سے نہ ڈرے جسقدر خرچ ہوگا اوسی حساب سے نفع عظیم بھی حاصل ہوگا اکثر لوگ باغ لگاتے ہین لیکن نہ درختون کی حفاظت کرتے ہین اور نہ اونکی تقویت اور تغذیہ کا سامان کرتے ہین اور جب اونکے باغونکے درخت حسب مراد پھل نہین لاتے تو درختون کا شکوہ اور اپنی بدقسمتی کا گلہ کرتے ہین کہ کردہ خویش آید پیش۔

جب ٹکورے لگ چکین تب لازم ہے کہ درختون کی سیرابی معقول طور سے کی جاے یعنی تیسرے روز درمیان دیگر چوتھے روز درخت سیراب ہوا کرین اس سیرابی سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ٹکورے مضبوط ہونگے اور تپش کے اثر سے محفوظ رہینگے اور ہوا کی تیزی سے زیادہ

نہ کرینگے اسوقت کی سیرابی سے آم کی ٹہنڈہی مین قوت آجاتی ہے اور ٹکورے جلد بڑہتے ہین ۔

فصل دوازدہم بیان استحفاظ اثمار و طریقہ ثمرگیری و طریقہ پختہ یعنی پال

جسوقت ٹکورے کوڑی برابر کے ہونے لگین اوسیوقت سے لازم ہے کہ اونکی نگاہداشت شروع ہو ٹکورے لگتے ہی طوطونکی آمد درختون پر شروع ہوتی ہے یہ جانور جسطرح امرود وغیرہ کا بڑا دشمن ہے اوسی طرح آم کے پہلون سے بہی اسکو عداوت ہے ٹکورے کے زمانہ سے پکنے کے زمانہ تک یہ جانور پہلون کو ضایع کیا کرتا ہے سب سے پہلے آم کا پہل یہی جانور نقصان کرتا ہے اگر ایک پہل کہاتا ہے تو بیس پہل کاٹکر گرا دیتا ہے جب ٹکورے اور بڑے ہو جاتے ہین تب گلہری کی فوج درختون پر حملہ کرتی ہے اور طوطونکی تاراجی کی شریک ہو جاتی ہے ایسی گلہری کے ساتھہ کوے کی بہی یورش شروع ہوتی ہے اور جب پہل کچھہ اور بڑے ہو جاتے ہین تب بہو کہا اور کوئل اور غوغائی بہی مال غنیمت سمجھکر پہلونکو کہانا شروع کرتے ہین جب آم پختگی پر آتا ہے تب شغال کا لشکر بہی آپہونچتا ہے لیکن چونکہ یہ جانور درخت پر چڑہ نہین سکتا ہے اسلیئے صرف اون پختہ آمونکو کہاتا ہے جو ٹپککر زمین پر گر جاتے ہین یا یہ کہ نیچے کی شاخون مین پکے ہوئے لگے رہتے ہین اسیوقت مین ایک اور جانور صحرائی بہی آپہونچتا ہے کہ جسکو اس دیار والے موش بلاؤ کہتے ہین یہ جانور بلی کے قد کا ہوتا ہے اور دم اسکی بہت لانبی ہوتی ہے یہہ جانور گوشت خوار ہے اور جب اسکو موقع ملتا ہے تو بط اور مرغ کو کثرت سے ضایع کرتا ہے چونکہ یہ جانور درخت پر بہی چڑہ سکتا ہے اس سبب سے باعتبار شغال کے زیادہ ضرر رسان ہوتا ہے جس درخت پر چڑہ جاتا ہے اوسکے پہل بہت کاٹ کاٹکر گرا دیتا ہے اور جس قدر پختہ اثمار پاتا ہے کہاتا ہے یا دانت مارکر خراب کر دیتا ہے شب کے ضرر رسان جانورونمین زیادہ تر قابل لحاظ ایک قسم کا بڑا شپرہ ہے جسے اس ملک مین بادر کہتے ہین اس جانور کی یہ عادت ہے کہ ایک درخت سے اوڑکر دوسرے درخت پر جاتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے اوسقدر پہل کاٹکر گرا دیتا ہے اور باغ کا باغ غارت

کرڈالتا ہے جن اطراف مین یہ جانور رہتا ہے وہان پہلون کا حسب مراد نصیب ہونا دشوار
ہوجاتا ہے یہ شبپرۂ کلان دنکو درختون سے آویزان رہتا ہے اور شام ہوتے
زاغ وزغن کیطرح اوڑتا ہے اور باغون مین آپہونچتا ہے جس درخت پر یہ رہتا ہے
وہان اسکی جماعت ایسی بھاری ہوتی ہے کہ وہ درخت اسکی کثرت سے گویا چھپا ہوا معلوم
ہوتا ہے شام کے وقت جماعت کی جماعت چرائی کے لیئے پرّان ہوتی ہے اور باغون پر
آفت لاتی ہے علاوہ ان ضرر رسان جانورون کے چند اقسام کے کیڑے بھی ہین جو
پہلونکو نیش مارکر خراب کرڈالتے ہین ان کیڑون مین سے بھڑ اور مورچہ سیاہ ہین جو پہلونکو
ضائع کرتے ہین ان آفات سے پہلونکو بچانے کے لیئے لازم ہے کہ ٹکورا لگتے بقدر ضرورت
آدمی از قسم باغبان وغیرہ نگہداشت کے لیئے تعین کیئے جائین جو بندوق اور غلیل اور
تاشہ وغیرہ کے ذریعہ سے موذی جانورون کو بھگاتے رہین جہانتک ممکن ہو درختون پر
جال ڈالے جائین اور ہر درخت سے تاڑ کے خشک پتے لٹکائے جائین اور اوس مین
رسیان باندہے جائین جنکے کھڑکھڑانے سے وحوش اور طیور جو آم کو خراب کرتے ہین
مفرور ہوجائین اکثر بندوق سے کوّے مارکر درختون سے لٹکائے جائین کہ عموماً اقسام
طیور کو عبرت ہو جابجا شغال بجھانے کے پنجرے اور ڈھڑپ لگائے جائین جس سے شغالونکی
یورش کم ہو کیڑون سے پہلونکو بچانے کے لیئے جس قدر ممکن ہو پہلون پر ٹاٹ کی تھیلیان
چڑہانی چاہیے اگر ٹاٹ کی تھیلیان ممکن نہون تو پتیونکو چارونطرف سے لپیٹنا چاہیے

محافظین کو لازم ہے کہ شب بیداری کرین اور جس قدر ممکن ہو اوس قدر لالٹینین
باغ مین روشن رکھین کہ جسکے ذریعہ سے رات کے جانورونکو دہشت پیدا ہوگی اور
محافظین کو نگہبانی مین آسانی ہوگی اور جو پہل کہ شب کو گرینگے فوراً چنے جاسکینگے
اور شغال کے منہ مین پڑنے سے بچینگے ۔

واضح ہو کہ امور بالا کی تعمیل غیر فصل آمون کی نگہداشت مین ضروری متصور ہے اگر ان

امور کی پابندی نہ ہوگی تو اگست یعنی بہادون کے مہینے کے آمون کا دستیاب ہونا دشوار ہوجائیگا ظاہر ہے کہ بہادون کے مہینے مین بعض ہی باغون مین آم رہتے ہین اس وجہہ سے جس باغمین آم رہتے ہین وہین تمام اطراف کے جانور رجوع ہوجاتے ہین ایسی صورت مین زیادہ تر نگاہداشت کی حاجت ہوتی ہے اسی پر آسِن اور کاتک کے آمون کو بھی تصور کرنا چاہیئے ۔

درختون سے اثمار قبل از وقت نہین توڑے جاوین یعنی جو آم جس زمانہ مین مراد پر آتا ہے اوس زمانہ مین اوسکو توڑنا چاہیئے قبل از وقت توڑنے سے نہ صرف پھل بدمزہ اوترتا ہے بلکہ اوسکا درخت بھی کمزور ہوجاتا ہے ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ بھدیا آمون کو جیٹھہ یا اساڑھ کے آمون کے ساتھہ توڑ لیتے ہین پھر اوسکی بدمزگی کی شکایت کرتے ہین چنانچہ راقم الحروف نے ایک صاحب باغکو یکہی وقت مختلف اقسام کے پھلونکو نصف جون مین توڑ لیتے دیکھا ہے اس ناپسندیدہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا تہا کہ فجری اور راڑھی اور میرجعفر شاہ وغیرہ کے پھلونکو لوگ عرصہ تک پالمین رکھاکئے اور جب نہ پک سکے تب اونکو بیل کیطرح دہوان دیکر پکانا چاہا اسپر بھی جب نہ پکے تو آمون کا قصور سمجھکر آپس مین یہ کہنے لگے کہ سوائے بمبئی اور میٹھوا کے جسقدر آم کے درخت اوس باغمین ہین سب بہل اور کاٹ ڈالنے کے قابل ہین ۔ لیکن اگر یہی آم اپنے وقت تک درختون مین رہتے تو مراد پر پہونچکر اپنا پورا لطف دکھلاتے ۔ مختصر یہ ہے کہ قبل از وقت آمونکا توڑنا ایک اعلےٰ درجہ کی حماقت ہے ۔

مین مالکان باغ کی خدمت مین یہ عرض کرتا ہون کہ اگر اپنے باغ کے پھلونکو کسی خریدار کے ہاتھہ فروخت کرین تو اوس سے یہ بھی معاہدہ کرلین کہ کوئی پھل قبل از وقت نہ توڑا جاے ۔

واضح ہو کہ پال پر آم کو رکھنے سے رطوبت کے خشک ہوجانے کے باعث آم کسیقدر شیرین اور دیرپا بھی ہوجاتا ہے ۔

پال دینے کا یہ طریقہ ہے کہ جب آم درخت مین پکنے پر آتا ہے تو اوسوقت اوسکو اس طور سے توڑتے ہین کہ زمین پر گر کر صدمہ نہ اوٹھائے جب توڑ کر گھر لے آتے ہین تب سب پھلونکو آب سرد سے دہو کر جائے محفوظ مین پیال کے درمیان انتظام سے رکھہ دیتے ہین دو چار روز مین پختہ ہو جاتا ہے اس ترکیب سے وہ آم جو جلد اوتر کر بے لطف ہو جاتا ہے اوسمین بھی دیرپائی آجاتی ہے مثلاً بمبئی آم جو فوراً مزے سے اوتر جاتا ہے پال مین رکھنے سے دیرپا ہو جاتا ہے بہدیہ آم کو بالو مین پال دینا چاہئے اس ترکیب سے بہت روز دن تک ٹھہر سکتا ہے اور خراب نہین ہوتا ہے بلکہ بہتیا آم کو خزانہ کے طور پر بالو مین رکھنا چاہئے اور جب خرچ کرنا متصور ہو تو اوسی بالو سے نکال کر خرچ کرین پال ایسی جگہہ آمونکو نہین دینا چاہئے کہ جہان رطوبت ہو زمین یا فرش پر پڑے رہنے سے آم کی شیرینیت جاتی رہتی ہے اور فوراً آم سڑنے لگتا ہے ۔

فصل سیزدہم دربیان آداب خوردن انبہ

آم جیسا نفیس میوہ ہے اوسکی نفاست بطرز نفیس ذائقہ کے کھانے سے ترقی کرجاتی ہے یون تو بدتمیزی ہر حال مین معیوب امر ہے مگر بدتمیزی کے ساتھ آم کھانا اقبح فعل ہو جاتا ہے اہل فرنگ معاملات دسترخوان مین نہایت خوش تمیز ہین اس میوہ کو بھی نہایت سلیقہ کے ساتھ استعمال کرتے ہین عمدہ عمدہ چھریان عمدہ عمدہ کانٹے عمدہ عمدہ چمچے عمدہ عمدہ ظروف چینی و نقرئی اس میوہ کے لطف خاص کو افزون کر دیتے ہین تمام ہندوستان مین ارباب مرشدآباد سے بہتر اس معاملہ مین زیادہ تر سلیقہ مند کوئی لوگ نظر نہ آئے اونکے آمون کی دعوتین ایسی ہوتی ہین کہ شاید و باید اقسام ماکولات کے ساتھہ اقسام طرح کے آمونکو تجویز کر کے ذائقہ کرنا اون کی عالی مذاقی سے خبر دیتا ہے اول تو اون کے ملازم اونکو اس طور پر جلد جلد چھیلتے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا کسی کل پر آم چھیلے

کتاب الاثمار [illegible] اعداد احکام [illegible]
12641
۱۰۵
Checked 1997

چار ہے ہین ہر طرف سے برابر [illegible] ایسی خوبصورت اونکی شکل ہو جاتی ہے کہ گویا خراد سے ہر دانہ چھلکر اوترتا ہے کہ کہین فراز و نشیب کا اثر چلے ہوے آم کی سطح پر پایا نہین جاتا ہے اور پھر قاشش بھی اس انداز سے تراشتے ہین کہ اگر چاہین تو ایک آم سے دس حاضرین دسترخوان کو برابر ذائقہ کرادین اسقدر نفاست سے چھلنا اور نفاست سے حاضرین دسترخوانکے آگے پیش کرنا اور نفاست سے ذائقہ کرانا کسی دوسرے ملک کے خدام نہین جانتے ۔

سچ یہ ہے کہ ارباب لکھنو بھی جو عموماً بہت خوش سلیقہ ہین آم خوری کے آداب مین ارباب مرشدآباد کے برابر نہین معلوم ہوتے ہین بہرحال خوش سلیقہ لوگ کم و بیش خوش سلیقگی کے ساتھ ہر شہر و دیار مین اس میوہ کو استعمال کرتے ہین مگر جو خوش سلیقگی سے معذور ہین آم کھاتے وقت اپنے کپڑونکو اوس کے عرق مین رنگتے ہین اور اونکی ہتھون سے اوسکے عرق کی بہتی چھوٹی جاتی ہے کہنیونکا وہ ہجوم کہ العظمۃ للہ چونکہ آم خود عمدہ میوہ ہے اس سبب سے ایسی بد سلیقگی کا اثر کہانے والونکے مزاج ہوتا ورنہ ایسی بد سلیقگی کا تقاضا استفراغ متصور ہے

واضح ہو کہ آم باعتبار مغز و شیرہ و بے ریشگی کے مختلف اقسام کا ہوتا ہے بعض کا مغز نہایت بستہ ہوتا ہے جیسے فجری بعض بہت خشک ہوتا ہے جیسے سوختہ اور بعض نہایت رقیق ہوتا ہے جیسے شربتی بعض کی بے ریشگی بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جیسے فجری اور الفانز و بعض کی بے ریشگی کم درجہ کی ہوتی ہے جیسے مالدہ اور میٹھوا ۔

پس جاننا چاہیے کہ چھری اور چمچہ سے وہی آم کھانے کے قابل ہوتا ہے جس کا مغز خوب بستہ اور نہایت بے ریشہ ہوتا ہے جس آم مین شیرہ زیادہ ہو اوسکو چھری چمچے سے کھانا نہین چاہیے اگر شیرہ نہایت رقیق ہے تو آم کا سر کاٹ کر ایکبار منہ سے لگا لینا خوب ہوتا ہے مگر بعض آم جن مین شیرہ اور مغز دونون زیادہ ہے مثلاً کالا پہاڑ تو اوسے ہاتھون سے کھانا مضایقہ نہین رکھتا مگر اس [illegible] آم کہ تا [illegible] دقیقہ

کرنا چاہیے کسواسطے کہ دیر کرنے سے کالا پہاڑ کا شیرہ ہوکر جلد بہہ جاتا ہے ۔
آم کھانیکا وقت اہل ہند کے نزدیک طعام روز و طعام شب کے بعد مناسب متصور ہے
اکثر اہل ہند اس قاعدہ کے پابند ہین ۔ نہار منہ آم کھانا مضر جانتے ہین مگر راقم الحروف نے
ڈاکٹر جکسن سول سرجن کہتے تہے کہ نہار منہ آم کا کھانا مفید ہوتا ہے چونکہ یہ میوہ سریع الہضم
اور نافع ہے ۔ میری دانست مین قبل از طعام بھی و بعد از طعام اس میوہ کا استعمال
خالی از نفع نہین ہے ۔

آم کا مزاج گرم و تر ہے خون صالح پیدا کرتا ہے جیّد الکیموس ہے ارباب گردہ و بواسیر کو
نہایت نافع ہے امر باہ مین بہت قوی ہے اور اگر سچ پوچھیے تو صحیح المزاج کے واسطے
بہترین غذائی قوت رکہتا ہے دل و دماغ و جگر تمام اعضاے رئیسہ کو اس سے
قوت پہونچتی ہے اور سریع الہضم ایسا ہوتا ہے کہ اپنا نظیر نہین رکھتا ۔ جس کثرت سے
یہ میوہ کھایا جا سکتا ہے اگر کوئی دوسرا میوہ کھایا جاے تو بدہضمی کا ہونا امر یقینی ہے
یہ میوہ نہ صرف خود جلد ہضم ہوجاتا ہے بلکہ اور غذا کو بھی اپنے ساتھ ہضم کر ڈالتا ہے
واقعی یہ ہے کہ اس میوہ کی صفات شمار سے بیرون ہین کسی میوہ کو اسکی برابری
نصیب نہین ہے ۔

چونکہ اس میوہ مین کسیقدر حرارت ہے لازم ہے کہ فوراً درخت سے توڑ کر ذایقہ
نہ کیا جاے بلکہ اسے پانی مین کچھ دیر تک چھوڑ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے خاص کر
اوس زمانہ کے آم کو پانی مین چھوڑ دینا ضروری ہے کہ جبتک بارش نہین ہوچکی ہے
بعد یا آمونکو کھانے کے وقت دہو دینا کافی ہوتا ہے اس میوہ کا مصلح پانی
اور برف کا پانی ہے اور اوپر سے شیر کا استعمال اسکا مصلح ہوتا ہے مگر آم
اور اسکے اوپر برف کا پانی صاحب سلسل البول اور صاحب ذیابیطس کو مضر

فصل لت والے آم کی تربیت پرورش کے بیان مین

واضح ہو کہ آم کی ایک قسم ہوتی ہے جسے لت والا آم کہتے ہین اس قسم کے آم کی شاخین دیگر اقسام انبہ کی شاخون کے برخلاف پتلی اور لانبی ہوتی ہین اور ایسی صلاحیت رکھتی ہین کہ لت والی نباتات کی مانند دیوارون پر چڑھ سکتی ہین لیکن اس ملک مین دیوارون پر لت والے آم کی شاخون کو یا ناواقفیت کے باعث نہین چڑھاتے ہین یا چڑھانے مین غفلت واہمال کرتے ہین ایسا نہین ہے کہ لت والے آم کا وجود مفقود ہے[ملے] لیکن اونکی تربیت و پرورش اچھی طور پر نہین کیجاتی ہے جس کی وجہہ سے اونکی لتون کا لطف ظاہر نہین ہوتا ہے جس باغ مین یہ لت والا آم دیکھا جاتا ہے اوسکا طور یہی دیکھا جاتا ہے کہ یا وہ معمولی آم کیطرح زمین پر پڑا رہتا ہے اور شاخین اوسکی زمین پر گر کر خراب ہوا کرتی ہین یا کبھی اوسکی شاخون کے نیچے لکڑی وغیرہ دیکر اوسے ایستادہ رکھتے ہین یہ دونون طور مہمل ہین ان صورتون سے لت کا کوئی لطف نہین ظاہر ہوتا ہے بلکہ ان واہیات طریقون سے لت والے آمون کی قوت نامیہ مین نقصان پیدا ہوتا ہے اور اون کی لتین حسب مراد پھیلنے سے قاصر رہجاتی ہین اگر اہل یورپ کی تربیت و پرورش کا طور اختیار کیا جاوے تو لت والے آم بہت کچھ ندرت دکھلا سکتے ہین۔

جو حضرات اہل یورپ کے طریقۂ باغبانی سے واقف ہین اون سے پوشیدہ نہین ہے کہ اہل یورپ درخت ہاے ناشپاتی وشفتالو وغیرہ کو یا ایستادہ شکل پر تیار کرتے ہین یا اونکو لت والے درختون کیطرح دیوار یا جنگلے پر چڑھاتے ہین پہلی شکل کو بزبان انگریزی

[ملے] فہرست انبہ مین ذکر لت والے آم کا آیا ہے لت والے آم بھی چند قسم کے ہین مگر بہترین وہی قسم ہے جو مندرج

اسٹیڈرد (Standard.) اور شکل ثانی کو ایسپلیر (Espalier) کہتے ہین شکل ثانی کے فوائد بہت ہین اول تو کم جگہہ مین درخت تیار ہوسکتے ہین دوم یہ کہ خوشنما بہت معلوم ہوتے ہین سوم یہ کہ ثمر حسب مراد دیتے ہین۔

اگر ایسپلیر کے قواعد کی پابندی کے ساتھ لت والے آم کی پرورش اور تربیت ہو تو اونکی لطافت ترقی کر سکتی ہے ترکیب ذیل قابل لحاظ ہے۔

جب قصد یہ ہو کہ لت والے آم بطرز ایسپلیر پرورده ہون تو اون کی لتین یا دیوار پر چڑہائے جا سکتی ہین یا ٹرلیس (Trellis) پر ٹرلیس عبارت ہے آہنی یا [illegible] جنگلے سے۔ دونون کا قاعدہ واحد ہے یعنی دونون پر لت والے آم ایک ہی طور سے چڑہ سکتی ہین اگر دیوار پر چڑہانا منظور ہو تو چاہیے کہ دیوار پختہ کی قریب ایسی طرف جہان آفتاب کی روشنی پہونچ سکے لت دار آم کا درخت نصب کیا جاوے جب شاخین اوس سے نکلین ہر شاخ دیوار پر آہنی کہوٹیون کے ذریعہ سے چڑہائی جاوے جون جون شاخین بڑہتی جائین کہوٹیان موقع موقع سے دیوار مین گاڑی جائین اور شاخین اونپر چڑہائی جائین اسطور سے دیوار پر تمام شاخین چڑہ جاوینگی اور جب درخت ثمر دیگا تمام اثمار دیوار سے آویزان معلوم ہونگے اور عجب ندرت معلوم ہوگی ٹیرلس پر بھی چڑہانے کا یہی قاعدہ ہے لیکن باغبان کو یہ بات ملحوظ رکھنا چاہیے کہ جو بیموقع شاخ ہون وہ موقع سے تراشی جاوین اور جو امور تربیت و پرورش درختان انبہ کے لیے درکار ہین اونکی تعمیل مین غفلت واقع نہو

Otaheite apple

ولایتی امڑا

ریورنڈ فرمنجر صاحب (Revd. Firminger) لکھتے ہین کہ اس درخت کا وطن اوٹاہیٹ[1] (Otaheite) اور جزیرہ ہاے فرنڈلی[2] (Friendly Island)

---

[1] یہہ جزیرہ بحر کاہل جنوبی مین واقع ہے اور فرانس سے متعلق ہے اس جزیرے کی زمین بہت زرخیز ہے بڑ فروٹ اور ناجیل

یہ درخت کوتاہ قامت لیکن خوبصورت اور سایہ دار ہوتا ہے ماہ مارچ مین اس مین پھول آتے ہین پھول کی رنگت زرد ہوتی ہے اسکے پھلون کے مراد پر آنے کا زمانہ ماہ ستمبر ہے اسکے پھل کے اندر ایک تخم مقدار مین مرغ کے[۱] برابر اور ترکیب مین ریشہ دار اور متخلخل پایا جاتا ہے پھل کا رنگ طلائی ہوتا ہے مگر بالاے جلد تانبے کے رنگ کے داغ بھی بکثرت موجود رہتے ہین پھلون کی صورت خوشنما ہوتی ہے پختہ پھلون سے خوش آیند بو خارج ہوتی ہے پختہ ہونے پر بھی پھلون کی ترشی نہین جاتی ذائقہ مین ولایتی امڑہ کا پھل بدذائقہ آمون سے مشابہت رکھتا ہے مگر بعض سیاحین یورپ مثلاً ڈان (Dan) لکھتے ہین کہ اپنے وطن مین یہ درخت خوش ذائقہ اثمار پیدا کرتا ہے متوطنان اُوٹاہیٹ وجزیرہ ہاے فرنڈلی اسکے پھلون کو برغبت تمام ذائقہ کرتے ہین ان ملکون مین اسکے اثمار اناناس کیطرح بویا ہوتی ہین وہان کے لوگ اس میوے کو مسکّن عطش جانتے ہین اور بہ نظر علاج بیمارون کو کھلاتے ہین ـ

[۱] انڈے کو

راقم الحروف نے امڑے کی ایک قسم دیکھی ہے جسے اہل بنگالہ ولایتی امڑا کہتے ہین ـ اس درخت کا پھل بھی قریب قریب درخت سابق الذکر کے پھل کے ساتھہ مشابہت رکھتا ہے مگر ترش ہونیکی عوض اوس مین کسیقدر شیرینی پائی جاتی ہے ہرچند یہ درخت بھی ولایتی امڑا کے نام سے ملک بنگالہ مین معروف ہے مگر پھلون کے ذائقہ کے اعتبار سے فرمنجر صاحب کے بیانات کا مصداق نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ اس امڑے کی حالات ڈان (dan) کی بیانات کے ساتھہ تطابق رکھتے ہین ـ

بقول فرمنجر صاحب ولایتی امڑے اور آم کی نص [illegible] مانند واحد ہے آم سے ولایتی امڑے کی

اورکیلہ وغیرہ وغیرہ کے درخت بکثرت اسمین بارور ہوتے ہین اور بانس اور جوٹ جس سے کپڑا بناتے ہین خوب پیدا ہوتے ہین ـ

[۳] یہہ جزیرہ بھی بحر کاہل جنوبی مین واقع ہے

کسیقدر مناسبت ہے ۔ ولایتی امڑے کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے پیوند کے واسطے بیجو (Stack) دیسی امڑے کے تخم سے پیدا کرتے ہین پیوندکاری طریقہ ہے جو آم وغیرہ کے پیوند کے واسطے درکار ہے تمام اقسام کے امڑے آم ہی کے ساتھہ پہول لاتی ہین اور اونکے پہولون کو آم کے پہولون کے ساتھہ مشابہت حاصل رہتی ہے لیکن کچھہ روز پہول لانیکے قبل آم کے برخلاف ولایتی امڑے کا تمام درخت پتیان خزان کرجاتا ہے جب پہول لا چکتا ہے تب خوشنما پتیان نکالتا ہے اسحالتمین اسکا درخت قابل دید ہوتا ہے ۔

Hog - Plum

دیسی امڑا

اسکا درخت ولایتی امڑے کے درخت کیطرح خوشنما نہین ہوتا ہے ۔ یہہ ہندوستان کا ایک جنگلی درخت ہے گو باغون مین اکثر دیکھا جاتا ہے اسکی پتی اخروٹ کی پتی کے ساتھہ مشابہت رکھتی ہین ۔

ایام سرما مین دیسی امڑے کے پتے خزان کرجاتے ہین اور دو تین مہینے تک یہہ درخت بالکل برہنہ رہتا ہے اسکا پہل جو ولایتی امڑے کے پہل سے بڑا ہوتا ہے ماہ اکتوبر مین مراد پر آتا ہے پہل کی رنگت زرد آمیز سیاہ ہوتی ہے دیسی امڑے کا پہل ولایتی امڑے کیطرح بویا نہین ہوتا ۔ اہل ہند دیسی امڑے کے پہلون سے اچار بناتے ہین ۔

اس درخت کو بھی آم سے کسیقدر مناسبت حاصل ہے عموماً دیسی امڑے کا درخت تخم سے تیار کیا [illegible]

Bilighia Sopi [illegible]

اکی [illegible]

[illegible] فقہ کے مغربی حصو [illegible] ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا

اصل وطن بھی یہی افریقہ مغربی ہے مگر ہندوستان مین بھی پرورده کرنے سے یہ درخت تیار ہوسکتا ہے چنانچہ سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ (Calcutta Botanical Garden) مین اکی کے دو عظیم الشان درخت اس وقت مین موجود ہین اور اسیطرح ہندوستان کے اور بھی بعض مقامونمین حسب مراد بالیدہ دیکھے جاتے ہین آکی کا درخت نہایت قد آور اور اسکا پھل مقدار مین چھوٹے لیمون کے برابر ہوتا ہے پختہ ہونے پر ثمر کی رنگت نہایت خوش رنگ سرخ ہوجاتی ہے اہل افریقہ اس پھل کو کثرت سے کہاتے ہین مگر ہندوستان مین ناواقفیت کے باعث اس میوے کو کوئی ذائقہ نہین کرتا حالانکہ یہ میوہ مزے مین چاشنی دار اور خوشگوار ہوتا ہے اور خوبانی کے ساتھ کسیقدر مناسبت رکھتا ہے اہل ہند کی عدم واقفیت کے باعث ابھی تک اس میوے کے درخت نے اشاعت نہین پائی ہے ورنہ اس درخت کو ہندوستان مین بالیدہ اور باردار ہونیکی صلاحیت حاصل ہے چنانچہ جہان جہان یہ درخت موجود ہے وہان ماہ جون مین پھول لاتا ہے اور اکتوبر مین اسکے پھل تیار ہوتے ہین ۔

جس درخت کے [illegible] کی نسبت محققان یورپ مختلف البیان ہین فرمنجر صاحب لکھنو مین کہ ہمنے [illegible] اکی کے درختون کو مدراس کے سرکاری باغون مین پہلے ہوے دیکھے ہین ہر درخت کا قد تخمینا دس فٹ بلند ہوگا اوس زمانہ مین ان درختون مین سرخ رنگ کے پھل کثرت سے لگے ہوے تھے پھلون کی سرخی اور پتون کی سبزی عجب لطف دیکھا رہے تھے ہر چند وہان اکی کے چند درخت موجود تھے اور سب کی سب بار آور ہورہے تھے مگر عند التحقیق معلوم ہوا کہ کوئی شخص اونکے پھلون کو کہانے کے مصرف مین نہین لاتا ہے ۔

حضرات شایقان باغبانی کو اس درخت کی پرورش کیطرف متوجہ فرمانا نہایت مناسب ہے یہ درخت مثمر ہونیکے علاوہ خوشنمائی اور خوبصورتی کے باعث زینت باغ بھی متصور ہے

اکی کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جا سکتا ہے مگر تیار چھوٹے درخت کلکتہ کی نرسریون[1] کے مالکون کے ذریعہ سے آسانی کے ساتھ دستیاب ہوسکتے ہین ۔

Lichee

لیچی

اس درخت کا وطن ملک چین ہے مگر چین کے تمام صوبون مین یہ درخت دیکھا نہین جاتا ہے ۔ کہتے ہین کہ چین کا صرف ایک صوبہ ہے جہان لیچیان پیدا ہوتی ہین مگر اب ہندوستان کے اکثر مقامون مین خاصکر اضلاع بنگالہ وبہار وغیرہ مین کثیر الوجود ہو رہے ہین اور آیندہ یہ امید کیجاتی ہے کہ اون مقامون مین بھی جہان ابھی تک ناتوجہی شگنا سے اس درخت نے رواج پرورش نہین پایا ہے رفتہ رفتہ لیچی کے باغات تیار ہوجاوینگے لیچی کی بالیدگی کے واسطے نرم اور مرطوب زمین درکار ہے شدت سرما کا بھی تحمل اس درخت کو نہین ہے اس باعث سے لیچیون کی کاشت زیادہ تر کامیابی کے ساتھ قسمت بنگالہ مین ہوتی ہے جہان نہ سرما سخت ہوتا [illegible]ر نہ زمین کرخت ہوتی ہے ۔

لیچی کا درخت کہنہ ہوکر آم کے درخت کی قریب قریب قدآور ہوجاتا ہے اسکے پتون کی رنگت نہایت خوبصورت سبز رنگ خوش آیند ہوتی ہے یہ درخت سایہ دار ہونیکے علاوہ خوش قطع ہونے کے باعث زینت باغ متصور ہے ۔ حالت غیر ثمری مین

---

[1] نرسری (Nursery) لفظ انگریزی ہے اور اوس سے مراد وہ جگہ ہے جہان بچے درخت تیار کئے جاتے ہین اس طرح کے کارخانے کلکتہ لکھنو سہارنپور لاہور وغیرہ وغیرہ مین موجود ہین ان کارخانون کے ذریعہ سے اچھے اچھے درخت آسانی کے ساتھ دستیاب ہوسکتے ہین اور باغون کے تیار کرنے مین بڑی اعانت ہوتی ہے ۔

طرح کا جوبن رہتا ہے لیکن جسوقت اسکی شاخونسے اسکے سرخ رنگکے
ن رہتے ہین تب اس درخت کا جمال بہت ترقی کرجاتا ہے لیچی کا درخت کثیر الاثمار
ہوتا ہے جب حسب مراد آتا ہے تب اپنے پھلون سے قریب قریب چھپ جاتا ہے اسکے
پھل کا رنگ پختہ ہوتے ہی سرخ سنجرفی ہوتا ہے سبز پتّون مین سرخ رنگ کے پھلون کی
کثرت نہایت دلفریب اور قابل دید ہوتی ہے پختہ ہونے پر لیچی کا پھل عموماً سرخ ہوجاتا ہے
مگر لیچی کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے کہ پختہ ہونے پر بھی سبز رہتی ہے لیکن یہ قسم قلیل الوجود ہے
لیچی کا پھل مختلف المقدار ہوتا ہے جو پھل سب سے بڑا ہوتا ہے مرغ کے چھوٹے انڈے کے
برابر ہوتا ہے پھل کی بزرگی درخت کی عمدگی سے خبر دیتی ہے اکثر بڑے پھل شیرین بھی
ہوتے ہین برخلاف چھوٹے پھلون کے جو درخت کی بدحالی سے خبر دیتے ہین اور بیشتر
ترش بھی ہوتے ہین پھلون کی شکلین بھی مختلف طور کی ہوتی ہین کوئی لیچی کا درخت بیضاوی
شکل اثمار پیدا کرتا ہے اور کوئی مدوّر و کوئی مخروطی لیکن بیشتر درخت بیضاوی شکل پھل لاتے ہین۔
ذائقہ کے اعتبار سے لیچی کی نسبت یہ بخوبی کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے عمدہ ترین میوون سے
لیچی بھی ہے اسکی شیرینی قدرے چاشنی کے ساتھ ایسی خوش آمیز ہوتی ہے کہ انسان
وقت کھانے کے کچھ نکچھ دو چار دانہ اعتدال سے زیادہ کھاہی جاتا ہے مگر یہ میوہ
خوش ذائقہ ہونے کے سواے اور کوئی وجہ فخر نہین رکھتا ہے۔ بطی الہضم اسقدر ہوتا ہے
کہ مولف کی دانست مین دس پانچ پھل سے زیادہ اسکا استعمال جائز نہین ہے اس
میوہ کے استعمال سے اکثر اشخاص کو نفخ ہوتا ہے اور کبھی بدہضمی بھی ہوجاتی ہے اسلئے
لیچی کو بہت اعتدال سے کھانا چاہئے آم کی سریع الہضمی کے ساتھ لیچی کو کوئی نسبت
نہین ہے جس زمانہ مین یہ میوہ پختہ ہوتا ہے اوس زمانہ مین اکل وشرب کا لحاظ انسان کو
ضروری ہے بہرحال غذائیت کے اعتبار سے یہ میوہ جو کچھ ہو کوئی شک نہین کہ اسکی
خوشگوار شیرینی مطبوع چاشنی اور خوش آیند بوبائی نہایت دلربا و دلکش ہوتی ہے

نہین وجہون سے کوئی شخص لیچی کی غذائی نقصانات کیطرف توجہ نہین کرتا ہے لیچی کا درخت وسط ماہ فروری مین پھول لاتا ہے اور اسکے پھولون کا رنگ زرد [illegible] ابتدا مین پھلون کی رنگت سبز ہوتی ہے اور جیون جیون زمانہ اونپر گذرتا ہے سرخ [illegible] ہے حتی کہ آخر ماہ اپریل یا ابتداے مئی مین پختہ اور شوخ سرخ رنگ ہو کر قابل دید اور [illegible] فرمنجر صاحب (Revd Firminger) لکھتے ہین کہ اطراف کلکتہ [illegible] عمدہ اقسام کی لیچیان پیدا ہوتی ہین صوبہ بہار مین مظفرپور بھی عمدہ لیچی پیدا کرنے مین [illegible] حقیقت حال یہ ہے کہ جہان زمین مرطوب ہوتی ہے اور زمین مین آہک کا شمہ ا[illegible] ہان لیچیان بڑی شاداب اور شیرین ہوتی ہین صوبہ بہار مین گنگا کے جنوبی سمت [illegible] میوہ پیدا نہین ہوتا ہے اس نامرادی کی وجہ یہی ہے کہ صوبہ کا جنوبی حصہ ا[illegible] کے برابر مرطوب نہین ہے چنانچہ خاص پٹنہ اور پٹنہ کے مفصل مین عمدہ لیچیان پیدا [illegible] لیکن پٹنہ مین جو باغات کہ گنگا کے دیارون پر واقع ہین مظفرپور کی مانند لیچیان پیدا [illegible] اسکے عمدگی پیداوار کا سبب یہی ہے کہ گنگا کے دیارہ کی زمین مظفرپور کی زمین کے برا[illegible] نرم اور مرطوب پائی جاتی ہے —

لیچی کا درخت یا تخم سے یا انٹا کی ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تخمی درخت چندان قابل توجہ نہین ہوتا ہے تخم سے لیچی کے درخت کے تیار کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ تخم کو مغز سے علحدہ کرکے فوراً جاے مناسب مین نصب کردیتے ہین اور انٹا کی تدبیر وہی ہے جو امور کلیہ مین بحث ہوچکی ہے لیچی کی قسمین چند ہین بعض اونمین سے درج ذیل ہوتی ہین —

(۱) امرسن

(۲) بمبئی

(۳) سلطانی

(۴) مالکن

(۵) گولا

(۶) یمن

(۷) چکئی

(۸) اطین

(۹) بیدانہ

(۱۰) سبزدانہ

(۱۱) سیاہ دانہ

واضح ہو کہ امور کلیہ کے بیان مین پہلون کے بیدانہ بنانے کا ذکر آچکا ہے مگر وہان بیدانہ بنانے کی ترکیب نہین لکھی گئی اس جگہ پر عرض کردی جاتی ہے اور آیندہ جن درختون کے بیدانہ ہوجانیکی صلاحیت دیکھی جائیگی اونکا حوالہ اسی مقام پر کردیا جائیگا تاکہ اس ترکیب عام پابندی کے ذریعہ سے بیدانہ اشجار تیار ہوسکین۔

ارباب واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ بعض اثمار ایسے ہین کہ جنکو بیدانہ ہوجانیکی صلاحیت حاصل ہے منجملہ ایسے اثمار کے لیچی بھی ہے اور جو طور لیچی کے بیدانہ بنانے کا ہے وہی [illegible] اثمار کے بھی بیدانہ بنانے کے لئے کافی ہے ترکیب ذیل قابل توجہ ہے

جس پھل کو بیدانہ بنانا ہو اوسکے درخت کی ایک پختہ شاخ کو ایک با[illegible] طول مین وسطاً تیز چاکو کے ذریعہ سے شق کر ڈالنا چاہئے او[illegible] جو کچھ مغز وا[illegible] سے دور ہوسکے دور کر[illegible] کرلیے بعد موضع شگاف کو بستہ کر[illegible] مین آچکا ہے۔ لپیٹنا چاہئے حفاظت کی نظر سے اگر دو چیرہ سے بھی بستہ [illegible]ین تو خوب ہو بہرحال کچھ عرصہ مین اوس شاخ زخم کردہ کا زخم اچھا ہوجائیگا اور جب یہ شاخ پھل لائیگی تو اس شاخ کے پھلون مین سابق کے اعتبار سے بہت چھوٹے تخم پائے جائینگے تب اس شاخ سے

انٹا یا پیوند لیکر ایک نیا درخت تیار کرنا چاہیئے اور جب یہ درخت نو تیار ہو چکے تب اس درخت کی کسی پختہ شاخ کو بطور بالا شق کرکے ترکیب بالا کا معمل ہونا چاہیئے جب اس شاخ سے انٹا یا پیوند لیکر پھر ایک درخت نیا تیار کیا جائیگا تو اس درخت کے پھلون کے تخم نہایت خفیف ہونگے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ تخم نذارد ہو جائین لیکن دو ایکبار اور بھی ایسا کرنے سے یقیناً تخم کا اثر بھی باقی نہین رہیگا۔ بلاشبہہ یہ عجیب ترکیب ہے مگر بے تخمی کی توجیہ اسکے سوائے اور نہین ہو سکتی کہ اِسوجہہ کی کارروائی سے شاخ شق شدہ خستہ ہو جاتی ہے اور تخم جو نسل کی چیز ہے غائب ہو جاتا ہے بعض اہل فرنگ نے بھی توجیہ لکھی ہے واللہ اعلم بالصواب

لیچی مین انٹا باندھنیکا زمانہ ماہ مئی ہے فصل برشکال کے ختم ہوتے انٹا تیار ہو جاتا ہے درخت سے انٹا اوتار کر سایہ مین رکھنا چاہیئے ۔

لیچی کے نصب کرنیکا مناسب ترین زمانہ آخر فصل برشکال ہے جاڑے مین بھی نصب کرتے ہین مگر آخر فصل برشکال کے لیچیان لگائی ہوئی کم ضایع ہوتی ہین ۔ نصب کرنیکے وقت اکثر اشخاص دریون مین گھوڑون کی لید تازہ دیتے ہین اور لید کو لیچی کے واسطے بہترین کھاد سمجھتے ہین مگر لیچی کو چونا اور استخوان سوختہ بھی بہت نافع ہوتا ہے اگر لید کے شامل ان دونون اجزا کو افزود کرلین تو اور بھی بہتر ہو ہر سال درختون کی جڑون مین غلیظ کھاد آم کے درختون کے طور پر دینا چاہیئے ۔ ایام گرما مین درختون کو ہر روز سیراب کرنا چاہیئے گرمیون مین کھاد رقیق نہایت نفع بخش ہوگا جاڑون کے زمانہ مین ہفتہ واری سیرابی کافی ہوگی ان ترکیبون کو ملحوظ رکھنے سے لیچی کے درخت ہر سال حسب مراد بارور ہونگے ۔

واضح ہو کہ اغراض محاصل کے لئے لیچی ایک نہایت نفع خیز میوہ ہے محاصل کی اعتبار سے لیچی کو آم پر بھی فوق ہے ۔

Lan-gan

آش پھل

ہند کا درخت ہے مگر چین اور کوہ چین مین بھی ہوتا ہے اس درخت کو لیچی سے مناسبت ہے ہرچند اسکا پھل کسیقدر شیرین ہوتا ہے مگر لیچی کی لطافت اور عمدگی کو نہین پہونچتا ہے اِس پھل کا رنگ پختگی کی حالت مین بھورا ہوتا ہے اطراف کلکتہ مین اسکے پختہ ہونیکا زمانہ آخر ماہ جون ہے مقدار مین بندوق کے گولی کے برابر ہوتا ہے ہرچند عمدہ پھلون سے نہین ہے تاہم باغ کو اس سے خالی ہونا نہین چاہیئے خاصکر جب کہ باغ بڑا ہو چونکہ اسکو لیچی سے مناسبت ہے جو ترکیبین لیچی کے واسطے مناسب ہین اس درخت کیواسطے بھی درکار ہین شاید اس درخت کو صوبہ بہار مین امبنج کہتے ہین اگر آشپھل اور امبنج ایک شی نہین ہین تو بھی دونون مین مشابہت ضرور ہے امبنج کے لئے بھی وہی ترکیبین جو آشپھل اور لیچی کے لئے درکار ہین کافی متصور ہین۔

Rambautan

رامبوٹان

اس درخت کا وطن ملی[1] (*Malay*) ہے ہرچند یہ بھی لیچی اور آشپھل کے اقسام سے ہے تاہم ہندوستان مین اسکی نصب کرنیکا رواج نہین ہے بلکہ عموماً اہل ہند اِس سے واقف بھی نہین ہین کہتے ہین کہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت کسیوقت مین موجود تھا مگر شاید اب نہین ہے لیکن اس درخت نے وہان بھی پھل نہین دیا

---

[1] ملی (*Malay*) ایک جزیرہ نما اور چند جزایر کا بھی نام ہے جو جزیرہ نما ملی ہے وہ براعظم ایشیا کا ایک جزو ہے اور جو چند جزایر اس نام سے معروف ہین اونمین سے مشہور جزیرہ ہاے بورنیو (*Borneo*) و سیلیبس (*Celebes*) مولکس (*Maluccas*) فیلیپائنس (*Philippines*) ہین۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا اس درخت کے موافق مزاج نہیں ہے بہرحال حضرات شائق اگر سرنو سے اس درخت کا تجربہ فرماوین تو خوب ہو ۔

(Pierardia Supida)

لٹکوا

اس درخت کا وطن ملک برما اور بنگالہ کا مشرقی حصہ ہے سلہٹ مین بھی یہ درخت کثیرالوجود ہے مگر اہل کلکتہ اس سے واقف نہین ہین ۔ یہ درخت بھی لیچی کے اقسام سے ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین یہ درخت پھل لایا تھا وہان کے باغبان اسکے پھل کی بہت تعریف کرتے ہین گو اب یہ درخت وہان موجود نہین ہے آخر جون مین اسکا ثمر پختہ ہوتا ہے اسکا رنگ حالت پختگی مین زرد اور چھلکا لیچی کے برخلاف چکنا ہوتا ہے ۔ ایک تخم کی عوض اسکے پھل مین تین یا چار تخم ہوتے ہین یہ درخت مرطوب جگہون مین بارور ہوسکتا ہے مگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی اسکے نصب کرنیکی طرف توجہ نہین کرتا ہے ۔

(Zizyphus Juguba)

بیر

ہندوستان کا مشہور درخت ہے اس درخت کا قد تیس ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے بیر کا پھل مقداراً ایک چھوٹی گولی سے لیکر بیضہ مرغ تک بڑا اور شکل کے اعتبار سے کوئی مدور اور کوئی بیضاوی ہوتا ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ جب بیر کا پھل مدور ہوگا اوسکا پتا بھی مدور ہوتا ہے ۔ اور جبکا پھل بیضاوی ہوتا ہے اوسکا پتا بھی بیضاوی ہوتا ہے جن صاحبون نے باغبانی کیطرف توجہ کی ہے اس قول کی صحت مین گفتگو نہین کرین گے پھل کا رنگ ابتداے پختگی مین کبھی زرد اور کبھی زرد آمیز سبز ہوتا ہے لیکن جب پختگی ترقی کر جاتی ہے تب اوسکا رنگ یا بالکل سرخ آمیز بھورا ہو جاتا ہے یا کوئی جزو اوسکا سرخ آمیز بھورا ہوکر رہجاتا ہے جو عمدہ اقسام کے بیر ہین اونکے پھل بہت شیرین اور خوش آیند

ہوتے ہین پہل کی جلد نہایت باریک ہوتی ہی اور استخوان یعنے تخم بہت چہوٹا ہوتا ہے ۔ مولف کے گمان مین اس میوے کو بھی بیدانہ ہونیکی صلاحیت حاصل ہے حضرات شایق اگر اسکا تجربہ فرماوین تو خوب ہو بیدانہ بنانی کی ترکیب وہی ہے جو لیچی کے بیان مین مذکور ہو چکی یہ درخت آسن مین پہول دیتا ہے پہول اسکا بہت چہوٹا ہوتا ہے بیر کا درخت کثرت سے پہول لاتا ہے اور چند روز پہول لانیکے بعد چہوٹے چہوٹے سبز پہل کثرت سے شاخون مین نمایان ہونے لگتے ہین اور آخر ماہ سرما مین پختہ ہوکر کہانیکے قابل ہوجاتے ہین بیر کا درخت بہت جلد تیار ہوجاتا ہے نصب کرنیکے بعد اول ہی سال مین چشمہ یا پیوند ہونیکی حالت مین پہول دیتا ہے اور دو سال مین کسیقدر پہل دینے لگتا ہے لیکن بیجو یعنی تخمی بیر کسیقدر دیری سے ثمر لاتا ہے ۔ خوش مزہ ہونیکے علاوہ اس درخت کا پہل اغراض محاصل کی نظر سے بھی بہت نفع خیز متصور ہے اور اس درخت کی لکڑی عمدہ ترین ہیزمی کویلہ پیدا کرتی ہے ۔ یہ درخت پہل لئے جانیکے بعد چہانٹا جاتا ہے ۔ بیر کا درخت تمام سندہستان مین دیکھا جاتا ہے مگر بعض مقام مین اسکی عمدہ قسمین پائی جاتی ہین ۔

کابلی بیر نہایت عمدہ ہوتا ہے ہندوستان مین پہونچکر کسیقدر لطف سے خالی نہین رہتا ہے لاہور مین کابلی نسل کے بیر موجود ہین اور عمدہ پہل پیدا کرتے ہین ۔ رام پور و خالص پور[1] مین بھی عمدہ قسمین موجود ہین یون تو ہر شہر و دیار مین کم و بیش عمدہ قسمین پائی جاتی ہین اور اور تمامی سکنائے ہند اس میوے سے واقف ہین بعض مقام مین لوگ اسے خرما کیطرح خشک کرکے رکھتے ہین اور غیر فصل مین استعمال کرتے ہین لیکن خشک کرنے کے قابل وہی ہوتا ہے جو بڑا و شیرین ہوتا ہے ورنہ کم شیرین ہونیکی صورت مین خشک کہانیکے قابل ہوتا ہے ۔ یہ میوہ بارد ہے اور کسیقدر ثقیل الہضم ہوتا ہے لیکن رفع عطش کرتا ہے حالت ن کہانسی پیدا کرتا ہے نافع محرورین و مضر مبرودین ہے اس میوہ کا مربہ لذیذ او مطبوع ہوتا ہے

---

[1] لکھنو کا ایک محلہ ہے ۱۲

بیر کا تخمی درخت اکثر بڑا پھل پیدا کرتا ہے لازم ہے کہ ارباب شوق چشمہ یا پیوند سے اسکے درخت کو تیار کرین چشمہ یا پیوند کی وہی ترکیب ہے جو امور کلیہ مین بیان ہو چکی ہے چشمہ اور پیوند کے لیے بیج بیر کے اسٹاک (Stock) درکار ہوتے ہین ۔

بیر کی ایک قسم ہوتی ہے جسے جھڑبیر کہتے ہین یہ ایک چھوٹا جنگلی درخت ہوتا ہے اسکا پھل کہانیکے قابل نہین ہوتا اور باغ کے لیے یہ قسم موضوع نہین ہے ۔

Peach
شفتالو

اس درخت کا وطن ملک ایران ہے جہان سے یہ درخت ہندوستان مین پہونچا ہے اب اس ملک مین اسکے درخت بکثرت دیکھے جاتے ہین ۔ اس درخت کا پورا قد بالیدہ ہوکر دو قد آدم بلند ہوتا ہے ہندوستان مین ہرچند شفتالو ایک معروف و مشہور میوہ ہے اور مطبوع خاص وعام ہے تاہم ہندوستان مین یہ میوہ ایسا اچھا نہین ہوتا جیسا کہ ملک ایران مین ۔

اہل عجم کا یہ بیان ہے کہ ولایتی شفتالو کے مقابل مین ہندی شفتالو کوئی لطف نہین رکھتا اس قول کی تصدیق اہل یورپ بھی کرتے ہین ۔ یہ امر کوئی تعجب خیز نہین ہے جس ملک کا جو درخت ہوتا ہے اوسی ملک مین لطف ثمر دکھلاتا ہے ۔ آم ہرچند ایران کے صوبہ مازندران[1] مین ہوتا ہے تاہم ہندوستان کے آم سے کوئی مناسبت نہین رکھتا ہے بہرحال ہندوستان کا شفتالو گو ایران کے شفتالو کے برابر نہ سہی تاہم بحالت موجودہ بھی اسقدر عمدہ میوہ ہے کہ ارباب شوق کے بہت کچھ قابل توجہ ہے ۔ یورپ مین بھی شفتالو ہندوستان کے شفتالو سے بہتر ہوتا ہے عجب نہین کہ ایران اور انگلستان و فرانس کے شفتالو آپس مین ہم رتبہ ہون شکل ثمر کے اعتبار سے ہند مین دو قسم کے شفتالو ہوتے ہین ایک تو گداز

---

[1] آم کو بزبان ترکی لغزک کہتے ہین اور اہل عجم آم سے واقف ہین اور اسی لفظ کو گفتگو اور تحریر مین استعمال کرتے ہین ۔

اور دوسرا مدور جسے چکیا کہتے ہین نوکدار کے چند قسمین ہین بعض انمین ملک ایران سے آئی ہین اور بعض اطراف یورپ سے مولف کو مدور کی صرف دو قسمین معلوم ہین اور ان دونون قسمون کا وطن ملک چین ہے فہرست ذیل لحاظ طلب ہے ۔

نمبر	نام اُردو	نام انگریزی	شکل	کیفیت
١	ہردوئی	Hurdui	نوکدار	یہ درخت ہندوستان کے میدانی حصونمین بخوبی ہوتا ہے
٢	آگرہ	Agra	〃	〃
٣	نواب گنج	Nawabgunge	〃	〃
٤	سیتاپور	Seetapore	〃	〃
٥	سلطانی	Sultanee	〃	〃
٦	پیشور	Peshwar	〃	〃
٧	کنگسٹن	Kingston	〃	〃
٨	رایل جارج	Royal george	〃	〃
٩	ویلنگٹن	Willington	〃	〃
١٠	الگزنڈرا نوبلس	Alexandra noblesse	〃	ہندوستان کے کوہی حصون کیلئے موضوع ہے
١١	بارنگٹن	Barrington	〃	〃
١٢	کابل	Cabul	〃	〃
١٣	ڈاکٹر ہاگ	Dr Hogg	〃	〃
١٤	چینی چکیا	China Chukia	مدور	میدانی حصون کے واسطے موضوع ہے چکیا شفتالو کی چند قسمین مین

واضح ہو کہ شفتالو کی وہ قسمین جو ہندوستان کے کوہی حصون مین بارور ہوتی ہین بہت ہین فہرست بالا مین بخیال اختصار صرف چار قسمون کا ذکر کیا گیا ۔

کوہ نیلگری (Nilgherri Hills) پر سابق مین شفتالو بارور نہ ہوتا تھا مگر اب اہل یورپ اس میوے کو اپنی حکمت عملی سے اس طور پر پیدا کرتے ہین کہ شفتالو کے درخت کو نصف سایہ اور نصف آفتاب مین نصب کرتے ہین یہ طریقہ ولایت کے شفتالو پیدا کرنیکے طریقہ کا ضد ہے کما لایخفی علی الواقفین ۔

شفتالو کی اجراے نسل کا تخم یا چشمہ یا پیوند کے ذریعہ سے ہوتا ہے ۔ تخمی گو کبھی چشمہ اور پیوند کے برابر عمدہ پھل پیدا کرتا ہے مگر ہمیشہ قابل وثوق نہین ہوتا یعنی تخمی پر چشمہ اور پیوند کے برابر تکیہ نہین کیا جا سکتا ہے ۔

شفتالو کا درخت چشمہ کے ذریعہ سے بیشتر تیار ہوتا ہے مگر مولف کے باغون مین پیوندی درخت بھی چند ہین اور چشمہ کے درختون سے قوت اور مثمری مین کسی طور پر کم نہین ہین چشمہ اور پیوند کے تیار کرنیکا وہی طریقہ ہے جو امور کلیہ کے بیان مین مذکور ہو چکا ہے ۔

واضح ہو کہ شفتالو کا درخت جلد بالیدہ ہو کر تیار ہو جاتا ہے اور اوس سے حسب مراد پھل لینے کی ترکیب یہ ہے کہ جب برشکال کی فصل نکل جاوے تب اوسکی شاخین چھانٹ ڈالی جاوین مگر چھانٹنا اوس حالت مین ضروری ہوگا کہ شاخین بہت لمبی ہو گئی ہون اور درخت نے جسماً ترقی کی ہو چھانٹنی کی ضرورت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جب درخت بے انداز جسماً ترقی کر جاتا ہے تب اوسے ثمر دینے کیطرف میلان نہین ہوتا ہے چھانٹ ڈالنے سے وہ مادہ جو شاخون کی ترقی کیطرف صرف ہوتا ہے اوسکا امالہ ثمر کی جانب ہو جاتا ہے بہر حال چھانٹنی کی ضرورت محسوس ہو یا نہ ہو ہر حال مین لازم یہ ہے کہ دو فٹ کے اندازہ سے درخت کے تھالہ کے چارونطرف کی زمین اسطور سے کھودی جاے کہ جڑون کو آسیب نہ پہونچے جڑون کے کھودنے سے اونکا کھلا رکھنا مراد ہے چار یا پانچ ہفتہ تک جڑین کھلی رہین تاکہ اونکی رطوبت ردیہ ہوا لگ کر خشک ہو جاے

ایام مذکور کے منقضی ہوجانے کے بعد نئی خشک مٹی جڑونمین بھرکر اونکو چھپا دینا چاہیے۔ ماہ فروری مین شفتالو کے درخت پہول دینگے جب پہل لگ چوکین تب پہر زمین کو بطور سابق کہود کر اور لید یا گوبر جڑونمین دیکر اونکے تہالون کو درست کردینا چاہیے اور تہالون مین تہوڑا تہوڑا پانی اکثر دینا چاہیے جیون جیون پہل بڑا ہوتا جاوے پانی کا مقدار بھی زیادہ کیا جاے لیکن پہل کے مراد پر آنے کی قریب سیرابی یک قلم موقوف کردینی چاہیے۔ شفتالو کی پیداوار محاصل کے اعتبار سے بھی سودمند ہے۔

(*Nectarine*)

نکٹراین ❊

اس درخت کا وطن بھی ملک ایران ہے مگر ہندوستان مین اسکا درخت کہین کہین دیکھا جاتا ہے کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین یہ درخت تو بالکل معدوم معلوم ہوتا ہے مگر اضلاع مغربی وشمالی اور بھی ملک پنجاب مین قلت کے ساتھہ موجود ہے۔ نکٹراین کا پہل خوش گوار ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ میوہ اقسام شفتالو سے ہے اسلیے اسکے پیداوار کے لیے اون امور کو ملحوظ رکہنا چاہیے جنکا مذکور شفتالو کے بیان مین آچکا ہے۔ نکٹراین کی بہترین قسمین درج ذیل کی جاتی ہین۔

{فہرست اقسام نکٹراین}

نمبر	نام درخت بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	کابل	Cabul	یہ قسم ہندستان کے میدانی حصو نمین بار ور ہو سکتی ہے
۲	کلیرمانٹ	Claremant	کوی حصہ [illegible] کے واسطے موضوع ہے
۳	مرّی	ray	
۴	نیو وہائٹ	ite	
۵	وایلٹ ہاٹیس	lios	

نکٹرائین ہر چند شفتالو سے بہت مشابہہ ہے لیکن اسکو نشوونما صرف کوہی ملکون مین ہوتی ہے مولف نے صوبہ بہار مین نکٹرائین کے درخت کہین نہین دیکھے مگر تجربہ کی نظر سے نکٹرائین کابلی کے درخت اپنے باغونمین لگائے ہین ابھی تک درختون نے پھل نہین دیا ہے مگر سب کے سب شاداب ہین ۔ نہین پھل نہ دینے کی وجہ ظاہرا یہی معلوم ہوتی ہے کہ ابھی پھل دینے کی عمر اونہون نے نہین پائی ہے مگر مولف کو اونکی بارور ہونے کی امید قوی ہے بدینوجہ کہ اطراف پٹنہ کی آب وہوا سے اونکو ابھی تک ضرر نہین پہونچا ہے اور نہ اختلاف آب وہوا سے اونکے متضرر ہونیکا کوئی قرینہ معلوم ہوتا ہے ۔

نکٹرائین کا درخت بسبیل چشمہ تیار ہوتا ہے اور پیوند کے ذریعہ سے بھی تیار کیا جاسکتا ہے مگر مولف کو صرف اسکے چشمہ کا تجربہ ہے ۔

(Apricot) قوبانی

ایپریکاٹ یعنی زردآلو

یہ درخت بھی اقسام شفتالو ونکٹرائین سے ہے اسکے پیداوار کی ترکیبین بھی وہی ہین جو شفتالو کے بیان مین ذکر پاچکین ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت بھی کوہ پسند ہے ۔

تجربہ کاران فرنگ لکھتے ہین کہ ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ نہین ہوتا ہے ہر چند کلکتہ کے سرکاری باغ مین اسکے درخت موجود ہین مگر شاداب نہین ہین اور حسب مراد پھل نہین دیتے ہین ۔ بہ تحقیق مولف صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت کہین کہین ہین اور پھل بھی دیتے ہین مگر پھل ایسے ترشش ہوتے ہین کہ مطبوع نہین معلوم

خت نصب کئے ہین مگر حسب مراد بالیدہ

درخت کو بارور دیکھا ہے ۔

(Espalier) دیوار پر پرورش

ہدا ہو چکی ہے ۔

پہل اسکا ہرچند چاشنی دار ہوتا ہے مگر اسقدر ترش نہین جیسا کہ صوبہ بہار مین گرمیون کے دن مین ملتا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ کوہی زمین اِس میوے کے پیدا وار رہنا کے واسطے درکار ہے میدانی حصون مین اسکا حسب مراد بار ور ہونا دشوار ہے بہترین زردآلو لداخ مین ہوتا ہے اور اطراف شملہ مین لداخ ہی سے لایا گیا ہے اوس ملک مین اسے خوبانی کہتے ہین حالت خشک شدگی مین یہہ میوہ ہندوستان مین آتا ہے اور کثرت سے فروخت ہوتا ہے اسکا خستہ بادام کیطرح ہوتا ہے اور بادام ہی کیطرح روغن دار ہوتا ہے اسکا روغن بھی اوس ملک کے لوگ روغن بادام کیطور پر صرف مین ڈالتے ہین چار برس مین اپریکاٹ کا درخت جوان ہوجاتا ہے - اپریکاٹ کی بعض عمدہ قسمین درج ذیل کیجاتی ہین ـــ

[illegible]	نام درخت بزبان اردو	ایضًا بزبان انگریزی	کیفیت
۱	پیچ اپریکاٹ	Peach apricot	کوہی ملک کے واسطے موضوع ہے میدانی ملک مین کم ہوتا ہے
۲	برسّل	Brussel	"
۳	رومن	The Roman	"
۴	مورپارک	Moor Park	"
۵	کشمیر	Cashmere	"
۶	سنٹ امبروز	Saint ambrose	"

(Prunus domestica)

آلوچہ

یہ بھی انواع شفتالو سے ہے کلکتہ کی سرکاری باغون مین اسکے چند د[illegible] مگر حسب مراد کبھی بار ور نہین ہوتے - دلی میں اسکے د[illegible] اور بار د[illegible]

بھی ہوتے ہین ۔ الآن آلوچہ کی بہترین قسمین سرکاری باغہاے سہارنپور مین موجود ہین اور وہان حسب مراد بارور بھی ہوتے ہین ۔

سہارنپور مین دو قسم کے آلوچے دیکھے جاتے ہین ایک کو سیاہ اور دوسرے کو زرد کہتے ہین ۔ دونون قسمین ہندوستان کے میدانی حصون مین بارور ہونیکی صلاحیت رکھتے ہین ۔ اگر اور کسی وجہ سے بنگالہ مین بارور نہ ہو سکین تو یہ ممکن ہے ورنہ درحقیقت یہ دونون قسمین کوہی زمین کی طلبگار نہین ہین ۔ چونکہ آلوچہ نہایت عمدہ میوہ ہے ارباب شوق کو لازم ہے کہ اسکی تربیت و پرورش کیطرف توجہ فرماوین ۔ جو ترکیبین شفتالو کی پرورش اور بارور کرنیکے واسطے سابق مین درج ہو چکی ہین آلوچہ کے لئے بھی کافی متصور ہین بہ تجربہ مولف سیاہ اور زرد دونون قسم کے آلوچے صوبہ بہار مین شاداب رہتی ہین ۔

Bokhara Plum

آلو بخارا

یہ درخت ہندوستان کے اکثر حصون مین دیکھا جاتا ہے لکھنو آگرہ دلّی اور تمام پنجاب مین اسکے درخت کثرت سے موجود ہین اور حسب مراد بارور بھی ہوتے ہین صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت کثیر الوجود ہین اور خوب پھل لاتے ہین کابل سے جو آلو بخارا آتا ہے اوسکے برابر ہندوستانی آلو بخارا نہین ہوتا اسپر بھی ہم لوگ سکناے قصبہ کو آلو بخارا کی پرورش و تربیت کیطرف توجہ لازم ہے کابل کی آمد پر تکیہ نہین کرنا چاہئے ملکی آلو بخارا سے نہایت عمدہ مربّٰی تیار ہوتا ہے اور دوائً بھی اسکا استعمال بکثرت ہوتا ہے آلو بخارا کی پرورش کی ترکیب وہی ہے جو شفتالو کے بیان مین ذکر پا چکی ہے آلو بخارے کا درخت چشمہ اور بھی پیوند کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے ۔

مولف کو ان دونون طریقون کی نسبت تجربہ ذاتی حاصل ہے ۔ اغراض محاصل کے لئے آلو بخارا کی پیداوار نہایت نفع بخش متصور ہے ۔

Green gage

گرین گیج (گرگانی)

یہ درخت بھی انواع شفتالو سے ہے اسکا وطن ایران ہے اس درخت کے بالیدہ ہونیکے واسطے کوہی زمین درکار ہے ہندوستان کے میدانی حصون مین ایک خاص قسم کی گرین گیج کے سوا اس درخت کی اور کوئی قسم نشو و نما نہین پکڑتی ہے مولف کو اس ایک قسم کی نسبت تجربہ ذاتی حاصل ہے اس خاص قسم کو کابل کہتے ہین جیساکہ نقشہ ذیل مین مندرج ہوتا ہے ۔

نمبر	نام قسم بزبان اردو	نام بزبان انگریزی	کیفیت
۱	کابل	Cabul	ہندوستان کے میدانی حصونمین بارور ہوسکتے ہین اسکے واسطے کوہی زمین درکار ہے ۔
۲	برٹھی	Braky	
۳	گوتھری	Guthrie	״

گرین گیج نہایت خوش آیند اور لذیذ میوہ ہوتا ہے بہ نظر تجربہ اگر ہمارے بہاری احباب اس درخت کی پرورش کی طرف کوشش فرماوین تو خوب ہو ۔ پرورش کی ترکیب وہی ہے جو شفتالو کے بیان مین مذکور ہو چکی ہے ۔

Cherry

چیری

اسکا درخت کسیقدر بلند ہوتا ہے ہندوستان کے کوہی حصونمین پایا جاتا ہے ملک کشمیر مین

[illegible] یہ درخت حالت استادگی مین پرورش پا سکتا ہے اور بھی [illegible]

بھی بارور ہوتا ہے مولف نے شملہ مین اسکے درخت دیکھے ہین۔ کسولی کے باغون مین بھی موجود ہین ان پہاڑی مقامون مین بے تکلف یہ درخت نشو و نما پکڑتا ہے بلکہ اس بات کی تحقیق ہوئی ہے کہ جو قسمین شملہ اور کسولی مین موجود ہین اونکا وطن بھی شملہ اور کسولی ہے کہین باہر سے وہ قسمین نہین منگائی گئی ہین بقرینہ غالب کشمیر والی قسم بھی شملہ مین موجود ہے لیکن ہندوستان کے میدانی حصون مین ابھی تک اس درخت نے رواج نہین پایا ہے عدم رواج کا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے میدانی حصے اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین لیکن تعجب ہے کہ کوہی مقامون مین صرف چیری کے دو تین قسمین دیکھی جاتی ہین جب دو تین قسمین پائی جاتی ہین تو بخوبی ممکن ہے کہ بہت سی عمدہ قسمین جو انگلستان مین مشہور اور موجود ہین اگر شملہ اور کسولی مین انگلستان سے منگا کر نصب کیجاوین تو یقین ہے کہ بلا تکلف بالیدہ ہون اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ بہ تحقیق جارج گلینی (George Glenny) صاحب مترجم تصنیف ام ڈی بریول (Mr. Du Breuil) صاحب فرانسیسی چیری کی اقسام جنکی زراعت انگلستان مین ہوتی ہے اسّی عدد سے کم نہونگی انمین سے اعلیٰ قسمین بھی بیس ۲۰ یا تیس ۳۰ سے کم نہ ہونگی ان اعلیٰ اقسام سے می ڈیوک (May Duke) موریلا (Morella) بیگارین (Bigarrean) ڈوٹن (Dowton) وغیرہ ہین کارٹر اینڈ کو (Carter & Co) تجار لندن جو درختون کا کاروبار کرتے ہین بوقت درخواست ارباب شوق کے پاس اقسام چیری کے درخت ارسال کرسکتے ہین۔ چیری کے

ص چڑھایا جا سکتا ہے دیکھو لت والے آم کی بحث جو سابق مین درج کتاب ہذا ہو چکی ہے ۱۲

ملہ کتاب کا نام فروٹ ٹریز (Fruit Trees) ہے ۱۲

درخت کی لکڑی باجے کے مصرف کے لیے نہایت مناسب ہوتی ہے آسکے پھل سے اہل ولایت شراب بھی تیار کرتے ہین ۔

(Quince)

بھی بہی

اس میوے کے درخت دِلّی و پنجاب مین اکثر دیکھے جاتے ہین لاہور مین یہ میوہ آخر جون یا جولائی مین پختہ ہوتا ہے مگر وہان سواے مربّے کے کسی دوسرے مصرف کا نہین ہوتا ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت بہت عرصہ سے ہے لیکن بقرینہ غالب ابھی تک بارور نہین ہوا ہے ۔ بعلم مولف صوبہ بہار مین کہین اسکا درخت نہین ہے ڈاکٹر رڈل (Dr Riddell) کہتے ہین کہ ستارا مین یہ میوہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا درخت پوتا مین بھی ہے ۔ سوا اسکے اور بھی ہندوستان کے بعض حصون مین دیکھا جاتا ہے ۔ مگر سواے پھول کے کہین پھل نہین لاتا ہے اگرچہ یہہ میوہ کوہی ہے مگر ہندوستان کے کوہی مقامون مین بھی اس میوہ کا ذایقہ خوشگوار نہین ہوتا ہے ۔ مولف نے اس میوہ کو شملہ مین ذایقہ کیا ہے بدانست مولف وہان بھی سواے مربّے وغیرہ کے اسکا مصرف کچھ اور نہین معلوم ہوا ایران مین یہہ میوہ نہایت لذید اور خوشگوار ہوتا ہے ۔ اہل عجم اس میوہ کی بہت تعریف کرتے ہین نہین معلوم کہ یہہ میوہ جو ہندوستان کے کوہی حصون مین پیدا ہوتا ہے ملک ایران سے آیا ہے یا خود ہندوستان کا پھل ہے اگر ایران سے آیا ہے تو بیشک تقاضاے آب و ہواے ہندوستان سے ایسا خراب ہوگیا ہے اور اگر خود اس ملک کا ہے تو اپنی حالت طبعی پر ہے ۔ اِسصورت مین ارباب شوق کو لازم ہے کہ نئے درخت ایران سے منگا کر کوہی مقامون مین ایرانی بہی کا تجربہ کرین ۔ قرینہ غالب یہی ہے کہ ایرانی بہی کا

درخت بدطعم میوہ پیدا نہین کریگا۔

بہی کا درخت قلم کے ذریعہ سے جلد تیار ہوتا ہے قلم کی ترکیب امور کلیہ مین مذکور ہو چکی ہے۔

(Apple)

سیب[1]

اس میوہ کی بہت قسمین ہین اور اکثر قسمین صرف کوہی مقامون مین پھل لاتی ہین مگر ہندوستان کے میدانی حصونمین بھی بعض ثمر ہوتی ہین۔ حیدرآباد و اطراف مظفرپور ضلع ترہت وچھوٹا ناگپور مین سیب کے درخت انگریزون نے بہ نظر تجربہ نصب کئے تھے اور درخت حسب مراد بارور بھی ہوئے تھے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ میرے باغ مین بمقام فیروزپور سیب کا ایک درخت تھا جو حسب مراد بارور ہوتا تھا مجھے ایسا بھی معلوم ہوا ہے کہ ضلع پٹنہ مین ایک رئیس نے اپنے باغ مین کچھ سیب کے درخت نصب کئے تھے جو حسب مراد پھل لاتے تھے۔ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین سیب کے درخت امریکہ سے لاکر لگائے گئے ہین لیکن پھول کے سوا کبھی پھل نہ لائے بہرحال تمام حالات پر لحاظ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بعض میدانی حصون مین اس میوہ کی کاشت سرسبزی کے ساتھ عمل مین آسکتی ہے یہی راے فرمنجر صاحب ([illegible]) کی ہے انگلستان اور ایران مین یہ میوہ حد درجہ خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے۔ ایسا ہندوستان مین پیدا ہونا دشوار ہے۔

اس میوے کے اقسام بہت ہین محققین یورپ لکھتے ہین کہ وقت تحقیق سیب کی پانچ سو قسمین پائی گئی ہین ہندوستان مین بھی بہت قسمین موجود ہین نقشۂ ذیل مین بعض قسمون کے نام مثالاً درج کئے جاتے ہین۔

---

[1] یہ درخت حالت ایستادگی اور بھی لت یعنے بیل کے طور پر پرورش پا سکتا ہے دیکھو لت والے آم کی بحث جو سابق مین درج کتاب ہذا ہو چکی ہے۔

نمبر	نام قسم بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	کریب	Crab	یہہ قسم ہندستانکے میدانی حصونمین بارور ہوتی ہے
۲	ربسٹن	Ribston Pippin	کوہی حصون کے لئی مخصوص ہے
۳	اسکارلٹ پیرمین	Scarlet Pear-main	״
۴	ڈچ مگنن	Dutch Mignan	״

اگر آب و ہوا اور زمین مناسب ہو تو سیب کا درخت ایک عرصہ دراز تک قایم رہ سکتا ہے چنانچہ لفٹنٹ آف پاگسن ([illegible]) لکہتے ہین کہ سیب کا درخت دو سو برس تک پہل دینے کے قابل رہتا ہے ۔

ہندوستان مین بیشتر دابے کے ذریعہ سے سیب کا درخت تیار کیا جاتا ہے مگر قلم کے ذریعہ سے بہی تیار ہوتا ہے لیکن قلم کے ذریعہ سے تیار کرنا ہو تو بماہ جنوری یا فروری تر زمین مین حسب معمول سیب کی پختہ شاخ قلم کر کے نصب کرنا چاہئے اور اگر پیوند لینا ہو تو ماہ مارچ مین اسکا سامان کرنا چاہئے دابہ قلم اور پیوند کی ترکیبین امور کلیہ مین ذکر پا چکی ہین ۔

درخت سیب کی تقویت و تغذیہ کے لئے لازم ہے کہ ایام سرما مین اس درخت کی جڑ کی مٹی کہود کر لگائی جاے اور کچہہ روز دن تک اوسکی جڑ کہلی ہوی چہوڑ دی جاوے بعد ازان نئی مٹی اور کہاد جڑون مین ڈالدی جاے کہاد حسب مزاج ملک دینا چاہئے لیکن کسیقدر اگر آہک اور سفوف استخوان کا جزو شامل ہو تو بہتر ہے پہل لگنے کے بعد ہفتہ وار اندازہ کے ساتہہ سیرابی درکار ہے لیکن جب پہل پکنے پر آوے تب سیرابی یک قلم موقوف کر دینی چاہئے ۔

ناشپاتی

اس میوہ کا درخت ہندوستان کے اکثر حصون مین دیکہا جاتا ہے کہ

پہل چہوٹا اور کہین بڑا ہوتا ہے مگر کرختگی سے اسکا مغز کہین بہی خالی نہین ہوتا ہے۔ ایران اور انگلستان مین یہہ میوہ ایسا عمدہ اور لطیف ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کی شیرینی کے علاوہ اس پہل کا اندرونی حصہ غایت نرمی کے باعث منہ مین فوراً گہل جاتا ہے —

واقعی یہ ہے کہ ہندوستان کی ناشپاتی عام اس سے کہ کوہی ہو یا میدانی مربّے اور ترکاری کے سوای میوے کیطرح دسترخوان کے قابل نہین ہوتی ہے۔ پٹنہ مین ناشپاتی کم ہوتی ہے مگر ضلع ترہت مین کثرت سے ہوتی ہے اور پٹنہ کے اعتبار سے اچھی بہی ہوتی ہے مگر اسقدر اچھی نہین ہوتی ہے جیساکہ دلّی و سہارنپور وغیرہ سے آتی ہے اس پر بہی دلّی اور سہارنپور کی ناشپاتی اون لوگون کے سامنے جو ایران گئے ہین اور وہان اس میوہ کو ذایقہ کر چکے ہین کوئی حقیقت نہین رکہتی میرے ایک عجمی دوست نے مجہہ سے یہہ نقل کہی کہ جب ہم ایران سے دلّی پہونچے تو دلّی کے چوک مین ناشپاتی کے بڑے بڑے دانے بکتے دیکہے ان دانون کو دیکہکر وطن یاد آگیا فوراً ہم نے بہت سے دانے خرید کئے اور سمجہے کہ آج میوۂ وطن کا ذایقہ نصیب ہوگا مگر جب ذایقہ کی نوبت آئی تب مجہے اوسوقت جو مایوسی نصیب ہوئی بیان سے باہر ہے۔ مولف نے پنجور کے باغ مین جو شملہ کی راہ مین واقع ہے بہت درخت ناشپاتی کے پہلون سے لدے ہوئے دیکہے تہے اور شملہ مین بہی ناشپاتی کے بڑے بڑے دانے نظر سے گذرے اور اونکے ذایقہ کی نوبت بہی پہونچی ہرچند یہ کوہی ناشپاتیان ہمارے پٹنہ اور ترہت کی ناشپاتیون سے بمراحل بہتر تہین تاہم ایسی نہین کہ مولف اونکو اونکی شہرت کے برابر عمدہ اور نفیس میوہ سمجہتا۔

میوہ ہرچند سیب سے مناسبت رکہتا ہے تاہم مدت بارآوری کے اعتبار سے بطیٔ الثمر ہے ع اف پاگسن صاحب ([illegible]) لکہتے ہین کہ ناشپاتی کا درخت سات یا آٹہہ کے بغیر پہل نہین دیتا ہے پٹنہ مین شاید بارہ برس کے بغیر ثمر نہین ہوتا ہے

چنانچہ مولف کا تجربہ ذاتی بھی ایسا ہی ہے اس توقف کی وجہ یہی ہے کہ ضلع پٹنہ کی زمین ناشپاتی کے واسطے مناسب نہین ہے ضلع ترہت مین جو پٹنہ کے اعتبار سے زیادہ مرطوب ہے سات آٹھہ برس مین ناشپاتی کا درخت ثمر لاتا ہے کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اس میوہ کے درخت ہین مگر مثمر نہین ہوتے صرف پھول دیکر رہ جاتے ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ملک کا مجرد مرطوب ہونا بھی ناشپاتی کی بالیدگی اور بارآوری کے واسطے کافی نہین ہے ۔

ناشپاتی کے درخت کا اجرای نسل بہ تحقیق لفٹنٹ موصوف تخم و داب و قلم و چشمہ و پیوند کے ذریعہ سے ہوتا ہے ۔

ناشپاتی کے تقویت و تغذیہ کا وہی طریقہ ہے جو سیب کے بیان مین مذکور ہوا ۔

جب تک درخت جوان نہولے اوسے چھانٹنا نہین چاہیے اگر شاخین بہت ہو جاوین تو موقع موقع سے ایسی شاخین جو ایک دوسرے کے نمو مین خلل لانیکو ہون تجویز کر کے تراشنی چاہیے ۔

ناشپاتی کے چھانٹنے کا زمانہ ماہ مارچ ہے مگر مسٹر نایٹ ([illegible]) کی راے مین جولائی کا مہینا مناسب تر ہے ۔ بدانست مولف تقاضاے آب و ہواے ملک کو خیال کر کے چھانٹنے کا زمانہ تجویز کرنا چاہیے ۔

ناشپاتی کی بہت قسمین ہین سب قسمون کو ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت نہین ہے ۔ بہ تحقیق اہل فرنگ اس میوہ کی ایسی دو سو عمدہ قسمین موجود ہین جو مختلف زمانون مین پختہ ہوتی ہین بہ نظر اختصار صرف چند ضروری قسمین مندرج ذیل ہوتی ہین ۔

نمبر شماری	نام قسم بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	ناشپاتی چینی	China Pear	یہہ قسم ہندوستان کی میدانی حصو نمین بارور ہوتی ہے

٢	ناشپاتی بھوٹانی	Bhootan Pear	〃
٣	جارگونل	Jargonelle	اسکے واسطے کوہی زمین درکار ہے
۴	فلیمش بیوٹی	Flemish beauty	〃
۵	سنٹ جرمین	St Germain	〃
٦	والڈنگ	Walding	〃
٧	مسکڈل	Muscaddle	〃
٨	برڈائی	Beurredie	〃
٩	ایسٹر بر	Easter Beurre	〃

(Eriobotrya Japonica)

لوکاٹ

اس درخت کا وطن ملک چین وجاپان ہے یہ درخت خوش جمال اور خوش قد ہوتا ہے اور اسکے پھل چند عدد ایک گچھی مین لچھی کیطرح شاخون سے آویزان رہتے ہین پھل کا رنگ کبھی ہلکا اور کبھی گہرا زرد ہوتا ہے بعض درخت کے پھل بڑے اور بعض کے چھوٹے کوئی چاشنی دار شیرین اور کوئی محض ترش ہوتا ہے۔ بعض کا تخم بڑا اور بعض کا چھوٹا ہوتا ہے۔ ہر پھل مین دو یا تین سخت تخم ہوتے ہین درخت پروردہ کا پھل بلاشبہ لذیذ ہوتا ہے۔ ہندوستان مین تقاضاے آب وہوا سے کہین مارچ کہین اپریل اور کہین مئی کے مہینے مین یہہ میوہ پختہ ہوتا ہے اس میوے سے مربّے اور اچار بھی بناتے ہین گو علی العموم اس سے ایسی چیزین کم بنائی جاتی ہین اسکا پھل عموماً لیچو کے پھل سے چھوٹا ہوتا ہے مگر لیچو کے پھل سی صورت و شباہت مین یہ میوہ کسی قسم کی مناسبت نہین رکھتا ہے اس میوہ کے اوپر پتلا باریک چھڑا رہتا ہے۔

فرنجر (Firminger [illegible]) صاحب کہتے ہین کہ لوکاٹ کا درخت دو بار پھول دیتا ہے۔ ایک بار اگست کے مہینے مین اور بار ثانی نومبر مین صرف بار ثانی کے پھول سے پھل پیدا ہوتا ہے پھول مین کسیقدر بو بائی اور سفیدی ہوتی ہے جب درخت مین پھل لگ کر کچھ بڑے ہون تب اس درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو اوسکو کہاد رقیق بھی جسکا نسخہ آم کے بیان مین ذکر پا چکا ہے کبھی کبھی دینا چاہیے اس ترکیب سے اسکا پھل بڑا اور خوش مزہ اوترتا ہے۔

اس درخت کو حتی الامکان چھانٹنا نہین چاہیے اگر کوئی بیموقع شاخ ہو تو علحدہ کرنا امر مجبوری ہے۔ لوکاٹ کا درخت تخم اور پیوند کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

تخمی سے پیوندی بہتر ہوتا ہے۔ پیوند کی وہی ترکیب ہے جو آم کے پیوند کی ہے۔

آشام مین لوکاٹ کا درخت بہت بلند ہوتا ہے۔ فرنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے شہر گوہٹی مین لوکاٹ کا درخت عظیم الشان دیکھا تھا مگر وہ باروَر نہین ہوتا تھا۔

بدانست مولف اس ملک مین یعنے صوبہ بہار مین اگر کوئی درخت جسًّا بہت ترقی کر جاے اور باروَر نہو تو کسیقدر جاڑے کے زمانہ مین چھانٹنا خالی از نفع نہوگا مگر چھانٹنے کے وقت اس بات کا لحاظ درکار ہے کہ سال گذشتہ کی جو نئی شاخین ہین وہ نہ تراشی جاوین بدینوجہ کہ ایسی ہی شاخین پھول دیکر پھل لاتی ہین۔

چونکہ یہ میوہ ایام گرما مین پختہ ہوتا ہے اور اسکا مزاج بھی بارد ہے اسلیے اسی موسم مین اسکا استعمال اکثر فائدہ بخش ہوتا ہے اسکی چاشنی صفرا شکن ہوتی ہے اور صفراوی مزاجون کو موافق مزاج ہوتی ہے۔

اقسام طرح کی کہادین جو آم وغیرہ کے لیے بیان ہوئی ہین اگر اس درخت کی جڑون مین ماہ فروری مین دی جاوین تو بہت کچھ نفع بخش ہو سکتی ہین۔

استحفاظ اثمار کی نظر سے درختون پر جال ڈالنا مناسب ہوتا ہے اکثر طیور لوکاٹ کے

پہلوں کو ضائع کر ڈالتی ہین ۔

Mammee Apple

مامی ایپل

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی ہے ۔ ڈاکٹر لنڈلی (Lindley صاحب) اس میوہ کے نسبت کہتے ہین کہ اسکی شکل بڑے سرخ رنگ کے سیب کی سی ہوتی ہے اسکا پوست بالا گندہ اور مضبوط ہوتا ہے مگر چہوڑانے سے آسانی سے علحدہ ہوجاتا ہے پوست زیرین نہایت باریک اور مغز سے پیوستہ رہتا ہے اس پوست کو مغز میوہ کے ذایقہ کرنیکے قبل دفع کرنا چاہیے ورنہ ذایقہ کرنیکے بعد پوست کی تلخی منہ مین رہجاتی ہے اس میوہ کے درمیان مین دو یا تین تخم ہوتے ہین حالت پختگی مین اسکے مغز کا رنگ خوبانی کیطرح گہرا زرد ہوتا ہے اس میوہ مین بڑی بویائی ہوتی ہے اور ایک خاص طرحکی عمدہ لذت پائی جاتی ہے ۔

اس میوہ کو بیر وغیرہ کے طور پر کسی چیز کی آمیزش کے بغیر کہاتے ہین اور کبھی چینی اور شراب بھی اسکی قاشونمین ملاکر استعمال کرتے ہین ۔ اس میوہ سے مربے بھی تیار کیا جاتا ہے ۔

مسٹر فوسنجر لکھتے ہین کہ مامی ایپل کا درخت بہت کشیدہ قامت ہوتا ہے ۔

اور اسکی لکڑی عمارت کے کام کے قابل ہوتی ہے ۔

صاحب موصوف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت عرصہ گذرا کہ اس میوہ کا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین نصب کیا گیا تھا ہرچند پہول دیا گیا مگر کبھی بار ور نہوا

Mangasteen

منگاسٹین

اس درخت کا وطن جزایر ملی (Malay Islands) ہے ہرچند اسکے درخت کلکتہ کے

باغون مین نصب کئے گئے مگر کبھی بارور نہین ہوے مولف نے اسکے درخت اطراف پٹنہ مین لگائے مگر ناموافقت آب و ہوا سے بالیدہ نہوے اسوقت جو موجود ہین اون پر مردنی نمود ہے ۔ باروری تو درکنار اونکی زندگی دشوار معلوم ہوتی ہے مگر شہر پٹنہ مین ایک مالی کے باغمین اسکا درخت چار سالہ موجود ہے ۔ یہہ درخت نہایت شاداب ہے اور جسطور سے بالیدہ ہوتا جاتا ہے اوس سے یہہ امید کیجاتی ہے کہ اگر بارور نہو تو بھی شادابی کے ساتھ زندہ رہکر حالت جوانی کو پہونچیگا ۔ اور اگر بارور بھی ہو تو عجب نہین ہے کسواسطے کہ فرمنجر صاحب کہتے ہین کہ مجھہ سے آر سولانو (R. Salana) صاحب نے (جنکی بڑی زمینداری کی وجہ سے اونکے نام سے تمام سکناے آرہ و تمامی ضلع شاہ آباد واقف ہین) بہ اطمینان تمام کہا ہے کہ میرے ضلع شاہ آباد کے باغ مین منجملہ تین درخت مگاسٹن کے ایک درخت بارور ہوتا ہے اگر ضلع شاہ آباد مین اس میوہ کا درخت بارور ہوا ہے تو عجب نہین کہ ضلع پٹنہ مین بھی جو ضلع شاہ آباد کا محض جواری ضلع ہے یہہ درخت بھی جسکا تذکرہ مولف نے بالا مین کیا ہے اپنے وقت مین بارور ہو بہر حال ارباب شوق سے امید کیجاتی ہے کہ اس عمدہ درخت کے نصب کرنیکی طرف امتحاناً توجہ فرماوینگے ۔ اور واقعی یہہ ہے کہ اگر اس عمدہ میوہ کا درخت ہمارے صوبہ بہار مین بالیدہ اور بارور ہوسکے تو کمال جاے شادمانی ہے ۔

اس میوہ کی عمدگی کی نسبت ڈان (Don) کا یہہ قول ہے کہ اس میوہ سے لذیذ تر کوئی میوہ دنیا مین نہین ہے ۔ مولف کو اگر اس قول سے تمام تر اتفاق نہین ہے تو بھی اتنا تو اعتراف ضرور ہے کہ یہہ میوہ اعلیٰ درجہ کی عمدگی رکھتا ہے ۔ کہتے ہین کہ اس میوہ کا لطف تب ہی معلوم ہوتا ہے جب اوسکو وطنی ملک مین اوسے ذایقہ کرتے ہین ۔ درخت کا تازہ ٹوٹا ہوا پھل ذایقۂ خاص رکھتا ہے ۔ انگور اور اسٹابری دونون کا مجموعی مزا اس میوہ مین پایا جاتا ہے ۔ حالت تازگی مین جو کیفیت اسکی ہو اوس سے مولف بیخبر ہے مگر کبھی کبھی یہہ میوہ جو کلکتہ مین جہاز کے ذریعہ سے آتا ہے البتہ لطف سے خالی نہین پایا جاتا ہے

پہل کی مقدار اوسط درجہ کے سیب کی برابر ہوتی ہے اسکی جلد کسیقدر گندہ لیکن نہایت مسطح ہوتی ہے اور تہ جلد بغایت نرم سفید شفاف اور خوشگوار مغز پایا جاتا ہے

یہہ درخت چہانٹنے کا محتاج نہین معلوم ہوتا ہے بہ نظر پرورش درخت خشک مچھلی کا سفوف کسیقدر آمیزش آہک کے ساتھہ خالی از نفع نہوگا

واضح ہو کہ اقسام طور کی کہادین جو آم کو نافع ہوتی ہین بڑے بڑے درختون کو عموماً فائدہ پہونچاتی ہین ۔ ارباب شوق منگاسٹن کے درخت کے لئے بہی اون کہادون کو بلاخوف وخطر استعمال فرما سکتے ہین ۔

Cowa mangasteen

کوامنگاسٹن

اس درخت کا وطن ہندوستان جنوبی ہے ہندوستان کے اور کسی حصہ مین یہہ درخت نہین دیکہا جاتا ہے اس میوہ کا درخت نہایت خوش جمال ہوتا ہے پتے کثیر اور عریض ہوتے ہین اسکا پہل شکل و مقدار مین نارنگی کے برابر اور رنگ مین سُرخی آمیز بہوری خوبانی یعنے اپریکاٹ کیطرح ہوتا ہے اگر اس پہل مین کسیقدر ترشی ہوتی تو نہایت لذیذ ہوتا بہرحال اسکا مربہ خوب ہوتا ہے کوامنگاسٹن کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے اور ہر پہل کے درمیان تخم بکثرت ہوتے ہین ۔ اور اسکی تخم کی ساخت ریشہ دار ہوتی ہے ۔

اس درخت کی پرورش کے واسطے اگر آم کی کہاد استعمال کی جائے تو خالی از نفع نہوگا ۔

Xanthochymus Pictorius

تومل

یہہ درخت بہی ہندی وطن ہے قد مین چالیس فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکی شکل خوبصورت اور خوشنما ہوتی ہے دیکہنے مین تومل کا پہل جو کوے کے برابر ہوتا ہے نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے

پھل کی جلد مسطح اور چکیلی زرد رنگ ہوتی ہے۔ یہہ پھل اگر ترش نہوتا تو خوب ہوتا اسکے حد درجہ کی ترشی اس پھل کے تمام لطف کو ضائع کر ڈالتی ہے فرمنجر (Rd Firminger) صاحب لکھتے ہین کہ مربّے بنانے پر بھی اس پھل کی ترشی زائل نہین ہوتی۔ اگر تربیت و پرورش کے ذریعہ سے یہہ درخت شیرین پھل پیدا کر سکے تو ایسی حالت مین یہہ درخت اور عمدہ مثمر درختونکے برابر تصور کیا جاسکتا ہے۔

تومل کا پھل نصف ستمبر مین مراد پر آنے لگتا ہے اگر اسوقت مین اسکے پھلون کی حفاظت کافی نہ کیجاے تو بڑی چمگاڈرین اسے ضائع کر ڈالتی ہین۔

Calypaccian Longifolium

ونڈی

اسکا درخت دکھن مین کثیر الوجود ہے بنگالہ مین دو تین درخت کے سوا جو اطراف کلکتہ مین موجود ہین اور کہین نہین دیکھے جاتے ہین اس درخت کا قد چھوٹا مگر خوش جمال ہوتا ہے اور پتے خوشنما اور سبز رنگ ہوتے ہین اسکا پھل تخم اوک[لہ] کے برابر ہوتا ہے اور یہہ پھل برائے خود تخم ہوتا ہے یعنی اسکے تخم اور جلد کے درمیان محض خفیف سا مغز رہتا ہے جسمین عرق گلاب کی سی کسیقدر بو پائی جاتی ہے واقعی یہہ پھل کوئی کھانیکی چیز نہین ہے گو بعض اشخاص اسکو بہت پسند کرتے ہین وسط مئی مین یہہ میوہ پختہ ہونے لگتا ہے اور اسکا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

Star apple

اسٹار ایپل

اس درخت کا وطن ملک امریکہ ہے اسکا پھل بڑے سیب کے برابر ہوتا ہے۔ پھل کے اندرونی خانے ہوتے ہین ہر خانے مین ایک تخم ہوتا ہے ہر تخم کے چارونطرف نہایت

[لہ] اوک ملک انگلستان کا ایک بڑا درخت ہے جسکی لکڑی سے اہل فرنگ جہاز بناتے ہین یہہ درخت طویل ہوتا ہے وارو ک شایر (Warwic Shire) مین ایک درخت ہے جسکی عمر تین ہزار سال کہتے ہین۔

شیرین اور خوشگوار مغز لپٹا ہوا رہتا ہے۔ فرمنجر (Firminger) صاحب لکھتے ہین کہ جو درخت کہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسٹار ایپل کے نام سے مشہور ہی وہ کوئی اور درخت ہی کسواسطے کہ اوسکا پھل کرونڈے کے برابر ہوتا ہے اور ذایقہ مین پھیکا محسوس ہوتا ہے لیکن جب اوسکے پھلونکو خشک کرکے رکھتے ہین تو اونکا مزا خشک چیری کے طور کا ہو جاتا ہے یہہ بیان ڈیمسن اسٹار ایپل (Damson star apple) کے حالات سی تطابق رکھتا ہے اور درخت مذکورۂ بالا سے بالکل بے سروکار ہے یہہ میوہ نصف فروری مین پختہ ہوتا ہے۔

دونون قسمون کے اسٹار ایپل کے پتے نہایت خوشنما ہوتے ہین اور انکے درخت زینت مکان و باغ کی نظر سے لگائے جاتے ہین۔ اسکے پتے کے آخر کا حصہ چمکیلا سونہرا رنگ ہوتا ہے اسواسطے اس درخت کا نام اسٹار ایپل ہوا انگریزی مین اسٹار ستارہ کو اور ایپل سیب کو کہتے ہین۔

(Mamee sapota)

مامی سپاٹو

اس درخت کا وطن امریکۂ جنوبی اور بھی چند جزائر امریکہ ہے ان مقامون مین اس درخت کو بکثرت پرورش کرتے ہین اس درخت کا پھل بیضاوی شکل بزرگ مقدار اور بھورا رنگ ہوتا ہے پھل کی جلد کھُردری ہوتی ہے تہ جلد نہایت شیرین اور لذیذ مغز مربّے یا جیلی کیطرح موجود رہتا ہے یہہ میوہ بیحد لذیذ ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہندوستان مین اس میوے کے پیدا کرنیکی طرف کسیکو میلان نہوا بقول ڈاکٹر وائٹ (Dr. Voight) اس میوہ کا درخت سنہ ۱۸۰۰ع مین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین نصب کیا گیا تھا مگر سنہ ۱۸۱۲ع تک باردار نہوا تھا اور اب موجود نہین ہے ارباب شوق کو لازم ہے کہ اس عمدہ میوہ دار درخت کی نسبت کچھہ تجربہ حاصل کرین۔

Sapota

سپاٹو

اس درخت کا جمیکا[1] (*Jamaica*) وطن ہے اسکا قد درخت لیچو کے قریب قریب بلند ہوتا ہے۔ اسکے پتے خوبصورت اور سایہ دار ہوتے ہین خوش جمال ہونیکے باعث یہ درخت زینت باغ و بُستان متصور ہے۔ پیداوار ثمر کے اعتبار سے جسقدر محبوب و مطبوع سمجھا جاوی بجا ہے اسکا پہل اوسط درجہ کے گولے کے برابر بہورا رنگ ہوتا ہے۔ جلد نازک اور باریک ہوتی ہے۔ مغز کا رنگ بھی بہورا ہوتا ہے۔ تخم سیاہ رنگ ہوتے ہین۔ لذت و ذائقہ کے اعتبار سے واقعی یہہ میوہ فرد ہے۔ مولف کو یہہ میوہ حد درجہ مطبوع ہے اور تمامی ارباب شوق جو اس میوہ سے مطلع ہین اسکی اعلیٰ درجہ کی خوش ذائقگی اور عمدگی سے تمام تر اعتراف رکہتے ہین۔ مولف نے اسکی غایت عمدگی کے خیال سے چند درخت اپنے باغون مین لگائے ہین۔ ایام گرما مین یہہ میوہ عجب لطف دکہلاتا ہے۔ اسکی خنکی دفع حرارت کرتی ہے اور دل کو عجب طرح کی ٹھنڈک پہونچاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ملک بنگالہ کے سوا اس میوہ کے درخت ہندوستان کے اور حصون مین کمتر دیکھے جاتے ہین اطراف کلکتہ مین اسکے درخت بہت ہین بہاگلپور تک اسکے درخت اکثر دیکھے جاتے ہین اور خوب باروَر ہوتے ہین۔ مگر پٹنہ مین گویا نہین ہین اگر ہین بھی تو بہت کم ہین ایسا نہین ہے کہ پٹنہ اور اطراف پٹنہ کی اراضی کو اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مولف کے لگائے ہوے درخت بھی جو اطراف پٹنہ مین ہین بالیدہ نہو سکتے ضلع شاہ آباد مین جو ضلع پٹنہ کا ہم سرحد ہے سپاٹو کے چند درخت موجود ہین اور باروَر بھی ہوتے ہین ان باتون سے بخوبی ثابت ہے کہ ضلع پٹنہ کی اراضی اور آب و ہوا اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔

ع[1] جزایر امریکہ سے ہے سلطنت انگلستان سے متعلق ہے۔

سپاٹو کا درخت دو بار سال مین پہل لاتا ہے ایک تو اگست مین اور بار دوم ماہ فروری سے لیکر ماہ مارچ تک اگست مین کمتر بارور ہوتا ہے لیکن دوسری فصل مین حسب مراد پہل لاتا ہی یہہ درخت ۵ برس کی عمر مین پہل لانا شروع کرتا ہے اور پندرہ برس مین جوانی پر آتا ہے جوان ہوکر اسقدر پہل دیتا ہے کہ پہلون کا شمار دشوار ہو جاتا ہے اس درخت کی عمر طبعی بھی پچاس ساٹھہ برس سے کم نہین ہے اگر اسکی تقویت اور تغذیہ کا سامان ہوا کرے تو اور بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے ۔

سپاٹو کا پہول پیلے رنگ کا ہوتا ہی اور ایک گچھے مین چند عدد آویزان رہتے ہین بعض درخت کا پہل گول اور بعض کا بیضاوی ہوتا ہے مگر دونون قسمون کے درخت شکل و قامت مین یکسان ہوتے ہین بظاہر کوئی فرق نہین محسوس ہوتا ہے۔ تغذیہ اور تقویت کے لئے برادۂ استخوان و ماہی بوسیدہ دینا چاہئے اور جو ترکیبین آم کے بارور کرنیکی لئے مذکور ہوئی ہین سپاٹو کو بھی نفع پہونچا سکتی ہین ۔

سپاٹو کا درخت تخم سے بھی تیار ہوتا ہے مگر پیوند تخمی پر مرجح ہے اسکا پیوند آم کے پیوند کیطرح تیار کرتے ہین کہرنی کے بیجون سے پیوند تیار ہوتا ہی خود سپاٹو کا بیجو پیوند لگانیکی مصرف کا نہین ہوتا ہے ۔

واضح ہو کہ تخمی سپاٹو تخمی آم کیطرح بہت دیر مین بارور ہوتا ہے اس واسطے سپاٹو کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کرنا چاہئے ۔

Mimusops Kanki

کہرنی

یہہ درخت چین و منیلا[1] (Manilla) و مالابار مین توجہ کے ساتھہ پرورش کیا جاتا ہے ۔ صوبہ بہار و بنگالہ مین بھی اسکا درخت دیکھا جاتا ہے اور سکنائے ہند جنگلی [illegible]

---

[1] یہہ شہر جزیرہ لیوکن (Lucan) کا دار السلطنت ہے یہہ جزیرہ بھی بحر کاہل جنوبی مین واقع ہی۔

یہہ درخت ہوتا ہے۔ اس پہل کو رغبت کے ساتھہ کہاتے ہین۔ گرمیون کے دن مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے۔ پہل چہوٹا زرد اور کسیقدر رگساہٹ کے ساتھہ ہلکا شیرین ہوتا ہے۔ مغز مین سفید دودہ لعاب دار پایا جاتا ہے۔ بہ حیثیت مجموعی یہہ میوہ بہت قابل تعریف نہین ہے مگر اسقدر قابل نفرین بھی نہین ہے جیسا کہ اہل یورپ کا خیال اسکی نسبت ہے۔ اہل یورپ کھرنی کا درخت اوسکے پہل کے خیال سے نہین لگاتے ہین لیکن چونکہ یہہ درخت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اس وجہہ سے اسکا لگانا پسند کرتے ہین۔ کھرنی کا درخت قدآور لیکن بطی الثمر ہوتا ہے۔ اسکا پہل قبض پیدا کرتا ہے مگر انجماد منی کی قوت رکہتا ہے۔

(*Date Plum.*)

ولایتی گابھہ

یہہ درخت چینی وطن ہے مگر اطراف کلکتہ مین بکثرت پایا جاتا ہے۔ قد بلند پتے بزرگ اور کثیر رکہتا ہے خوشنمائی کے اعتبار سے یہ درخت قابل توجہ ہے چہوٹے باغون کے کام کا نہین ہوتا ہے۔ وسیع باغون مین اسکو جگہہ دینا مضایقہ نہین رکہتا اسکا پہل مقدار مین بڑے سیب کے برابر اور رنگ مین سیندور کے مانند نہایت کہلتا ہوا سرخ ہوتا ہے اس پہل کا ذایقہ سراہنے کے قابل نہین ہے گو عوام بکثرت اسے کہاتی ہین اہل چین اسکے پہل کا مربے بناتے ہین۔

ولایتی گابھہ کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے بہ نظر تزئین اسکو کوٹھیون کے سامنے لگانا غیر مناسب معلوم نہین ہوتا ہے۔ اسکی پتیون کی سبزی اور پہلون کی سرخی قابل توجہ متصور ہے

Orange

کولا وغیرہ

کولے کی چند قسمین ہین بعض ہندی وطن اور بعض دوسرے ملکون سے ہند مین لائے گئے ہین مقدار و ذایقہ کے اعتبار سے ہر قسم کا ایک خاص طور ہے نقشۂ ذیل کی ملاحظہ سے ہر ایک قسم کی

ص اور متعلقات اسپین (*Spain*) سے ہے۔

حالات ضروری دریافت مین آجاینگے ۔

نمبر شماری	نام قسم	کیفیت
۱	کولا بنارس	پھل قدری بزرگ پوست غیر مسطح اور گندہ شیرین کم ترشی تا خوب پختہ ہونے پر کسیقدر ترشی کم ہوجاتی ہے اگست کے مہینے مین پھول دیتا ہے اور فروری کے مہینے مین اسکا پھل مرادپر آتا ہے اور مارچ تک رہ سکتا ہے ۔
۲	کولا فیض آباد	یہہ پھل بھی مثل نمبر ۱ کے ہوتا ہے پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین اکثر یہی نمبر ۱ اور ۲ کے کولے دیکھے جاتی ہین ۔ بقرینۂ غالب دونون نسل واحد سے ہین لکھنو مین بھی یہہ دونون قسمین موجود ہین ۔
۳	کولا سلہٹ	اقسام بالا سے مقدار مین اسکا پھل چھوٹا ہوتا ہے مگر پوست باریک اور مسطح ثمر کی شکل گول جسم کے اندر و باہر بو یا مزا شیرین خوشگوار ہلکی چاشنی کے ساتھہ ایسا مطبوع کہ زبان بیان مین قاصر ۔ یہہ پھل لاکھون اطراف سلہٹ سی کلکتہ مین فروخت ہونے کو آتا ہے اور ایام سرما مین اوسی کثرت سے ملتا ہے جس کثرت سے آم اپنی فصل مین میسر ہوتا ہے ۔ یہہ بات تحقیق ہوچکی ہے کہ کلکتہ مین جو کولے اطراف سلہٹ سی آتے ہین خام توڑ کر لائے جاتے ہین اگر خام نلائے جاوین تو کلکتہ تک صحیح و سالم نہین پہونچ سکتے ہین پس جب غیر مراد پھل ایسے لذیذ ہوتے ہین تو جو اپنے وطن مین بامراد ہوکر ہین کیسی ہوتے ہونگے جن لوگون نے اطراف سلہٹ مین اس میوہ کو حالت مراد مین ذایقہ کیا ہے اونکا بیان یہہ ہے کہ اس میوہ کی لذت احاطۂ بیان سے باہر ہے ۔

نمبر شماری	نام قسم	کیفیت
۴	کولا ناگپور	یہہ کولا شیرینیت مین اپنا جواب نہین رکھتا ہے چاشنی یا ترشی نام کو بھی اس کولے مین نہین ہوتی ہے مگر چونکہ سلہٹ کی کولے کے برابر شاداب نہین ہوتا ہے اکثر اشخاص اسکو سلہٹ کے کولے سے افضل نہین جانتے ہین بلکہ بعض یہہ بھی کہتے ہین کہ اسقدر شیرینی کولے کا لطف پیدا نہین کرتی ہے اسکے سوا یہہ قسم سلہٹ کی کولے کے برابر بویا بھی نہین ہوتی ہے بلکہ عدم بویائی کا حکم رکھتی ہے سلہٹ کے برابر ہو یا نہو یہہ قسم بھی ایسی عمدہ ہے کہ اپنی وضع خاص مین اپنا جواب نہین رکھتی ہے ۔ پٹنہ اور ہندوستان کے اکثر شہرون مین ایام گرما مین ناگپور کے کولے پہونچتے ہین اور اوسوقت مین کہ اکثر قسمین کولون کی ختم ہو جاتی ہین خاصکر جبکہ سلہٹ کی کولے مفقود ہو جاتی ہین تو ناگپور کے کولے عجب لطف دکھاتی ہین ۔ ہندوستان مین جنوبی ناگپور کے کولے کی نسل پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر یہہ قسم ناگپور سے بہتر کہین نہین پیدا ہوتی ہے ۔ ایک قسم ناگپور کے کولے کی سال مین دو بار پھل لاتی ہے ۔ بار اول فروری اور مارچ مین پھول دیتی ہے اور پھل جون اور جولائی مین مراد پر آتا ہے بار دوم جولائی اور اگست مین پھول دیتی ہے اور پھل جاڑون مین پختہ ہو کر مارچ تک میسر آتا ہے ناگپوری کولے کا پوست سلہٹ کے کولے کے پوست کیطرح کسا ہوا نہین رہتا ہے اور اوسکی شکل بھی سلہٹ کے کولے کے برابر خوبصورت نہین ہوتی ہے ۔

نمبر شماری	نام قسم	نام قسم بزبان انگریزی	کیفیت
٥	سنگترہ		اطراف دلّی و سہارنپور وغیرہ مین اس کولے کی کثرت دیکھی جاتی ہے مقدار مین بھی اسکا ثمر بزرگ ہوتا ہے اور شیرینی معقول رکھتا ہے اسکی پرورش اہل شوق پر واجبات سے ہے اطراف مذکورہ سے اسکے درخت لکھنؤ وغیرہ کیطرف آتے گئے ہین لیکن کمتر مروج ہوئے ہین یہہ قسم کولے کی بھی قابل توجہ ہے۔
٦	مالٹا	malta	یہہ کولا مقدار مین بزرگ ثمر سے ہین شیرین اور صورت مین خوش آیند ہوتا ہے۔ ہندوستان مین یہہ قسم جزیرہ مالٹا سے آئی ہے اور اب ہندوستان مین پھیلتی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ مالٹا کی تین قسمین ہندوستان مین دیکھی جاتی ہین۔
٧	مینڈرین	mandarin	اس قسم کے کولے کا پھل چھوٹا ہوتا ہے مگر لذیذ ہونے کے باعث بہت کچھ قابل توجہ ہے اسکی بوبائی بھی نہایت مطبوع ہوتی ہے۔
٨	نارنگی		اسکی بہت قسمین ہندوستان مین دیکھی جاتی ہین بعض شیرین سلہٹ کے کولے کے مانند ہوتی ہین اور بعض چاشنی دار بنارسی اور فیض آبادی کولی کیطرح اور بعض اسقدر ترش کہ اونکا زبان پر رکھنا ناگوار ہوتا ہے منجملہ شیرین قسمون کی بہتونکی

نمبر شماری	نام قسم	نام بزبان انگریزی	کیفیت
			نارنگی مشہور و معروف ہے یہہ ایک مقام قرب کرہیا مین ہے۔ ایک اور قسم نارنگی کی ہوتی ہے جسے چینی نارنگی کہتے ہین۔ یہہ قسم بھی قابل ذائقہ ہوتی ہے۔
۹	کولا سیویلی	Seville	اس قسم کے کولے کا وطن ملک اسپین (Spain) ہے مگر یہہ کولا ہندوستان مین بھی پھل دیتا ہے کلکتہ کے اطراف مین یہہ قسم دیکھی جاتی ہے اسکا مربّا خوب ہوتا ہے۔ انگلستان مین اس قسم کے کولے کو اس کام کے واسطے مناسب ترین کولا جانتے ہین۔
۱۰	کولا شاہی		سلہٹ کی کولے کے مانند ہوتا ہے مگر ہندوستان مین اسکے درخت کم دیکھے جاتے ہین۔
۱۱	کولا ٹینجرین	Tangerine	یہہ چھہ قسمین انگریزی کولون کی ہین ملک پنجاب مین کرنیل کلارک (Colonel Clarke) ان اقسام کو بہت خرچ کرکے لے آئے تھے لیکن فرمنجر (Firminger) صاحب لکھتے ہین کہ ناتجربہ کارکنان باغات سرکاری کے باعث یہہ سب قسمین ضائع ہوگئین اور اب جو دو ایک قسم موجود بھی ہے تو اونکی غفلت ورزی کے سبب سے ایسی خراب ہوگئی ہے کہ اوسکی اصلی حالت بالکل زایل ہوگئی ہے اور اوسکا وجود و عدم مساوی ہورہا ہے مولف کو ا
۱۲	سینٹ مائیکل	St. Michael	
۱۳	اسمال بلڈ	Small blood	
۱۴	لارج بلڈ	Large blood	
۱۵	لارج اوول	Large Oval	
۱۶	لارج وہایٹ	Large white	

سے کوئی اطلاع ذاتی نہین ہے ۔

عموماً کولے اور نارنگی کے درخت چشمہ سے تیار ہوتے ہین۔ کولے کے درخت تیار کرنیکا بہترین طریقہ یہی ہے ۔

کرنا لیمون کے بیجو سے چشمہ تیار کیا جاتا ہے تخم سے بھی اجلے نسل ہوتا ہے مگر تخمی درخت قابل اعتبار نہین ہوتا۔ کہتے مین کہ قلم اور دابے کے ذریعہ سے بھی کولے کا درخت تیار ہوتا ہے مگر چشمہ کے برابر عمدہ نہین ہوتا ہے ۔

کولے کے درخت کے نصب کرنیکا زمانہ وہی ہے جو آم کے واسطے مندرج کتاب ہذا ہوا ہے مولف اسیکا کاربند رہا ہے اور کبھی ناکام نہین ہوا ہے ۔

جب تک درخت چھوٹا رہتا ہے تب تک ایک قسم کا کیڑا اسکے پتون کو کھانے پر آمادہ رہتا ہے باغبان کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو اس کیڑے کے دفع کرنے مین کوشان رہے جب درخت سہ سالہ ہو جاتا ہے تب اس کیڑے سے درخت کو نجات ملتی ہے مگر جب درخت پنج سالہ ہوجاتا ہے تب ایک دوسری قسم کا کیڑا پیدا ہوتا ہے کہ جو درخت کی شاخون کے اندر داخل ہو کر تمام درخت کے اندرونی جسم کو کہا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ آخر کار درخت خشک ہو جاتا ہے اس کیڑے سے درخت کو بچانے کا یہہ طور ہے کہ تمباکو کو پانی مین تر کر کے پچکاری کے ذریعہ سے آب تمباکو کو اندر اون سوراخون کے جنہین یہہ کیڑا درخت کی شاخون مین بناتا ہے پہونچانا چاہئے اور آب تمباکو سے تمام درخت کو بھی دہونا لازم ہے اس ترکیب سے یہہ کمبخت کیڑا مر جاتا ہے بجائے آب تمباکو اگر فرہت کے درخت کے پتون کو پیسکر اور پانی مین ملاکر کیڑون کے سوراخون مین پچکاری دین تو بھی نتیجہ حسب مراد پیدا ہوتا ہے یعنی پچکاری کے پہونچتے جو کیڑا اندر رہتا ہے فرہت کی پتے کے اثر سے فوراً باہر نکل آتا ہے تب باغبان کا کام یہہ ہے کہ ان کیڑون کو دست پناہ سے علحدہ کرے اور جسقدر کیڑے ہون سبکے دور دفع کرنے مین کوشش کرے بعض اشخاص تمباکو کا سفوف ان کیڑون کے بنائے ہوئے سوراخون مین دم کر دیتے ہین اور

اس ترکیب سے بھی کیڑے مرجاتے ہین بہ نظر استحفاظ اگر آب تمباکو سے تمام درخت کو مہینے دو دو مرتبہ دہو یا کرین تو کسی قسم کا کیڑا درخت کو ضایع نہین کرسکتا ہے۔

ہندوستان مین مالیون کا یہہ قاعدہ ہے کہ اکتوبر کے مہینے مین کولے کے تھالے کہود کر دو ہفتہ تک جڑون کو کہلی رکہتے ہین۔ اور بعد ازان گوبر بوسیدہ درختون کی جڑون مین ڈالکر پھر تھالون کو بند کردیتے ہین اس کہودنے مین باریک جڑین جو باریک رگون کے مانند ہوتی ہین کٹ جاتی ہین اور ہندی مالی اونہین جالا سمجکر بالقصد اونکے دور کرنے مین کوشان ہوتے ہین حالانکہ انہین باریک جڑون کے ذریعہ سے درختون کی موٹی جڑین تغذیہ پاتی ہین اور جب ایسی حالت مین گوبر یا کوئی کہاد درختون کے تغذیہ کی نظر سے جڑون مین ڈالی جاتی ہے تو وسیلۂ تغذیہ کے برباد ہوجانیکے باعث کسی وضع کا تغذیہ درختون کو نصیب نہین ہوتا ہے اور کہاد کا دینا یا نہ دینا برابر ہوجاتا ہے اس حقیقت سے ناواقف ہونیکے باعث ہندوستانی مالی کولے کے درختون کو صدمۂ عظیم پہونچاتے ہین جسکے سبب سے صرف بار وریہی نقصان نہین لاحق ہوتا ہے بلکہ آخرکار تمام درخت کمزور ہوکر خشک ہوجاتی ہین۔

کولے کے درختون کی تقویت و تغذیہ کے واسطے کہاد[1] مندرجہ ذیل نہایت مفید ہوتی ہے۔

سرخی　کہلی تخم بید انجیر　تماکو　برگ انبہ بوسیدہ　سفوف استخوان سوختہ

۶ بار　۲ بار　۳ بار　۱　۵ بار

سب کو خم مین ڈالکر پہر درخت مین بقدر انداز درختون کی عمر کو خیال کرکے دینا چاہیے اس نسخہ کے علاوہ کہاد کے جو نسخے آم کیواسطے مندرج کتاب ہذا ہوئی ہین اونپر کاربند ہونا ضروری متصور ہے اگر ان نسخون کی تعمیل بلا لحاظ خرچ ہوگی تو کولون کے درخت سے منتفع ہونا ایک امر یقینی ہے اغراض محاصل کے روسے کولے کی پرورش آم اور لیچو کیطرح نفع بخش

---

[1] مجرد چہوٹی مچھلیون کی کہاد بھی کولا نارنگی ماہتابی اور اقسام لیمون کو نہایت نفع بخش ہوتی ہے اس کہاد کو ان اقسام کے درختون کے ساتھہ ایک خاص مناسبت ہے مگر اس کہاد کو قتل دیدان اور طرد ہوام کی قوت نہین ہے اس لئے نسخہ بالا کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے۔

ہوتی ہے لیکن یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ جسطرح آم کے تھالے کو کھود کر کھاد کو تھالے مین داخل کرتے ہین اوسطرح کیلے کی جڑون مین کھاد نہین دینا چاہیے کیلے مین کھاد دینے کی ترکیب یہہ ہے کہ جڑون کو کھودنے کی عوض تھالے مین جگہ جگہ سوراخ بنانا چاہیے اور پہلے ان سوراخون مین کھاد رقیق جسکا بیان آم کی بحث مین آچکا ہے دینا چاہیے جب کھاد رقیق خشک ہوجائے تب جو نسخہ کہ یہان اوپر بیان ہوا ہے اوسکے اجزای مرکب سے اون سوراخون کو بھرنا چاہیے اور پھر تمام تھالے مین کھاد کو پھیلا کر اوپر سے نئی مٹی دو درس دینا چاہیے ان ترکیبون سے امید کیجاتی ہے کہ جو درخت بار ور کبھی نہین ہوتا ہے وہ بھی بار ور ہوگا اور عموماً ہر درخت کثرت سے پھل دیگا کیلے کا درخت کثیر الاثمار ہوتا ہے مگر ہندوستانی مالیون کی جہالت اور حماقت سے بیشتر خراب ہوجاتا ہے کیلے کا درخت ۲۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے اسواسطے اسکو ایک دوسرے کے بہت قریب نہین نصب کرنا چاہیے ہر درخت ایک دوسرے سے ۲۰ فٹ فاصلے سے کم نہین لگانا چاہیے فاصلۂ مناسبت پر لگانے سے عموماً ہر درخت حسب مراد بار ور ہوتا ہے ہوا اور روشنی کا لحاظ ضروری ہے ان چیزون کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہوتا ہے اور نہ حسب مراد ثمر دیتا ہے پورٹ نیٹل؎ (Port Natal) مین ایک کیلے کا درخت ۲۰۰۰۰ بیس ہزار دانہ تک ثمر دیتا ہے عمدگی زمین و لطافت آب و ہوا کو ہرچند پیداوار اثمار مین بہت دخل ہے مگر بدتدبیری کا اثر بھی غیر مثمری کا باعث ہوتا ہے چنانچہ ہندوستان مین کیلے اور اقسام نارنج کی بدحالی اسی سوء تدبیری سے منتج ہوتی ہے جسطرح کھرپی اور پانی آم کے لئے درکار ہے کیلے بھی ان چیزون کے محتاج ہین گرمیون کے دن مین سیرابی مناسب درکار ہے جب کیلا پھول چکے اور چھوٹے والے پھل کے لگ چکین اوسکے بعد سے سیرابی مین غفلت نہین کرنی چاہیے پھول دینے کی حالت مین درختون کو سیراب نہین کرتے ہین بیوقت کی سیرابی سے پھولون کے جھڑ جانیکا خوف رہتا ہے ۔

کیلے کے درخت بہ سبیل التزام چھانٹے جانیکے محتاج شفتالو و بیر وغیرہ کیطرح نہین ہوتے ہین یورپ کے

؎ یہ ایک بندر افریقہ کے جنوبی مشرقی ساحل پر ہے اور سرکار انگلشیہ اسکی مالک ہے ۔

ملکون مین سالانہ التزام کے ساتھہ نہین چھانٹے جاتے ہین اور ہندوستان مین بھی انکا چھانٹنا ضروری متصور نہین ہے لیکن چونکہ کولے و نارنگی کے درخت بھی چھانٹے جانے سے نئی شاخین جلد بکثرت پیدا کرلیتے ہین اسواسطے کبھی کبھی انکا چھانٹا جانا انکی حق مین مضر نہین ہوتا بہرحال اگر کبھی ان درختون کی شاخین چھانٹی جاوین تو اس امر کا لحاظ ضروری ہے کہ وہ شاخین جو ایک سال کی ہین اون پر چھری نہ چلے کسواسطے کہ یہی ایک سال کی شاخین پھول لاکر بار دیتی ہین

ماہتابی

اس میوہ کا درخت کولے کے درخت سے بڑا ہوتا ہے اسکا پتا بھی کولے کے پتے سے زیادہ عریض اور پہل بھی کولے کے پہلون سے زیادہ کلان ہوتا ہے ۔ اس میوہ کی بھی چند قسمین ہین جیسا کہ نقشہ ذیل مین درج کی جاتی ہین ۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	ماہتابی بیضاوی شکل سرخ مغز	یہہ سب قسمین مختلف مقامون مین مختلف مقدار کی دیکھی جاتی ہین ظاہرا پرورش معقول کو انکی مقدار اور خوش ذائقگی مین بہت کچھہ دخل ہے بعض باغون مین ایسی بڑی بڑے پہل نظر آئے ہین کہ دیکھکر تعجب گزرتا ہے بعض مقام کے پہل شوخ شیرین اور بعض کی ہلکی شیرینی بلکہ ترشی بھی ذایقہ مین در آتی ہین شادابی اور پژمردگی کی بھی یہی کیفیت دیکھی جاتی ہے ۔
۲	ماہتابی بیضاوی شکل زرد مغز	
۳	ماہتابی بیضاوی شکل سفید مغز	
۴	ماہتابی چکیا سرخ مغز	
۵	ماہتابی چکیا زرد مغز	
۶	ماہتابی چکیا سفید مغز	
۷	ماہتابی چینی سرخ مغز	
۸	ماہتابی چینی سفید مغز	

اس میوہ کا اصل وطن چین یا اطراف چین ہے ہندوستان مین باستثنای صوبہ بنگالہ ماہتابی کا

درخت بکثرت نہین پایا جاتا ہے سرکاری باغہائے لکھنؤ و سہارنپور و لاہور مین اس میوہ کے درخت اب موجود ہین اور ظاہراً شاداب بھی ہین مگر بنگالہ کی آب و ہوا کو اسکے ساتھ زیادہ مناسبت ہے کلکتہ مین اسکے درخت بہت ہین مگر چینسورا اور ہوگلی مین یہہ میوہ نہایت شاداب اور خوش مزہ پیدا ہوتا ہے بہ تجربہ مولف پٹنہ اور اطراف پٹنہ کی زمین بھی اسکے موافق ہے اور اگر سلیقہ کے ساتھ اس درخت کی پرورش ہو تو عمدہ پھل پیدا ہو سکتا ہے مگر اس دیار کے لوگون کی ناواقفیت اور ناتوجہی اس میوہ کی ترقی کی مانع ہوتی ہے ۔

یہہ درخت آخر فروری مین پھول لاتا ہے اور اکتوبر یا نومبر تک اسکا پھل پختہ ہو جاتا ہے جسقدر دیر کرکے اسکا پھل توڑا جاتا ہے اوسیقدر زیادہ خوش مزہ بھی ہوتا ہے ۔ قبل از وقت جیسے سب میوے نامراد ہوتے ہین ویسا ہی یہہ میوہ بھی ہوتا ہے مگر ناواقف اشخاص قبل از وقت توڑ کر اسکی بدمزگی کے شاکی ہوتے ہین ۔ تقویت و تغذیہ درخت کی نظر سے اسکی جڑین ماہ جنوری مین کھول دیجائین اور وہ کھاد کے نسخے جو پیچھے آم اور کولے کے بیان مین ذکر پاچکے ہین ماہتابی کے واسطے بھی مفید ہوتی ہین ۔ نمک کو پانی مین ملا کر اسکی جڑون مین دینا اسکے پھل کو نہایت شاداب شیرین اور کثیر العرق بناتا ہے سڑی ہوئی مچھلی کی کھاد بھی اسکے واسطے بہت نافع ہے بلکہ یہہ کھاد جمیع اشجار کے لئے مفید ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ مچھلی مین فاسفورس (Phosphorus) کثرت سے ہوتا ہے اور فاسفورس اشجار کے لئے ضروریات سے ہے ۔

ماہتابی کا درخت باغ کے لئے بڑی زینت ہوتا ہے اسکی سایہ دار گہرے سبز رنگ کے پتے اور بڑے بڑے خوش رنگ پھل بیحد خوشنما معلوم ہوتے ہین واقعی یہہ ہے کہ باغ درخت ماہتابی کے بغیر بدنما معلوم ہوتا ہے اغراض محاصل کی نظر سے بھی یہہ میوہ قابل توجہ ہے ۔

ماہتابی کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا لنٹھے یا پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تخمی یا لنٹھے یا پیوندی کے برابر نہین ہوتا ہے ہمیشہ اسکا درخت لنٹھے سے تیار کیا جاتا ہے مگر عمدگی ثمر کے اعتبار سے لنٹھے اور پیوند مین بالکل کوئی فرق نہین ہوتا ۔ جب پیوند سے تیار کیا جاتا ہے تو کرنے

لیمون کا بیجو درکار ہوتا ہے۔ اہتابی کا درخت تین سال مین کسیقدر بارور ہوسکتا ہے مگر پانچ برس مین حسب مراد پھل دیتا ہے۔

Lime, Lemon, Citran

لیمون

شکل ومقدار وذائقہ کے اعتبار لیمون کی چند قسمین ہین لفظ لیمون تمام اقسام پر دلالت کرتا ہے نقشۂ ذیل لحاظ طلب ہے۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	کاغذی	اس قسم لیمون کا پھل مرغ کے انڈے کے برابر بعض مدوّر اور بعض قدری بیضاوی شکل ہوتا ہے پوست باریک اور پختہ ہونے پر زرد ہو جاتا ہے یہہ قسم مطبوع خاص وعام ہے اکثر اسکے درخت باغون مین لگائے جاتے ہین اسکی ترشی نہایت مرغوب اور بو خوش آیند ہوتی ہے منجملہ اقسام کاغذی کے ایک قسم ہے جو دوازدہ ماہ پھول پھل دیتی ہے جسے بارہ مسیا کہتے ہین۔
۲	پاتی	اس قسم کے لیمون کا پھل خرد اور مدوّر ہوتا ہے مگر کاغذی کی بو باس کو نہین پاتا ہے۔ تشکنای ہند کو یہہ قسم بھی بہت مرغوب ہے۔
۳	گورا	اس لیمون کا پھل بیضاوی شکل اور بمقدار مین چھوٹا ہوتا ہے

۴	چینی گورا	اسکا پھل گورے کے برابر بڑا ہوتا ہے اور معمولی گورے سے بہتر ہوتا ہے پوست باریک اور مزہ خوش آیند ہوتا ہے۔
۵	کرانی	اس قسم کا پھل خوشنما زرد رنگ نارجیل کے پھل کے برابر ہوتا ہے۔
۶	نیپالی کاغذی	معمولی کاغذی سے بڑا ہوتا ہے مگر اسکی ترشی کاغذی کی ترشی کے برابر مفرح نہین ہوتی ہے۔
۷	چینی کاغذی	بہت خرد ہوتا ہے پوست باریک اور ترشی غالب رکھتا ہے مگر کاغذی کی ترشی کے برابر اسکی ترشی مطبوع نہین ہوتی ہے۔ بدانست مولف کوئی لیمون کاغذی کے برابر خوش ذایقہ نہین ہوتا ہے۔ کاغذی کی ترشی تمام اقسام لیمون کی ترشی سے نرالی ہوتی ہے۔
۸	ضمیری	کاغذی سے بڑا ہوتا ہے مگر اور ہر بات مین کاغذی سے کم ہوتا ہے۔
۹	نیپالی بے تخم	نیپالی کاغذی کے مانند ہوتا ہے مگر بعض بالکل بے تخم اور بعض کسیقدر تخم دار ہوتا ہے شاید اس قسم لیمون کا بے تخم ہونا ترکیبی ہے بے تخم بنانے کی ترکیب لیموکے بیان مین مندرج ہوچکی ہے۔
۱۰	رنگپور	شاید یہہ لیمون ضلع رنگپور کا ہے اسکے پھل کی شکل مدور اور جلد نہایت چکنی ہوتی ہے۔
۱۱	تاپا	اسکا پھل بڑا اور پوست گندہ متخلخل ہوتا ہے۔

۱۲	عربی		پهل بڑا اور پوست نهایت موٹا ہوتا ہے نمبر ۱۰ سے لیکر نمبر ۱۲ تک کا ذکر ڈاکٹر واٹ ([illegible] نے اپنی تصنیف مین کیا ہے مولف کو ان اقسام کی نسبت علم ذاتی نہین ہے اور فرمنجر صاحب (Firminger نا واقف معلوم ہوتے ہین اقسام لیمون بالا از نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ تخم و داب دونون طور سے تیار ہوتے ہین مگر کاغذی یا [illegible] چینا کاغذی اور جو عمدہ اقسام ہین اونکو انٹا یا چشمہ یا پیوند کے ذریعہ سے تیار کرنا بہتر ہوتا ہے۔ جتنی قسمین بالا مین مندرج ہوئی ہین انکا پهول لو یا کم ہوتا ہے اور یہہ سب قسمین مختلف درجات اور اندازکی ترشی پیدا کرتی ہین
۱۳	لیمون شربتی دیسی		اس لیمون کا پهل ترشی سے کوئی سروکار نہین رکهتا ہی مگر شیرین بهی خوب نہین ہوتا ہے جہان اسکی پرورش خوب نہین ہوتی ہے وہان یہہ لیمون محض پهیکا پهل پیدا کرتا ہے اسکا پهل کولے کے برابر ہوتا ہے مثل قسم
۱۴	چینا شربتی		مذکورہ بالا کے ہوتا ہے مگر پوست باریک اور قسم بالا کے اعتبار سے عرق کسیقدر شیرین رکهتا ہے ہرچند یہہ دونون قسمین کولے کی برابری نہین کر سکتی ہین لیکن توبهی قابل توجہ ہین۔ ارباب شوق ان دونون قسمون سے اپنے باغون کو خالی نرکهین یہہ دونون قسمین داب اور انٹے سے تیار ہوتی ہین انکا تخم درخت اچها نہین ہوتا ہے۔

١٥	شربتی بیضاوی شکل	دیسی کیطرح ہوتا ہے مگر اسکا پوست بہت گندہ ہوتا ہے چندان قابل توجہ نہین ہے۔
١٦	کرنا لیمون	اسکی چند قسمین ہین اور جسکے پہل بزرگ مقدار ہوتے ہین منجملہ اقسام کرنا کے ایک قسم ہے جو برٹن صاحب (Burtan) کے نام سے موسوم ہے اس قسم کے کرنے کا پہل اور قسمون کے کرنے کے پہلون سے اسطور سے ممیز ہوتا ہے کہ اس قسم کے پہل کا آخر حصہ شکاری طیور کے منقار کیطرح ٹیڑہا ہوتا ہے۔ کرنے کا درخت تخم یا دابے کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تمامی اقسام کرنے کا پہول بہت بویا ہوتا ہے۔
١٧	گلگل	یہہ لیمون کوہی ہے اسکا وطن کوہ ہمالہ ہے اور اسکا پہل بہت بڑا ہوتا ہے۔ ہندوستان کے میدانی حصون مین بھی دیکہا جاتا ہے اقسام گلگل سے ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے کہ جسکا پہل انگشت دار ہوتا ہے لیکن انگلیان مفلوج کی سی چنگڑی ہوئی ہوتی ہین۔ دابے اور چشمہ سے بھی اسکا درخت تیار ہوتا ہے۔ ماہتابی کا بیجو اسکے چشمہ کے واسطے درکار ہوتا ہے۔
١٨	لیمون سنگترائش	اس لیمون کا پہل اوسط درجے کا ہوتا ہے مگر اس لیمون کے پہل مین قوت محللہ بہت ہوتی ہے

اسکے پہل سے طحال کی دوا تیار کیجاتی ہے جسمین آہن کے گداختہ کرنیکی قوت حاصل ہوجاتی ہے -

اس لیمون کو باغون مین ضرور نصب کرنا چاہیے -

اسکے درخت بودہ گیا اور انکی پود شہر پٹنہ مین موجود ہین مگر قلیل الوجود ہین -

واضح ہو کہ بودہ گیا ایک مقام جوار گیا مین ہے جہان بودہ کا بڑا معبد واقع ہے اور جسکی مرمت سرکار بہادر کے اہتمام سے حال ہین ہوئی ہے -

جو ترکیبین کولا اور ماہتابی کی پرورش اور بالیدگی کے لیے درکار ہین اقسام لیمون کے لیے بھی ضرور ہین اغراض محاصل کے لیے لیمون کی کاشت بہت نفع خیز متصور ہے خاص کر کاغذی لیمون کی جسکی ضرورت انسان کو بہت رہتی ہے -

Custard apple.

شریفا

اس درخت کی وطن کی نسبت محققین یورپ مختلف الراے ہین ڈاکٹر وایٹ (Dr. Wight) کی تحقیق مین یہہ درخت امریکہ وطن ہے سینٹ ہیلیر (St. Hilaire) اسکو ایشیائی قرار دیتے ہین ڈاکٹر انڈرسن (Dr. Anderson) اس درخت کو ایشیا اور امریکہ دونون کیطرف یکسان منسوب کرتے ہین - خیر جو راے صحیح ہو مگر اسمین جاے کلام نہین کہ یہہ درخت ہندوستان مین زمانہ دراز سے ہے - ہنود اسے سیتا پہل کہتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مہارانی سیتا زوجہ مہاراج رام چندر کو یہہ میوہ بہت مطبوع تہا - واقعی یہہ میوہ ایسا ہی لذیذ ہے کہ اسکی پسندیدگی ایک ایسی شہرہ آفاق مہارانی کے محتاج خصوصیت نہین ہے ہر کہ و مہ کو یہہ میوہ مطبوع ہے - اسکی شیرینی و خنکی و نرمی و نزاکت بلا گفتگو قابل تعریف ہے - اس درخت کا پہل تین پاؤ اور کبہی سیر تک وزنی ہوتا ہے مگر

جہان کی سرزمین اس پہل کے موافق نہین ہوتی ہے وہان اسکا پہل بہت چھوٹا بدمزہ اور بے لطف پیدا ہوتا ہے۔ تمام بنگالہ مین اسکے درخت کثرت سے دیکھے جاتے ہین اور کم و بیش اچھے ہوتے ہین صوبہ بہار مین بھی اسکی کمی نہین ہے اور ہرچند صوبہ بہار مین بمقابلہ بنگالہ کے یہہ میوہ علی العموم اچھا نہین پیدا ہوتا ہے تاہم بعض مقام کوہی مین اسکی پیداوار بکثرت اور قابل تعریف ہوتی ہے شیخپورہ کی پہاڑی جو ضلع مونگیر مین واقع ہے شریفے کے درختون سے بھری ہوئی ہے اور اس پہاڑی پر اسکے بہت اچھے پہل پیدا ہوتے ہین۔ میدانی حصون مین بھی بعض مقام مین اچھے پہل پیدا ہوتے ہین لیکن چونکہ شریفہ کا درخت کوہ پسند ہے۔ میدانی کیوال زمین مین اسکا درخت بالیدہ نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ مولف کو اسکا تجربہ کافی حاصل ہے جس کیوال زمین مین آم امرود انار وغیرہ بکثرت نصب ہوکر خوب بالیدہ ہوئے وہان مولف نے شریفے کے قریب قریب ایکسو درخت بھی لگائے تھے انمین سے ایک درخت بھی باوجود پرورش معقول کے بالیدہ نہو سکا اور پٹنہ کی اراضی مین جسمین سفال کے ٹکڑے ملے رہتے ہین شریفے کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے اور خدمت کرنے سے حسب مراد پہل بھی لاتا ہے چنانچہ جتنے درخت مولف نے ایسی اراضی مین نصب کئے سب بالیدہ ہوگئے اور اب حسب مراد بارور ہوتے ہین۔

شریفے کے بعض پہل قریب قریب مدوّر اور زیادہ بیضاوی مخروطی نما ہوتی ہین۔ پوست پختگی مین نہایت نازک ہوتا ہے مسطح ہونیکی عوض تمام پوست پر کثرت سے بالیدگیان ہوتی ہین جنہین صوبہ بہار مین کوڑیان کہتے ہین۔ بلاشبہہ ان بالیدگیون کو کوڑیون سے مشابہت ہے جب پختگی کا وقت آتا ہے تو کچھ پہلے سے ان کوڑیون مین عظمت پیدا ہوتی ہے اور بالیدگیون کے درمیان کی جلدین سبزی سے سفیدی کے ساتھ مبدل ہونا شروع ہوتی ہین جب کوڑیان خوب بالیدہ اور درمیان کی جلدین سفید ہوجائین تب پہلون کو توڑ لینا چاہیے کسواسطے کہ درخت مین جب یہہ میوہ پختہ ہوتا ہے تو اسے طیور جلد نقصان کرڈالتے ہین یا خود زمین پر گرکر پاش پاش ہوکر ضائع ہوجاتا ہے۔ نصف ماہ مئی کے قریب شریفے کے درختون مین پہول آتا ہے اور اگست کے بعد سے پہل پکنا شروع

ہوتا ہے اور نصف جاڑے تک پہل دیتا چلا جاتا ہے۔ بعض درخت ماہ مارچ مین بھی پہول لاتے ہین اور بطور بارہ مستی کے پہل دیتے ہین لیکن غیر فصلی پہل چندان مطبوع نہین ہوتا ہے۔
لفٹنٹ پاگسن صاحب (Pogson پیک) لکھتے ہین کہ ماہ اکتوبر مین شریفے کے درخت کو چہانٹنا چاہیے اور چہانٹنے کیواسطے فرمنجر (Firminger) صاحب بھی ہدایت کرتے ہین کچھہ شک نہین کہ انداز سے چہانٹنا شریفہ کو مفید ہوسکتا ہے مگر اس بات کا لحاظ درکار ہے کہ اگر درخت حالت ثمر مین ہے تو چہانٹنے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ مولف کی دانست مین اس درخت کو پہل لینے کے بعد چہانٹنا مناسب ہے اور چہانٹکر کہاد وہی دینی چاہیئے جو کولا کے بیان مین لکھی جا چکی ہے ہرچند یہہ درخت اقسام خودرو درختان سے ہے تاہم پرورش کا اثر اس پر بیکار نہین جاتا ہے میدانی مقامون مین بلاشبہہ یہہ درخت پرورش کا محتاج ہوجاتا ہے اور اگر کہاد وغیرہ کا سامان نہوسکے تو موقع سے گڑہی اور پانی کا التزام اسکے واسطے واجبات سے ہے کوہی مقامون مین حالت خودروئی مین شریفے کا درخت ایسا بالیدہ ہوتا ہے کہ میدانی مقامون مین جانفشانی کے بعد بھی نہین ہوتا ہے چنانچہ اطراف دکہن و کالحرو پتا مین یہہ میوہ ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ تمامی ہندوستان مین کہین نہین ہوتا ہے۔

ملک پنجاب مین شریفے کا درخت دیکہا نہین جاتا ہے ظاہرا اس درخت کے وہان نہین ہونے کا کوئی سبب معقول نہین معلوم ہوتا ہے لازم ہے کہ اہل پنجاب اپنے ملک مین اس درخت کا تجربہ کرین
شریفے کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے داب چشمہ وغیرہ اس درخت کے اجرائے نسل کے لئے درکار نہین ہین تین ۳ سال مین اسکا درخت تیار ہوجاتا ہی گوبر بوسیدہ اسکی جڑون مین دینا بہت نفع بخش ہوتا ہے۔

Bullock's Heart.

رام پہل

یہہ درخت ایشیا اور امریکہ دونون مین پایا جاتا ہے ہندوستان مین [illegible] اور

بہار مین کثرت سے ہوتا ہے اس درخت کو شریفے کے درخت سے مشابہت ہے رام پہل ہرچند شریفے کیطرح کوڑی دار نہین ہوتا ہے تاہم اسکا پہل مزے مین قریب قریب شریفے کے پہل کے پہونچتا ہے البتہ جو شیرینی اور خوش ذائقگی شریفے مین ہوتی ہے رام پہل مین نہین ہوتی دونون کے برگ کی ساخت بہی علحدہ علحدہ ہے اور دونون درختون کے قد مین بہی فرق دیکہا جاتا ہے رام پہل کا درخت شریفے کے درخت سے زیادہ قدآور ہوتا ہے اور دونون کی پختگی اثمار کا موسم بہی جدا جدا ہے رام پہل عین ایام گرما مین پختہ ہوتا ہے اسوقت مین شریفے کے درخت مین پہل کا نشان بہی نہین پایا جاتا ہے چونکہ رام پہل شیرین ہونیکے علاوہ نہایت خنک میوہ ہے ایام گرما مین اسکا میسر آنا بہت ہی غنیمت امر متصور ہے اسکی پرورش کی ترکیب بہی وہی ہے جو شریفہ کے واسطے مندرج ہو چکی ہے۔

یہہ درخت شریفے کیطرح تخم سے تیار ہوتا ہے شریفہ کے طور پر اسے صلاحیت بہی چشمہ داب قلم انٹا وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کئے جانیکی حاصل نہین ہے۔

Sour Sop.

ولایتی نونا

یہہ درخت بہی شریفا اور رام پہل سے ساخت مزاج ثمر مین مشابہت رکہتا ہے ولایتی نونے کا وطن امریکہ ہے مگر گوہٹی مین جو ملک آسام مین واقع ہے اس درخت کی کثرت دیکہی جاتی ہے ہندوستان مین اسکا درخت نہین پایا جاتا ہے اکثر سکنائے ہند اس درخت سے خبر نہین رکہتے یہہ اسکا قد چہوٹا اور پتا سبز رنگ ہوتا ہے اور بو پتے مین تند و تیز ہوتی ہے یہہ درخت ثمر کلان مقدار پیدا کرتا ہے اسکے پہل کا مزہ شیرین ترشی آمیز ہوتا ہے بعض اشخاص اسکے پہل کو پسند نہین کرتے ہین مگر جو اسکو اکثر ذائقہ کہاتے ہین کسیوجہ سے اسکی بدذائقگی کی شاکی نہین ہوتے شاید بسبب عادت اسکے ذائقہ کے خوگر ہو جاتے ہین اسکی پختگی کا زمانہ

جولائی و اگست ہے۔ ولایتی نونا کا درخت تخمی ہوتا ہے ہر چند بنگالہ مین اسکا درخت دیکھا نہین جاتا مگر بقیاس مولف بنگالہ اور بہار کے مرطوب حصونمین یہہ درخت بالیدہ اور بار ور ہو سکتا ہے۔ ارباب شوق اگر اس درخت کو بہ تجربہ نصب کرین تو بیجا نہوگا۔

Cheri moyer.

چیری مایر

یہہ درخت شریفا اور رام پھل کے اقسام سے ہے بلکہ اسکا پھل ان دونون کے پھلون کا مجموعہ مشہور ہے اس درخت کا وطن پیرو[1] (Peru) ہے مسٹر گاس ([illegible]) کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ جمیکا (Jamaica) کے بعض کوہی حصون مین یہہ درخت حسب مراد بار ور ہوتا ہے اسکے درخت عرصۂ دراز سے سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین بھی موجود ہین مگر اب تک بار ور نہین ہوئے ڈاکٹر جیمسن (Dr Jameson) کے رپورٹ مین بھی یہہ امر مندرج ہے کہ سہارنپور کے باغون مین بھی چیری مایر کے درخت لگائے گئے تھے مگر وہان بھی کبھی بار ور نہو سکے ان تحقیقات سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آب و ہوای ہندوستان اس درخت کے موافق نہین ہے جسکے باعث محققین کی کوششین بیکار جاتی گئی ہین لیکن یہہ ممکن ہے کہ بعض کوہی مقامات ہمالہ و نیلگری مین چیری مایر کے درخت حسب مراد بار ور ہون چنانچہ فرمنجر صاحب (Mr Firminger) لکھتے ہین کہ مسٹر مارکم (Mr Markham) کے لائے ہوئے تخمون سے اون کوہی مقامون مین فی الحال چیری مایر کے چھوٹے درخت تیار کئے گئے ہین بہ اسباب ظاہر اگر ان مقامون مین چیری مایر کے درخت بار ور نہو سکے تو آیندہ اسکی بار وری کی امید ساقط متصور ہے۔ نہایت مقام افسوس ہے کہ آب و ہواے ہندوستان اس درخت کی بار وری کے مخالف ہے اس درخت کا پھل عمدگی و لطافت مین بے نظیر سمجھا جاتا ہے مسٹر مارکم (Mr Markham

---

[1] بحرِ اعظم امریکہ کا ایک ملک ہے۔

گو خلاصہ تحریر سے جو مندرج ذیل ہوتا ہے چیری مایر کے پہل کی عمدگی ظاہر ہو گی۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ ہندوستان مین بہت اقسام کے شریفے ہین مگر چیری مایر جو اون مین سے بہترین قسم ہے ابہی تک ہندوستان مین پرورده نہین ہوا ہے جس شخص نے اسکے پہل کو کبھی ذائقہ نہین کیا ہے اوسے ابھی معلوم کرنا باقی ہے کہ میوه کسکو کہتے ہین یعنے جسنے چیری مایر کے پہل کو ذائقہ نہین کیا ہے اوسے گویا عمر کو ضائع کیا یعنے اچھا میوه کبھی کھایا ہی نہین ڈاکٹر سیمین صاحب (Seeman.) بہی اس میوه کی عمدگی کی نسبت بڑی خوش عقیدگی کے ساتھ مضامین حوالہ قلم کرتے ہین جسکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اناناس مناکاسٹین اور چیری مایر دنیا کے عمده ترین میوے ہین ہمنے ان پہلون کو اون مقامون مین پہونچکر ذائقہ کیا ہے جہان جہان یہہ میوے کمال مراد کو پہونچتے ہین یعنے اناناس کو بمقام گوائے کوال (Guayaquil) مناکاسٹین کو جزائر ہند (Indian Archipelago) مین اور چیری مایر کو دامن کوه انڈیز[2] (Andes.) مین اگر ہم سے پوچھا جائے کہ ان تین میوون مین سے سب عمده کون ہے تو ہم ترجیح چیری مایر کو دینگے بلاشبہہ ذائقہ مین یہہ میوه تمام دنیا کے میوون پر غالب ہے ہینک صاحب (Haenke) کا یہہ قول کہ چیری مایر کا پہل دست قدرت کی کمال صناعی کا نمونہ ہے سراپا مملو صحت و راستی سے ہے۔

ہرچند تحریر مسٹر مارکھم و ڈاکٹر سیمین کی تحریرات بالا سے شد و مد کے ساتھ چیری مایر کی بے مثالی ثابت ہوتی ہے مگر ڈاکٹر لنڈلی (Lindley.) اس میوه کی نسبت اوسقدر خوش عقیده نہین معلوم ہوتے ہین چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف فینل (Fenelle) کی رائے کا یون اعاده اپنی تحریر مین فرماتے ہین کہ یورپ کی ایک ناشپاتی یا پلم (Plum) اسکی برابری تمام پیرو (Peru) کے چیری مایر نہین کرسکتے ہین ظاہر ہے کہ اگر

---

[1] امریکہ جنوبی کا ایک ملک ہے اس ملک کی دارالسلطنت کا بھی یہی نام ہے۔

[2] ایک سلسلہ کوه کا نام ہے جو بر اعظم امریکہ مین واقع ہے۔

فینل (Fenelle) کے قول پر توجہ کیجائے تو مسٹر مارکھم اور ڈاکٹر سیمن کی باتین پھیکے ہو جاتی ہین بہر حال فینل کیطرف سے یہہ معذرت کیجا سکتی ہے کہ اپنے وطنی پھلون کی عظمت اوسکے دلمین بہت ہے اسواسطے اوسنے اس جوش و خروش کے ساتھہ اپنی وطنی ناشپاتی اور پلم کو یاد کیا پس مولف بھی اوسی قاعدہ سے آم کی فضیلت کے اعتراف کی نسبت معذور رکھا جا سکتا ہے اسوقت تک مولف کا بھی ایسا ہی خیال ہے کہ کسی میوہ کو آم کی برابری نصیب نہین ہے جن صاحبون نے عمدہ آم مثل الفانزو و ہاپس و بہیم ساگر و لنگڑا حاجی پور و فجری اصیل و کھرسا پات و زرد آلو وغیرہ وغیرہ ذائقہ فرمایا ہوگا مولف کو سراسر بر خطا تصور نفرماینگے ۔

(Grewia Asiatica)

فالسہ

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد پندرہ ۱۵ یا سولہہ ۱۶ فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکے پتے ہر چند کہ کھردرے ہوتے ہین مگر خوش رنگ ہونیکے باعث خوشنما معلوم ہوتے ہین ۔

یہہ درخت سایہ دار بھی ہوتا ہے مگر ہندوستان کے نادان مالی اس درخت کو بلا ضرورت چھانٹکر بد شکل اور خراب کر دیتے ہین بہ تحقیق لفٹنٹ پاگسن ([illegible]) اس درخت کو چھانٹنا نہین چاہیئے اور مولف بھی اس رائے کے ساتھہ تمام تر متفق ہے بدین وجہ کہ تجربہ کافی کے بعد یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چھانٹنے سے فالسے کا درخت کبھی بہتر ثمر نہین لاتا یعنی جیسا چھانٹنے سے پھل لاتا ہے ویسا ہی بے چھانٹے پھل لاتا ہے اگر نقصان کہیئے تو البتہ منتج ہوتا ہے یعنی شاخون کے ترش جانے سے درخت کو کم ثمر دینے کا موقع حاصل رہتا ہے اور اس سبب سے چھانٹا ہوا درخت کم ثمر لاتا ہے لفٹنٹ پاگسن ([illegible]) لکھتے ہین کہ ہندوستانی مالی جو فالسے کے درخت کو چھانٹتے ہین اوس سے کسی قسم کی نفع رسانی درخت کو مقصود نہین رہتی ہے چھانٹنے سے انکی غرض صرف یہی ہوتی ہے کہ کچھہ مفت لکڑیان جاڑون کی زمانہ کے لیے ہاتھ آجاوین ۔

فالسے کا پھل مقدار مین بڑے مٹر کے برابر اور اسکا رنگ اودا سرخی آمیز ہوتا ہے رنگ ایسا نرالا ہوتا ہے کہ نرالے ہونیکی باعث اس رنگ کو فالسائی کہتے ہین۔ اسکے پھل کے درمیان مین ایک تخم ہوتا ہے اہل ہند اسکے پھل کو رغبت سے کہاتے ہین اور اسکا مزا عموماً غلبہ ترشی کے ساتھہ چاشنی دار ہوتا ہے مگر پرورش معقول سے اسکے پھل مین کسیقدر مطبوع شیرینی آجاتی ہے فالسے کا شربت نہایت لذیذ خوشبو آمیز خنک اور مفرح ہوتا ہے چونکہ ماہ مئی مین اسکا پھل پختہ ہوتا ہے اسواسطے تقاضائے وقت کے حساب سے اسکا ایسے زمانہ مین میسر آنا ایک نہایت ہی غنیمت امر ہے۔

ہرچند یہہ درخت حالت خودروئی مین بھی شاداب اور باروَر ہوتا ہے مگر حفاظت و پرورش سے اسکے پھل کا ذایقہ ترقی کرجاتا ہے جو کھاد کے نسخے سابق مین مذکور ہوے ہین اس درخت کیواسطے بھی مفید ہوتے ہین ایسی زمین جسمین بالو وغیرہ کا جزو کم اور آہک کا بقدر اندازہ شامل رہتا ہے اس درخت کے حق مین بہت مناسب ہوتی ہے ایسی زمین مین جو درخت نصب کیا جاتا ہے وہ بدذایقہ اور ترش پھل پیدا نہین کرتا ہے۔

Guava . جام

امرود

ہندوستان مین اس میوہ کا درخت کثرت سے دیکھا جاتا ہے اسکے وطن کی نسبت محققین یورپ مختلف الرائے معلوم ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ امرود کا وطن ملک امریکہ ہے اور بعض ہندوستان کیطرف اسکے توطن کی نسبت کرتے ہین اور بعض امریکہ اور ہندوستان دونون کو قرار دیتے ہین اس امر مین ڈاکٹر وایٹ (Sir George Watt) کہتے ہین کہ امرود ہندی وطن ہے ڈاکٹر صاحب کی دلیل اسکے ہندی وطن ہونے پر یہہ ہے کہ یہہ درخت تمامی ہندوستان مین اس کثرت سے پایا جاتا ہے کہ کبھی یہہ گمان نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی دوسرے اقلیم سے یہان لایا گیا ہے یہہ دلیل اگر قابل اعتراض سمجھی جاے تو سمجھی جاے مگر مولف امرود کے ایشیائی ہونے پر یہہ دلیل رکھتا ہے کہ پرانی کتب فارسی مین

امرود کا ذکر دیکھا جاتا ہے یہہ کتابین اوس وقت کی تصنیف کردہ ہین کہ جب اہل یورپ ایشیا اور امریکہ سے آمد و رفت نہین رکہتے تھے اس سے اس بات کا ثبوت کافی ملتا ہے کہ امرود ایران مین اہل یورپ کی آمد و رفت ایشیا و امریکہ کے قبل موجود تھا پس امرود کا ایشیائی ہونا ثابت ہو جاتا ہے ایران اور ہندوستان مین چندان فاصلہ نہین ہے ممکن ہے کہ ایران سے ہندوستان مین آیا ہو یا ہندوستان سے ایران کو گیا ہو مگر امریکہ سے اسکا ہندوستان مین آنا خلاف قیاس ہے یہہ ممکن ہے کہ امرود کی خاص کوئی قسم امریکہ سے ہندوستان مین دو برس کے اندر آئی ہو جو ابھی تک معروف عوام نہین ہوئی ہے مگر یہہ بات اس قول کی معین نہین ہو سکتی کہ امرود کا وطن امریکہ ہے خیر وطن امرود کا کہین ہو ہندوستان مین نیز یہ درخت کثیر الوجود ہے اور اسکے چند اقسام دیکھے جاتے ہین اور مقدار و اشکال و ذائقہ ثمر کے اعتبار سے ہر قسم کا انداز جداگانہ ہے نقشہ ذیل لحاظ طلب ہے۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	امرود کلان ثمر الہ آباد مدور شکل	یہہ قسم نہایت بڑے پھل پیدا کرتی ہے جسکا پوست باریک چکنا اور پختہ ہونے پر زرد ہوتا ہے بالائے پوست بعض پھل پر سرخ رنگ کے خوشنما چھوٹے چھوٹے داغ بکثرت ہوتے ہین۔ مغز سفید رنگ و نرم و بوبا و شیرین ہوتا ہے تخم کی قلت ہوتی ہے۔ واقعی یہہ ہے کہ یہہ قسم نہایت قابل توجہ ہے۔
۲	امرود بنارس مدور شکل	مثل بالا مگر پھل چھوٹا ہوتا ہے لیکن شیرینی مین نمبر ۱ پر غالب ہوتا ہے۔
۳	نوابی امرود پٹنہ مدور شکل	یہہ مثل نمبر ۱ اور ۲ کے ممتاز امرود ہے مگر پھل

		دونو مذکورہ بالا قسمونکے اعتبار سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اب نوابی کی عمدہ قسم پٹنہ مین گویا نہین دیکھی جاتی ہے
۴	نوابی امرود پٹنہ خرد مدور شکل	یہہ قسم پٹنہ سے بالکل مفقود ہوگئی اس قسم کا پھل نہایت چھوٹا مگر خوب شیرین ہوتا تھا اس امرود کی صورت اور شیرینی قابل لحاظ ہوتی تھی اسکا مغز نرم اور بویا اور پوست مسطح اور خوشرنگ ہوا کرتا تھا پرانی باغونکے کٹ جانے سے اس امرود کی نسل بھی جاتی رہی اب پٹنہ مین بڑی قسم کا امرود ملتا ہے جس امرود کا اسوقت مین خاص پٹنہ وطن ہے وہ زنہار قابل ذائقہ نہین ہوتا ہے لیکن بنارسی نسل کے امرود جو اطراف داناپور وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین خیر کسیقدر قابل توجہ ہوتے ہین۔
۵	امرود سفید مغز بیضاوی شکل	اسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک کی جلد چکنی اور دوسری کی کھردری اور جلد مجذوم کے مانند غیر مسطح یہہ قسم قابل توجہ نہین ہے۔
۶	امرود گلابی مغز بیضاوی شکل	گلابی مغز کے امرود کو شہیدی کہتے ہین۔ شہیدی کی تمام قسمین عموماً بدمزہ اور پر از تخم ہوتی ہین۔
۷	امرود گلابی مغز مدور شکل	یہہ بھی شہیدی کی ایک قسم ہے اور مثل بالا ممتاز ذائقہ نہین رکھتی۔
۸	امرود چینی	اسکا پھل سرخی آمیز بیگنی رنگ دیکھنے مین خوشنما مگر کھانیکے قابل نہین ہوتا ہے۔ اسکا درخت اگر زینت باغ کی نظر سے نصب کیا جاے تو مضایقہ نہین مگر

		ہندوستان مین اسکا درخت یا کمتر موجود ہے یا بالکل غیر موجود ہے تجار کلکتہ جو ملک چین سے کاروبار رکھتے ہین اس درخت کو چین سے منگا سکتے ہین۔
۹	ولایتی امرود	اسکا درخت ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا پتا ہندوستان کے امرود کے پتے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پھل بھی بندوق کی گولی کے برابر خرد ہوتا ہے بدانست مولف ذایقہ کے اعتبار سے اسکا پھل بہت ممتاز نہین معلوم ہوتا ہے گو ڈاکٹر وایٹ (Dr Wight) اسکو بہت خوش مزہ لکھتے ہین۔
۱۰	امرود گینی	اس امرود کا پھل مقدار مین ڈلی کے برابر ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قسم اقسام شہیدی سے ہے۔ اہل یورپ اسکو بہت خوش ذایقہ کہتے ہین۔ مولف کی دانست مین نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ دونون انگریزی مذاق کے پھل ہین ہملوگ ہندوستانی ان اقسام کے پورے قدردان نہین ہوسکتے مگر ان اقسام کو جدت کے خیال سے باغون مین جگہ دینا چاہیے۔

تمام اقسام امرود متعلقہ فہرست بالا مین مندرجہ نمبر ۱ و ۲ اس قابل ہین کہ کثرت سے باغون مین لگائے جاوین اغراض محاصل کے لیے بھی یہہ قسمین عند التجربہ نفع خیز پائی گئی ہین ہرچند ہندوستان مین امرود کے درختون کی بہت کثرت ہے مگر بہت کم لوگ اسکی تربیت اور پرورش کیطرف توجہ کرتے ہین اگر اسکی داشت کیجاے تو یہہ درخت عمدگی اثمار مین ترقی کرسکتا ہے گرمیون کے زمانہ مین اسکے

درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہئے اور تھالون کو گھانس وغیرہ سے ہمیشہ پاک رکھنا درکار ہے۔ مٹھا جڑون مین دینا امرود کے درخت کو بالیدہ کرتا ہے اور پھل بھی حسب مراد پیدا ہوتے ہین۔ امرود کا درخت دو بار پھول لاتا ہے۔ بار اول ماہ مئی کے قریب اور بار دوم انقضای ماہ اکتوبر کے بعد اور بھی مئی سے لیکر اکتوبر تک پھول دیتا ہے۔ بار اول کے پھول سے برشکالی امرود پیدا ہوتے ہین اور اکتوبر کے پھول سے زمستانی امرود کی زمستانی فصل عمدہ ہوتی ہے۔ فصل سرما کے امرود خوش مقدار و خوش مزہ ہوتے ہین۔

امرود کا درخت تخم و داب و پیوند سے تیار ہوتا ہے تخمی سے داب والا اور پیوندی درخت بہتر ہوتا ہے امرود کا پھل مفرح اور مسکن عطش ہے۔ نافع محرورین اور مضر مبرودین ہے اس پھل سے خوش مزہ اور خوشرنگ جیلی تیار ہوتی ہے۔

اس درخت کو بھی بیدانہ ہو جانے کی صلاحیت حاصل ہے بیدانہ بنانے کی ترکیب لیچو کے بیان مین مذکور ہو چکی ہے۔

Brazil Cherry

چیری برازل[1]

اس درخت کا وطن برازل[1] (Brazil) ہے اسکا درخت خوشنما کثیر الاوراق وکثیر الاغصان ہوتا ہے یہہ درخت زردی آمیز سبز رنگ پھول لاتا ہے پھولون مین کسی قسم کی بابت نہین پائی جاتی ہے پھل بھی مقدار مین نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ پھل کی شکل گول ہوتی ہے اور اہل ہند اسکو پسند کرتے ہین۔ اسکے دو تین درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین ان درخت کے پھل ماہ مئی مین پختہ ہوتے ہین پھر ان درختون مین بار دگر ماہ جون مین پھل لگتے ہین مگر بار ثانی بار ور نہین ہوتے اچھے شاداب درخت اگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (Agri Horticultural Society

---

[1] برازل براعظم امریکہ جنوبی کا ایک وسیع ملک ہے۔

کے باغون مین بھی عرصہ دراز سے موجود ہین مگر وہان ابھی تک ثمر نہین ہوے ہین -

Syzygium Jambolanum

جامن

یہہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا قد بلند اور سایہ دار ہوتا ہے اسکی لکڑی نہایت مضبوط اور پانی سے کم بوسیدہ ہوتی ہے - یہہ درخت طویل العمر اور بیجو آم کیطرح بطی الثمر ہوتا ہے اسکا پھل مختلف مقدار کا ہوتا ہے - جو دانہ بڑا ہوتا ہے وہ پیوندی بیر کے برابر ہوتا ہے - پھل [illegible] رنگت پختہ ہونے پر گہری سیاہی آمیز بیگنی ہوجاتی ہے اچھی قسم کے درخت کے پھل کا مزا مطبوع ہوتا ہے اور نمک ملاکر اسکے پھل کو جب چھوڑتے ہین تو اس پھل مین جو کسیقدر عفوصت ہوتی ہے کم ہوجاتی ہے اس میوہ مین قوت محللہ دیکھی جاتی ہے خاص کر جب آمیزش نمک کی ساتھ اسکا استعمال ہوتا ہے -

جامن کے پھل سے بہت عمدہ سرکہ تیار ہوتا ہے اس سرکہ مین قوت محللہ ایسی ہوتی ہے کہ اس سرکہ کی تاثیر سے بال جو انسان کبھی غلطی سے کہاجاتا ہے بالکل تحلیل ہوجاتا ہے ایک متوطن اطالیہ نے بمقام بانکی پور مین سرکہ کے علاوہ اس میوہ سے شراب بھی بنائی تھی اور اس شراب ساز کا یہہ بیان تھا کہ جامن کی شراب انگور کی شراب سے کم نہین ہوتی -

جامن کا درخت ابتدای ایام گرما مین پھل لاتا ہے اور اسکا ثمر ابتدای برسات مین پختہ ہونا شروع ہوتا ہے پیداوار اثمار کے اعتبار سے جامن کے درخت مختلف انداز کے پھل پیدا کرتے ہین بعض کے پھل واقعی ایسے خراب ہوتے ہین کہ بقول فرمنجر (Re. Firminger) صاحب بالکل بیصرف ہوتے ہین مگر مولف کو صاحب موصوف کی اس راے کے ساتھہ کہ جامن کا پھل قابل ذایقہ ہوتا ہی نہین ہے مطلق اتفاق نہین ہے -

جامن کی ایک قسم بہت چھوٹے پھل پیدا کرتی ہے اسکو کٹھہ جامن کہتے ہین اسکا پھل نہایت کساو اور رنگ مین زیادہ تر تیرہ ہوتا ہے کٹھہ جامن کا پھل بلاشبہہ قابل ذایقہ نہین ہوتا ہے مگر کٹھہ جامن کے

پھل کا سرکا جامن کے پھل کے سرکے سے قوی تر ہوتا ہے ۔

جامن اور کیٹھ جامن دونون کے درخت تخم سے تیار کئے جاتے ہین ۔

جامن کو بھی بیدانہ ہوجانے کی صلاحیت حاصل ہے بیدانہ بنانے کی ترکیب لیچو کے بیان مین درج ہوچکی ہے ۔

Rose apple

گلاب جامن

یہہ درخت بھی ہندی وطن ہے جامن سے کسیقدر مناسبت رکھتا ہے گلاب جامن کا پھل بہت خوشنما اور مقدار مین متوسط دانہ کنار یعنے بیر کے برابر ہوتا ہے جلد پر ہلکی سرخی پھیلی رہتی ہے اور مغز مین کسیقدر عرق گلاب کی بو پائی جاتی ہے انہین اوصاف کی وجہ سے اس پھل کی شہرت ہے ورنہ یہہ میوہ کچھہ ایسا قابل توجہ نہین ہے ۔

گلاب جامن کا درخت تخم اور داب دونون طریقون سے تیار کیا جاسکتا ہے ۔

Malay apple

ملاکا امرود

اس درخت کا وطن مولکّس ہے یہہ درخت نہایت خوش جال ہوتا ہے پتّا عریض سبز رنگ چکنا ہوا بکثرت رکھتا ہے اسکے پھل کی مقدار متوسط دانہ کنار کے برابر ہوتا ہے پھل کی جلد چکنی سفید رنگ ہلکی گلابی آمیز ہوتی ہے یہہ درخت ابتدای ایام سرما مین سرخ رنگ کے پھول دیتا ہے اور اسکا پھل آخر برشکال سے پختہ ہونا شروع ہوتا ہے اور تا ایام سرما میسر آتا ہے ۔

ملاکا امرود کا درخت ثمر کے اعتبار سے بے حقیقت درخت ہے مگر اس درخت کی ظاہری وجاہت ذریعہ تزئین باغ وبساتین ہے ۔ اہل یورپ اسے مجرد زینت کی نظر سے نصب کرتے ہین اور اسکے

پہل کو محض بے مصرف سمجھتے ہین۔

ملاکا امرول کا درخت تخم اور دابہ دونون طریقون سے تیار کیا جا سکتا ہے۔

Jam bosa Alba

جمرول سفید

اس درخت کا وطن جزایر ہند ہے اسکا قد اوسط درجہ کا بلند خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے ایام برشکال مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے پہل کا رنگ سفید مزا پہیکا اور مقدار مین متوسط دانہ گنگارہ کے برابر ہوتا ہے یہہ درخت بھی ملاکا امرول کے مانند زینت باغ متصور ہے۔

چمرول کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے۔

Jambosa aquea

لال جمرول

یہہ درخت ہندی وطن ہے نہایت کشیدہ خوشنما کثیر الاوراق اور سایہ دار ہوتا ہے۔ ماہ مارچ مین پہول لاتا ہے اور مئی اور جون مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے۔ پہل متوسط دانہ گنگارہ کے برابر اور کسیقدر بودا ہوتا ہے بہ نظر تزئین یہہ درخت کوٹھیون کی قریب لگانے کے قابل ہوتا ہے اور باغون مین بھی اسکو جگہ دینا مضایقہ نہین۔

یہہ درخت بھی تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔

Triphasia Trifoliata

چینا مارنگا

اس درخت کا وطن چین ہے پست قد ہوتا ہے شکل مین کسی قسم کی زیبائی نہین رکہتا اسکے پہول سفید رنگ چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین اسکا پہل بھی مقدار مین خرد اور بقول بعض مصنفین خوش ذایقہ ہوتا ہے اسکے پہول سے اچار مربے بھی تیار کیا جاتا ہے۔ وسط ثمر مین ایک تخم سخت ہوتا ہے

اور اس تخم پر خفیف سا مغز پایا جاتا ہے اور اس مغز سے بادیان کی بو آتی ہے۔ یہہ درخت دوازدہ ۱۲ ماہ بارور رہتا ہے مگر ماہ فروری اسکی کثرت باروری کا خاص زمانہ ہے اسکے پھلون کا رنگ چمکیلا سُرخ ہوتا ہے چینا مارنگا کا درخت تخم اور بھی قلم کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ بدانست مولف اسکے درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین ہین اور بارور بھی ہوتے ہین اس درخت کو ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے۔

Wampee

وامپی

یہہ درخت چینی وطن ہے۔ قد مین بیس ۲۰ فٹ تک بلند کثیر الاوراق سایہ دار اور خوشنما ہوتا ہے ماہ اپریل مین بور یا پھول لاتا ہے اور جون مین اسکا پھل جو مقدار مین اوگ[1] کے پھل کے برابر ہوتا ہے پختہ ہوتا ہے۔ اسکے پھل کا پوست کولے کے پوست سے مشابہت رکھتا ہے اور تہ پوست خفیف مغز موجود رہتا ہے جسمین سونف کی سی بو پائی جاتی ہے۔ ہر پھل مین تین بڑے بڑے تخم ہوتے ہین درحقیقت یہہ پھل صرف نام کو مغز رکھتا ہے اور سراپا تخم و پوست ہے اطراف کلکتہ مین وامپی کا درخت دیکھا جاتا ہے اور اسکے پھل سے اہل کلکتہ واقف ہین۔

وامپی کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار کیا جاسکتا ہے اور تمام ہندوستان مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین چین کے برابر ممتاز پھل پیدا نہین کرسکتا ہے۔

Wood apple

کٹھ بیل

ہندوستانی درخت ہے اسکا پھل ایک پاؤ کے انداز کا ہوتا ہے اسکی جلد ایک شی گندہ سخت اور مستحکم ہوتی ہے حالت پختگی مین جب اس سخت پوست کو توڑتے ہین تو اندر مین نرم بھورے رنگ کا

---

[1] اوگ کا ذکر سابق مین آچکا ہے۔

مغز پایا جاتا ہے جسکا مزا ترش غیر مطبوع طور کا ہوتا ہے اس درخت کا پہل ماہ اکتوبر مین پکتا ہے بقول ڈاکٹر وایٹ اسکی جیلی عمدہ ہوتی ہے مگر فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) لکہتے ہین کہ ہمنے اسکی جیلی بنائی تہی مگر اوسکا ذایقہ ہر چند کسیقدر سیب کے ذایقہ سے مشابہت رکہتا تہا تاہم ایسا نہ تہا کہ ہر خاص و عام کو مطبوع ہوتا ۔

کتھہ بیل کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار ہوتا ہے اس پہل مین قوت مسہلہ حاصل ہے بشرطیکہ بمقدار کثیر استعمال کیا جاوے ورنہ تہوڑے مقدار کے استعمال سے صرف رفع قبض ہوتا ہے ۔

Aegle Marmelas

بیل

یہہ درخت ہندوستان کے اکثر مقامون مین پایا جاتا ہے آم اور جامن کے مانند کشیدہ قامت نہین ہوتا ہے تاہم تیس ۳۰ پچیس ۲۵ فٹ تک اسکے قد کی بلندی پہونچتی ہے شاخین موٹی کانٹون سے بہری رہتی ہین اور پتا سبز رنگ اور بو یا ہوتا ہے اس درخت کا پہل پاؤ سیر سے لیکر آٹھہ یا دس ۱۰ سیر تک ہوتا ہے پہل کی شکل مدور یا بیضاوی ہوتی ہے پوست ایسا سخت ہوتا ہے کہ زور سے توڑے بغیر نہین ٹوٹتا ہے اندر مین زرد رنگ کا مغز ہوتا ہے بعض مین تخم زیادہ اور بعض مین کم ہوتے ہین ۔

مغز کی شیرینی بہی مختلف درجونکی ہوتی ہے اکثر بیل کی قسمین کم شیرین ہوتی ہین مگر مولف نے دو تین اقسام کے بیل ایسے کہائے ہین کہ جنکی شیرینی بلا شبہہ ممتاز تہی اور اونمین تخم بہی کم موجود تہے بے تخم بیل بہی سننے مین آیا ہے مگر مولف کو اسکی تحقیق نہین ہے بیل کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پوست نہایت نرم ہونیکی وجہ سے چہری سے آم کے پوست کیطور پر تراشے جانیکی صلاحیت رکہتا ہے بیل کا پہل مارچ سے پکنا شروع ہوتا ہے اور اگر درخت سے جدا نکیا جاوے تو اگست تک رہ سکتا ہے ملک دکن مین بیل کا درخت قلیل الوجود ہے ورنہ تمام ہندوستان مین کثرت سے ہوتا ہے اس پہل کے کہانے سے معدہ کی اصلاح ہوتی ہے اور پیچش کے عارضہ کو نہایت مفید ہوتا ہے ارباب بواسیر کے لئے بہی بیل نافع ہے ۔

اسکا درخت تخم داب اور ٹوٹنی سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک برس کے اندر کے درخت کی تاثیر ہوتی ہے اگر اوسکی جڑ کو تین ۳ یا چار دانہ گولمرچ کے ساتھہ پیسکر مارگزیدہ کو پلایا جائے تو سانپ کا زہر زائل ہوجاتا ہے مولف کو اسکے جڑ کی نسبت یہہ بھی تجربہ ہے کہ اسکی جڑ کو ہاتھہ مین لیکر گوہن سانپ کے سامنے لیجانے سے سانپ فورًا سر ڈال دیتا ہے اور اوسکی تیزی باقی نہین رہتی ہے۔ سپیرے اسکی جڑ کو ہاتھہ مین لیکر سانپ پکڑ لیتے ہین۔

بیل کی ایک قسم ہوتی ہے جو کوہ ہمالہ مین دیکھی جاتی ہے اس قسم کے بیل کا پھل نہایت خرد ہوتا ہے مگر اسکو کوئی نہین کہاتا اسکا مغز ازالہ پیچش کے لئے معمولی پھل سے زیادہ تر نافع ہے یہہ قسم ہندوستان کے میدانی حصون مین نہین پائی جاتی ہے۔

اکثر بیل کے درخت خودرو درختون کی طرح ناپرسان حالت مین رہتے ہین حالانکہ یہہ درخت بھی دیگر درختان مثمر کیطرح پرورش طلب ہے مناسب پرورش سے پھل خوش مزہ اور بزرگ پیدا کرتا ہے۔

Jack Fruit

کٹھل

یہہ درخت ہندی وطن ہے تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے لیکن بنگالہ مین اسکی کثرت ہے اور پنجاب مین قلت مگر اس قلت کی ساتھہ بھی جو درخت سرکاری باغ لاہور مین موجود ہین خوب پھل دیتے ہین اور شاداب دیکھے جاتے ہین کٹھل کے درخت کا قد جو آم کے قد کے مماثل بلند اور کشیدہ ہوتا ہے پتون کی ساخت خوبصورت رنگت گہری سبز اور خوشنما ہوتی ہے مقدار ثمر کے اعتبار سے کوئی میوہ اس جسامت کا روی زمین پر نہین پایا جاتا ہے پھل کی جلد خاردار ہوتی ہے مگر اسکے خار خار مغیلان کیطرح بڑے اور تیز نہین ہوتے ہین صرف سطح جلد سے کسیقدر ابھرے ہوئے ہوتے ہین اور بدن مین چبھہ جانیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین پختہ ہونے پر جلد نرم ہوجاتی ہے اور چہری کی استعانت کے بغیر بھی پہاڑی جا سکتی ہے۔ داخل ثمر مین بہت کوئے ہوتے ہین

اور ہر کوئے مین ایک تخم ہوتا ہے۔ یہی کوئے کہائے جاتے ہین اس پہل کا مزا شیرین ہوتا ہے بہت لوگونکو اسکی بو سے تنفر ہوتا ہے اس پہل کے کہانیکے لئے قوی معدہ درکار ہے ضعیف معدہ والونکو اسکے بہت کہانے سے احتیاط لازم ہے اکثر کٹہل کہانے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے مگر بیشتر کہانے والون کی بے اعتدالی بدہضمی پیدا کرتی ہے یعنے اکثر کہانے کے بعد عوام کٹہل کے کوئے دس بیس چٹ کر جاتے ہین کٹہل کا یہہ قاعدہ ہے کہ شرکت غذا سے بیشتر فاسد ہو جاتا ہے اور آخر کار تخمہ پیدا کرتا ہے اگر نہار مونہہ یہہ پہل کہایا جاوے تو کبھی ہضم مین فتور نہین لاتا ہے بلکہ لطف سریع الہضمی کا دکہلاتا ہے اندر دو گہنٹے کے خود ہضم ہوکر اشتہای صادق پیدا کرتا ہے اور یہی کہانا اچھی طرح کہلاتا ہے کٹہل مقوی معدہ و مولد منی اور دافع رقت ہے مگر جس بدتمیزی سے اسکا استعمال ہوتا ہے اوسکی وجہ سے بطی الہضم اور مضر سمجھا جاتا ہے۔

کٹہل کا درخت نومبر سے پہول دینا شروع کرتا ہے اور اسکا پہل ابتدائے برشکال سے پختہ ہونا شروع ہوتا ہے آم کیطرح اسکی بہی ایک فصل معقول ہوتی ہے اور جن دیسونمین یہہ پہل کثرت سے پیدا ہوتا ہے وہان کے سکنا اسکے پیداوار کو پیداوار غلہ کے مانند ضروری سمجھتے ہین اسی وجہ سے اغراض محاصل کے اعتبار سے کٹہل کے پیداوار نفع خیز متصور ہے۔

اہل یوروپ کو کٹہل مطبوع نہین ہے مگر بعض یوروپین اسکو اسطور پر استعمال کرتے ہین کہ اسکے چند کوئونکو دودہ مین ڈالکر جوش کرتے ہین اور بعد ازان دودہ کو کوئون کے ثفل سے پاک کرکے کسی ظرف مین سرد ہونے کے لیے رکھ دیتے ہین سرد ہونے پر یہہ دودہ جیلی کے مانند ہو جاتا ہے اور خوش ذائقگی پیدا کرتا ہے۔

اقسام کے اعتبار سے کٹہل چند قسمون کا ہوتا ہے بعض بہت بڑا پہل پیدا کرتا ہے اور بعض بہت چہوٹا بعض کے کوئے بہت بڑے اور بعض کے بہت چہوٹے اسیطرح شیرینی اور رسیلائی مین بہی درجات دیکھے جاتے ہین درجہ مقدار و شیرینی کے علاوہ ساخت اثمار مین بہی فرق دیکہا جاتا ہے بعض پہل کے کوئے سخت اور بستہ ہوتے ہین اور بعض کے نرم اور ڈہلے ہوتے جس پہل کے کوئونمین خستگی اور بستگی ہوتی ہے

وہی کہانیکے قابل ہوتا ہے اور جلد ہضم بھی ہوجاتا ہے جو کٹہل کا پہل زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے نہایت عمدہ ہوتا ہے جب ایسا پہل پختگی پر آتا ہے تب زمین شق ہوجاتی ہے اور چیونٹیان وہان پر کثرت سے دیکہائی دیتی ہین منجملہ اچہی قسمون کے کٹہل کی ایک قسم ہوتی ہے جسکو خواجہ کا کٹہل کہتے ہین یہہ قسم بڑے اور شیرین دانے پیدا کرتی ہے ۔ کٹہل کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے عوام کا یہہ خیال ہے کہ جب کٹہل کا درخت ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تب ایسا درخت بارور نہین ہوتا ہے یہہ خیال خلاف تجربہ محققین ہے مولف کو اس امر کا تجربہ ذاتی بھی حاصل ہے ۔

کٹہل کے بڑے اور عمدہ دانون کے پیدا کرنیکی ایک ترکیب یہہ ہے کہ کٹہل کا تخم مع مغز خوردنی زمین مین نصب کرتے ہین جب تازہ درخت تخم سے نکلتا ہے تب تین یا چار فٹ کے بانس کے ٹکڑے کو نصف سے شق کر کے زمین مین اسطرح گاڑتے ہین کہ وہ نیا درخت اوس بانس شق شدہ کے درمیان مین آجائے تہوڑے عرصہ مین اس بانس کے اندر سے بڑہکر وہ نیا درخت سر باہر نکالتا ہے اسوقت تین بانس کے دونون جزون کو جو بنظر احتیاط بستہ رہتے ہین علحدہ کرنیکے بعد اوس نئے درخت کو زمین پر جہکاتے ہین چونکہ اوس مین نہایت نرمی رہتی ہے جہکانے مین کسیطرح کی دقت نہین ہوتی ہے جب زمین کے برابر ہوجائے تب اسکے تنے کو جو بسبب بانس کے اندر رہنے کے لانبا اور سیدہا ہوجاتا ہے رسّی کیطرح بانٹتے ہین بانٹنے سے شکل تنے کی پیچکش کی سی ہوجاتی ہے بعد بانٹنے کے اوس تنے کے اوپر مٹی ڈالتے ہین اور مٹی سے تمام درخت کو باستثناے سر چہپا دیتے ہین جسقدر سر کہلا رہتا ہے وہان سے درخت بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ معمولی درخت کا ایسا ہوجاتا ہے جو حصہ کہ زمین مین دفن رہتا ہے وہ بھی زیر زمین بالیدہ ہوتا جاتا ہے پانچ یا چہہ برسون مین جب درخت پہل دیتا ہے تو نہایت عمدہ اور بڑے پہل کثرت سے تہ زمین اوس گڑے ہوئے تنے مین پیدا ہوتے ہین اور وہی لطف دکہلاتے ہین جو اتفاقاً زمین کے اندر کا کٹہل لطف پیدا کرتا ہے ۔

Monkey jack

دی پھل

اوسط قد کا درخت ہوتا ہے اسکا وطن ملک بنگالہ ہے اسکے پتے خوشنما مستطیل گہرے سبز رنگ طول مین -۸- انچ اور عرض مین -۴- انچ ہوتے ہین ایام برشگال مین یہہ درخت باروَر ہوتا ہے اسکے پہل مقدار مین کوَلے کے برابر مسطح جلد اور سابری رنگ ہوتی ہین پہلون کا مزا اچہا نہین ہوتا تو بہی یہہ پہل ذائقہ انسان مین در آتا ہے چنانچہ فرمنجر (Firminger [illegible]) صاحب لکہتے ہین کہ ہمکو ایسے لوگون سے بہی ملاقات ہوی ہے جنہون نے اس پہل کیطرف اپنی رغبت کا اظہار مجہہ سے کیا ہے لیکن اگر اسکے پسند کرنیوالے خود مجہہ سے ایسا نکہے ہوتے تو اسکے مرغوب متصور ہونیکا یقین ہمکو کبہی نہوتا بہر حال حضرات شائقین بلا لحاظ اسکی خوبی یا بدی کے اپنے بڑے بڑے باغون مین اگر اسکو جگہہ دین تو اونکی یہہ کارروائی مذاق علم پروری سے بعید نہوگی بڑے باغونمین طرح طرحکے درخت ہوتے ہین اور سچ یہہ ہے کہ نیک و بد کا گذر تمام ہے **شعر** گر نیست جمال رنگ و بویم ٭ آخر نہ گیاہ باغ اویم ٭

Bread Fruit

برڈفروٹ

اس درخت کا وطن جزایر بحر کاہل و ملکاز (Maluccas) و جاوا (Java) ہے اسکا پتا عریض جلد دار اور گہرا سبز ہوتا ہے دیکہنے مین یہہ درخت نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے مقدار مین اسکا پہل بڑے خربزہ کے برابر ہوتا ہے اور شکل مین کٹہل کے پہل سے مشابہت رکہتا ہے لیکن کٹہل کے پہل کیطرح اسکی جلد خاردار نہین ہوتی ہے خار کی عوض تمام سطح جلد پر جال سے نشان نمایان رہتے ہین اور خفیف سی بلندیان دیکہی جاتی ہین برڈفروٹ کا پہل بریان کرنے سے تازہ پاو روٹی کے چہلکے کے طرح کا ہو جاتا ہے اور گہی یا مکہن مین تل ڈالنے سے مائدہ کے پوڈنگ سے تمیز نہین کیا جا سکتا ہے

ہندوستان مین یہہ درخت بمبئی اور دکن کے بعض مقامون مین اور جزیرہ سنگاپور مین بہی دیکہا جاتا ہے

احاطہ بنگالہ مین پہلے کہین نہ تہا لیکن اب نورالدین خانصاحب رئیس ٹالی گنج کے باغ مین جو خاندان شاہزادگان میسور سے ہین موجود ہے بقیاس مولف یہہ درخت صوبہ بہار اور بہی ہندوستان کے بعض اور مقامون مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکہتا ہے اگر ارباب شوق بنظر تجربہ اس درخت کو خانصاحب موصوف کے کارخانے سے منگا کر اپنے باغون مین نصب کرین تو اس امر سے ترقی اثمار کی اعانت متصور ہے ۔

Bread nut

برڈنٹ

یہہ بہی برڈفروٹ کی ایک قسم ہے لیکن دونون کے پہلو نمین فرق یہہ ہے کہ برڈفروٹ کے پہل کے خلاف اسکے پہل مین تخم ہوتا ہے برڈنٹ کے درخت جو سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین بہت قدآور ہین اور ہر سال بلاناغہ بارور ہوتے ہین اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے ۔ اوّل اوّل ۱۷۹۴ء مین برڈنٹ کے درخت باغ مذکور مین ڈاکٹر وایٹ ([illegible] Dr) لائے تہے یہہ سب درخت ۱۸۱۴ء تک بارور نہ ہو سکے تہے چونکہ انکو نصب کئے ہوے ایک عرصہ گذر گیا تہا اور اوس وقت تک کوئی درخت اون مین بارور نہ ہو سکا تہا اسواسطے ڈاکٹر راگسبرگ (Roxburgh Dr) کی رائے یہہ ہوئی تہی کہ ملک بنگالہ کی سردی زمستانی درخت برڈنٹ کو مضر ہو کر مانع باروری ہوتی ہے لیکن ڈاکٹر موصوف کا یہہ قیاس غلط نکلا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ درخت بطی الثمر ہے لیکن مولف کو امید ہے کہ ارباب شوق اسکے بطی الثمری کو نظر انداز کرکے اسکو حصول تجربہ کی نظر سے لگاینگے ۔

Mulberry

توت

توت نسل اور نسبت کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو ولایتی نسل اور ایران وطنی ہے اور دویم وہ جو نسلاً اور وطناً ہندی ہے ۔

ولایتی توت کی بھی چند قسمین ہین منجملہ چند اقسام کے ایک قسم ہے جسکا پھل گول اور قد درخت ثمر ہندی کے
برابر بلند ہوتا ہے اس توت کا پھل بزرگ اور بیحد شیرین ہوتا ہے اسکے پھل کو اہل عجم
خشک کرکے غیر فصل مین شکرپارے کے طور پر استعمال کرتے ہین اور حالت سفر مین بھی ساتھ
رکھتے ہین اور نخود بریان کے ساتھ تناول کرتے ہین اس قسم کے توت کا خشک پھل مٹھائی
یا لوز کے برابر شیرین ہوتا ہے اور درد خناق کے زایل کرنے مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے
اس توت کے پھل کا موازنہ ایسے اہل ہند کے لئے جنکو سفر عراق وعجم کا اتفاق نہین ہوا ہے دشوار ہے
اس میوے کے عمدگی و لطافت ذایقہ کرنیکے بغیر سمجھ مین نہین آسکتی ہے افسوس ہے کہ توت کی
یہہ قسم ہندوستان مین موجود نہین ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے ایک دو درخت
ہین ہرچند دیکھنے مین شاداب ہین۔ مگر کبھی بارور نہین ہوتی ہین ممکن ہے کہ اطراف دہلی و آگرہ و
امبالہ وغیرہ مین اگر اسکا درخت نصب کیا جاے تو پرورش معقول کی صورت مین بالیدہ ہوکر
بارور بھی ہوسکتا ہے کشمیر مین ایرانی توت کی یہہ قسم حسب مراد بارور ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے
کہ کسیقدر آب وہواے کشمیر کو آب وہواے ایران کی ساتھ مناسبت ہے کوہی ہونیکے
علاوہ بنگالہ کے اعتبار سے کشمیر کو ملک ایران سے قربت بھی حاصل ہے ملک انگلستان مین
جو توت کی قسمین دیکھی جاتی ہین بیشتر ایرانی نسل ہین وہ قسم جسکی نسبت بالا مین حوالہ ہوا ہے
بلاشبہہ ایران سے گئی ہے جیسا کہ محققین انگریزی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے افسوس ہے
کہ ہمارے ہندی ہموطنون کو اس عمدہ میوے کیطرف مطلق توجہ نہین ہے۔
بنظر تجربہ اگر اس عمدہ قسم کے ایرانی توت کو اپنے باغون مین جگہ دین اور اوسکی پرورش
وتربیت معقول مین کوشان ہون تو کوئی نتیجہ نیک حاصل ہوسکتا ہے۔

ہند مین توت کی جتنی قسمین موجود ہین اونکے اثمار ہندیون کے واسطے جو کچھ سبب فخر ہون
مگر اہل عجم اور اہل فرنگ اونکو نہایت بد اور غیر قابل الاکل سمجھتے ہین وجہہ سے بعض
اہل عجم نے ہندی توتون کی نسبت یہہ کہا ہے کہ ہند مین عمدہ قسم کا توت نہین ہے

اور جتنی قسمین کہ دیکھی جاتی ہین سبکے سب قابل نفرین ہین اہل فرنگ بھی اہل عجم کے اس رای کے شریک معلوم ہوتے ہین چنانچہ ریورنڈ فرمنجر (Rd. Firminger) لکھتے ہین کہ ہندستان کے جتنے توت ہین اِس قابل ہین کہ اونکے پہل طیور کی غذا کے لئے چھوڑ دئے جاوین مگر بیچارے ہندی ایرانی توت کے تصور مین اپنے دیسی موجود توت کو خیال سے دور نہین کر سکتے ہین اور جب توت کے باروری کی فصل آتی ہے رغبت کے ساتھ ذایقہ کرتے ہین اور بعض اشخاص اوسکا شربت بناکر اغراض طبیہ کے لئے بوتلون مین رکھ چھوڑتے ہین توت کی جو قسمین بار آور دیکھی جاتی ہین مندرجہ ذیل ہوتی ہین ۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	توت دراز سفید	یہہ قسم شیرین دیکھی جاتی ہے پہلون کے مقدار مین مختلف سرزمینون کی تاثیر سے فرق پیدا ہوجاتا ہے شیرینی بھی مختلف درجہ کی ہوجاتی ہے ۔
۲	توت دراز سیاہ رنگ	اس رنگ کے توت بعض مثل نمبر ۱ کے شیرین اور بعض چاشنی دار ۔ اور بعض نہایت ترش ہوتے ہین ۔
۳	توت مدور شکل سیاہ رنگ	بیشتر اس قسم کا توت ترش پہل پیدا کرتا ہے مگر شیرین ثمر بھی لاتا ہے ۔

یہہ سب قسمین جو مندرج ہوئی ہین سب کے سب ہندی نسل ہین مگر لاہور مین توت کی اور بھی دو قسمین ہین جنکا وطن چین اور کشمیر ہے ۔ مولف نے ان قسمون کو اپنے باغون مین نصب کیا ہے مگر کم عمری کے باعث ابھی تک بارور نہین ہوئے ہین جو توت کہ کشمیری نسل ہے اوسکا پہل سرخ ہوتا ہے اور ذائقہ بھی برا نہین ہوتا ہے ۔

ایام سرما مین توت کا درخت تمام پتیون کو خزان کرکے ننگا ہو جاتا ہے پھر جب پتے نکالتا ہے تو ساتھ ہی پھل بھی لاتا ہے۔ بنگالہ مین ماہ فروری مین توت کا پھل پختہ ہوتا ہے اور صوبہ بہار سے لیکر ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و دکن مین توت کی فصل مارچ مین ہوتی ہے۔

توت کا درخت تخم سے پیدا ہو سکتا ہے مگر قلم سے بہت جلد تیار ہوتا ہے اور عموماً قلم ہی کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے قلم کی ترکیب امور کلیہ مین ذکر پا چکی ہے۔

[illegible]

انجیر

ہندوستان کے میدانی حصون مین جو انجیر کی قسمین دیکھی جاتی ہین وہ یا کابلی یا ہندی نسل ہین عمدہ وہی ہین جو کابل سے ہندوستان مین آئی ہین کابلی انجیر کی دو قسمین امبالہ مین دیکھی جاتی ہین ایک وہ کہ جسکا پھل چھوٹا بھورا رنگ اور دوسری وہ کہ جسکا پھل بڑا اور سیاہ رنگ ہوتا یہہ دونو قسمین اگرچہ کابلی انجیرون کے برابر عمدہ پھل پیدا نہین کر سکتی ہین تو بھی بہت غنیمت ہین۔ جو انجیر کہ ہندی نسل ہے وہ اچھے پھل پیدا نہین کرتی کابلی نسل سے انجیر کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین مگر برانست مولف کبھی بارور نہین ہوتے ہین لیکن کلکتہ کے بعض اور باغون مین انجیر کے دیسی درخت ہین جنکے پھل حسب مراد شیرین اور لذیذ نہین ہوتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی سرزمین کو ولایتی نسل کی انجیرونکو بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت نہین ہے پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین بھی انجیر بکثرت پیدا ہوتا ہے مگر شیرین اور لذیذ دانے پیدا نہین ہوتے۔

کوہ ہمالہ مین دو قسمون کے انجیر پیدا ہوتی ہین جنہین کوہی لوگ فاگو اور ٹیل کہتے ہین یہہ دونون قسمین عمدگی اور لطافت مین کابلی انجیرون کے قریب قریب ہوتی ہین مگر یہہ کوہی انجیر میدانی ملکون مین بالیدہ نہین ہوتی ہین یہہ قسمین کوہستانی ملکون کے لئے موضوع ہوئی ہین۔ انجیر کا درخت جاڑے کے زمانہ مین پتیون کو خزان کرکے سراپا برہنہ ہو جاتا ہے۔ سرما کے

خصت ہوتے نئے پتے اور نئے پھل ایک ساتھ نکلتے ہین اور ماہ مئی سے لیکر جولائی تک پھل پکا کرتے ہین انجیر کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پھل اگست مین پکتا ہے یہہ قسم امبالہ اور سہارنپور کیطرف دیکھی جاتی ہے انگلستان مین انجیر کے درخت کو باغبانان انگریزی کم چھانٹتے ہین مگر ہندوستانی مالی ملک ہندوستان مین جاڑے کے دنون مین جب پتے انجیر کے گرجاتے ہین تو انگوٹھے کے برابر موٹی شاخون کو بیشتر چھانٹ ڈالتے ہین۔

فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ پھل لگنے کے بعد انجیر کے درخت کو خوب سیراب کرنا پھلون کے حق مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن وہ کھاد جو آم کے لیئے درکار ہوتی ہے اور جسمین چونے کا جزو شامل کیا جاتا ہے انجیر کے درخت کو خوب بالیدہ اور حسب مراد بارور کرتی ہے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مین انجیر کے درختون مین قصابون کی دوکانون سے خون منگا کر کھاد کے طور پر افراط ڈالتا رہا مگر ظاہرا کوئی نفع نہوا بہرحال آم کی کھاد جسمین چونا داخل کیا جاتا ہے انجیرونکی جڑ مین دینا چاہیئے اور عندالتجربہ یہہ ترکیب انجیرون کے درختون کیلیئے بہت مفید دیکھی گئی ہے۔

انجیر کا درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے مگر انجیر کے قلم تیار کرنیکا زمانہ بھادون سے بہتر کوئی دوسرا نہین ہے۔

Ficus Glomerata

گولر (انجیر دشتی)

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد بلند اور پھل اکثر پھیکا ہوتا ہے۔ درخت انجیر کیطرح اسکے جسم مین بھی دودھ موجود رہتا ہے یہہ درخت کوئی عمدہ میوہ نہین پیدا کرتا ہے البتہ طبی مصالح سے اس درخت کو نصب کرنا مضایقہ نہین رکھتا ورنہ یہہ درخت باغ مین نصب کرنیکی چیز نہین ہے اسکا پھل انجیر کے پھل سے مشابہ ہوتا ہے۔ ارباب بواسیر کو نفع دیتا ہے لیکن بطیء الہضم ہوتا ہے۔ گولر کی ایک قسم ہوتی ہے جسے کٹھاڈومر کہتے ہین

کوٹھا ڈومر کا پھل ارباب سِل اور نفث الدم کو اکثر مفید ہوتا ہے۔ یہہ دونون درخت صحرائی ہین اور بطور برگد اور پیپل کے ہندوستان مین نصب کئے جاتے ہین اور کبھی پرورش کے محتاج نہین ہوتے ہین گولر کی چھال پیکر اوس شخص کو پلانا جسنے افیون کھائی ہو بہت نفع دیتا ہے اس درخت کی چھال فعل افیون کی مبطل ہوتی ہے قریون مین گولر اور کوٹھا ڈومر کا لگانا مصالح سے خالی نہین ہے غربا اکثر ان درختون سے اقسام طرحکی راحت پاتے ہین۔

یہہ دونون درخت تخم اور بھی قلم سے تیار کئے جاتے ہین انکے درخت ہندوستان مین لـ سرکاری سڑکون کے کنارے دیکھے جاتے ہین۔

Pomegranate

انار

یہہ درخت تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے مگر کہین بھی اسکا پھل ویسا عمدہ نظر نہین آتا ہے جیساکہ کابلی میوہ فروش ہر سال کابل کیطرف سے ہندوستان کو بہ کثرت لاتے ہین۔ ہندوستان کے کوہی اور میدانی دونون حصون مین عمدہ انار پیدا نہین ہوتا ہے۔ لفٹنٹ پاگسن (Lt Pagson) لکھتے ہین کہ انار کی ایک کابلی قسم شملہ کے پہاڑ پر دیکھی جاتی ہے جسکا پھل ہرچند بہت بڑا ہوتا ہے لیکن نہایت ترش ہوتا ہے ترشی کی وجہ یہی ہے کہ وہان کی زمین مین آہک کا شمول بہت کم اور آہن کا شمول زیادہ ہے۔ اطراف پٹیالہ مین بھی انار کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور دیسی انارون مین شیرینی اور مقدار کے اعتبار سے ممتاز شکل ہوتا ہے اسیطرح صوبہ بہار مین پٹنہ کا انار بھی شہرت رکھتا ہے مگر امر واقعی یہی ہے کہ حصہ ہندوستان کا انار سراہنے کے قابل نہین ہوتا ہے لیکن پرورش معقول سے عمدہ انار پیدا کرنا ممکن ہے چنانچہ بارٹلٹ صاحب (Mr W. H. Bartlett) نے مقام بکسر مین کابلی نسل انار کے بڑے بڑے دانے پیدا کئے تھے صاحب موصوف لکھتے ہین

کہ ہم انار کے درخت کو خوب سیراب رکھتے تھے اور پھول لگنے کے زمانہ سے پھلون کے پختہ ہونیکے وقت تک سیرابی مین کبھی کمی نہین کرتے تھے جیسے انار کے عمدہ دانے مسٹر بارٹلٹ صاحب پیدا کرسکتے تھے اوس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی زمین کو عمدہ انار کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل ہے مگر اعلےٰ درجہ کی تربیت اور پرورش بھی انار کے درختون کے لئے درکار ہے۔ اگر ارباب شوق بارٹلٹ صاحب کیطرح درختان انار کی نگاہداشت کرین تو صاحب موصوف کیطرح اپنی کوششون مین کامیاب ہوسکتے ہین

انار دنیا کے عمدہ ترین اثمار مین ہے قرآن شریف مین اسکا ذکر انعام خداوندی کے طور پر موجود ہے جن ملکون کی آب وہوا و سرزمین کو اس میوے کے ساتھ موافقت ہے وہان یہہ میوہ ایسا ہی پیدا ہوتا ہے کہ جسکی تعریف مین زبان قاصر ہوتی ہے۔ کپتان برٹن صاحب (Captain Burton) اپنے سفرنامہ مین تین قسم کے انارون کا ذکر کرتے ہین اول شامی دوم ترکی سوم مصری۔ شامی کی نسبت لکھتے ہین کہ نہایت عمدہ ہوتا ہے اور سوائے مکہ معظمہ کے اسکے برابر کہین عمدہ انار نہین ہوتا ہے کپتان موصوف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ انار کا خاص ملک عرب اور فلسطین ہے۔ بلاشبہہ یہہ قول بہت صحیح ہے۔ اگر انار کا وطن ہندوستان ہوتا تو ہندوستان بھی ان ملکون کے برابر عمدہ انار پیدا کرسکتا۔ مگر ارباب شوق اس سے یہ قیاس نفرماوین کہ پرورش وتربیت کے بعد بھی ہندوستان مین اچھا انار نہین پیدا ہوسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شامی اور کابلی انار کے برابر ہندوستان کی سرزمین انار عمدہ پیدا نہین کرسکتی ہے تاہم تدبیر معقول سے یہ میوہ ایسا پیدا ہوسکتا ہے کہ برغبت ذائقہ کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان مین شیرین اور ترش دونون قسم کے انار پیدا ہوتے ہین اور مولف نے خود قندھاری بیخوش انار کے تخم سے بھی انار کے درخت پیدا کئے ہین۔ ترش انار سوائے طبی اغراض کے اور کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔ انار ترش کے بیخ کا پوست

قتل دیدان کی پوری قوت رکھتا ہے اور اسکے چھلکے سے خضاب کا عمدہ نسخہ تیار ہو سکتا ہے ۔

ہندوستان مین انار کی ایک قسم اور بھی ہوتی ہے جس سے صرف پھول پیدا ہوتا ہے جسے گلنار کہتے ہین تمام اقسام انار کا پھول نہایت شوخ سرخ رنگ ہوتا ہے اور اس سے باغون کی بڑی زینت متصور ہے ۔

تغذیہ و تقویت کی نظر سے انار کے درختون مین ہندوستانی مالی سرخی اور گوبر بوسیدہ دیتے ہین اس ترکیب سے انار کا درخت حسب مراد بالیدہ اور بارور ہوتا ہے مگر چونے کے جزو کے شامل کرنے سے پھل خوش مزہ اور شیرین پیدا کرتا ہے جو نسخہ کہ گولے کے بیان مین مذکور ہوا ہے انار کو بھی نہایت نفع پہونچاتا ہے انار مین کھاد دینے کا زمانہ ماہ دسمبر ہے اور ہر سال بلاناغہ کھاد دینی چاہیے ۔

کپڑے کی تھیلیان پھلون پر چڑھانا چاہیے انار دانیان بنظر استحفاظ اثمار درکار ہوتی ہین طیور اور گلہریان اکثر پھلون کو خراب کرتی ہین لیکن انار دانیون کے ذریعہ سے پوری حفاظت پھلون کی ہوتی ہے انار کا درخت بھی چھانٹے جانے کا محتاج ہوتا ہے اچھا چھانٹنے سے حسب مراد پھل لاتا ہے ۔

انار کا درخت تخم قلم اور دابہ کے ذریعے سے تیار ہوتا ہے ۔ بیشتر دابہ کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے مگر پیوند سے بھی تیار ہو سکتا ہے چنانچہ فرمنجر صاحب ([illegible]) لکھتے ہین کہ بہترین ترکیب انار کے درخت کے تیار کرنیکی یہ ہے کہ پیوند سے تیار کیا جاوے لیکن اس ترکیب کے پابند کم لوگ نظر آتے ہین ۔ پیوند کے لیے انار کا بیچو درکار ہے ۔ چاہیے کہ تخمی انار ایک یا دو سالہ جب ہو جائے تب کسی عمدہ قسم کے انار سے وصل کا سامان کرین ۔

زیادہ مرطوب زمین انار کے درخت کو مضر ہوتی ہے ۔

انار بھی اون درختون سے ہے جنکو صلاحیت بے دانہ اثمار کے پیدا کرنے کی حاصل ہے بیدانہ کرنیکی ترکیب وہی ہے جو لیچو کے بیان مین ذکر پا چکی ہے ۔

Olive

زیتون

بقول فرمنجر صاحب ([illegible]) اس درخت کا وطن یورپ کا جنوبی حصہ ہے شام کے ملک مین بھی کثرت ہوتا ہے مگر ظاہرا ہندوستان کی آب و ہوا کو اس درخت کے ساتھہ مناسبت نہین ہے زیتون کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین مگر ثمر لاتے کبھی دیکھے نہین گئے اس باغ مین یہ درخت ۱۸۰۰ع مین نصب ہوتے تھے اور اب تک ثمر نہین لاتے ہین۔ ملک پنجاب مین بھی زیتون کے درخت لگائے گئے ہین مگر اون کے ثمر ہونیکی امید نہین کیجاتی ہے۔ تجربہ کافی کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا درخت زیتون کو مفید نہین ہوتی ہے۔ گرم ملک (جیسے ہندوستان) اوسیقدر اس درخت کو مضر ہوتا ہے جتنا کہ سرد ملک (جیسے انگلستان) اسکو غیر موافق مزاج پڑتا ہے اعتدال حرارت و برودت کے بغیر زیتون کا درخت بالیدہ اور بارور نہین ہوسکتا ہے اسواسطے یورپ کی جنوبی حصہ مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے۔

Almond

بادام

ڈاکٹر وائیٹ ([illegible]) کہتے ہین کہ اطراف کلکتہ مین بادام کے نصب کرنیکی بہت کوشش عمل مین آئی ہے مگر ہمیشہ ناکامیابی مترتب ہوئی ہے عموماً صوبہ بنگالہ و بہار کو اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین ہے۔ بعض اضلاع مغربی و شمالی مین تردد بلیغ کے ساتھہ یہ درخت بالیدہ اور مثمر ہوا ہے مگر فرمنجر صاحب (Mr Firminger) لکھتے ہین کہ مقام فیروزپور مین ہمنے بادام کے تخم بوئے اور بونیکے وقت سے تین سال کے اندر اسکے درخت بالیدہ ہوکر بارور ہوئے۔ بادام کا درخت خوبصورت اور باغون مین لگانیکے قابل ہوتا ہے بادام کے درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ دانہ بادام کے پوست کو شکستہ کرکے زمین مین گاڑ دیتے ہین تھوڑے عرصہ مین تخم سے درخت نکل کر زمین مین بہت جلد دور تک

جڑ پھیکتا ہے اس سبب سے بادام کے نئے درخت کو اس بات کی صلاحیت حاصل نہین رہتی ہے کہ ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کیا جاسکے پس لازم ہے کہ اونہین مقامون پر اسکے تخمون کو نصب کرین جہان پر اسکے درختونکا لگانا منظور ہو تخم ریزی کے وقت ایک ایک جگہ تین۳ یا چار تخم نصب کرنا چاہیئے اور جو درخت ان تخمون سے قوی پیدا ہو اوسے رکھکر باقی کو ضائع کرڈالنا چاہیئے۔

Indian Almond

دیسی بادام

ہندوستان کا ایک خودرو اور صحرائی درخت ہے بہت بلند قامت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اسکے پتون مین گہری سبزی اور خوشنمائی ہوتی ہے اسکے پہل کے اندر خوش مزہ مغز ہوتا ہے۔ ہندوستانی اخروٹ و بادام وغیرہ سے دیسی بادام اچھا ہوتا ہے۔ کہانیکے وقت اسکے مغز کو پانی مین ڈال دیتے ہین اور پانی سے نکال نکال کر کہاتے ہین سال مین دو بار یہ درخت پہل لاتا ہے۔ بار اول اسکا پہل ماہ مئی مین اور بار ثانی ماہ نومبر مین مراد پر آتا ہے۔ اس درخت کا پہول چہوٹا اور رنگ مین سفید ہوتا ہے بڑے بڑے باغون مین یہ درخت لگانیکے قابل ہے۔ اور یقین ہے کہ پرورش معقول سے مقدار و ذایقہ مین اس درخت کا پہل ترقی کرے۔

Pako

پاکو

اس درخت کا وطن چین ہے اوایل مین جسکو عرصہ دراز گذرا اسکے درخت کلکتہ کے باغون مین لگائے گئے تھے اور حال مین مسٹر فارچون (Mr Fortune) نے اسکے درخت چین سے بہیجے ہین مگر جتنے درخت اسوقت موجود ہین سب ویسے کے ویسے ہی ہین کسی نے جنکا ترقی نہین کی ہے۔ ریورنڈ فرمنجر (Rev Firminger) لکھتے ہین کہ ہمنے اسکے درخت

بمقام اوٹاکمنڈ (Ootacamund) سرکاری باغون مین بھی دیکھے مگر وہان بھی جیسے ابتدا مین لگائے گئے تھے ابھی تک ویسے ہی ہین ملک چین مین اسکا درخت نہایت تناور ہوتا ہی اسکے پھل کو کٹھل کے تخم کیطرح بھونکر کہاتے ہین بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt) اس درخت کے وطن کی نسبت لکھتے ہین کہ اسکے اصلی وطن کی تحقیق نہین ہوئی ہے بہرحال چونکہ یہ درخت ہندوستان مین چین سے آیا ہے اور چین مین حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے ہملوگ ہندی وطن اگر اسے چینی وطن سمجھین تو کوئی مضایقہ نہین ۔

China Chest nut

چینا چیسٹنٹ

ریورنڈ فرمنجر (Reverend Firminger) کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا وطن ملک ہندوستان ہے ۔ اہل ہند اسے کیا کہتے ہین مولف کو اسکی اطلاع نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی نام بحال خود رہنے دیا حسب قول ڈاکٹر راکسبرگ (Dr. Roxburgh) اسکے پھل کو بھونکر کھاتے ہین بریان ہونے سے انگریزی چسٹنٹ کیطرح خوش ذایقہ ہوجاتا ہے ڈاکٹر موصوف کے زمانے مین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے بڑے بڑے درخت موجود تھے مگر اب اونکی جگہ پر چھوٹے چھوٹے نوعمر درخت دیکھی جاتی مین ۔

(Indian Walnut)

اخروٹ ہندی

یہہ درخت ہندی وطن ہے میانہ قامت ہوتا ہے اسکی پتی گوشہ دار ہوتی ہے اور پھل قریب قریب حد و شکل مقدار مین اخروٹ ولایتی کے برابر مگر اخروٹ ولایتی سے ذایقہ مین کم خوش مزہ ہوتا ہے مولف نے اسکے درخت شملہ کے پہاڑون پر بکثرت دیکھے ہین ہندوستان کے میدانی حصون مین شاید یہہ درخت باروَر نہین ہوتا ہے ۔ مارچ مین یہہ اخروٹ کا درخت سفید رنگ کے پھول لاتا ہے اور آخر جولائی مین اسکا پھل مراد کو پہونچتا ہے اسوقت مین بار ثانی یہہ درخت

پھول دیتا ہے مگر اسوقت کے پھول سے پھل نہین پیدا ہوتے ہین۔ اخروٹ ہندی کا درخت اسکے پھل کے نصب کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

Chinese Chestnut

چسٹنٹ چینی

یہ درخت چینی وطن ہے ڈاکٹر وایٹ (Dr. Voigt) کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۱۰ع مین اسکا درخت باراول کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین چین سے لاکر نصب کیا گیا تھا مگر سنہ ۱۸۱۴ع تک بارور نہین ہوا تھا بعد اسکے ایک سو درخت تخمی سنہ ۱۸۵۴ع مین مسٹر فارچون (Mr. Fortune) کے ذریعہ سے آگرہ اگریکلچرل سوسائٹی (A. H. Cultural Society) کے باغون مین لگائے گئے تھے مگر ناموافقت آب وہوا سے کوئی درخت بھی بالیدہ نہو سکا اور اسوقت جتنے موجود ہین سب مبتلائے بدحالی ہین مسٹر فارچون کا بیان ہے کہ اس درخت کا پھل اسپین (Spain) کے چسٹنٹ کے برابر اچھا ہوتا ہے۔

Spanish Chestnut

چسٹنٹ اسفنی (اسپینی)

ڈاکٹر وایٹ کا بیان ہے کہ یہہ درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین لگایا گیا تھا اور لگائے جانے کے بعد پندرہ برس تک موجود رہا مگر کبھی پھول بھی نہ لایا۔ فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اب یہہ درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے۔ مولف کو عند التحقیق یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چسٹنٹ کی یہہ قسم دریای ستلج کے گرد ونواح مین حسب مراد بارور ہوتی ہے مگر لاہور کی سرزمین اس درخت کے بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے۔

Walnut

اخروٹ ولایتی

یہ درخت شمالی ہندوستان کے کوہی حصون مین کثیر الوجود ہے مگر بہ تحقیق مولف عمدگی پیداوار کے اعتبار سے ہندوستان مین کہین بھی حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے یعنی جو لطافت کابل وغیرہ کے اخروٹ مین ہوتی ہے ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین نہین پائی جاتی ہے۔ اصل ولایتی اخروٹ کا پوست باریک مغز لطیف اور ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ بابت ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین موجود نہین رہتی ہے۔

اخروٹ ولایتی کا درخت شمالی ہندوستان کے کوہی مقامات کے سوا ہندوستان کے اور کسی مقام مین بالیدہ نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ فرنجر ([illegible]) صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت کوہ نیلگری پر کبھی دیکھا نہین گیا ہے اور نہ کہین ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین بارور ہوتے پایا گیا ہے بلکہ اطراف کلکتہ مین اسکے درخت تیار کیے گئے تھے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہو سکا سبکے سب آخر کار ضائع ہوگئے۔

یہ درخت آم کے بڑے درخت کے برابر کشیدہ قامت ہوتا ہے اسکی تیار گاچھیان لاہور اور سہارنپور کے سرکاری باغون مین فروخت کی غرض سے موجود رہتی ہین لیکن چونکہ ہندوستان کے میدانی حصون مین یہ درخت بالیدہ اور بارور نہین ہوتا ہے۔ ارباب شوق میدانی زمینون مین اسکی پرورش کا خیال نفرمائین۔

اخروٹ ولایتی کا درخت اوسکے پھل کو نصب کرنے سے تیار ہوتا ہے۔ اسکی لکڑی قیمتی متصور ہے۔

Pistachio nut

پستہ

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پستہ کا اصلی وطن ملک شام ہے۔ لیکن پستہ بصرہ مین بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ افغانی میوہ فروشون کا بیان یہ ہے کہ کابل کی سرزمین اس میوہ کے پیداوار کی صلاحیت نہین رکھتی ہے ہندوستان مین جسقدر یہ میوہ آتا ہے بلخ سے آتا ہے

ڈاکٹر لنڈسی اسٹورٹ (Dr Lindsey Stuart) اپنے سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ ہم نے پستہ کے بہت درخت پنجاب کے ملک کے پہاڑون مین دیکھے ہین - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین بھی پستہ پیدا ہوتا ہے - ڈاکٹر وایٹ (Dr Voigt) کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پستہ کا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین لگایا گیا تھا مگر اوسکے پھول یا پھل لانے سے ڈاکٹر موصوف کو اطلاع نہین ہے - فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اب پستہ کا کوئی درخت باغ مذکور مین نہین ہے -

Cashew nut

ہجلی بادام (کاجو)

اس درخت کا ملک ہندوستان اور بھی ویسٹ انڈیز[1] (West Indies) ہے میجر ڈروری (Major Drury) کا بیان ہے کہ یہ درخت ملک دکن مین بہت تناور ہوتا ہے اسکے پتے نہایت زیبا ہوتے ہین اور اسکے پھولون سے میٹھی باس آتی ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمکو ایسا معلوم ہوا ہے کہ یہ درخت ملک برما مین کثیر الوجود ہے اور اسقدر جلد تیار ہوجاتا ہے کہ نصب کرنیکے دوسرے ہی سال بکثرت پھل بھی لاتا ہے - بہ تحقیق ڈاکٹر راکسبرگ (Dr Roxburgh) یہ درخت صرف سمندر کے قریب مین جہانکی زمین سراسر ریگ ہوتی ہے پایا جاتا ہے ہجلی بادام کے دو تین درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین مگر حسب مراد بالیدہ نظر نہین آتے ہین بہرحال حسب تحقیق فرمنجر صاحب یہ درخت باغ مذکور مین ماہ اپریل پھول لاتے ہین اور ایام برشکال مین انکے پھل پختہ ہوتے ہین ہیچ مولف نے وہان ان درختون کو نہ اونکے پھول لانیکے زمانے مین اور نہ اونکی حالت باروری مین دیکھا ہے - تحریر صاحب موصوف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا پھول خرد مقدار سفید رنگ مختصر شکل ہوتا ہے - اس درخت کے پھل کی نسبت ڈاکٹر میکفیڈین

---

[1] چند جزایر امریکہ اسی نام سے معروف ہین -

(Dr macfadyen) کی یہ راے ہے کہ مسکۂ گاو مین اسکو بریان کرنے سے اسکا ذائقہ بادام شیرین اور پستہ سے کم نہین ہوتا ہے۔ اسکے پھلون سے مربی بناتے ہین اور یہ مربے نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بقیاس مولف اسکا مربے بادام اور پستہ کے مربے کے طور پر بنایا جاتا ہوگا۔ بہرحال اس درخت کا پھل شکل اور مقدار مین چھوٹے گردے کے برابر ہوتا ہے اسکے پوست مین بڑی سختی و دبازت اور جلا ہوتی ہے پوست اور مغز کے درمیان بھورا رنگ روغن پایا جاتا ہے یہ روغن جسکا مزا نہایت پھیکا ہوتا ہے بدشواری مغز سے علحدہ ہوتا ہے بریان کرنے پر بھی اس روغن کا اثر مغز مین رہ ہی جاتا ہے۔

Bochania Latifolia

بولینیا لیٹیفولیا

اس درخت کا وطن ساحل کارومنڈل (Caromandel) اور ساحل مالابار (Malabar) ہے ان دیار کے لوگ اس درخت کو کیا کہتے ہین۔ اس سے مولف کو آگاہی نہین ہے لیکن زبان اردو مین شاید اس درخت کا کوئی خاص نام نہین ہے۔ اسواسطے مولف نے اس درخت کے لاطینی نام کو درج کتاب کرنا مناسب سمجھا بہرحال بوکینیا لیٹیفولیا کا درخت بہت عظیم پیکر ہوتا ہے اسکے پھل کے اندر مغز ہوتا ہے جو بادام شیرین کا بدل سمجھا جاتا ہے۔ اور وہان کے لوگ اسے بادام شیرین کی جگہ پر استعمال کرتے ہین۔ اسکو بریان کرکے شہد کے ساتھ بھی کھاتے ہین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے چند درخت موجود ہین مگر کبھی بارور ہوتے نظر نہ آئے۔

Otaheite Chest nut

اوٹاہیٹ چیسٹنٹ

اس درخت کا وطن جزایر سوسائٹی[1] (Society Islands) وفرنڈلی[2] (Friendly Islands) ہے - یہ درخت تناور ہوتا ہے اور اسکے پہل کا مغز اکلاً استعمال مین آتا ہے مگر خوش ذایقہ نہین ہوتا کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین یہ درخت موجود ہے اور بارور بہی ہوتا ہے مگر وہان اسکا پہل قابل ذایقہ نہین سمجہا جاتا ہے

Moirtan Bay[4] Chestnut

چسٹنٹ خلیج مارٹین

اس درخت کا وطن ملک نیو ہالینڈ (New Holland) ہے اسکا درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اسکے پہل کے مغز کو بریان کرکے کہاتے ہین - مغز کا مزا چسٹنٹ کا سا ہوتا ہے - کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت ڈاکٹر وایٹ (Dr Voigt)[5] کے وقت مین موجود تہا مگر حال مین پہر اسکے چند درخت وہان لگائے گئے ہین - فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ بنگلور (Banglore) کے سرکاری باغ مین ہمنے اس چسٹنٹ کا ایک شاداب درخت دیکہا ہے وہان اس درخت کی قدر اسکے خوش جمال ہونیکی باعث ہوتی تہی کوئی اس درخت کے پہلون کیطرف متوجہ نہین ہوتا تہا چنانچہ وہان کے مالی نے ہمسے بیان کیا کہ اسکے پہلون کو طیور وغیرہ بہی نہین پوچہتے ہین - البتہ اس درخت سے زیبایش باغ متصور ہے خاصکر اس سبب سے کہ اسکا پہول خوشرنگ سرخ ہوتا ہے -

Barazil nut

اخروٹ برازل

یہ درخت امریکہ وطن ہے ضلع اورینیکو[6] (Orinico) اور دریاے

---

[1] سابق مین اسکا حال لکہا جا چکا ہے - [2] ایضاً [3] ایضاً [4] یہ خلیج جزیرہ استریلیا (Austaralia) سے متعلق ہے [5] اسکا بیان سابق مین آچکا ہے [6] امریکہ جنوبی کا ایک دریاے عظیم ہے -

امیزن[1] (R. Amazon) کے گرد و نواح مین دیکھا جاتا ہے وہان کے جنگل کے درختون مین یہ بزرگ ترین درخت ہے - جس اطراف مین یہ ہوتا ہے وہان کے مختلف اقسام کی تناور اشجار جو اسکے آس پاس مین موجود رہتے ہین اسکی بلندی اور جسامت کے آگے مختصر معلوم ہوتے ہین اسکا پھل کٹھ بیل کے پھل کے برابر ہوتا ہے اور امریکہ سے یورپ مین فروخت کی نظر سے لایا جاتا ہے لندن کے میوہ فروشون کی دوکانون مین اسکے پھل بکثرت موجود رہتے ہین اگر ہارٹیکلچرل سوسائٹی (Horticultural society) کے باغون مین اس درخت کے پیدا کرنیکی کوشش کی گئی تھی مگر کامیابی حاصل نہین ہوئی ناکامیابی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تخم ریزی کے لئے اسکے پھل یورپ سے منگوائے گئے تھے - چونکہ اسکا مغز کثیر الدہن ہوتا ہے اور اوسکے روغن مین جلد خرابی لاحق ہوجاتی ہے یورپ سے اسکے پھلون کا ہندوستان تک بامراد پہونچنا خصوصاً اوس حالت مین کہ یہ پھل امریکہ سے خود بدیر یورپ مین پہونچتا ہے بہت دشوار متصور ہے اسکے علاوہ آب ہوا کلکتہ بلکہ تمامی ہندوستان کی آب و ہوا اس درخت کے ناموافق معلوم ہوتی ہے اگر اسکے چھوٹے درخت بھی امریکہ سے منگوا کر اس ملک مین لگائے جاوین تو اونکی بالیدگی دقت سے خالی نہوگی مگر ہر حال مین امتحان شرط ہے ارباب شوق کی پس پائی خوب نہین -

Dellenia Speciosa

چلتا

یہ درخت ہندی وطن ہے مگر بنگالہ مین اس درخت کی بہت قدر کیجاتی ہے کسواسطے کہ اسکا پھل اہل بنگالہ کو نہایت مرغوب ہوتا ہے اہل بنگالہ اسکے پھل کے بہت خواہان نظر آتی ہین چونکہ صوبہ بہار مین اسکا درخت کم ہے اتفاقاً جس باغ مین ہوتا ہے اوس باغ کے مالک سے وہ اہل بنگالہ جو صوبہ بہار مین آبسے ہین اس پھل کی فرمایش کرتے ہین خصوصاً اہل بہار

---

[1] یہ بھی امریکہ جنوبی کا دریا ہے مگر اس دریا سے بزرگتر کوئی دریا دنیا مین نہین ہے -

اس پھل کو مصرف مین نہین لاتے ہین یعنی ایسے لوگ بھی جو صحبت اہل بنگالہ کی وجہ سے اس پھل کے استعمال سے واقف ہوگئے ہین اسکی طرف توجہ نہین کرتے بہرحال اہل بنگالہ اسے جہان پاتے ہین شوق سے اپنے مصرف کے لئے لیجاتے ہین۔ مولف کو بھی بوضع اہل بنگالہ اس پھل کے ذائقہ کرنیکی نوبت آئی ہے۔ واقعی یہ ہے کہ چندان بد ذائقہ نہین ہوتا ہے۔ بہ نظر تحقیق جو حضرات اسکے مزے سے واقف نہین ہین اسکا امتحان فرمالین البتہ اسقدر عمدہ بھی اسکا ذائقہ نہین ہوتا ہے کہ انسان عش عش کرکے کھاے گو امر واقعی یہی ہے کہ اہل بنگالہ اس پھل کو عش عش کرکے کھاتے ہین خیر بڑے باغون مین اسے جگہ دینا غیر مناسب نہین معلوم ہوتا ہے۔ خاص کر ایسی حالت مین کہ احباب بنگالہ وطن اکثر اسکے پھل کی فرمائش کرتے ہین۔

چلتے کا درخت بلند اور خوش قامت اور نیز سایہ دار ہوتا ہے اسکے پتے عریض خوشرنگ چمکیلے سبز اور خوشنما ہوتے ہین ماہ جولائی مین یہ درخت پھول دیتا ہے۔ پھول مقداراً بڑا سفید رنگ اور بو یا ہوتا ہے۔ نصف ستمبر مین اسکا پھل قابل مصرف ہوجاتا ہے۔ پھل چھوٹے بیل کے برابر پوست بالاے پوست بشکل پیاز ہوتا ہے جب سب پوست علحدہ کئے جاتے ہین تب وہ شئے نکلتی ہے جو خوردنی متصور ہوتی ہے حالت طبعی مین اس شئے کا مزا ترش ہوتا ہے لیکن بقول فرمنجر صاحب (Firminger) جب اوسمین چینی ڈالکر آگ پر پکاتے ہین تو اوسکا مزا ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا کہ سیب ترش کو بہ ترکیب بالا پختہ کرتے ہین لیکن فرق اسیقدر ہوتا ہے کہ سیب کے خلاف چلتے کا مغز ریشہ دار ہوتا ہے۔

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ مولف نے چلتے کے درخت کو تخم سے پیدا ہوتے دیکھا ہے چنانچہ ایک باغ مین جو قریب داناپور کے موضع نیورہ مین واقع ہے سابق سے ایک درخت چلتے کا تھا مگر تخم کے ذریعہ سے کچھ عرصہ کے بعد

چند درخت خود رو اور بھی پیدا ہو گئے اونمین سے اب تک دو چار موجود بھی ہین۔ احباب بنگالہ وطن اسکے پھلون کے بڑے قدر دان ہوتے ہین اور کبھی منگوا لیتے ہین اور کبھی خود بھی لیجاتے ہین مگر مالک باغ کے مصرف مین آتے اسکے پھل کو کسی نے نہین دیکھا۔ واقعی یہ ہے کہ اہل بہار جسقدر اس پھل کو بیکار سمجھتے ہین یہ محض اونکی ناتوجہی اور لاعلمی کا سبب ہے چنگڑی یعنے جھینگے کے ساتھ پکتا جو لطف دیتا ہے اوسکا مزا اوسکے قدر دانون سے پوچھیے۔

Puneeala Plum

پنیالہ

یہ درخت ہندی وطن ہے مگر صوبہ بنگالہ اور بہار مین بکثرت دیکھا جاتا ہے۔ اطراف آگرہ اور دہلی مین قلیل الوجود ہے اور پنجاب مین بالکل غیر معروف ہے۔

اسکا قد ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے پتے سبز اور چھوٹے ہوتے ہین اور شاخین کانٹون سے بھری رہتی ہین۔ ماہ ستمبر اور اکتوبر مین اس درخت کا پھل مراد پر آتا ہے پھل کی شکل گول بیر کیسی ہوتی ہے اور مقداراً بھی ڈلی کے قریب قریب ہوتا ہے۔ پھل کا رنگ خامی مین سبز اور پختگی مین میلا بینگنی اور مزا کساؤ کے ساتھ خفیف شیرین ہوتا ہے۔ کہانیکے قبل انگلیون سے مل لینے سے اسکا مغز نرم اور خوش مزہ ہو جاتا ہے۔ بحالت موجودہ پھل کچھ ایسا قابل توجہ نہین ہے مگر پرورش اور احتیاط سے پنیالے کا درخت اثمار خوشنما پیدا کر سکتا ہے۔ لفٹننٹ پاگسن (Lt. Pogson) لکھتے ہین کہ اس درخت کی شاخین اسقدر چھانٹی جائین کہ اسکا قد ۱۲ فٹ بلند رہجاوے بیکار پرانی لکڑیان سب علحدہ کر دیجاوین اور شاخین بوضع بیر و آلو بخارا وغیرہ تراش ڈالی جائین۔ زمین کھود کر جڑین کھول دیجائین اور جو کھاد عموماً میوون کے درخت کیواسطے درکار ہے ڈالی جائے اور پرانی مٹی دور کرکے نئی مٹی تہالون مین بھری جاوے اس ترکیب سے درخت

کی اصلاح بطور کافی ہوگی اور قوت مثمرہ ترقی کرجائیگی اور پھل حسب مراد سابق سے بہتر پیدا ہونگے۔

پنیالے کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے۔ ہر پھل مین چند تخم ہوتے ہین کھانے کے بعد اسکے تخم کو بونا چاہیئے۔ مولف نے اسکے درخت تخم سے تیار کئے ہین۔

Flacourtia Inermis

لوٹمی لوٹمی

فرمنجر صاحب (Rev Firminger) لکھتے ہین کہ یہ درخت بھی پنیالے کے طور کا پھل دو ایک مہینا دیر کرکے پیدا کرتا ہے مگر اسکا پھل پنیالے کے پھل سے کم رتبہ ہوتا ہے لوٹمی لوٹمی کا پتا پنیالی کے پتے سے بڑا ہوتا ہے اور اسکا درخت کانٹون سے بالکل پاک ہوتا ہے

یہ درخت بھی پنیالے کے مانند تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

Averrhoa Carambola

کمرخ

اس درخت کا وطن مولکاز (Moluccas) ہے مگر ہندوستان کی اکثر جگہون مین پایا جاتا ہے اطراف کلکتہ و پٹنہ و فیض آباد وغیرہ کیطرف کمرخ کا درخت کثیر الوجود ہے اس درخت کا قد ۳۰ فٹ تک بلند دیکھا گیا ہے اسکے پتے چھوٹے خوشرنگ اور گھنے ہوتے ہین پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور پھل حالت خامی مین سبز رنگ اور پختگی مین گہرا زرد ہوجاتا ہے پکنے پر اسکے پھل مین ایک خوش آیند بو پیدا ہوتی ہے پھل طول مین نصف بالشت اور پہلودار ہوتا ہے۔ اسی پھل کے نام سے لفظ کمرخی نے رواج پایا ہے جس سے ہر کہ و مہ مطلع ہے۔ اسکے پھل کا مزا عموماً اندک شیرینی کے ساتھ ترشش ہوتا ہے مگر کمرخ کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پھل نہایت شیرین اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر مین کمرخ کا پھل پختہ ہوتا ہے اور اسی وقت مین اس درخت مین پھر پھول آتا ہے اس پھول سے جو پھل لگتے ہین اونکی پختگی کا زمانہ جنوری ہے۔

کمرخ کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے

Chines Kumrunga

کمرخ چینی

یہ بھی کمرخ کی ایک قسم ہے اسکا پھل مقدار مین قسم مذکور کے پھل سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اسکا رنگ پکنے پر بھی گہرا سبز رہتا ہے اور ہرچند اسکے پھل مین ترشی نہین رہتی ہے تاہم اسکا پھل قسم بالا کے پھل کے برابر خوش آیند نہین ہوتا ہے۔

کمرخ چینی کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ بیجکے ذریعہ سے معمولی کمرخ کا درخت تیار کیا جاتا ہے۔

Bilim bing

بلیمبی

اس درخت کا وطن مولکاز (Moluccas) ہے دکھن مین کثیرالوجود اور بنگالہ مین قلیل الوجود ہے۔ اس درخت کا قد ۳۰ فٹ تک پہونچتا ہے۔ اور اسکا تنہ نہایت موٹا ہوتا ہے۔ نصف ماہ فروری مین یہ درخت پھول لاتا ہے اور اسکا پھول گچھہ دار ہوتا ہے بقیہ ایام سرما تک پھول پھل دیا کرتا ہے۔ اسکے پھل کا چھڑا چکنا ہلکا زرد رنگ غیر کامل الشفاف سفید انگور کیطرح ہوتا ہے پختہ ہونے پر اس پھل کا مغز مکھن کیطرح نرم ہوجاتا ہے۔ لیکن ترشی اسقدر ہوتا ہے کہ مطبوخ کئے بغیر یا اچار بنائے بغیر کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔

بلیمبی کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔ مگر نازک بہت ہوتا ہے۔ کلکتہ مین اسکے نئے درخت کو دو تین سال تک سرما کے صدمہ سے بچانے کے لئے زیر سایہ رکھتے ہین اگر ایسا نکیا جائے تو یقیناً ہلاک ہوجاتا ہے۔

Artocarpus Lakoacha

بڑھل

یہ درخت ہندوستانی وطن ہے اسکا قد اوسط قد تخمی آم کے برابر ہوتا ہے۔ پتا عریض اور خشونت دار رکھتا ہے اسکی شکل کذائی مطبوع معلوم نہین ہوتی ہے۔ پھول لانیکے قبل اسکے سب پتے خزان کر جاتے ہین اور پھول کا رنگ نہایت زرد ہوتا ہے مقدار مین اسکا پھول اوسط درجہ کے کولے کے برابر ہوتا ہے۔ غربا اسکے پھول کی ترکاری بناتے ہین۔ اسکا پھل خامی مین سبز اور پختگی مین سرخی مائل گہرا زرد ہوتا ہے۔ مقدار مین بڑے کولے سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ ترشی آمیز شیرین مزا رکھتا ہے ہر پھل مین کثرت سے تخم ہوتے ہین پوست مین کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور مغز مین دودہ کی آمیزش پائی جاتی ہے جسکے باعث کھانے والے کے لبون مین لاسے کیطرح کی چپیدگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کوئی عمدہ میوہ نہین ہے سڑک کے کنارے یا افتادہ زمین مین بڑہل کا لگانا مضایقہ نہین عوام اسکے پھل کو کثرت سے کھاتے ہین گو یہ کسیقدر بطی الہضم بھی ہے۔

اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے۔

Tamar Ind

املی

یہ درخت ہندی وطن ہے اور قریب قریب تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے۔ اسکا قد بہت بزرگ اور سایہ دار ہوتا ہے پتے نہایت خوشنما سبز رنگ اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اسکے درخت کے نیچے بارش کا اثر دیر مین ہوتا ہے۔ اس درخت کی شاخین نہایت مضبوط اور چمڑی ہوتی ہین۔ ماہ مئی مین یہ درخت زرد رنگ کے پھول لاتا ہے اور فروری مین اسکے پھل پختہ ہوجاتے ہین۔ اہل دکن کثرت سے املی استعمال کرتے ہین حتی کہ اسکے پتون کو بھی کھا جاتے ہین دریغ نہین کرتے اس درخت کی تین قسمین دیکھی جاتی ہین۔ اول وہ جسکے پھل نہایت ترش ہوتے ہین دوم وہ جسکے پھل مین کسیقدر شیرینیت ہوتی ہے اور یہ وہی قسم ہے کہ جسکو شیخ الرئیس تمر ہند حلو یعنی میٹھی املی کہتے ہین

اور تیسری وہ کہ جسکے پہل کا مغز خوش رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور جسے عوام لال املی کہتے مین اس لال املی کا مربے نہایت خوش رنگ ہوتا ہے ۔ املی کا مربے قابل توجہ ہوتا ہے ۔ تخم سے اسکا درخت تیار کرتے ہین مگر فرمنجر صاحب انٹے کے ذریعہ سے اسکے درخت کو تیار کرنیکی ہدایت کرتے ہین بہ نظر تجربہ اگر ارباب شوق انٹے کے ذریعہ سے املی کا درخت تیار کرین تو خالی از لطف نہو گا ۔ طبی اغراض سے املی کا درخت ہندستان مین نہایت بکار آمد متصور ہے ۔

Mankey Bread

ولایتی املی

اس درخت کا وطن سینیگال[1] (senegal) ہے اسکے دو تین درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین مگر یہان اونکے پہل صرف مرغ کے انڈو کے برابر ہوتے ہین حالانکہ اپنے وطن مین اس درخت کا پہل شتر مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے صوبۂ دکن کے بعض مقام مین اسکے درخت بہت شاداب دیکھے جاتے ہین لیکن اونکے پہل کی نسبت فرمنجر صاحب کچھ تحریر نہین فرماتے ہین ۔ مولف کو ایسا معلوم ہوا ہے کہ دکن مین یہ درخت حسب مراد بار ور بھی ہوتا ہے ۔ ہندوستان کے اور حصون مین یہ درخت دیکھا نہین جاتا ۔ اطراف پٹنہ مین جو ایک قسم کا درخت ولایتی املی کے نام سے مشہور ہے وہ اور شے ہے اوسکا پہل دراز ہوتا ہے اور بظاہر کسی قسم کی مناسبت تمر ہندی کے ساتھ نہین رکھتا ہے ۔

ولایتی املی کے پہل کا چھلکا تمر ہند کے چھلکے کے ساتھ ساخت مین مشابہت رکھتا ہے اور اسکے پہل سے بھی نہایت خوش مزہ شربت تیار ہوتا ہے بلکہ اسکا پہل شربت بنانے کے سوا کسی اور مصرف کا نہین ہوتا ہے ۔

---

[1] براعظم افریقہ مین یہ ایک فرانسیسی علاقہ ہے ۔

بقیاس مولف یہ درخت لنٹے سے تیار کئے جانیکی صلاحیت رکھتا ہے۔

Civet cat fruit

دُریان

اسکا درخت نہایت قدکشیدہ اسی فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکا وطن ملی (malay) ہے مگر برہما وغیرہ مین بھی اسکی بالیدگی اپنی مراد کو پہونچتی ہے۔ یہ ایک جنگلی اور بڑے درختون سے ہے اسکا پھل نہایت بزرگ انسان کے سر کے برابر ہوتا ہے۔ پھل کے اندر تخم ہوتا ہے جسے بھونکر کھاتے ہین اور تخم کے اوپر مغز ہوتا ہے جو نہایت لذیذ ہونے کے باعث اکثر ذائقہ انسان مین درآتا ہے مغز مین بالائی کی کیفیت پائی جاتی ہے اور اوسکا رنگ بھی نہایت سفید ہوتا ہے۔ یہ مغز مقدار مین مرغ کے انڈے سے زیادہ نہین ہوتا بلاشبہہ خوشی ذائقگی و نرمی مغز وغیرہ کے اعتبار سے یہہ پھل بہت کچھہ قابل تعریف متصور ہے مگر ایک عیب اس پھل مین ایسا سخت ہے کہ بدانست مولف اوس عیب کے باعث اس پھل کا تمام کمال سراپا ہیچ در ہیچ ہے۔ وہ عیب سخت یہہ ہے کہ اس پھل کے مغز کے اوپر کا جزو ایسا بدبو ہوتا ہے کہ اوسکی گندگی سے دماغ مین سخت پراگندگی لاحق ہوتی ہے اوسکی بوئے بد سڑے ہوئے حیوان مردہ یا پیاز بوسیدہ کیسی ہوتی ہے۔

واقعی یہہ ہے کہ یہہ پھل اس عیب سخت کے باعث نفیس پسندون کو کم مطبوع ہوسکتا ہے مگر حال یہہ ہے کہ اس عیب سخت کے ساتھہ بھی اسکی تمنا اکثر اشخاص کو ہوتی ہے بہرحال کہتے ہین کہ اسکے پھل کو کسی ظرف آب کے اندر پھاڑنے سے اسکی بو کم ہوجاتی ہے۔

دُریان کا درخت کلکتہ کے باغون مین چند بار نصب کیا گیا ہے مگر کبھی بالیدہ نہو سکا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی آب و ہوا اس درخت کے بالکل ناموافق ہے۔

Carissa Carandas

کروندا

یہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا درخت کاغذی لیمون کے درخت کے قریب قریب بلند اور خاردار ہوتا ہے اسکے پتے گہرے سبز رنگ اور چمکیلے ہوتے ہین۔ چھوٹے درختون مین کروندے کا درخت خوبصورت درختون مین شمار کیا جا سکتا ہے باغون مین جگہ پانیکا استحقاق اسے بہر صورت حاصل ہے۔ اسکا پھل بہت بکار آمد ہوتا ہے۔ مربے۔ چٹنی۔ آچار کے لئے ازبس موضوع ہے ماہ جنوری مین یہ درخت پھول لاتا ہے اور اگست ستمبر تک اسکا پھل مراد پر آجاتا ہے۔ حالت خامی مین نہایت ترش ہوتا ہے لیکن پختگی پر آکر اوسکی ترشی کسیقدر کم ہو جاتی ہے۔ ماہ مئی اور جولائی کے بیچ بیچ تک اسکا پھل آچار کے قابل ہو جاتا ہے بلکہ پوری پختگی کی حالت مین اس مصرف کا رہتا بھی نہین ہے۔ پھل مقدار کے رو سے بہت چھوٹا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ درخت کثیر الاثمار ہے کثرت اثمار خردیِ مقدار کی تلافی بخوبی کر دیتی ہے۔ رنگِ ثمر کے اعتبار سے کروندا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بیگنی سرخ آمیز پھل دیتا ہے اور دوسرا وہ جو سفید رنگ ثمر لاتا ہے دونون رنگ کے پھل مربے چٹنی آچار کے مصرف مین آتے ہین اور دونون قسم کے درخت جب پھلون سے لدے رہتے ہین چشم ناظرین کو عجب لطف دکھلاتے ہین۔ سبز پتون مین سفید یا سرخ رنگ کے پھلون کی کثرت ایک عجب عالم پیدا کر دیتی ہے یون تو باغون مین عموماً چار پانچ درخت دکھائی دیتے ہین لیکن اگر کروندے کے درختون کی سیر کسیکو منظور ہو تو ایسی جگہ جاے جہان خود رو کروندے کے درخت ہزارون موجود رہتے ہین صوبۂ اودھ مین کروندے کے بہت جنگل ہین کوسون کروندے ہی کے درخت دکھائی دیتے ہین جسوقت ان درختون مین پھل لگتے ہین خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔ یہ جنگلی کروندے بھی بستانی کروندے کیطرح

ہوتے ہین لیکن کروندے کی ایک قسم راجگیر کے دامن کوہ مین ہوتی ہے جسکا قد دو تین فٹ سے زیادہ بلند نہین ہوتا ہے پتیان چھوٹی اور پھل بھی نہایت خورد ہوتے ہین۔ یہہ کوہی قسم اغراض باغبانی کے لئے مناسب نہین ہوتی ہے اس کوہی کروندے کے پھلون مین بھی شیر سفید بستانی کروندے کے پھلون کیطرح موجود رہتا ہے۔

کروندے کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔

Chines Kuranda

کروندا چینی

ریورنڈ فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) کہتے ہین کہ مسٹر فارچون (Mr. Fortune) نے چینی کروندے کے درخت چین سے ہندوستان کچھ بھیجے تھے مگر اب کوئی درخت موجود نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف آب وہوا سے سب ضائع ہوگئے قرینۂ غالب یہی ہے کہ کروندے کی یہ قسم کوئی عمدگی خاص رکھتی ہوگی ورنہ مسٹر فارچون (Mr. Fortune) چین سے اسکے ارسال کرنیکی تکلیف کیون گوارا کرتے فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) خود اس درخت کی حقیقت سے مطلع معلوم نہین ہوتے ہین شائقین اثمار اون تجار کلکتہ کے ذریعہ سے جو چین سے کاروبار رکھتے ہین اگر چینی کروندے کے درخت منگاکر اس درخت کی نسبت ذاتی تجربہ حاصل کرلین تو یہ مذاق علم پروری سے بعید نہوگا۔

Natal Plum

کروندا نیٹال

اس درخت کا وطن مقام نیٹال (Natal) ہے ہندوستانی کروندے کے مشابہت رکھتا ہے اور واقعی یہ بھی کروندے کی ایک قسم ہے لیکن ہندوستانی کروندے سے

ما سابق مین اسکا بیان ہو چکا ہے۔

عمدگی ثمر کے اعتبار سے افضل ہے اس کروندے کا پہول سفید اور پہل سرخ سیاہ آمیز نہایت خوشنما مقدار مین ہندوستانی کروندے کے پہل سے بڑا ہوتا ہے جزیرہ کیپ لہ (Cape) مین اس کروندے کی بڑی قدر ہوتی ہے وہان اسکا پہل مصرف باورچی خانہ کے لئے بیشتر مطلوب رہتا ہے۔ فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ اس کروندے کے چند درخت ہم کیپ سے اپنے ساتھ ہندوستان مین لائے تھے اور ہرچند چھ برس تک یہ سب درخت ہمارے باغ مین رہے مگر کبھی ثمر نہوئے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین ہرچند اسکے درخت موجود ہین مگر حسب مراد پہل نہین لاتے ہین۔ بیان باغبانان یہ ہے کہ ایک یا دو دانے کے سوا کبھی کوئی درخت زیادہ پہل نہین لاتا ہے لیکن بیان سے مسٹر میاور (Mr. Ivar) کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کروندا مقام کلہٹی (Kulhuttee) مین جو کوہ نیلگری پر واقع ہے خوب شاداب رہکر حسب مراد بارور ہوتا ہے۔

فرمنجر صاحب کا قیاس یہ ہے کہ اگر ہندوستانی کروندے کے بیج سے اس کروندے کا پیوند تیار کیا جاوے تو اس کروندے کی باروری کی امید کیجا سکتی ہے۔

Emblica officinalis

آملہ

یہ درخت ہندی وطن ہے اور ہندوستان مین کثیر الوجود ہے اس درخت کا قد بیچو آم کے متوسط درخت کے قریب قریب بلند ہوتا ہے پتے سبز رنگ اور چھوٹے ہوتے ہین اسکا پہل ترش اور کسیلا ہوتا ہے حالت پختگی مین بھی درخت سے توڑ کر کھانیکے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے پہل سے نہایت بکار آمد مربے تیار کیا جاتا ہے جو اغراض طبی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ معمولی قسم کی آملی کا پہل متوسط گول بیر کے

لہ براعظم افریقہ کا جنوبی حصہ جو سرکار انگلشیہ کے متعلق ہے۔

پھل کے برابر ہوتا ہے اور بیشتر اسی مقدار کے پھل سے مربّے تیار کیا جاتا ہے مگر آملہ کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پھل بہت بڑا ہوتا ہے اور حالت تیاری مین اسکے مربّے کا دانہ مقداراً سلہٹ کے کولے کے دانے سے کبھی کم نہین ہوتا ہے شاید اطراف مرزاپور اور بنارس مین اس قسم کے آملہ کے درخت موجود ہین چنانچہ بنارس کے مربّے ساز اس کے پھل سے مربّے تیار کرکے اکثر سر بازار بیچا کرتے ہین۔

آملہ کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

(Otaheite gooseberry)

نرپھل

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے صوبہ بہار مین کثیر الوجود ہے اکثر اسی باغون مین لگاتے ہین اسکا قد قریب قریب آملہ کے درخت کے ہوتا ہے مگر آملہ کے درخت سے زیادہ خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اسکا پھل بھی قریب قریب مقدار مین آملہ کے برابر مگر کسیقدر رکرخی پہلودار ہوتا ہے اسکے علاوہ آملہ کے برخلاف اس پھل مین کساو کم اور ترشی زیادہ ہوتی ہے۔ پھل کے وسط مین ایک سخت تخم ہوتا ہے اسکے پھل سے چٹنی اور اچار تیار کرتے ہین اور چینی کے مرکب کرنے سے اسکا پھل مطبوخ ہونے پر خوش مزہ چاشنی دار ہو جاتا ہے۔ یہ درخت سال مین دو بار ثمر لاتا ہے بار اوّل آخر ماہ اپریل اور بار ثانی آخر ماہ اگست مین اس درخت کو صوبہ بہار مین ہرفاریوڑی کہتے ہین اور اوس دیار مین مشہور خاص و عام ہے۔

نرپھل کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے اور جلد بالیدہ ہوتا ہے۔

(Myrobalan)

ہڑکلان

اسکا درخت جامن کے درخت کے برابر قدآور ہوتا ہے۔ اور اسکا وطن ہندوستان ہے

تمامی اہل ہند اس درخت کے پھل سے خوب واقف ہین اسکے پھل سے بھی مربّے تیار ہوتا ہے مگر چونکہ اسکے پھل مین کساؤ بہت ہوتا ہے اس سبب سے اسکا مربّا اکثر خوشگوار نہین ہوتا ہے اغراض طبّی کے لیے اس درخت کا پھل مخصوص ہوا ہے۔ بنارس مین بھی اسکا مربّا ایسا نہین تیار ہوتا ہے کہ جس سے کساؤ بالکل دور ہوجاتا ہو لیکن سیوڑھی مین جو سینیا اسٹیشن ریلوی کے قریب ہے اسکا مربّا ایسا عمدہ تیار ہوتا ہے کہ نام کو حموضت یعنی کساؤ اوسمین نہین پایا جاتا ہے سیوڑھی کا مربّا میٹھائی کا حکم رکھتا ہے اور زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے میٹھائی بن جانے پر بھی وہان کے مربّے مین فعل طبّی باقی رہ جاتا ہے۔

اسکا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

(Mimusops elengi)

مُولسری

یہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد جامن کے درخت کے برابر لیکن نہایت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اس درخت کو زینت کی نظر سے کوٹھیون کے سامنے لگاتے ہین۔ اسکا پھل کروندے کے پھل کے برابر اور حالت پختگی مین سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اسکے پھل مین کساؤ قلیل شیرینی کے ساتھہ موجود رہتا ہے۔ کھانیکے وقت گلے مین خشونت یبس کے ساتھہ پیدا ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہہ پھل انسان کے قابل ذایقہ متصور نہین ہے بلکہ مولسری کو درختان مثمرہ سے شمار کرنا بھی فضول ہے البتہ یہ درخت خوش قامتی و سایہ داری و خوش رنگی اثمار و بویائی گل وازہار کے اعتبار سے زینت قصر و ایوان سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی زینت کے خیال سے اہل شوق اسکو کوٹھیون کے احاطہ کے اندر لگاتے ہین گاہے اسکا درخت خیال ثمرگیری سے نصب نہین کیا جاتا ہے۔ مولسری کا پھول نہایت بویا ہوتا ہے اسکے پھولونکا ہار بھی بناتے ہین مگر جیسے

اشخاص کو اسکے پھولون کی بو مطبوع نہین ہوتی ہے۔ بہرحال مولف کو پسند ہے اسواسطے کہ کسیقدر وحشت خیز ہوتی ہے اور ایک خاص کیفیت قلبی پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ مزاج مولف پر اسکے پھولون کا اثر بوضع خاص ہوتا ہو ورنہ طبائع مختلف ہین ضرور نہین کہ کیفیت واحدہ تمام اشخاص مین یکسان پیدا ہو لفظ مولسری سے شیخ امام بخش ناسخ مرحوم کا شعر مندرجہ ذیل یاد آتا ہے ۵ طرفہ چمن حسن مین ہے نخل ترا قد ٭ گرتا ہے جو اے سرو روان مولسری کا ٭ ارباب واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ شیخ مغفور بہت صاحب اطلاع شخص تھے اور اونکی شاعری اعلےٰ درجہ کی واقفیت علمی سے خبر دیتی ہے

مولسری کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

(*Nauclea orientalis*)

کدم

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے کہنہ ہونے پر قد مین املی کے برابر ہوجاتا ہے پتے سبز اور آم کے پتون سے عرض مین زیادہ مگر طول مین بہت کم ہوتے ہین۔

یہ درخت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے ہرچند پیداوار ثمر کے اعتبار سے اس قابل نہین ہے کہ میوہ دار درختون کے ساتھ باغ مین نصب کیا جاوے تاہم کوٹھیونکے احاطون مین یا سڑکون کے کنارے اس درخت کو جگہ دینا بہت مناسب ہوتا ہے

یہ درخت ابتداے ایام برشکال مین پھول لاتا ہے اور آخر اگست سے اسکا پھل مراد پر آنے لگتا ہے۔ اسکے پھول اور پھل دونون خوبصورت ہوتے ہین اور دونون کی شکل کروی ہوتی ہے۔ یہ درخت اس کثرت سے پھول لاتا ہے کہ گویا تمام درخت پھولون سے چھپ جاتا ہے سبز پتون مین گول گول سفید پھولون کی کثرت عجب بہار پیدا کرتی ہے اس حساب سے پختہ پھلون کی زردی بھی اپنے وقت پر عجب لطف دکھلاتی ہے۔ کدم کے پھل کا مزا حالت پختگی مین بھی ترش رہتا ہے اگر مٹھاس ہوتی ہے تو نام کو ہوتی ہے

خوش پسندون کے ذائقہ کے قابل یہ پھل نہین ہوتا عوام اور غربا اسکے پھلون سے پیٹ بھر لیا کرتے ہین اکثر اشخاص اسکی چٹنی بناتے ہین بلکہ اسکا پھل اگر کسی مصرف کا ہو تو اسی چٹنی کے مصرف کا ہوتا ہے۔

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے جو بہت خرد ہوتا ہے تیار کیا جا سکتا ہے۔

Fan Palm
تاڑ

ہرچند اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر تمام ہندوستان مین دیکھا نہین جاتا ہے صوبہ بہار و بنگالہ و بعض اضلاع متعلق گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی مین بھی کثیر الوجود ہے لیکن کانپور سے آگے بڑھکر نظر نہین آتا دو درخت آگرہ مین جہانگیر شاہ جنت آرام کی حویلی کے اندر موجود ہین اونکی قدآوری ہرچند صوبہ بہار کے کہنہ تاڑون کے برابر تو نہین ہے مگر اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ کی آب و ہوا اور سرزمین اس درخت کو بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔ اطراف آگرہ و دہلی مین اس درخت کا نایاب ہونا توجہی سکنا پر محمول کیا جا سکتا ہے کسواسطے کہ مولف نے جو تاڑ کے دو درخت آگرہ مین دیکھے ہین اونکی بالیدگی کے انداز سے کسیطرح زمین کی بُرائی ثابت نہین ہوتی ہے ملک دکن مین بھی تاڑ کے درخت موجود ہین مگر بنگالہ اور بہار کے تاڑون کے برابر قدکشیدہ نہین ہوستے کوہی زمین اس درخت کے واسطے مناسب نہین ہے گو ملک بنگالہ مین مولف نے پہاڑیون پر بھی اسکے درخت دیکھے ہین مگر اون کی بالیدگی حسب مراد نظر نہ آئی ضلع پٹنہ تاڑ کے واسطے مخصوص معلوم ہوتا ہے جسقدر اس ضلع مین قدکشیدہ تاڑ کے درخت دیکھے جاتے ہین اور کہین شاید کم ہونگے۔

تاڑ کا درخت نہایت قدکشیدہ اور نارجیل اور کھجور کے مانند بے شاخ ہوتا ہے بڑے بڑے پتے اسکے سر مین ہوتے ہین ساق کا طول ۳۵ یا ۴۰ ہاتھہ اور رنگ سیاہ

ہوتا ہے ساق کی جلد کھُردری ہوتی ہے ضلع پٹنہ کے دیہاتون مین اسکے درخت بکثرت دیکھے جاتے ہین اور جس جگہ پر انکی کثرت ہوتی ہے وہان کی سواد بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ اہل بہار اس درخت کو کثیر المنافع جانتے ہین تزئین باغ و ایوان بھی اس درخت سے متصور ہے تاڑ کی چند قسمین ہین ایک کو ڈوما کہتے ہین اس قسم کے تاڑ کا پھل نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہے اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی تمام اقسام سے اچھا ہوتا ہے منجملہ چند قسمون کے اسکی دو قسمین ہوتی ہین جنھین ہرتا اور جوگیا کہتے ہین ان دونون کے پھل ڈوما کے برابر اچھے نہین ہوتے ہین تاڑ کا پھل عام اس سے کہ کسی قسم کا ہو نفیس پسندون کے کھانے کے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے شیرہ مین چینی دودہ اور میوے از قسم کشمش و بادام ملا کر جو پھلوریان تلتے ہین کسقدر خوش ذائقہ تیار ہوتی ہین تاڑ کے درخت کی عمر بہت ہوتی ہے جسقدر پرانا ہوتا ہے اوسکی لکڑی زیادہ تر سیاہ اور مضبوط ہوتی جاتی ہے جن جگہون مین سکھوا نہین ملتا ہے وہان کے لوگ اسکی لکڑی کو خانہ سازی مین صرف کرتے ہین بلکہ دیہات مین اسی درخت کی بدولت دیوارون پر چھپر دکھائی دیتا ہے بلاشبہہ اہل دیہات کے لئے یہ درخت کثیر المنافع ہے اسکے پتے باورچیخانہ کے مصرف مین آتے ہین اور جہان پخت کے لیے لکڑیان نہین ملتی ہین۔ اس درخت کے خشک پتے ہیزم مطبخ کا کام دیتے ہین تاڑ کا درخت بطئی الثمر ہوتا ہے ۱۵ یا ۱۸ برس مین ثمر لاتا ہے مگر حفاظت اور سیرابی سے ۹ یا دس برس مین ثمر لانیکے قابل ہوجاتا ہے تاڑ دو طور کا ہوتا ہے ایک وہ کہ جو ثمر لاتا ہے جسے پھل تاڑ کہتے ہین اور دوسرا وہ جو کبھی پھل نہین لاتا جسے بل تاڑ کہتے ہین دونون سے تاڑی پیدا ہوتی ہے جسے اہل دیہات بکثرت پیتے ہین اور جسکی بدولت بہت کچھ جوتی پیزار بیساکھہ و جیٹھہ کے زمانے مین نامہذب پینے والون کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ صاحب مخزن نے تاڑ کی نسبت بہت کچھ لکھا ہے اوسکے اعادہ کی یہان کوئی حاجت نہین مگر یہ بات یاد رکھنے کے

قابل ہے کہ اہل ہند کے لئے ولایتی شرابون سے تاڑی مفید تر ہے گو دونون حرمت مین
برابر ہین شراب جسقدر آخرکار انسان کش ہوتی ہے اوسقدر تاڑی ضرر رسان نہین ہوتی ہے
اسی تاڑی کی بدولت تاڑ ایک کثیر المنافع درخت متصور ہے چنانچہ زمیداران کے سائر کی
آمدنی جسقدر تاڑ سے ہوتی ہے کسی شجر مثمر سے نہین ہوتی ہے اگر تاڑی کے محاصل سے
درگزر بھی کیجئے تو بھی یہ درخت مفصل یعنی دیہات کے رہنے والون کے لئے نہایت نفع بخش
متصور ہے اہل دیہات اسکے منافع سے خوب واقف ہین بلا شبہہ یہ درخت ایسا ہے کہ جسقدر
زیادہ نصب کیا جاوے اوسیقدر اس سے زیادہ نفع مترتب ہونا ممکن ہے اور طرفہ یہ ہے
کہ اس درخت کیواسطے زمین نہایت قلیل درکار ہوتی ہے چنانچہ جب زمین مین اسکا درخت
تیار ہوکر عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے اور دوسرے درختون کو اپنے سایہ سے خراب نہین کرتا ہے

تاڑ کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے ہر پھل مین دو تین تخم پاؤ یا آدہ سیر کے وزن کے
پتھر کے برابر سخت موجود رہتے ہین انہین تخم سے اسکا درخت تیار ہوتا ہے بھادون
یعنی آخر اگست سے اسکا پھل پختہ ہونے لگتا ہے پختہ پھل کے تخم کو زمین مین نصب کرنا
چاہیے گو خام پھل کے تخم سے بھی درخت اُگتا ہے مگر ایسا تخم قابل اعتماد نہین ہوتا ہے
ابتدائے حالت ثمر مین تاڑ کے پھل سے ایک شے نرم خوشگوار شیرین نکلتی ہے جسے گوآ
کہتے ہین گوآ بھی کثرت سے کھایا جاتا ہے مگر بطی الہضم ہوتا ہے نازک معدہ والون کو
اس سے تمامتر احتراز درکار ہے اس کوئی سے اچار بھی بنتا ہے اور خوش ذائقہ ہوتا ہے
بقرینۂ غالب تاڑ کی عمر طبعی دو سو برس ہے مگر اس عمر کا درخت شاید کوئی ہوگا
کیواسطے کہ جہان نوّے یا سو برس کا یہ درخت ہوجاتا ہے خانہ سازی کے خیال سے
زمیداران کاٹ ڈالتے ہین ساٹھ برس کی عمر مین یہ درخت اپنے پورے قد کو پہونچتا ہے
اور اکثر اپنے جواری درختون سے زیادہ کشیدہ قامت معلوم ہونے لگتا ہے اسی
کشیدہ قامتی کو خیال کرکے انشاء اللہ خان نے (جو نہایت طبّاع اور ظریف مزاج تھے) شعر

ذیل کو موزون کیا تھا ؎ سب سرو باندھتے ہین تو اوس قد کو تاڑ باندہ ٭ بوسہ کی گر ہوس ہے تو یا د نہین یا پاڑ باندہ ٭ عام اس سے کہ تاڑ کی تاڑی مسکر ہونیکے سبب ہمارے دین پاک کے رو سے ناپاک متصور ہے تاہم اسکا صرف نیک کام مین ہو سکتا ہے یعنی علاوہ سرکہ تیار کئے جانیکے تاڑی مین قوی فعل طبی حاصل ہے یعنی اگر مجرد تاڑی سے عام اس سے کہ تازی ہو یا باسی نل بھبکے کے ذریعہ سے عرق کھینچین تو یہ عرق صاحب تخمہ اور بھی صاحب ہیضہ کو نہایت نافع ہوتا ہے۔ مولف نے اس عرق سے سال بسال ان امراض کے بہت بیمار اچھے کئے ہین چنانچہ امسال بھی اس عرق سے چند صاحب تخمہ اور ہیضہ کا علاج کیا ہے جس سے ہمارے بعض اقران اور احباب واقف ہین علاج کا طور یہ ہے کہ مریض کو دو چھٹانک یہ عرق کشیدہ باسن و سال و حالت مریض کو خیال کر کے جسقدر مناسب معلوم ہو پلانا چاہیے اور بعد ازان بقدر ضرورت جتنی بار حاجت ہو اوسی مقدار سے پلاوین تخمہ کو تو یقیناً زایل کر دیتا ہے اور ہیضہ مین بھی بہت نفع کرتا ہے اور تخمہ جو ہیضہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہے اوسے ہرگز منتقل نہین ہونے دیتا ہے ایک بوتل عرق دو یا تین مریضون کے کام آسکتا ہے تاڑی کوئی شئے بہت گران قیمت نہین ہے خاصکر دیہات مین کہ اہل معاش خود کثرت سے تاڑ رکھتے ہین اگر اشخاص زمیندار اس عرق کو کھینچ کر موجود رکھین اور اپنے جوار کے غربا کی وقت پر خبر لین تو عند اللہ بہت کچھ ماجور ہون خدمت خلق بہترین عبادت ہے کسیکی بیچارگی کی حالت مین کام آنا بڑی جوانمردی ہے۔ مبارک بندہ وہ ہے جس سے کسیکو نفع پہونچے سعید شخص وہ ہے کہ سبب خیر دوسرے کے لئے ہو وہ انسان جو کچھ بھی کسیکو روحانی یا جسمانی فائدہ پہونچاتا ہے عجب خوش قسمت انسان ہے زندہ رہنا اور خلائق کو نفع پہونچانا عجب زندہ رہنا ہے وہ زندگی جو خالی بندگی سے ہے واقعی شرمندگی ہے بہترین بندگی بندگان خدا کو راحت پہونچانا ہے

اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ایام گرما اور برشکال مین دیہاتون مین جہان ڈاکٹر اور طبیب و حکیم گویا عنقا ہوتے ہین کس کثرت سے تخمہ اور ہیضہ کے عارضے ہر سال بلاناغہ پہیلتے رہتے ہین اور ہزارون مساکین بلا علاج اینڑہی رگڑ رگڑ کر جان بحق تسلیم ہو جاتی ہین ایسی جگہون مین اگر تہوڑے خرچ سے دستگیری خلائق کا سامان ممکن ہو تو بجا ہے کہ کوئی شخص ذی فہم ذی حس و ذی مروت ایسے کار خیر سے مونہہ نہین پہیر سکتا ہے پس اگر خوشحال اہل دیہات غربا کے واسطے عرق مذکور ہر سال بنوا کر رکہین تو ہزارون بیچارون کی جان بری کی صورت پیدا ہو ؎ عبادت بجز خدمتِ خلق نیست ٭ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست ٭

Indian date Palm

درخت سیندی

کہجور

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے تاڑ کے برخلاف تمام ہندوستان مین اسکا درخت دیکہا جاتا ہے کہین کم اور کہین زیادہ یون تو اطراف کلکتہ مین بھی کہجور کے درخت بہت ہین مگر جیسی اسکی کثرت اطراف حیدرآباد مین ہے ویسی شاید اور کہین کم ہوگی سرکار حیدرآباد کی آبکاری کی آمدنی ان کہجورون کی وجہہ سے بہت زیادہ ہے اہل حیدرآباد کہجور کی تاڑی کو سیندہی کہتے ہین یہ سیندہی غضب کی نشہ ور ہوتی ہے تاڑ کی تاڑی سے بھی زیادہ قوت نشہ رکہتی ہے بلکہ حیدرآباد مین تاڑی کا رواج بھی نہین ہے تاڑ کی چند درخت جو مولف کی نظر سے گذری پست قد معلوم ہوئی اور عند التحقیق معلوم ہوا کہ تاڑی کی غرض سے لگائے بھی نہین گئے ہین بنگالہ مین کہجور کی تاڑی کو کہجور رس کہتے ہین اور نشہ کے اعتبار سے اسکی تاڑی بہت کمزور ہوتی ہے ۔ اہل بنگالہ کہجور رس سے چینی بناتی ہین اور اس چینی سے کلکتہ کے حلوائی اقسام طرح کی شیرینیان تیار کرتے ہین خیر وجاہت اور خوشنمائی کے اعتبار سے کہجور کا درخت تاڑ کے مقابل مین محض بے حقیقت

شئے ہے۔ کھجور کا پھل جو بڑے بڑے خوشون مین آویزان رہتا ہے پختہ ہونے پر بھی بے لطف ہوتا ہے ہر پھل گویا استخوان ہی استخوان ہوتا ہے خفیف سا مغز جو بالائے استخوان موجود رہتا ہے نام کو شیرین ہوتا ہے مختصر یہ ہے کہ درخت مثمر ہونیکے اعتبار سے کھجور ایک محض بے حقیقت درخت ہے اور اوسکا اصلی وطن ہندوستان ہے ایسا نہین ہے کہ یہ درخت ملک عرب سے یہان آکر مرور ایام و ناموافقت آب و ہوا سے خراب ہوگیا ہے۔

کھجور کا درخت تخم سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ بارہ برس مین یہ درخت جوانی کو پہونچتا ہے مگر چھ سات برس کی عمر سے تاڑی پیدا کرنا شروع کرتا ہے۔

Arabian date Palm

خرما و پنڈکھجور

اقسام خرما اور پنڈکھجور کا وطن ملک عرب ہے ہرچند عرب کے خرما اور پنڈکھجور کو ہندوستانی کھجور کے ساتھ مناسبت ہے مگر دونون کے درمیان شریف اور رذیل کا فرق ہے۔

ان عربی اشجار مثمرہ کی حالات مختلف سیاحون نے اپنے سفرنامون مین بہ تصریح درج کئے ہین جن سے ان میوہ دار درختون کی خوبیان واضح ہوتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منعم حقیقی نے ہر سرزمین کے لئے خاص اقسام کے میوہ دار درخت موضوع کئے ہین اور کسی ملک کو اپنے فیض عام سے محروم نہین رکھا ہے عرب اپنے ریگستان مین بھی ایسے ایسے عمدہ خرما اور کھجور کی قسمین پیدا کئین کہ غیر ملک والے انکے اثمار کو نہایت تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکھتے ہین عرب مین پنڈ کھجور کی بہت قسمین ہین اور ہر ایک کا علحدہ مزہ ہوتا ہے جن لوگون نے کبھی سفر عرب اختیار نہین کیا ہے اونکو ان درختون کے لذیذ پھلون کی عمدگی کا اندازہ مجرد بیان سے ذہن نشین نہین ہوسکتا ہے خرمے اور پنڈکھجور جو لاکھون من ہندوستان مین عرب سے لائے جاتے ہین اونکو ذائقہ کرنے سے اونکے ذائقہ

کی اصلی کیفیت کہانے والے کے خیال مین نہین آسکتی ہے یہان پنڈ کہجور اور خرما کے خشک دانے آتے ہین اونکی شادابی کو سمجہنے کے لئے خود عرب مین اونکو ذائقہ کرنا چاہیے کپتان پالگریو (Captain Palgrave) اپنے سفرنامہ مین لکہتے ہین کہ ہم نے ایک بار تازہ کہجورین رومال مین باندہ کر لٹکادی تہین اور ایک رات اور ایک دن تک اون سے شیرہ ٹپکا کیا تہا اگر ایسا نکرتے تو اون کہجورون کی شیرینی اور حرارت کے متحمل کہانے والے نہو سکتے اس بیان سے سمجہا جاسکتا ہے کہ عرب کے پنڈ کہجورین کیا شئے ہین خیر عرب مین یہ میوے جیسے ہوتے ہین اونکا کیا کہنا لیکن اگر ہندوستان مین ان میوون کی پیداوار کا سامان کیا جاسکے تو خوب ہو اگر عرب کے برابر یہان یہ میوے پیدا نہ ہوسکین تو چندان جاے شکایت نہین ہے کسواسطے کہ ہر ملک کا تقاضاے طبعی بوضع خاص ہوتا ہے لیکن اگر پرورش ونگاہداشت سے یہ عرب کے میوے اس ملک مین کچہہ بہی ممتاز شکل پیدا کئے جاسکین تو یہ ایک بہت غنیمت امر متصور ہوسکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی قسم کی ترقی ہو ہمارے ملکی بہائیون کو ابہی ترقی کیطرف پوری توجہ نہین ہے بہرحال اگر ہمارے وہ ہموطن جنکے ملکون کو ملک عرب کے ساتھ کسی قسم کی مناسبت ہے عربی کہجور اور خرمے کی پرورش کیطرف توجہ فرماوین تو ضرور کامیاب ہوکر فائدہ عظیم اپنے ہموطنون کو پہونچا سکتے ہین اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہندوستان خلاصۂ دنیا ہے اسکے بعض حصون کی سرزمین ملک عرب سے بہی مشابہت رکہتی ہے ایسی سرزمینو نمین پنڈ کہجور اور خرمے کے درخت بالیدہ ہوکر مثمر ہوسکتے ہین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے اون حصون مین جہان بارش کم ہوتی ہے اور ہوا مین زیادہ حرارت شامل رہتی ہے عربی خرمے اور کہجور کے درخت بارور ہوتی ہین چنانچہ پنجاب کے بعض مقامونمین مثلاً ڈیرہ غازی خان مین عربی کہجور اور خرمے کے درخت دیکہے جاتے ہین اور

اور شیرین پہل بھی پیدا کرتے ہین علم تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عربی اشجار مثمرہ کو نوین صدی مسیحی مین اہل عرب ملک پنجاب مین لائے تھے اور اب اونکی نسل وہان کے بعض مقامون مین پھیلی نظر آتی ہے مگر احاطہ پنجاب کے بعض جگہون مین کہ پہلے یہ عربی اشجار موجود تھے اور ثمر بھی ہوا کرتے تھے اب ناتوجہی سے کم دیکھے جاتے ہین یا بالکل معدوم ہوگئے ہین مثلاً ملتان ولاہور وامرتسر وغیرہ مین انکی یہی شکل ہوگئی ہے۔ بنگالہ کی آب وہوا کو اس درخت کے ساتھ موافقت نہین ہے چنانچہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین جو خرمے اور کھجور کے درخت ہین ابھی تک بارور نہین ہوئے ہین اور نہ اونکی بارور ہونیکی امید کیجاتی ہے بدین وجہ کہ بنگالہ ملک مرطوب ہے اور برشکال کی فصل وہان سخت طور کی ہوتی ہے اگر عرب مین بھی بنگالہ کیسی بارش ہوا کرتی تو خرمے اور پنڈکھجور کے درخت کہین دکھائی نہین دیتے صوبۂ بہار مین بھی دو ایک درخت خرمے کے ہین مگر اونکے پھل مولف کی نظر سے نہین گزرے ایک جگہ قرب پٹنہ مین پنڈکھجور کا درخت موجود ہے مگر عند التحقیق یہ معلوم ہوا کہ پھل لگنے کے ساتھ چونٹے بھڑ اور گلہری کی یورش ہوتی ہے اور ان آفتون کے باعث کبھی اوسکا پھل مراد بر آنے نہین پاتا ہے بقیاس مولف راجپوتانہ کے اکثر مقام ان مثمر درختون کے بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت رکھتے ہین اگر اوس دیار کے ارباب شوق ان اشجار مثمرہ کی پرورش ونگاہداشت کیطرف توجہ فرماوین تو یہ امر خدمت قومی اور مذاق صحیح کے قرین متصور ہوگا۔

[illegible]

خرما اور پنڈکھجور کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے مگر پنڈکھجور کی جڑ سے جو ٹونٹے نکلتے ہین تخمی درختون پر مرجح ہین عرب مین پنڈکھجور کے ایک درخت سے ٹونٹے نکلکر بہت سے علحدہ علحدہ درخت ہوجاتے ہین ہندی کھجور اور عربی کھجور سے اس مادہ مین بھی فرق لاحق ہے کسواسطے کہ دیسی کھجور سے ٹونٹے نہین نکلتے ہین اور دیسی کھجور کا درخت صرف تخم سے تیار ہوتا ہے

[illegible]

Cocoa-nut-tree

نارجیل

اس درخت کا وطن ہندوستان اور جواری جزایر ہندوستان ہے اسکا درخت بھی تاڑ کیطرح خوشنما مگر قد مین تاڑ سے بہت کم ہوتا ہے اسکی ساخت تاڑ اور کھجور کی آمیزش کے ساتھہ نرالی ہوتی ہے جس جگہ نارجیل کے چند درخت ہوتے ہین وہانکی سواد نہایت دلکش معلوم ہوتی ہے باغونمین ناریل (نارجیل) کی درختونکا ہونا سبب زینت متصور ہے مگر افسوس ہے کہ تمام ملک ہندوستان کی سرزمین اور آب وہوا اسکے مناسب مزاج نہین ہوتی ہے بنگالہ دکن ساحل مالابار وکارمنڈل وغیرہ جو مرطوب ملک ہین اس درخت کیواسطے مخصوص ہوتے ہین۔ ان ملکونمین اور خشک مقامات ہندوستان کے اعتبار سے ناریل کا درخت سات برس مین پھول دیکر پھل لاتا ہے صوبہ بہار مین اسکے درخت کہین کہین دیکھے جاتے ہین لیکن بڑی نگاہداشت سے بھی انقضای دوازدہ یا چہاردہ سال کے بغیر اسکے درخت مثمر ہونیکے قابل نہین ہوتے ہین یہ بات قابل لحاظ ہے کہ صوبہ بہار صوبہ بنگالہ کا ہم سرحد ہے مگر چونکہ بنگالہ کے اعتبار سے کم مرطوب ہے اسواسطے جسقدر سرزمین بنگالہ اس درخت کے مزاج کے موافق ہوتی ہے اوسقدر سرزمین بہار نہین ہوتی صوبہ بہار مین ناریل کا درخت نہایت قلت کے ساتھہ دیکھا جاتا ہے ہزارون اشخاص بہاری ایسے ہین کہ جنہون نے ناریل کا درخت کبھی دیکھا ہی نہین ہے اس قلت کی وجہ یا عدم صلاحیت زمین ہے یا ناتوجہی سکناے بہار ہے بدانست مولف وجہ قلت شکل ثانی ہے بدین دلیل کہ تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین بہار کو اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت ہے کسواسطے کہ جہان اسکے درخت دکھائی دیتے ہین بالیدہ وشاداب ومثمر پائے جاتے ہین لیکن چونکہ ناریل کا درخت طالب خدمت ونگاہداشت ہے اسواسطے بہت کم اشخاص اسکی طرف توجہ کرتے ہین اگر ناریل کا درخت ایسی ناپیائی کے

ساتھہ بالیدہ ہو جایا کرتا جیسا کہ علے العموم تاڑ کا درخت ہوا کرتا ہے تو زیادہ اشخاص اسکی طرف توجہ کرتے اور تب اسکے درخت صوبہ بہار مین اسقدر قلیل الوجود نہ ہوتے اسکے علاوہ بعض سکناے بہار اس درخت کے لگانیکو منحوس بھی جانتے ہین چنانچہ بعض میرے احباب نے بخیال دوستی و ہوا خواہی مجھکو فہمایش کی کہ بہائی اس درخت کے لگانیکا خیال نکرنا اسکے لگانیوالے کو اسکا پہل کہانا نصیب نہین ہوتا ہے اس ملک مین ایسی مہمل خیال کا پیدا ہونا کوئی امر تعجب خیز نہین ہے اکثر اشخاص جو کم مایگی علم کے باعث علت و معلول کے ربط حقیقی کو نہین سمجھتے ہین اتفاقی امور مین نقصان تفحص و استقرا کی بدولت ربط حقیقی کو موجود جاننے لگتے ہین اور غلط مسائل کلیہ قایم کرکے پابند اوہام ہو جاتے ہین یہان پر ظاہر ہے کہ نارجیل اور ناصب نارجیل کے درمیان کوئی ایسا ربط حقیقی حائل نہین ہے جو مرگ ناصب کا متقاضی ہو اگر عالم طبعیات بہ سبیل تفحص اپنی تمام عمر بھی صرف کر ڈالیگا تو بھی ایسے ربط کے دریافت کرنے پر قادر نہو گا مگر بعض میرے احباب بہمہ با غایت ہوا خواہی اور دردمندی سے مجھکو اس درخت کے لگانیسے مانع ہوئے اور مثالین پیش کرکے اپنے قول کی تصدیق فرماتے گئے اسمین شک نہین کہ جتنی مثالین پیش کی گئین اونمین ناریل کے درخت لگانیوالے مرتے گئے تھے مگر بات یہ ہے کہ اگر وہ بیچارے متوفی ناصب نارجیل نہ بھی ہوتے ہوتے تو بھی ضرور تہا کہ تقاضاے فطرت سے بے ناریل لگاے مرچکتے کسواسطے کہ اس ملک مین بیس برس پہلے یہان کے سکنا کا یہ عقیدہ تہا اور پرانے لوگونکا اکثر اب بھی ہے کہ نوجوان آدمی کو درخت یا باغ لگانا نہین چاہیے یہ کام بوڑہے ہونکا ہے اور جب بوڑہے ناریل کا درخت لگاتے تھے تو مرگ اونکو اسقدر فرصت کب دیتی تھی کہ ۱۴ یا ۱۵ برس تک اپنے لگاے ہوئے ناریل کا پہل کہانیکے لیے بیٹھے رہتے اکثر بوڑہے ہون کو سریع الثمر درختون سے تو متمتع ہونیکا موقع ملتا ہی نہین ہے چہ جاکہ ناریل جو واقعی تقاضاے سرزمین

صوبہ بہار کے اعتبار سے ایک بطی الثمر درخت ہے ظاہر ہے کہ چودہ ۱۴ یا پندرہ ۱۵ برس کا عرصہ کچھ کم نہین ہوتا ہے اس عرصہ مین لڑکا جوان جوان ادہیڑ ادہیڑ بوڑہا جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے پس اگر یوہی ہے ناصب نارجیل کو اپنے لگاتے ہوے ناریل کا پہل کہانا نصیب نہو تو کچھ جاے تعجب نہین ہے بلکہ یہ محرومی تقاضاے فطرت کے موافق ہے البتہ اسکا خلاف امر تعجب خیز متصور ہے لیکن چونکہ چند ناصب نارجیل کبرسنی کے باعث بطور بالا محروم اور مرحوم ہوتے دیکہے گئے ہمارے ناصحان دردمند جنکی خوش نیتی کا مین تہ دل سے بہت ممنون شکرگزار ہون اپنے کلیہ کی پابندی کے سبب سے میرے ناصب ناریل ہونے مین مانع ہوے یون تو ہزارون جوان آدمی نارجیل لگائے بغیر مرجاتے ہین لیکن اگر جوان اشخاص ناریل لگانا شروع کرین تو ناریل کی نحوست کا عقیدہ عوام کے دلون سے اوٹھہ جائیگا کسواسطے کہ اگر سو جوان شخص ناریل لگائینگے تو تقاضاے فطرت سے کم سے کم ۹۰ شخص اپنے لگائے ہوے درخت کا پہل کہانیکے واسطے ضرور حی و قائم رہ جائینگے اوہام اور شکوک کی پابندی عجب بلا ہے خداے تعالے ہملوگون کو راست خیالی عطا فرماے کہ راست خیالی تمام ترقیون کی جڑ اور تمام نیکیون کی مان ہے خیر جب ناریل لگانے مین کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی ہے تو حضرات شائقان اثمار اس درخت سے اپنے باغون کو خالی نرکہین مولف بہ نظر اطلاع دہی اون سات اقسام نارجیل کا ذکر ذیل مین کرتا ہے جنکا حوالہ فرمنجر صاحب (Mr. Firminger) نے اپنی کتاب مین ام لی گوڈی فلی صاحب (Mr. Le Gaux de Flaix) کی تحقیق پر فرمایا ہے اول تین اقسام منجملہ ذیل مین سے ہندی وطن ہین اور باقی چار ہندوستان کے جواری جزایر مین پیدا ہوتی ہین۔

ع ۱ اول وہ ہے جو ساحل کارمنڈل مین دیکہا جاتا ہے اس قسم کے ناریل کے پہل کا چہلکا نہایت مسطح چمکیلا سرخی آمیز زرد رنگ ہوتا ہے۔

ع ۲ دوئم وہ ہے جسکا وطن ملک کنارہ (Canara) ہے اس قسم کے

ناریل کے پھل کا چھلکا نہایت سبز رنگ ہوتا ہے اور پھل کی شکل پوری بیضاوی ہوتی ہے۔

نمبر ۳ سوم نارجیل مالابار ہے اور اسکے پھل کا اوس طرف کا حصہ جو درخت سے لگا رہتا ہے عریض ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۴ چہارم نارجیل جزیرہ مالڈیوز (Maldives) ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا اور کروی ہوتا ہے۔

نمبر ۵ پنجم وہ ہے جو جزیرہ اکم (Achem) مین اُگتا ہے یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ درمیان جزیرہ سنڈا (Sunda) اور جزیرہ مولکاز (Moluccas) کے واقع ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا مگر نہایت پُرمغز ہوتا ہے اسکے اندر پانی کی جگہ مغز ہی بھرا رہتا ہے پانی صرف نام کو ہوتا ہے۔

نمبر ۶ ششم وہ ہے جسکا وطن جزائر نیکوبار (Nicobar) ہے یہ جزائر خلیج بنگالہ مین واقع ہین اسکا پھل تمام اقسام نارجیل کے پھل سے بڑا اور مثلث شکل کا ہوتا ہے۔

نمبر ۷ ہفتم نارجیل سنگلدیپ (Ceylone) ہے جو نہایت لانبا اور بیضاوی شکل ہوتا ہے۔

ناریل کے درخت نصب کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ یا درخت کارخانون اور نرسریون سے منگا کر لگاتے ہین یا خود گھر مین درخت تیار کرکے نصب کرتے ہین۔ گھر مین درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ پختہ صحیح مزاج ناریل کے پھل کو ماہ اپریل مین بالو اور دریا کی نرم مرطوب مٹی مین اسطور سے دفن کرتے ہین کہ ایک انچ بالو اور مٹی مذکور سے زیادہ دفن کردہ پھل چھپ جاے اور ہر روز اوسمین پانی اوس زمانہ تک دیا جاے کہ اوس بوئے ہوئے پھل سے نیا پودا جسے آنکر یا بَرَم اس ملک مین کہتے ہین نمودار ہو جب خانہ ساز نیا درخت تیار ہو جاے یا تیار نیا درخت کسی کارخانہ یا نرسری (Nursery) سے منگایا جاچکے تب چاہیے کہ زمین مین تین فٹ عمیق

دری کہودین اگر چند درخت نصب کرنا ہے تو ہر دری ایک دوسرے سے ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر کہودی جاے درخت نصب کرنے کے قبل دری مین دریا یا پوکہر کی کسیقدر نرم مرطوب مٹی اور قریب آدہ سیر کے نمک ڈال دینا چاہیے - جب درخت دری مین داخل ہوچکے تب اوپر سے پانی دینا مناسب ہے دو سال تک کثرت سے درخت کو سیراب رکہنا چاہیے اور تمازت آفتاب سے بچانیکی نظر سے درخت کے اوپر کسی قسم کی چہاونی کردینا لازم ہے انقضاے دو سال کے بعد اسقدر سیرابی اور چہاونی کی ضرورت باقی نہین رہیگی مگر ہر سال پانچ برس تک درخت کے تہالی مین دریا کی نئی مٹی اور نمک بقدر اندازیعنے آدہ سیر سے کم نہین اور ڈیڑہ سیر سے زیادہ نہین کہاد کے طور پر ڈالتے رہین اس ترکیب سے ناریل کا درخت جلد تیار ہوجاتا ہے - بنگالہ مین اس ترکیب کی پابندی سے پانچ برس مین درخت پہول لانیکے قابل ہوجاتا ہے اگر کسی وجہ سے دیر لگتی ہے تو سات برس مین ضرور پہول لاتا ہے اور پہل بہی دیتا ہے اگر صوبہ بہار مین اسقدر جلد بارور نہوگا تو بہی بقرینۂ غالب نو برس مین مثمر ہونیکی قابل ہوجائیگا - جب درخت مین پتون کی کثرت دیکہی جاے تو ماہ ستمبر مین جڑ کے نزدیک کے پتے چہانٹ ڈالے جائین اس طور پر چہانٹنے سے درخت قوی اور جلد بالیدہ ہوتا ہے نوعمر تاڑ کے بلکون یعنی پتون کو بہی چہانٹنا مفید ہوتا ہے چنانچہ باسی یعنی تاڑی فروش اسی خیال سے نوعمر تاڑ کے بلکون کو جو جڑ کیطرف واقع ہوتی ہے کاٹ ڈالا کرتے ہین -

Betel-nut

فوفل - ڈلی - سپیاری

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر بنگالہ دکہن اور مرطوب ساحلی اطراف ہندوستانکے سوا کہین دیکہا نہین جاتا ہے تمام ہندی درختون مین بلکہ تمام دنیا کے درختون مین

کوئی درخت سپیاری کے درخت کے برابر راست قامت نہین ہوتا ہے راست قامتی کے علاوہ نہایت خوشنما بھی ہوتا ہے جس باغ یا جگہ مین یہ درخت دیکھا جاتا ہے اوس باغ یا جگہ کو ایک خاص زینت حاصل رہتی ہے بنگالہ مین اس درخت کی کثرت دکھائی دیتی ہے کونسا باغ ہے جہان اس محبوب قامت درخت کا جلوہ نمایان نہین ہے ناریل اور کھجور کے درخت کے اعتبار سے اسکا تنہ بہت پتلا ہوتا ہے مگر اسقدر مضبوط ہوتا ہے کہ جو لوگ اسکے پھل توڑنے کے واسطے اسپر چڑھتے ہین اسکے درخت کو خوب جنبش دیتے ہین یہانتک کہ یہ درخت پینگین کھانے لگتا ہے اس حالت جنبش مین جو شخص اس درخت پر چڑھا رہتا ہے وہ اس درخت کو چھوڑکر کسی قریب کے درخت کو پکڑ لیتا ہے اور اسیطرح ایک درخت سے دوسرے درخت پر منتقل ہوتا ہوا تمام باغ کے درختون کی بالائی سیر کر آتا ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ بنگالہ کے باغون مین بکثرت ڈلی کے درخت ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہین اور چونکہ یہ درخت لچکدار اور مضبوط ہوتا ہے جنبش کے باعث اپنے قریب کے درخت کو بلا تکلف چھونے لگتا ہے اس حالت جنبش مین وہان کے مشاق آدمی کو ایک درخت سے دوسرے درخت پر سوار ہو جانا دشوار نہین ہوتا ہے افسوس ہے کہ ڈلی کا درخت صوبہ بہار مین ناریل کے درخت سے بھی زیادہ کمیاب ہے ایسا [illegible]م ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی آب وہوا اور سرزمین اس درخت کی بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے مولف نے ہر چند ڈلی کے درختون کو اطراف پٹنہ مین بالیدہ کرنیکے بہت سامان کئے مگر کوئی درخت بالیدہ ہونا تو درکنار زندہ بھی نہ رہ سکا بہرحال ارباب شوق مولف کی پس پائی سے مایوس نہوکر براے خود اس خوبصورت درخت کے بالیدہ اور پروردہ کرنیکی کوشش فرمائین میری ناکامیابی کی وجہ یہ بھی تصور کیجا سکتی ہے کہ جہان مولف نے اس درخت کو بالیدہ کرنا چاہا تھا ممکن ہے کہ وہان کی سرزمین اور آب وہوا اس درخت کے مخالف تھی

خیر اسقدر امر مسلم ہے کہ صوبہ بہار مین اسکے درخت بہت کم ہین بلکہ شاید نہین ہین اگر ہون بھی تو نہین کا حکم رکھتے ہین بہ اطلاع مولف بھاگلپور تک اسکا درخت دیکھا جاتا ہے وہ بھی بکثرت نہین اور جسقدر بھاگلپور سے پورب کو جاتے درختون کی تعداد بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ جہان سے سرحد بنگالہ شروع ہوتی ہے وہان سے اسکی کثرت ترقی کرتی جاتی ہے اضلاع مغربی و شمالی مین تو شاید اسکا درخت کہین نہوگا اگر موجود ہوگا بھی تو اوسکے بالیدہ کرنے مین بڑی دقت ہوئی ہوگی اس درخت کے بالیدہ کرنیکے لیے سیرابی کثیر درکار ہے اسکا درخت کلکتہ کے نرسریون مین بہت ارزان ملتے ہین بہ نظر تجربہ ان درختون کو پرورده کرنے مین کوشش کرنا مذاق علمی سے بعید نہوگا۔ ڈلی کا درخت اسکے ثمر غیر جوشداده سے تیار ہوتا ہے مگر ارباب شوق خود درخت تیار کرنیکی عوض تیار درخت کلکتہ کے کسی نرسری سے منگوالین اس درخت کا پھول فعل طبی رکھتا ہے اور جوش کیے ہوئے پھل پان کے ساتھ اہل ہند کے مصرف مین بکثرت آتے ہین اسکا ثمر غیر جوشداده قوت مسکرہ رکھتا ہے خاصکر جب تازہ درخت سے توڑ کر کھایا جائے۔

[illegible] ہندوستان کا
[illegible]
[illegible]

Papaw

پپیتا

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی و جزایر امریکہ ہے مگر اب ہندوستان مین کثیر الوجود ہے اسکا درخت ارنڈ سے مشابہ ہے مگر ارنڈ سے زیادہ جسیم اور شدید القد ہوتا ہے اسکا پھل شکل مین معمولی ناریل کے طور پر رنگ مین پکنے پر کبھی شوخ اور ہلکا زرد اور ذائقہ مین کھٹا مگر اکثر پھیکا شیرین ہوتا ہے اسکے مغز کے اندر جوف ہوتا ہے جسمین سیاہ رنگ کے تخم بکثرت ہوتے ہین اسکی شیرین قسم وہ ہے جو سنگھاپور (Singapore) اور مولمین (Moulmain) سے ہندوستان مین آئی ہے بقول فرمنجر صاحب

گوہٹی مین بھی یہ میوہ مقدار مین خربزے کے برابر اور نہایت لذیذ ہوتا ہے میرے ایک عالم دوست نے مجھہ سے کہا ہے کہ جزیرہ سنگہاپور کے قریب کے کسی جزیرہ مین جسکا نام اسوقت مجھے یاد نہین ہے نہایت عمدہ پپیتا پیدا ہوتا ہے بہ نظر تمثیل اونہون نے بیان کیا کہ وہان کے پپیتے صوبہ بہار کے مالدہ آم سے کم نہین ہوتے ہین اور ذایقہ مین اس آم سے مشابہت رکہتے ہین۔

پپیتے کا درخت ایام برشکال مین پہول لاتا ہے اور ابتداے سرما سے آخر سرما تک اسکے پہل پکا کرتے ہین بلکہ صوبہ بہار مین انقضاے ماہ مارچ کے بعد بھی اسکے پختہ پہل میسر آتے ہین اکثر یہہ درخت حالت ناپرسانی مین رہتا ہے اگر باغو مین لگایا بہی جاتا ہے تو قابل خدمت نہین سمجہا جاتا ہے خود رو درختون کے طور پر مثمر ہوا کرتا ہے ظاہر ہے کہ اگر اسکی نگاہداشت کیجاے تو ضرور ہے کہ اسکا پہل ذایقہ اور مقدار مین ترقی کر سکتا ہے اس درخت کو کسی قسم کی کہاد کی حاجت نہین ہوتی ہے لیکن چولہے کی راکہہ اسکی جڑ مین دینا اور گرمیون مین مثل اور اشجار مثمرہ کے سیراب کرنا اسکو بہت مفید ہوتا ہے اسکے علاوہ لازم ہے کہ جب اس درخت مین پہل لگین اور پہل مرغ کے انڈے کے برابر ہو چکین تو چند پہل کو رکھکر باقی کو توڑ ڈالین۔ اور اس کے بعد بھی جو پہول نکلین اونکو بہی توڑ ڈالنا مناسب ہے اسکے سوا جب تک پہل پختہ نہون تب تک درخت کو خوب سیراب رکہنا چاہیے خاصکر اوس حال مین جب زمین مین یبوست لاحق ہو اور سیرابی کی ضرورت عیان ہو۔

پپیتے کے خام پہل سے اچار بناتے ہین اسکے خام پہل کا مغز نمک کے ساتھ طحال کو زایل کرتا ہے گوشت مین پیکر ملا دینے سے سخت گوشت نرم ہوجاتا ہے اسکا پختہ پہل رافع قبض و قاتل دیدان و مفید بواسیر ہے تناول طعام کے بعد

اکثر اسے کہاتے ہین ہضم غذا مین معین ہوتا ہے بلاشبہہ یہ درخت بہت قابل توجہ ہے اسکا درخت اسکے تخم سے تیار ہوتا ہے ایک سال اسکے جوان ہونے کے لیے کافی متصور ہے اسکی عمر بہی چار یا پانچ سال سے زیادہ نہین ہوتی۔

یہ درخت بعض نر اور بعض مادہ ہوتا ہے نر مثمر نہین ہوتا ہے صرف پہول لاتا ہے۔

wild olive

زیتون صحرائی

اسکا درخت کوڑ کے درخت کے برابر ہوتا ہے اسکے پتے اوپر کیجانب سبز اور نیچے کیطرف نقرئی رنگ ہوتے ہین اس خوشنمائی کی وجہ سے اسکا درخت باعث تزئین باغ وبستان متصور ہے اسکا پہل مقدار مین کروندے کے پہل کے برابر ہوتا ہے اور اسکے پہلون سے خوش ذائقہ مربّے بناتے ہین چونکہ اسکے پہلون مین ترشی بہت غالب رہتی ہے بغیر مربّے بناتے یا چینی کے ساتھ پکائے ہوئے مصرف انسان مین نہین آسکتا ہے اسکے پہولون کا رنگ پختہ ہونے پر زردی آمیز ہلکا سرخ ہوتا ہے اسکے پہلون کے درمیان کروندے کیطرح ایک سخت تخم پایا جاتا ہے ایام سرما مین یہہ درخت پہول لاتا ہے اور نصف فروری یا ابتدائی مارچ سے اسکے پہل پختہ ہونے لگتے ہین یہہ درخت کثیر الاثمار ہوا کرتا ہے

زیتون صحرائی کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے

Lansium Domesticum

لینگساٹ

اس درخت کا وطن جاوا (Java) اور بھی جزائر مولکس (Moluccas) ہے فرمنجر صاحب کی ذاتی تحقیق اس درخت کے مادے مین اسیقدر معلوم ہوتی ہے کہ سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین ڈاکٹر والک

(Dr wallich) کے زمانے مین اسکے دو درخت موجود تھے جو بکثرت بار ور بھی ہوتے تھے مگر اب اونکا نشان نہین پایا جاتا ہے وہان کے مالیون کا یہہ بیان ہے کہ دونون درخت ضائع ہوگئے فرمنجر صاحب کی اس تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کو کلکتہ کی سرزمین مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے پس عجب نہین کہ ہندوستان کے بعض اور میدانی حصون مین بھی جہانکی آب وہوا کو اطراف کلکتہ کی آب وہوا کے ساتھ مناسبت ہو یہ درخت بالیدہ اور بارور ہوسکے یہہ درخت قابل توجہ شایقین معلوم ہوتا ہے چنانچہ مسٹر لَو (Mr Law) جنکی تحریر پر حوالہ مسٹر فرمنجر صاحب اپنی کتاب مین کرتے ہین بیان کرتے ہین کہ اس درخت کا پھل پُر مغز بویا اور نازک ہوتا ہے اور مسٹر لَو کے اس قول کی تصدیق ڈاکٹر وارڈ (Dr ward) کی تحریر سے بھی ہوتی ہے ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ لینگساٹ کا درخت عظیم اور اسکا پھل مقدار مین بڑے گیند کے برابر اور ذائقہ مین خوش آیند ہوتا ہے اسکے پھل خوشون مین لٹکے رہتے ہین پھل کی جلد بھوری ہوتی ہے اور جب جلد کو چاک کرتے ہین تو اندر سے چھہ کوے نکلتے ہین اور ہر کوے مین ایک گردہ کی شکل کا ہلکا سبز رنگ تخم ہوتا ہے اکثر اشخاص اس پھل کو وہان کے تمام پھلون پر جہان یہہ پھل پیدا ہوتا ہے مرجح جانتے ہین ملاکا (Malacca) مین یہہ پھل موافقت آب وہوا سے کمال مراد کو پہونچتا ہے اسکے مراد پر آنیکا زمانہ ماہ جولائی ہے۔ بقرینۂ غالب لینگساٹ درخت اسکے تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہہ درخت ارباب شوق کے قابل توجہ ہے۔

Alligator Pear

الیگیٹر پیر (نہنگ ناشپاتی)

اس درخت کا وطن جزایر ویسٹ انڈیز (West Indies) ہے ہندوست

یہ درخت متوسط القامت ہوتا ہے مگر بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt) کا یہ بیان مشاہدہ ہے کہ کراکس (Caraccas) کے قرب مین اسکے درخت نہایت بزرگ اور قدکشیدہ موجود ہین یہ درخت ملک بنگالہ مین کثیرالوجود ہے مگر ہندوستان مین اسکے مروج ہوئے بہت عرصہ نہین گزرا ہے اطراف کلکتہ مین یہ درخت ابتدائے فروری مین پھول لاتا ہے پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور آخر اگست سے انکا پھل پختہ ہونے لگتا ہے اور نصف ستمبر تک اسکے پھلون کی فصل رہتی ہے اسکے پھل کی شکل بڑی مقدار کی سبز ناشپاتی سے مشابہت رکھتی ہے اور اوسکے وسط مین ایک تخم اخروٹ کے برابر ہوتا ہے پھل کے مغز مین مسکہ گاو یعنی مکھن کی کیفیت موجود رہتی ہے اور اوسکا مزا تازے اخروٹ کے مزے سے مناسبت رکھتا ہے اسکا مغز نمک کے ساتھہ اور بھی لذیذ ہوجاتا ہے اس پھل کی لد کا رنگ اور مغز کا رنگ چمکیلا زرد ہوتا ہے سر جے پکسٹن (Sir J. Paxton) لکھتے ہین کہ اس پھل کو خام کھانے سے تپ اور پیچش پیدا تی ہے اسکا درخت بنگالہ مین تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے ہر چند بنگالہ کے غون مین یہ درخت کثیرالوجود ہے مگر اکثر اہل بہار اس سے ناواقف معلوم ہوتے ہین بنجاب مین کوئی شخص اس درخت کے نام سے بھی مطلع نہین ہے اگر ارباب شوق پنے ملکون مین اس درخت کو مروج فرمائین تو خوب ہو۔

Cocoa Plum

کوکوا پلم

فرمنجر صاحب (Rev Firminger) سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین نت آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (A. H. Cultural Society) کے باغون مین اور ہر چند یہ درخت وہان بالیدہ ہوا تھا مگر اوسکے پھول یا پھل لانیکی

حسن علی

نسبت صاحب موصوف اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین ڈاکٹر لینڈلی (Dr Lindley) لکھتے ہین کہ اس درخت کے مثمر ہونیکے واسطے زمین سرد اور مرطوب درکار ہے اسکے پھل کو ڈان صاحب (Don) بطرز ذیل بیان کرتے ہین :-

لوکوایلم کا پھل بقدر ہین آلوچہ کے برابر ہوتا ہے شکل کرویت کے ساتھ بیضاوی ہوتی ہے جلد کی رنگت مختلف الالوان یعنی کسیکی جلد زرد کوئی سرخ کوئی بیگنی سرخی آمیز ہوتی ہے اور مغز جو تخم سے مضبوطی کے ساتھ لپٹا رہتا ہے سفید رنگ ہوتا ہے مزا ہلکی تلخی کے ساتھ شیرین مگر خوش آیند ہوتا ہے - یہ پھل مطبوخ اور غیر مطبوخ دونون طور سے مصرف انسان مین در آتا ہے اور جزائر ویسٹ انڈیز (West Indies) کے بازارون مین بکثرت فروخت ہوا کرتا ہے -

Prickly Pear

پرکلی پیر (ناشپاتی خارپشت)

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی ہے اور ہرچند بنگالہ مین اسکا درخت نصب کیا گیا ہے مگر کبھی بار ور نہین ہوا ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اگر اضلاع مغربی و شمالی کیطرف یہ درخت امتحاناً لگایا جائے تو اسکا بار ور ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے -

یہ درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اور اسکے پتے عریض شیرہ دار بیضاوی شکل ریشہ دار ہوتے ہین اسکا پھل ناشپاتی سے مشابہت رکھتا ہے مگر اسکے پھل کی جلد خاردار ہوتی ہے جلد کو تراشنے سے جیلی کیطرح مغز نکلتا ہے ہرچند اسکا مغز بہت خوش ذائقہ نہین ہوتا تاہم مفرح اور مسکن التہاب ہوتا ہے -

پرکلی پیر کا درخت تخم سے یا اسکے پتے کو درخت سے توڑ کر ڈنٹھی کیطرف سے بالو مین گاڑدینے سے تیار ہوتا ہے -

Voa Vanga

ڈُوآوانگا

یہ ایک چہوٹا خاردار درخت ہوتا ہے اسکے خار نہایت مستحکم ہوتے ہین اسکا وطن جزیرہ مدغاسقار[1] (Madagascar) ہے اس جزیرہ اور جزیرہ ماریشیس (Mauritius) کے شکنا اسکو برغبت کہاتے ہین فرمنجر صاحب لکہتی ہین کہ عرصہ دراز سے ڈُوآوانگا کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغمین موجود ہین ڈاکٹر وہائٹ کے زمانہ مین یہ درخت کبہی پہول نہین لاتے تہے مگر اب ہر سال بارور ہوتے ہین اس درخت کی باروری کا زمانہ ماہ مئی ہے اسکے پہل کے درمیان ایک سخت تخم ہوتا ہے جسکے بونے سے ڈُوآوانگا کا درخت تیار ہوتا ہی۔

Elder

اِلڈر

فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ اِلڈر کا درخت ہم نے ہندوستان مین کہین نہین دیکہا ڈاکٹر وائٹ (Voigt) کا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۱۴ء مین اسکا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود تہا اور گو اوس وقت وہان پندرہ برس کا ہوچکا تہا مگر کبہی پہول پہل نہین لایا تہا اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بنگالہ کی آب و ہوا اس درخت کے موافق مزاج نہین ہے حسب تحقیق فرمنجر صاحب معلوم ہوتا ہی کہ اب اِلڈر کا درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ہمنے وہان کے اہالیان سے اس درخت کی نسبت دریافت حال کیا مگر جو لوگ وہان بیس برس سے بہی نوکر تہے اونہون نے بہی اپنی لاعلمی ظاہر کی۔

Sea side Grape

انگور ساحلی

---

[1] یہ ایک جزیرہ برّاعظم افریقہ کے قرب مین واقع ہی۔

اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور اسکا وطن جزائر وسٹ انڈین[ط] (West Indian Isles) ہے اسکے پھل کا مزا چاشنی دار اور خوش آیند ہوتا ہے اون جزائر کے بازارون مین اسکے پھل فروخت ہوا کرتے ہین مگر وہان اسکی بہت قدر نہین ہوتی ہے اسکا صرف ایک درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہے ڈاکٹر وہائٹ صاحب کا بیان ہے کہ ماہ اکتوبر اس درخت کی باروری کا زمانہ ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے اس زمانہ مین صرف ایسے چند عدد پھل اس درخت مین لگے ہوئے دیکھے تھے جو خُرد و سبز و نامراد سخت انگور کے دانون سے مشابہ معلوم ہوتے تھے درحقیقت یہ پھل جتنے موجود تھے سب کے سب محض نکمے اور خرافات تھے۔

Barbadoes Cherry

چیری باربڈوز

اسکا درخت قصیر القامت ہوتا ہے اور اسکا وطن جزیرہ باربڈوز (Barbadoes Isle) ہے کلکتہ کے باغون مین اب اسکے درخت کثیر الوجود ہین اور بارور بھی ہوتے ہین۔

باربڈوز مین اسکے پھل سے اکثر مربّے وغیرہ تیار کرتے ہین اسکا مزا چیری کے اعتبار سے راسپبیری (Raspberry) کے مزے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) اس میوہ کی ایک قسم اور بھی بتاتے ہین جسکا نام بزبان لاطینی میلپیگھیا گلیبرا (Malpighia glabra) ہے یہ قسم بھی کلکتہ کے باغون مین دیکھی جاتی ہے حسب بیان صاحب موصوف یہ قسم ایام سرما مین بارور ہوتی ہے مگر یہ قسم کثیر الاثمار نہین معلوم ہوتی ہے پریشان طور پر اسکے پھل شاخون مین جابجا لگے رہتے ہین اسکے پھلونکا رنگ چمکیلا سرخ ہوتا ہے۔

پھل کے دانے بہت چھوٹے ہوتے ہین اور مطلق لطف ذائقہ نہین رکھتے۔

[ط] بحر اٹلانٹک (Atlantic ocean) یعنی بحر اعظم مغربی مین یہ جزائر واقع ہین۔

نجوم مثمرہ

واضح ہو کہ نجوم مثمرہ بھی اشجار مثمرہ کے مانند بہت قابل توجہ ہین بعض نہایت عمدہ قسم کے میوے نجوم مثمرہ سے بھی پیدا ہوتے ہین جیسا کہ آیندہ کی تحریر فقیر سے ظاہر ہوگا۔ جسطور پر بوضع مختصر اشجار مثمرہ کی حالات درج کتاب ہذا ہو چکے ہین اوسی طور پر نجوم مثمرہ کی نسبت بھی بالاختصار امور ضروریہ عرض کیے جاتے ہین ہر تخم مثمر کی کیفیت اوسکے بیان سے ظاہر ہوگی یہ امر بھی حضرات ناظرین کتاب ہذا پر واضح رہے کہ مولف نے جسطرح بیان اشجار مثمرہ مین اونہین اشجار مثمرہ کو درج کتاب ہذا کیا ہے جنکی نسبت اپنی دانست مین اطلاع دہی ضروری سمجھی ہے ویسا ہی اون نجوم مثمرہ کا ذکر ذیل مین اندراج پاتا ہے جنکی زراعت ہندوستان مین فروغ پکڑ سکتی ہے یا جنکی نسبت اطلاع دہی مناسب معلوم ہوتی ہے تحریرات ذیل پر توجہ فرمائی ارباب شوق درکار ہے۔

Pine apple

انناس

اسکا وطن ہندوستان ہے امریکہ جنوبی کے دریافت مین آنے کے قبل سے اہل ہند اس میوے سے واقف تھے کسواسطے کہ لفظ انناس جو سنسکرت ہے کوئی نیا ایجاد لفظ نہین ہے مگر شک نہین کہ انناس کی چند عمدہ قسمین ہندوستان مین امریکہ سے بھی لائی گئی ہین لیکن اس سے یہ قیاس نہین کرنا چاہیے کہ اس میوہ کی عمدہ قسمین ہندوستان مین کبھی موجود نہ تھین ایسا نہین ہے ہندی انناس بھی عمدہ قسم کے ہوتے ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ چند عمدہ قسمین ارباب شوق کی بدولت خارج سے بھی داخل ہندوستان ہو گئی ہین انناس کے اقسام ذیل قابل لحاظ ہین۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	انناس بنگالہ	انناس کی یہ قسم کلکتہ اور اسکے اطراف مین کثیر الوجود ہے برلے خود یہ قسم بُری نہین ہے مگر بونیوالی کی غلط کار روائیون سے اچھے پہل پیدا نہین ہوتے ہین۔ کلکتہ کے بازارون مین اس نسل کے انناس بکثرت فروخت ہوتے ہین اور ہرچند اسکے دانے بڑے اور شاداب دیکھائی دیتے ہین مگر خوش ذائقگی اور شیرینی اونمین حسب مراد نہین پائی جاتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اکثر انناس کے درخت اہل بنگالہ درختون کے سایہ اور ناپرسان زمینون مین لگاتے ہین محرومی حرارت آفتاب سے دانے بڑے تو ہوجاتے ہین مگر حسب مراد شیرینی سے محروم بہی رہتے ہین
۲	انناس سنگلدیپ Ceylone	اس قسم کے ہندوستان مین لانے والے مسٹر رابنسن (Mr Robinson) صاحب ہین یہ انناس خوش ذائقگی کے اعتبار سے بہترین قسم متصور ہے۔ اس قسم کا پہل بڑا اور حالت خامی مین ہلکا سبز اور پختگی مین کیلی کیطرح زرد ہوتا ہے۔
۳	انناس ڈہاکہ	یہ بھی اچھی قسم ہے اسکا پوست مسطح اور

		اسکی آنکھون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
۴	انناس سلہٹ	اس قسم کا پہل چھوٹا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے یہ قسم بھی عمدگی مین مشہور ہے حالت خامی مین اسکی پہل کا رنگ سیاہ اور پختگی مین چمکیلا زرد ہوتا ہے اسکی آنکھین بڑی ہوتی ہین مگر ایک عمدگی اس قسم کی یہ بھی ہے کہ ہر پہل مین سات یا آٹھ آنکھین ہوتی ہین ظاہر ہے کہ اگر انناس کے پہل مین آنکھین نہوتین تو چشم خلائق مین اسکی قدر اور بھی زیادہ ہوتی عموماً یہ پہل گویا سراپا آنکھ ہوتا ہے ہر پہل مین بیس ۲۰ یا پچیس ۲۵ آنکھین ہوتی ہین پس اگر کسی قسم مین صرف سات یا آٹھ آنکھین ہون تو بلاشبہہ یہ کمی زیادتی عمدگی پر دلالت کرتی ہے۔
۵	انناس جزیرہ پینینگ Penang	اس جزیرہ سے انناس کی دو تین قسمین ہندوستان مین لائی گئی ہین مگر یہ سب قسمین انناس بنگالہ یعنی کلکتیا انناس سے مشابہت رکھتی ہین بلکہ انناس مذکور کے مانند ہوتی ہین۔
۶	انناس جاوا (Java)	اس قسم نے ہندوستان مین آکر کبھی پہل نہین دیا اسواسطے اسکے حسن و قبح سے سکنای ہند کو کچھ اطلاع نہین ہے لیکن اسکا پتا سفید اور کچھ شوخ اور نشان دار بھی ہوتا ہے۔

۷	اناناس مخروطی شکل	اس قسم کے اناناس کا پتا گنّے کے پتے کیطرح لانبا ہوتا ہے مگر اس قسم مین خاص کسیطرحکی عمدگی نہین پائی جاتی ہے۔
۸	اناناس جزیرہ کیئین Cayenne	اس قسم کے اناناس کی کاشت یورپ مین بکثرت ہوتی ہے اہل یورپ کو یہ قسم بہت مرغوب ہے کسواسطے کہ اناناس کی عمدہ قسمون مین یہ ایک عمدہ قسم ہے جو ایام سرما مین میسر آتی ہین اناناس کیئینی کی دو قسم ہے ایک خاردار اور دوسری بیخار۔ واضح ہو کہ کیئین جزائر امریکہ سے ہے اور گورنمنٹ فرانس سے متعلق ہے اس جزیرہ کی آب و ہوا نہایت خراب ہے زمانہ لوئی نپولین مین مجرم بہ نظر سزا اسی جزیرہ کو بھیجے جاتے تھے۔
۹	اناناس ماسکو (Mascaw)	ہندوستان مین نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ [illegible] مسٹر ال برکلی (Mr L Berkeley) ہین۔ صاحب موصوف کا بیان ہے کہ اناناس ماسکو بمقام لاہور شیشہ کے گھر مین پھل لایا تھا
۱۰	اناناس موسوم بکوئین (Queen)	معلوم ہوتا ہے کہ اناناس نمبر ۱۰ ہندوستان مین بارور نہو سکا۔ واضح ہو کہ اقسام اناناس از نمبر ۲ تا نمبر ۱۰ باغات اگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی سے [illegible]

انناس ماہ فروری و مارچ مین پھول لاتا ہے اور اسکا پھل جولائی اور اگست مین تیار ہوکر پہونچتا ہے بعد ازان اسکا درخت ستمبر اور اکتوبر مین جسّا ترقی کرتا ہے بعض دفعہ بالیدہ ہونیکے عوض بارثانی پھول اور پھل لاتا ہو اور یہ پھل جاڑے کے زمانہ مین پختہ ہوتا ہے بے وقت ہونیکے باعث اوسمین ترشی اور بدذائقگی پائی جاتی ہے اسواسطے اسکا بارثانی پھول لانا کوئی امر مطبوع متصور نہین ہوسکتا ۔

ایام بارش مین عموماً اشجار کو سیرابی کی کوئی حاجت نہین ہوتی ہے لیکن انناس کے درخت کو اقتضای فصل برشکال کے بعد بھی سیراب نہین کرنا چاہئے ۔ انناس کی سیرابی کا زمانہ ماہ مارچ سے شروع ہوتا ہے اور جب تک اسکے پھل کو جسّا ترقی کرنیکی صلاحیت باقی رہتی ہے سیرابی مین کمی نہین کرنی چاہئے لیکن جب پھل کے پختہ ہونیکا زمانہ قریب آپہونچے سیرابی یکقلم موقوف کردینی چاہئے ۔ کسواسطے کہ اسوقت کی سیرابی سے پھل کا مزا پھیکا ہوجاتا ہے جڑون کو سیراب کرنیکے علاوہ ہزاری یا کسی قسم کی دمکل کے ذریعہ سے کبھی کبھی انناس کے بالائی حصون کو بھی تر کرنا چاہئے تاکہ غبار اور جالے مکڑے وغیرہ سے درخت صاف ہوجایا کرین بالائی حصون کے کثیف رہنے سے عرق شجری کا دورہ خوب نہین ہوتا ہے اور وہ پانی جسے درخت کی جڑین جذب کرتی ہین اوسکے اعلے کیطرف چڑھنے مین کثافت مسدود ہوتی ہے ۔

انناس لگانے کا زمانہ تمام ماہ اگست تا اول ہفتہ ستمبر ہے اسکو ایسی جگہ لگانا چاہئے جہان آفتاب کی روشنی اور حرارت کے طبعی طور پر پہونچنے اور موجود رہنے مین کوئی وقت لاحق نہو۔ انناس کے درخت قطار بندی کے ساتھ لگائے جاتین تاکہ ایک دوسرے سے تین فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور ایک درخت سے دو فٹ کے فاصلہ سے کم پر نصب نکیا جاتے ۔ صوبہ بنگالہ کے

اضلاع مشرقی مین بعض ایسے ضلع ہین کہ جہان اناناس گو باخود رو طرح سے بالیدہ اور بارور ہوتا ہے زمین کی مناسبت سے بونیوالے کو کسی قسم کے تردد کی حاجت نہین ہوتی ہے مگر اسکی زراعت کا بہترین طریقہ یہ ہے جو ذیل مین مذکور ہوتا ہے۔

اناناس کے بالیدہ کرنیکے لئے بہترین زمین وہ ہے کہ جو سنگریزہ آمیز موٹے بالو دار چکنی کیوال مٹی کاربونیٹ آف لائم (*Carbonate of lime*) آکزائڈ آف آیرن (*Oxide of Iron*) اور اقسام نمک و اجزاے نباتی وحیوانی سے مرکب ہوتی ہے اکثر اسی قسم کی وہ زمین ہوتی ہے جو نیشکر کی پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہے اگر ایسی زمین میسر ہو تو چاہیئے کہ تین فٹ عمق مین اوس زمین کو جہان اناناس لگانا ہے کھود ڈالین اور کھودی ہوئی مٹی کو دفع کرین اور جہان سے ممکن ہو قسم مذکور کی مٹی منگا کر اوس کھودی ہوئی زمین مین بھر کر کھیت تیار کرین اگر خود زمین ویسی ہی جیسی کہ درکار ہے تو بھی اوسکو سے کم دو فٹ کھودوا کر گھاس وغیرہ دور کرکے صاف کھیت کیطرح بنانا چاہیئے دونون حالتون مین کھیت بنانے کے بعد درختون کو نصب کرنا چاہیئے مگر نصب کرنیکے قبل ہر دری مین اور ہر دری کے ارد گرد کھاد حسب ذیل کو استعمال کرلینا چاہیئے۔

نسخہ کھاد براے اناناس

چونا	نمک طعام	شورہ	خاکستر نرایہ	لید تازہ گھوڑے کی۔ یا بھیڑ یا بکری کی مینگنی
۴۰ مار	۲ مار	۵ مار	۴۰ مار	۴۰ مار

اول نمک کو ایک گھڑا یا گھڑے سے کچھ زیادہ پانی مین گھولین بعد ازان ٹونٹی دار مٹی کے ظرف کے ذریعہ سے اس آب نمک آمیختہ کو چونے مین رفتہ رفتہ کرکے اسطور سے ڈالین کہ چونا تر ہو جائے مگر دیوار کے چونے کیطرح پانی مین محلول ہوکر بوچاری قابل نہ ہو جائے جیون جیون چونا تر ہوتا جائے کسی چیز سے چونے کو اولٹنا

چاہیئے یا یہ کہ تمام آب نمک آمیختہ چونے مین جذب ہو جائے اسی طور پر شورے کو بھی خاکستر پرایہ مین جذب کرنا چاہیئے بعد ازان اُن دونون مرکب کو آپس مین مرکب کرنا چاہیئے جب دونون مرکب مرکب واحد ہو جائین تب اس مرکب مین گھوڑی کی لید تازہ یا بھیڑ یا بکری کی مینگنی اضافہ کرنا چاہیئے۔ اگر اس کھاد کی تیاری مین کسی وجہ سے دشواری ہو تو آم کا سڑا ہوا پتا (۵ مار) اور بوسیدہ گوبر (۵ مار) آمیختہ کرکے ہر دری مین بقدر پاؤ سیر اور ہر دری کے ارد گرد بھی اسیقدر اس ترکیب سے ڈالنا چاہیئے۔

جب حسب ہدایت بالا درخت نصب کیئے جا چکین تو لازم ہے کہ اننّاس کے کھیت سے ہفتہ وار کھرپی کے ذریعہ سے گھاس وغیرہ دفع کیجائے اور انقضاے ایام بارش کے بعد سیرابی معقول ہوا کرے فروری مین نئے اننّاس کی جڑون کو کھود کر دو چار روز کھول رکھنا چاہیئے اور بعد ازان آم کا سڑا ہوا پتا اور گوبر بوسیدہ یا لید تازہ ڈالکر جڑون کو بند کر دینا درکار ہے اگر نئے ٹونٹے یا نئی شاخین درختون سے نکلین تو انکو علحدہ کرنا چاہیئے ان ترکیبون کی پابندی سے اننّاس حسب مراد بارور ہوگا۔

جب اننّاس کے پھل مراد بر آکر درخت سے علحدہ کیئے جا چکین تو لازم ہے کہ پھلون کے سر پر جو پتے رہتے ہین فوراً علحدہ کیئے جائین ایسا کرنے سے پھل کا مزا ترقی کر جاتا ہے ورنہ جو پتے کہ پھل کے بالاے سر ہوتے ہین اونکا تغذیہ اوسی پھل سے ہوتا ہے اور اس وجہ سے پھل کا شیرہ کم ہو کر پھل بدذائقہ ہو جاتا ہے۔

زمنجر صاحب (Rev Zimminger) لکھتے ہین کہ اننّاس کے درختون کو تبدیل مقامات نہایت مفید ہوتا ہے۔ صاحب موصوف اپنی اس راے کی تائید مین ایک ساکن شہر ڈھاکہ کے قول کو جو جنرل جکسن کی تحریرات مین مندرج ہے پیش کرتے ہین

وہ قول یہ ہے کہ اول زمین کو خوب جوتنا اور تیار کرنا چاہیے تب اناناس کے درخت کو نصب کرنا چاہیے۔ انقضاے ایک سال کے بعد پرانے درخت اوکھاڑ دیئے جاوین اور نوخیز درخت ایک مقام سے دوسری جگہ منتقل کر دیئے جاوین پس جسقدر تبدیل مقامات مین کوشش رہیگی اوسیقدر درخت بالیدہ اور عمدہ ہونگے قول بالا کی تکرار تائید مین فرمنجر صاحب (Firmenger) ایک فرانسیسی عالم نباتات کے قول کو بھی دلیل گردانتے ہین اور وہ قول یہ ہے کہ اناناس کے درخت کو اوکھاڑ کر جسقدر جڑین اوس سے لگی ہون اونہین کاٹ ڈالنا چاہیے جب چھری کا زخم ہوا لگ کر خشک ہو جائے تب اس تراشیدہ درخت کو سر نو سے کسی تیار زمین مین نصب کر دینا چاہیے اس قول سے تبدیل مقام ہی کی ہدایت نہین ہے بلکہ تبدیل مقام کے قبل خراش تراش کی بھی حاجت معلوم ہوتی ہے راے مولف اس مادے مین یہ ہے کہ بلاشبہہ تبدیل مقام سے اشجار مثمرہ کو صغیرسنی مین نفع پہونچتا ہے خاصکر آم کو جسے گو بار بار کی تبدیل مقام سے بالیدگی مین سال دو سال دیر لگتی ہے مگر جب اس طرحکا تبدیل شدہ درخت مثمر ہوتا ہے تو پھل اوسکے بزرگون کے پھلون کے اعتبار سے مقدار و بے ریشگی حلاوت و خوش ذائقگی مین ترقی کر جاتے ہین مولف کو اشجار مثمرہ کی نسبت اس مادہ مین تجربہ کافی حاصل ہے کوئی شک نہین کہ تبدیل مقام سے اناناس کے درخت کو بھی عام اشجار مثمرہ کیطرح فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن صوبہ بہار مین جہان کی عموماً زمین اناناس کے بالیدہ کرنیکو بنگالہ کی زمین کے برابر صلاحیت کافی نہین رکھتی ہے یہان بار بار کا انتقال موضع اناناس کو مضر ہوگا لیکن سال مین ایک بار منتقل کرنا نفع بخش ہو سکتا ہے ایسی تبدیل مقام مین نقصان کا گمان نہین ہے مگر حسب ہدایت بالا درختون کو ہر

طور کی تراشش خراش صوبہ بہار و اودہ مین اور بھی ایسی جگہون مین جو بنگالہ کیطرح مرطوب نہین ہین یقیناً ضرر رسان ہونگی۔

بنگالہ مین جسقدر اناناس کی کثرت دیکھی جاتی ہے اوپر کے اضلاع مین نہین پائی جاتی ہے صوبہ بہار مین بہ اطلاع مولف صرف دو ایک جگہ کاشت کے طور پر اناناس بوئے جاتے ہین ورنہ شایقین کے باغون مین کمتر دیکھے جاتے ہین بلاشبہہ بنگالہ کے اعتبار سے بہار مین اناناس قلیل الوجود ہے اسیطرح لکھنو کے سرکاری باغون مین اور بھی لکھنو کے اطراف مین صوبہ بہار ہی کے طور پر اناناس موجود ہین۔ سہارنپور کے سرکاری باغ مین بھی کبھی کبھی اناناس کے درخت پھل لاتے ہین مگر عموماً اضلاع مغربی وشمالی مین اناناس قلیل الوجود ہے۔ شملہ و اطراف شملہ اور دیگر کوہی مقامون مین یہ میوہ بالکلیہ مفقود ہے مگر شیشہ کے گھرون مین بقول لفٹنٹ پاگسن (Pogson پاگسن) اناناس آسانی کے ساتھ بالیدہ اور مثمر ہو سکتا ہے۔

امریکہ اور برما مین اناناس خودرو طور پر کثرت سے پھل لاتا ہے اور اس صحرائی اناناس کا پھل نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

اناناس کا درخت اوسکے ٹوٹنے سے تیار ہوتا ہے یا اناناس کے پھل کا سر کا ٹکڑا زمین مین نصب کر دینے سے درخت پیدا ہو جاتا ہے۔ اناناس کے درخت تیار کرنیکی نظر سے سو پچاس اناناس کے پھل کلکتہ سے بہ سبیل ریل منگوانا چاہیے پھلون کو مصرف مین لاکر ہر پھل کے سر کو جہان پر پتے ہوتے ہین تراشکر زمین مین لگا دینا درختون کی تیاری کو کافی ہوگا۔ ایام برشکال مین ایسا کرنے سے درخت بہت جلد تیار ہو جاتے ہین یا کسی نرسری (nursery) سے تیار درخت طلب کر لینے سے بھی برارکار متصور ہے۔

Peruvian Cherry

غلاف دارمکو

اس حشیش کا وطن ملک پیرو (Peru) ہے جو امریکہ جنوبی مین واقع ہے مگر ایک عرصہ سے کیپ (Cape) مین اسکی زراعت ہوتی ہے اور اس قدامت کی وجہ سے اسکو اہل فرنگ کیپ گوسبری (Cape Goose berry) کہتے ہین ہندوستان مین غلاف دارمکو کو کیپ ہی سے اہل فرنگ لائے اور اب ہندوستان کے اکثر ایسے مقامون مین جہان سرمای شدید نہین ہوتا ہے اس میوے کو پیدا کرتے ہین۔ ہمارے صوبہ بہار مین بھی یہ میوہ پیدا ہوتا ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسا کہ بنگالہ مین چنانچہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اسکی کثرت ہوتی ہے اور اہل یورپ اسے ہندوستانیون کے اعتبار سے زیادہ رغبت کے ساتھ کہاتے ہین بدین وجہ کہ اسکا مزا انگریزی پسند ہوتا ہے یعنے اسکی ترشی اور شیرینی مذاق انگریزی کے موافق ہوتی ہے وہ اہل ہند بھی جو تتبع اہل فرنگ کو ضروری سمجھتے ہین اس پہل کیطرف نہایت رغبت رکھتے ہین۔ بدانست مولف یہ پہل ہرچند پورے ہندوستانی مذاق کے مطابق نہین ہے تو بھی بہت قابل توجہ ہے اس پہل کے اوپر غلاف حالت خامی مین سبز رنگ اور پختگی مین ہلکا زرد چڑہا رہتا ہے مقدار مین یہ پہل بندوق کی گولی کے برابر ہوتا ہے اور اوسکی صورت نفیس اور مطبوع ہوتی ہے ۔

غلاف دارمکو کی پیدا کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ ماہ مئی یا جون مین اسکے تخم کو بوتے ہین جب ننہے درخت تخمون سے اُگتے ہین تب ایک تیار کہیت یا باغ کے تختہ مین قطاربندی کے ساتھ ان درختون کو نصب کرتے ہین ہر قطار کو ایک دوسرے سے چار فٹ کے فاصلے پر واقع ہونا چاہیے اور ہر درخت ایک دوسرے سے دو فٹ کے فاصلے پر لگایا جائے ہرچند غلاف دارمکو کے درخت بے کہاد دیئے ہوے زمین مین بھی بالیدہ ہوتے ہین مگر قبل سے کہاد ڈال رکہنے سے اونکی تقویت و تغذیہ کی صورت زیادہ تر

حاصل ہوتی ہے۔ جب آٹھ انچ کے برابر درخت اونچے ہوجاوین تب نصف درخت تک اونکے گرد مٹی بلند کردینا چاہئے اور جب درخت پھول لاوین تو لازم ہے کہ تازہ شاخون کے کوپل تراش دیئے جائین تاکہ پھلون کی طرف مادہ کا امالہ ہو اور اس وجہ سے پھلون کو مقدار و ذائقہ مین ترقی کرنیکا موقع ملے۔

غلاف دار مکو کا پھل ماہ جنوری اور فروری مین پختہ ہوتا ہے اور بازار مین گرانقیمت سے بکتا ہے۔ پھل لینے کے بعد تمام درختون کو اوکھاڑ ڈالنا چاہئے اور زمین کو پھر سر نو سے تیار کرکے نئے درخت حسب ہدایت بالا لگانا چاہئے۔

غلاف دار مکو کا درخت نہایت نازک ہوتا ہے اور سرماے شدید کا متحمل نہین ہوسکتا پس ہندوستان کے ایسے مقامون مین جہان بنگالہ و بہار کے اعتبار سے بہت زیادہ سرما سخت ہوتا ہے اسکا درخت ایام سرما مین زندہ نہین رہ سکتا ہے۔

غلاف دار مکو کا مربّے نہایت خوب ہوتا ہے۔ اہل یورپ اسکے مربے کو نہایت پسند کرتے ہین۔

Currant

کرنٹ

یہ ایک چھوٹا میوہ دار درخت اقسام گوسبری سے ہے بہ تحقیق فرنجر صاحب یہ درخت ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ نہین ہوتا ہے خاصکر بنگالہ مین اسکی زندگی دشوار ہو جاتی ہے بنگالہ کی گرمی اور بارش کا تحمل اسکو مطلق نہین ہے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ بمقام فیروزپور ہم نے اس درخت کے پرورده کرنے مین کوشش بلیغ کی تھی مگر وہان بھی آخرکار یہ نازک درخت مرگیا بقول صاحب موصوف نیلگری کے پہاڑون پر ہرچند یہ درخت زندہ رہتا ہے مگر کبھی بالیدہ اور مثمر نہین

ہوتا ہے اس قول سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ہندوستان کے کوہی مقامون کی آب وہوا و سرزمین بھی اسکے موافق نہین ہوتی اور صاحب موصوف کے طرز تحریر سے بھی یہ بات عیان ہے کہ ہندوستان کے میدانی اور کوہی دونون حصون مین یہ درخت بالیدہ نہین ہوتا ہے اور ابتک جو کچھ کوششین اس درخت کے پرورده کرنے مین ہوئی ہین سب بیکار گئی ہین البتہ یہ امر صحیح ہے کہ اس درخت کو ملک سرد درکار ہے مگر ایسا نہین معلوم ہوتا کہ ہندوستان کے تمام کوہی حصون کو بلا استثنای احدے اس میوے کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل نہین ہے۔ بدانست مولف یہ درخت شملہ مین بالیدہ ہوکر بارور ہوتا ہے چنانچہ لفٹنٹ پاگسن صاحب کی تحریر کا خلاصہ جو درج ذیل ہوتا ہے میرے اس قول کی تائید کرنیکو کافی متصور ہے۔

لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ کرنٹ کا وطن انگلستان اور کوہ ہمالہ ہے کوٹ گڑھ کے آگے کے کوہی سلسلون مین سیاہ اور سرخ دونون قسم کے کرنٹ بطور خود رو کثرت سے اگتی ہین کو دارن کے پہلوے جنوبی و مغربی مین کرنٹ سیاہ کی تولید کثرت کے ساتھ ہوتی ہے اور وہان سے جو چھوٹے درخت شملہ مین لاکر لگائے جاتے ہین بالیدہ تو ہوتے ہین مگر ثمر نہین لاتے لیکن سرخ کرنٹ جاکو (Mount Jacko) پہاڑ پر جو اس شملہ کا ایک محلہ ہے بارور ہوتا ظاہر ہے کہ لفٹنٹ صاحب موصوف کی اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آخر ہندوستانکو بعض کوہی مقام کو کرنٹ کی پیداوار کی صلاحیت حاصل ہے۔

کرنٹ کے بالیدہ کرنیکے لئے وہ زمین درکار ہے جو سنگریزہ آمیز مٹی یا چکنی کیوال مٹی کاربونیٹ آف لائم (Carbonate of lime) آکزائیڈ آف آیرن (   ) میگنیشیا (Magnaia) اقسام نمک اور اجزاے نباتی وحیوانی سے مرکب ہوتی ہے ماہ اپریل اور اگست کے

درمیان کرنٹ کی گاچہیون کو نصب کرنا چاہیے اور چونکہ اسکا درخت کہاد کا طالب ہوتا ہے۔ ماہ نومبر مین اسکے تہالے مین کہاد ڈالکر چھوڑ دینا چاہیے اور کہاد ڈالنے کے وقت کچھ ضرور نہین کہ کہاد تھالہ کہود کر ڈالا جاے تہالے کی سطح پر کہاد کا پہیلا دینا مناسب ہوتا ہے جب فروری کا مہینا آپہونچے تب کرنٹ اُسکے درخت کو چہانٹ کر گھُرپی کے ذریعہ سے جڑون کو کہودے بغیر تہالے کی مٹی مین اوس کہاد کو داخل کردینا چاہیے تاکہ وہ کہاد مٹی سے آمیختہ ہوجاے سُرخ اور سفید رنگ کے کرنٹ کے درخت کو اسقدر چہانٹنا چاہیے کہ درخت ٹھُٹھا ہوکر بدنما معلوم ہونے لگے ہرچند اس طرح کے چہانٹنے سے درخت کو بالیدہ ہونے مین دیر ہوتی ہے مگر پہل اچھا لاتا ہے لیکن سیاہ کرنٹ کو جسکے لئے سفید اور سُرخ کرنٹ کے اعتبار سے زیادہ سرد اور مرطوب جگہ درکار ہوتی ہے اس طور سے چہانٹنا نہین چاہیے البتہ جو شاخین بہ مرض یا اور کسی وجہ سے سیاہ اور گندہ پوست فلس ماہی یا سانپ کی کیچلی کے مانند ہوجاوین اونکو دور کر ڈالنا ضروری متصور ہے۔

کرنٹ تخم سے پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ انگلستان سے اسکی نئی گاچہیان آسانی کے ساتھ منگائی جاسکتی ہین تخم سے اس درخت کو پیدا کرنیکی دردسری گوارا کرنیکی کوئی حاجت نہین ہے۔

Raspberry

راسبری

یہ ایک خار دار نجم مثمر ہے اسکا پھل لذیذ قابل توجہ شایقین ہے۔ اسکا وطن کوہ ہمالہ ہے گو اور مقاموں سے بھی اسکی عمدہ قسمین ہندوستان مین آگئی ہین بہ تحقیق لفٹنٹ پاگسن (Pogson) تین قسم کی ہندی وطن راسبری دیکھی جاتی ہین ایک زرد اور دوسری سُرخ تیسری وہ جو مقدار مین ان دونون سے بزرگ اور زیادہ شوخ رنگ ہوتی ہے۔ اول اور دوم کثیر الوجود ہین لیکن قسم ثالث جسکا ذائقہ اصل راسبری کا ہوتا ہے کمیاب ہے شملہ کے نثر میل کے اندر یہ قسم پائی نہین جاتی جو قسمین اور ملکون سے داخل ہندوستان ہوئی ہین اونکی بالیدگی مین کسی قسم کا نقصان نہین دیکھا جاتا ہے مگر ناتوجہی شایقین سے اونکے پھل تنزل پذیر ہوگئے ہین لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ اقسام راسبری سے مکلارن کے پرالیفک راسبری (McLaren's Prolific Raspberry) کیطرف شایق کی توجہ خاص درکار ہے یہ سُرخ رنگ اور نہایت بزرگ مقدار پھل پیدا کرتی ہے اسکا پھل کارٹر کی پرالیفک (Carters Prolific) کے پھل سے مقدار مین دوگونہ کلان ہوتا ہے اور یہ راسبری خوب پھل بھی لاتی ہے سنہ ۱۸۷۰ع مین رائل ہارٹی کلچرل سوسائیٹی (Royal Horticultural society) نے سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے

اس راسبری کی عمدگی سے اعتراف کیا تھا اور اب انگلستان مین اس راسبری سے کوئی عمدہ قسم دستیاب نہین ہے۔

قبل اسکے کہ پرورش راسبری کا طریقہ حوالہ قلم ہو لازم ہے کہ فرمنجر صاحب (Firmenger) کی تحریر کا بھی اس جگہ پر اعادہ کیا جاے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ حسب تحریر ڈاکٹر اسپری (Dr Spry) یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سُرخ راسبری کے درخت سنہ ۱۸۴۰ء مین بمقام کلکتہ ایک ولایتی صاحب کے باغ مین حسب مراد بارور ہوے تھے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب کی تصنیف مین جس کا نام مترجم اشجار براے ہند (Plants for India) ہے کوئی علمی نام اوس راسبری کا مندرج نہین ہے نہین معلوم ہوتا ہے کہ آیا وہ راسبری یورپ کی معمولی راسبری تھی جسے روبس آئیڈیس کہتے ہین یا اور کسی قسم کی تھی مگر مین یہ سوال رکھتا ہون کہ آیا راسبری کی یہ قسم ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین کبھی بالیدہ ہوئی بھی ہے یا یہ کہ بالیدہ ہونا اسکا ممکن ہے۔

فرمنجر صاحب کی تحریر بالا سے دو بات ظاہر ہوتی ہے اول یہہ کہ حسب بیان ڈاکٹر اسپری ہندوستان کے ایک میدانی حصے مین سنہ ۱۸۴۰ء مین راسبری عام اس سے کہ کسی نسل کی ہو بارور ہوئی تھی اور جب ایک بار بارور ہوئی تو پھر بلاشک بارور ہو سکتی ہے اور جب بارور ہو سکتی ہے تو مناسب ہے کہ حضرات شائق ایسی راسبری کی پرورش مین جو میدانی حصے مین بارور ہو سکتی ہے کوشش فرماوین ظاہر ہے کہ دوچار سُرخ قسم کی راسبری کو نصب کرنے سے معلوم

ہوجائیگا کہ کس قسم کی سرخ راسبری کو میدانی حصون مین بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے بلاشبہہ اس تجربہ سے ایک بڑی بات حاصل ہوگی دوم یہہ کہ یورپ کی معمولی راسبری جسے روبس آئیڈیس کہتے ہین نہین معلوم کہ ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین کبھی بالیدہ ہوئی ہے یا اسکا بالیدہ ہونا ممکن الوقوع ہے یا نہین ظاہر ہے کہ فرمنجر صاحب کے آخر جزوِ سوال کا جواب ارباب شوق پر دشوار نہوگا جب چاہین جواب کا سامان کرسکتے ہین - راسبری مذکور کی گاچھیون کا دستیاب ہونا آسان ہے اور تجربہ کرلینا بھی کوئی دشوار کام نہین ہے دو سال کے تجربہ سے معلوم ہوجاویگا کہ راسبری مذکور کی کیا حالت ہوتی ہے - خیر اب راسبری کے طریقۂ پرورش کیطرف جو درج ذیل ہوتا ہے توجہ درکار ہے -

راسبری کے لیئے زمین ایسی درکار ہے جو سنگریزہ آمیز موٹے بالو چکنی کیوال مٹی اور کاربونیٹ اف لائم (Carbonate of Lime) اور اگزائیڈ آف آیرن (Oxide of Iron) اور میگنیشیا (Magnesia) اور اقسام نمک اور اجزاے نباتی اور حیوانی سے مرکب رہتی ہے درخت نصب کرنیکے قبل زمین مین کھاد خوب ڈالنا چاہیے کھاد وہی ہو جو اننناس کے بیان مین مذکور ہوچکی ہے ورنہ مجرد سڑے ہوئے پتے لید تازہ یا گوبر بوسیدہ کافی ہونگے اور کبھی کبھی چونے کا میل داخل زمین کرنا بہت مفید ہوتا ہے آخر اپریل مین اسکی گاچھیان نصب کرنی چاہیے ہر گاچھی ایک دوسرے سے ساڑھے چار فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور ہر قطار کو ایک دوسرے سے ساڑھے پانچ فٹ کا فاصلہ درکار ہے جو زمین راسبری کے واسطے تجویز کیجاے ضرور ہے کہ اوسمین بخوبی ہوا وروشنی وحرارت آفتاب کو دخل ہو - کبھی اس درخت کو کسی درخت یا مکان کے سایہ مین نصب کرنا نہین چاہیے -

راسبری کا درخت چھانٹے جانیکا محتاج رہتا ہے سال گزشتہ کی پتلی پتلی وہ شاخین جو

فصل مین پہل لانیکو ہون بلا تامل چہانٹ ڈالی جاوین تہوڑی مدت مین چہانٹے ہوے مقامونسے ایک شاخ کی عوض چند شاخین نکلین گی اور ہر شاخ کثرت سے پہل لاویگی اور تمام جولائی اور اگست مین پہلونکی کثرت رہیگی ۔

راسبری جزیرہ مارشس

اس راسبری کا وطن جزیرہ مارشس (Mauritius) ہے یہ ایک جزیرہ بحر ہند مین واقع اور سلطنت انگلستان سے متعلق ہے عوام اسکو مرچا ملک کہتے ہین اور اس سے خوب واقف اس سبب سے ہین کہ ہندوستانی غربا بتلاش رزق بہ اہتمام سرکار انگلشیہ اس جزیرہ کو جایا کرتے تھے اور اب بہی جاتے ہین خیر اس جزیرہ کی راسبری کی درخت کلکتہ کے باغون مین دیکھے جاتے ہین اول بار راسبری کی جو قسم جزیرہ مذکور سے کلکتہ مین لائی گئی تہی وہ گلاب کی شکل کے دوہرے سفید پہول پیدا کرتی ہے اور بار ثانی والی قسم اکہرے پہول لاتی ہے اور وسط ماہ فروری مین بار ور ہوتی ہے ۔ اسکے پہلون کی شکل انگریزی راسبری کے پہلون سے مشابہت رکہتی ہے مگر اسکے پہل سخت تخمون سے پُر اور غیر مطبوع ہوتے ہین ۔

اس راسبری کا درخت تخم اور نیز اسکے لٹنے کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے ۔

Mysore Raspberry

راسبری میسور

اس راسبری کا وطن کوہ نیلگری ہے یہ قسم راسبری کی مارشس سے بہتر ہوتی ہے اس راسبری کے درخت اطراف کلکتہ مین دیکھے جاتے ہین اسکی نئی شاخونمین باریک رونگٹے کثرت سے ہوتے ہین اور اسکا درخت بہی ارقیس کی راسبری سے

بڑا ہوتا ہے۔ فروری مین یہ قسم پھول لاتی ہے اور مارچ مین اسکے پھل مراد پر آتے ہین۔ اسکی نگاہداشت و پرورش کا یہ طور ہے کہ اول تو اسکو بالیدہ ہونیکے لئے اچھی زرخیز زمین درکار ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ اسکی جڑون کو نئی مٹی کی حاجت رہتی ہے سوم یہ کہ جو شاخ اسکی بارور ہو چکی اوسے بالکل قطع کر ڈالنا چاہیئے ان باتون کا لحاظ رکھنے سے یہ درخت حسب مراد بارور ہوتا ہے۔

اس راسبری کا درخت ٹونٹون سے تیار ہوتا ہے۔ بارش کے زمانے مین آسانی کے ساتھ اسکا درخت تیار ہو جاتا ہے۔ اگر پرانے درخت کی پرورش کی عوض نئے درخت نئی زمینون مین پرورده کئے جائین تو پھل اور بھی زیادہ حسب مراد حاصل ہونگے۔

Strawberry
اسٹابری

اسکا درخت چھوٹا قریب قریب زمین دوز خوشرنگ اور خوشنما ہوتا ہے۔ اسکا پھل صورت اور سیرت دونون مین حد درجہ ممتاز متصور ہے۔ اسکے پھل کی عمدگی ساخت، خوش رنگی، خوش ذائقگی، بو باس، لطافت، نزاکت، دلربائی احاطۂ بیان سے باہر ہے جسقدر اس پھل کے اوصاف لکھے جائین بجا ہے۔ خوش پسند مزاج نازک دماغ یورپ خیال عالی مذاق اُمرا کے واسطے یہ پھل موضوع ہوا ہے جس باغ مین اسٹابری بارور ہوتی ہے اوس باغ پر عجب رونق برستی ہے جس دسترخوان پر اسکے پھل موجود رہتے ہین اوس دسترخوان کو عجب زینت نصیب ہوتی ہے زہے وہ باغ جہان اسٹابری بارور ہو او خہے وہ دسترخوان جسپر اسکا پھل جلوہ گر ہو واقعی یہ میوہ بہت کچھ قابل توجہ شائقین ہے۔

افسوس ہے کہ مولف کو اس رسالۂ عجالہ مین اس میوہ کے پورے بیان کی گنجایش نہین ہے امر واقعی یہ ہے کہ اسکے واسطے ایک علحدہ رسالہ درکار ہے بہرحال اس پر بھی جو امور کہ مولف کو محض ضروری معلوم ہوے ہین حوالہ قلم کیے جاتی ہین۔ استابری کی بہت قسمین ہین اور ہرچند پچاس برس سے شملہ اور اطراف شملہ اور قریب نوّے برس سے ہندوستان کے میدانی حصون مین استابری کی زراعت ہوتی رہی ہے تاہم استابری کی عمدہ قسمین اب تک ہندوستان مین مروج نہین ہوئی ہین حضرات اہل شوق کو لازم ہے کہ یورپ کی عمدہ اقسام استابری کو رواج دین تاکہ ہندوستان مین یہ میوہ اوسی مقدار اور خوبی کے ساتھہ پیدا ہو جیسا کہ عموماً یورپ مین دیکھا جاتا ہے ہندوستان مین بیشتر استابری کے دانے انگلستان وغیرہ کے اعتبار سے مقدار مین چھوٹے ہوتے ہین بدانست مولف اس کم مقداری کی وجہ اختلاف آب و ہوا نہین ہے بلکہ اس کم مقداری کا اصل سبب یہ ہے کہ استابری کی جو قسم مروج عام ہو رہی ہے خود وہ قسم بڑے دانون کی پیدا کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے پس اگر عمدہ استابری کی قسمین ہندوستان مین رواج پکڑین تو یہ کمی مقدار کی عام شکایت جاتی رہے لفٹنٹ پاگسن (Lutt Pagson ہدایت فرماتی ہین کہ ستا یقین اگر اقسام ذیل کی استابری کو رواج دین تو اعلےٰ درجہ کے اثمار پیدا ہو سکتے ہین۔

نمبر اول استابری موسومہ برڈلیز امیچر (Bradley's Amateur) ہے۔ خلاصہ تحریر لفٹنٹ صاحب موصوف اس استابری کے بارے مین یہہ ہے کہ اسکا درخت صحیح المزاج قوی مضبوط اور کثیر الاثمار ہوتا ہے پھلون کے گچھے اور خود پھل بھی بڑے ہوتے ہین اور پتون سے باہر نمایان رہتے ہین۔ پھلونکا

رنگ نہایت سرخ مطبوع اور مغز نہایت بستہ اور شیرہ دار اور ذائقہ بغایت مطبوع ہوتا ہے۔ اس اسٹابری کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ پختہ ہونیکے بعد بھی اگر اسکا پھل درخت مین چھوڑ دیا جائے تو بہت روز دن تک خراب نہین ہوتا ہے بلکہ اگر ہوا بارد نہین ہوتی ہے تو ذائقہ اسکا اور بھی ترقی کر جاتا ہے۔ اس اسٹابری کی دوسری خوبی یہہ ہے کہ اسکا درخت قوی اور مضبوط ہونیکے باعث سے چند فصلون تک باروری مین کوتاہی نہین کرتا ہے یعنی وہی درخت چند فصلون تک پھل دیا کرتا ہے ظاہر ہے کہ معمولی اقسام کی اسٹابری کا یہ طور نہین ہے بلاشبہ یہ سب اوصاف ایسے ہین کہ جنکے باعث اسٹابری کی یہ قسم بہت کچھ قابل توجہ ہے اور ضرور ہے کہ حضرات اہل شوق اسکے رواج دینے مین سعی بلیغ کو راہ دین۔

نمبر دوم اسٹابری موسوم بہ ٹراٹمینس رایلٹی (Trotman's Royalty) ہے۔ یہ قسم بھی لذیذ خوش ذائقہ پھل پیدا کرتی ہے اور اسکا درخت بھی بہت قوی اور مضبوط ہوتا ہے +

نمبر سوم اسٹابری موسوم بہ بروُنس وَنڈر (Brown's Wonder) ہے۔ اسٹابری کی یہ قسم تجارت کے واسطے موضوع ہے اسکا پھل بڑا خوش ساخت اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ہر جگہ مین اس قسم کو بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے اور اگر زمین مین کھاد اچھی طور سے دیا جائے تو اسکی باروری توقع سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اقسام بالا کے علاوہ اقسام ذیل بھی قابل توجہ ہین۔ ارباب شوق انکے رواج دینے مین حتی الامکان ناتوجہی کو راہ نہ دین۔

فہرست اقسام اسٹابری توجہ طلب

نمبر شماری	نام بحرف فارسی	نام بحرف انگریزی
١	برٹش کوئین	British Queen.
٢	برٹش آف ویلز	Prince of Wales
٣	پرنسس رایل	Princess Royal
٤	بلیک پرنس	Black Prince
٥	نیوٹن سیڈلنگ	Newton Seedling
٦	کاروِلائینا سوپربا	Carolna Superbae
٧	کینس سیڈلنگ	Keen's Seedling
٨	پریسیڈنٹ	President
٩	پریمیر	Premier
١٠	الپاین اسٹرابری	Alpine Strawberry
١١	آسٹرین اسکارلٹ	Austrian Scarlet
١٢	روز بری	Rose berry
١٤	اسکاچ اسکارلٹ	Scotch Scarlet
١٥	ابرڈین سیڈلنگ	Aberdeen Seedling
١٦	گرُوانڈ اسکارلٹ	Grownd scarlet } Downtans ڈونٹنس -١٧

ہندوستان کے اکثر حصے عام اس سے کہ کوہی ہون یا میدانی پیداوار اسٹابری کی عمدہ صلاحیت رکھتی ہین ہرچند یہ درخت غیر ملکون سے ہندوستان مین آیا ہے مگر اب اسکا شمار ہندی درختون مین بخوبی ہوسکتا ہے صلاحیت پیداوار اسکی عیان ہے کہ لکھنو و سہارنپور و بعض دیگر اضلاع ممالک مغربی و شمالی پنجاب مین

جمن

اسکی زراعت بڑی کامیابی کے ساتھ ہوتی ہے۔ شملہ کے اطراف مین تو اس کثرت سے اسکا رواج ہے کہ بیشتر زمیداران کوہی سے دس کوس شملہ کے اندر بہت سے اپنے عمدہ کہیتون کو اسٹابری ہی کی کاشت کیواسطے مخصوص کر رکہا ہے اور اسس ذریعہ سے محاصل کثیر النفع پیدا کرتے ہین۔ پٹنہ اور داناپور کے اطراف مین بہی اسٹابری پیدا ہوتی ہے اسیطرح اکثر جگہون مین جہان اہل یورپ مقیم ہوتے ہین کچہ نہ کچہ اس پہل کے پیدا کرنے کی طرف خود یا اونکے باعث سے ہندی باغبانان یا کاشتکاران توجہ کرتے ہین۔ کلکتہ مین ہرچند اسٹابری بارور ہوتی ہے مگر شاید ناموافقت آب و ہوا سے حسب مراد ذائقہ نہین پیدا کرتی ہے مگر حیدرآباد و اطراف حیدرآباد بلکہ تمام دکن کو اس پہل کے عمدہ طور پر پیدا کرنیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے چنانچہ مولف نے جو اس میوے کو بمقام حیدرآباد ذائقہ کیا تہا اوس سے عمدگی صلاحیت زمین عیان تہی مگر نقصان عام جو تمام مقامات کے پیداوار اسٹابری کو لاحق ہے وہ یہی ہے کہ عمدہ نسل کی اسٹابریون نے کہین کشادہ پیشانی کے ساتہہ رواج نہین پایا ہے ورنہ ہندوستان کی اسٹابریان انگلستان کی اسٹابریون سے بخوبی مقابلہ کر سکتی ہین۔

ہندوستان کے میدانی صوبون مین اسٹابری کی کاشت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے زمین مناسب اسٹابری کے تختہ یا کہیت کے واسطے تجویز کرنا چاہیے زمین اسٹابری کے واسطے ایسی درکار ہے کہ جسمین نیشکر کی کاشت کامیابی کے ساتہہ انجام پا سکتی ہو۔ زمین کیوال یا کیوال آمیز بالو یا دوسرس اس درخت کو بارور کرنیکی صلاحیت رکہتی ہے خیر زمین تجویز کرکے اسس بات کو بہی ملاحظہ کر لینا چاہیے کہ زمین مجوزہ مین آفتاب کی پوری حرارت اور روشنی طبعی طور سے پہونچتی ہی یا نہین بعد اسکے زمین مجوزہ کو پہلے خوب پہوڑی سے کہود وانا چاہیے۔

اختتام ماہ ستمبر کے قبل لازم ہے کہ زمین کہودی جاچکے اور درختون کے واسطے دریان تیار کیجاچکین کسواسطے کہ ابتداے اکتوبر مین اسٹابری کے درختونکو نصب کرنا ہوگا زمین کو خوب کہودکر اور گہاس وغیرہ سے خوب پاک کرکے دریان اسطورسے کہودی جائین کہ ہر دری ایک دوسرے سے سوا فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور دریون کی ہر قطار کے درمیان مین بہی اسیقدر فاصلہ حائل رہے ہر دو قطار کے بعد ایک پتلی سی بلند روش بنانی چاہیے تاکہ درختون تک پہونچنے مین باغبان کو آسانی ہو ہر دری کو عمقاً چہہ انچ اور قطراً ۹ انچ ہونا چاہیے - گاچہیان بٹہلانیکے قبل ہر دری مین برگ بوسیدہ گوبر بوسیدہ نرم زرخیز مٹی کبوتر کی بیٹ بوسیدہ مرغخانے کا کوڑا بوسیدہ ڈالنا چاہیے اگر سب اشیاے بالا موجود نہون تو تین جز وبہی انمین سے کہاد کا کام بخوبی دے سکینگے - درخت نصب کرنیکے بعد درختون کو پانی سے سینچنا چاہیے - اور بعد اسکے جب حاجت معلوم ہو سیرابی مین کمی نہین کرنا چاہیے - بعض اوقات ہر روز پانی کی حاجت معلوم ہوگی - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسٹابری کو روزانہ سیرابی کی ضرورت ابتداے عمر سے باروری کے زمانہ تک لاحق رہتی ہے اور پہر گرمیون کے دنون مین اگر کثرت سے سیراب نہ کیاجاے تو اوسکا ضایع ہوجانا امر یقینی ہے - البتہ بارش کے زمانون مین اسے دیگر اشجار وتخم کے مانند سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے مگر کثرت بارش اسکو ضرر بہی نہین کرتی ہے بشرطیکہ اسکے درخت ایسی جگہہ نہون جو پانی سے بالکل ڈوب جاتی ہو - بالمختصر نصب کیے جانیکے بعد تہوڑی ہی عرصہ مین اسٹابری کے درخت کامل طور سے جڑ پکڑ لیتے ہین صرف یہی نہین بلکہ ایسی جڑ والی شاخین پہینکنا شروع کرتے ہین جنکو علحدہ کیے جانے پر آسانی کے ساتہہ خود درخت ہوجانیکی صلاحیت حاصل رہتی ہے - بعض محققین کی راے ان شاخون کی نسبت یہ ہے کہ ان شاخون کو دور کرنا

درختان نصب شدہ کو مفید ہوتا ہے مگر بعض تجربہ کار یہ کہتے ہین کہ ایسا کرنے سے او بھی درختان نصب شدہ کی شاخ اور پتون کو بالیدگی ہوتی ہے جسکے باعث درختونمین پھل کم لگتے ہین مگر چونکہ زیادہ تجربہ کارون کو راے اول کے ساتھ اتفاق ہے اسلئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کارروائی بہ پابندی راے اول عمل مین آیا کرے۔ بہ اطلاع مولف دونون شکلون مین کبھی اسٹابری کے درخت بارور ہوئے ہین اور کبھی صرف پھول لاکر اور کبھی صرف کثرت سے پتے نکالکر رہ گئے ہین جب حال یہ ہے تو دوٹوک راے دینی دشوار معلوم ہوتی ہے واقعی یہ ہے کہ ابھی تک درختان اسٹابری کے کم پھل دیتے یا غیر مثمر ہو جانیکی وجہین تحقیق مین نہین آئی ہین کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اسٹابری کے تختے بیشتر پھول اور کبھی مجرد اوراق کثیرہ کے سوا ایک دانہ پھل بھی نہین لاتے ہین یہ مصیبت اور اضلاع ہندوستان مین بھی اسٹابری کی کاشتکارون کو نصیب ہوتی ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسا کہ کاشتکاران کلکتہ پر نازل ہوا کرتی ہے بہرحال ماہ فروری تک اسٹابری کے درختان نصب شدہ بالیدہ ہوکر پھول لانیکے قابل ہوجاتے ہین اور انکے پھل آخر مارچ سے مصرف مین آنے لگتے ہین۔

واضح ہو کہ اسٹابری بونیکا عام طریقہ یہ ہے کہ اوسکے تختہ کو آلو یا شلجم یا مولی کے تختہ کیطرح سلسلۂ موج کے طور پر فراز و نشیب کے ساتھ تیار کرکے ہر فراز لین پر اسکے درخت نصب کرتے ہین لیکن جس بلندی پر عموماً لگاتے ہین وہ بلندی ایسی نہین ہوتی کہ سیرابی کافی کے وقت درخت ہی پتون اور پھول اور پھل کو کیچڑ کی آلودگی سے بچا سکے پس آلودگی کی مضرتون سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر درخت کے لئے مٹی کی ایک افزونی بشکل ذیل نو انچ یا دس انچ بلند تیار کیجاے اور اس افزونی پر درخت لگایا جاے۔

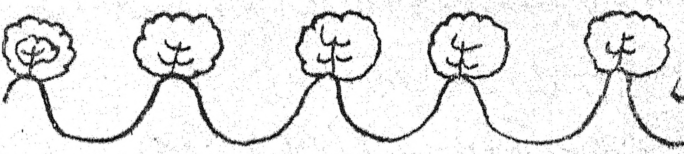

چونکہ اکثر حالت سیرابی مین پھول اور پھل دونون کیچڑ سے آلودہ ہوجاتے ہین اور اس آلودگی سے دونون کو ضرر مترتب ہوتا ہے پس اس طریقہ کے اختیار کرنے سے پھول اور پھل دونون مضرت سے بچینگے اور بھی درختون کی سیرابی مین کسیطرح خلل واقع نہوگا کسواسطے کہ درخت جڑون کے وسیلے سے پانی جذب کرکے سیراب ہوجایا کرینگے لیکن بارش کے پانی سے جو کیچڑ پیدا ہوگی اوسکی آلودگی سے بچنے کو یہ ترکیب کافی نہوگی اسکے واسطے کمہارون سے مسطح گول سفال نو انچ قطر مین اور جسکے درمیان مین ایک گول سوراخ دو یا سوا دو ۲¼ انچ قطر مین ہو بنوانی چاہئے سفال کی شکل بطرز ذیل ہونی چاہئے۔

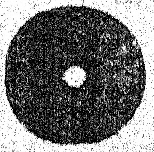

شکل سفال

اس سفال کے سوراخ سے اسٹابری کے درخت کو پار کرکے سطح افزونی پر اس سفال کو بٹھلا دینا چاہئے اس سفال کا سوراخ درخت اسٹابری کے داخل ہونیکو کافی ہوتا ہے پتون کو سمیٹنے سے درخت اس سوراخ مین درآتا ہے اور اگر کچھ صدمہ بھی درخت کو پہونچتا ہے تو تھوڑے عرصہ مین زائل ہوکر درخت اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اس ترکیب کے ذریعہ سے بارش کی کیچڑ کی آلودگی سے بھی پھول اور پھل محفوظ رہتے ہین اور محاصل مین نقصان کی عوض ترقی کی بڑی صورت بھی پیدا ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ اس ترکیب کے موجد بقول لفٹنٹ پاگسن (Lut Pagsan.) کے کرنیل فارنگٹن (Coronel Farringtan) صاحب ہین جو شہر میرٹھہ مین توپخانے کے افسر تھے بلاشبہہ اس ایجاد سے کرنیل موصوف کا بڑا احسان ارباب شوق پر رہگیا بلکہ اعتراف احسان کے خیال سے اگر اسٹابری کا نام پلیٹ بری (Plate berry) کے ساتھ مبدل کردیا جاے تو بیموقع نہ ہوگا کسواسطے کہ یہ نام یعنی اسٹابری وُوڈبری (Wood berry) کا مبدل ہی اور جو وجہ وُوڈبری کو اسٹابری کے ساتھہ مبدل کئیجانیکے لئی واقع ہوئی تھی وہی وجہ اسٹابری کو پلیٹ بری کے ساتھہ مبدل کردینی کیلئے حاصل ہے بہ نظر تصریح بالا اس جگہ پر یہ بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسٹابری کو سابق مین وُوڈبری کہتے تھے اور بعد ازان اسٹرابری (Straw berry) کہنے لگے پہلے تسمیہ کی وجہ سے مولف کو بخوبی اطلاع نہین ہے ظاہرا ووڈبری لفظ ووڈ (Wood) جسکے معنی جنگل ہین اور لفظ بری (Berry) سے جسکے معنے میوۂ خرد مقدار ہین مرکب ہی۔ چونکہ بقرینۂ غالب یہ میوہ کسی جنگل سے لایا گیا تھا اسیواسطے اہل فرنگ اسے وُوڈبری کہنے لگے تھے مگر اسکی اسٹابری موسوم ہوجانیکی یہ شکل ہوئی کہ ایکبار کثرت باران سے اسٹابری کے درختونکو انگلستان مین صدمۂ عظیم پہونچا تہا بعد اس آفت سماوی کے باغبانان انگریزی اسکے درختون کے نیچے اسکے پھول اور پھل کو کیچڑ کی آلودگی اور مضرت سے بچانیکی نظر سے کاہ یا پیال بچھانے لگے کاہ وخس کو بزبان انگریزی اسٹرا (Straw) کہتے ہین پس اس ترکیب کے اختیار کرنیکے بعد سے بجاے وُوڈبری کے اہل فرنگ اس درخت کو اسٹرابری (Strawberry) کہنے لگے (جو بزبان اہل ہند بلفظ اسٹابری معروف ہے) اب چونکہ کرنیل فارنگٹن نے خس اور پیال سے بھی ایک بہتر شئے یعنے سفال کو ایجاد کرکے بجاے کاہ وخس اس[illegible] کرنا شروع کیا

اور سفال کو انگریزی مین پلیٹ (Plate) کہتے ہین اسلیے اگر اب اسٹرابری کی جگہ اسے پلیٹ بری (Plate berry) کہین تو یہ نام زیادہ مناسب ہوگا کسواسطے کہ یہ نام احسان کرنیل موصوف کے ذریعۂ اعتراف ہونیکے علاوہ ایک جدید اور بکار آمد طریقۂ استحفاظ کی یاددہی کا باعث متصور ہے۔

جب پھل اسٹابری مین لگین تو اونکی نگاہداشت کامل طور سے کیجاے ورنہ حسرت کے سوا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوگا۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اقسام طیور اس پھل کے نہایت شایق ہین اور انکی جماعت اسٹابری کے تختون پر حملہ آور ہوتی ہے نگہبانون کے شور و فساد سے طیور بھاگ تو جاتے ہین مگر ذرا بھی غافل پاتے ہین تو پھر غارتگری کو آپہونچتے ہین یون تو طوطے کوتے بیئے ابلقی بھول بھوکہے وغیرہ وغیرہ اس پھل پر جان دیتے ہی ہین مگر ہاریل بھی جو زمین پر عموماً کم چرائی کرتا ہے اس میوے کے اشتیاق مین اونچے اونچے درختونکو چھوڑ کر زمین پر اترتا ہے۔ چنانچہ خود مولف نے چند ہاریلون کو اس غارتگری کی حالت مین شکار کیا ہے پس بہ نظر استحفاظ اثمار لازم ہے کہ ہر درخت پر بانس یا کسی اور شے کی ٹاپیان چڑھائی جائین ٹاپیون کی شکل بطرز ذیل ہوتی ہے اور ڈوم کی قوم جسے بانس پھوڑ کہتے ہین ان ٹاپیون کو تیار کرتی ہے۔

ٹاپی

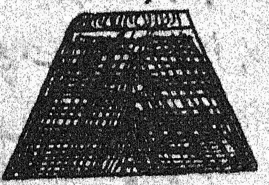

علاوہ ان ٹاپیون کے جسقدر جالون کے ذریعہ سے استحفاظ ممکن ہو عمل مین لانا چاہیے اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اسٹابری ایک گران قیمت میوہ ہے۔ محاصل کے حساب سے بھی کثیر المنافع ہے۔ اسکی پرورش اور استحفاظ مین

ارباب شوق اور نیز اشخاص تجارت پیشہ کو کسیطرح بس یا نہین ہونا چاہیے۔

اسٹابری کے درخت تخم سے تیار کیے جاسکتے ہین چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے الپاین اسٹابری (Allpine Strawberry) کے درخت تخم سے تیار کیے تھے اور یہ تخمی درخت بہت قوی اور خوب مثمر نکلے تھے لیکن اگر تخم سے تیار کرنا تردد طلب معلوم ہو تو بہتر ہے کہ لاہور و سہارنپور و بنارس و داناپور و کلکتہ وغیرہ سے ارباب شوق اسکے چھوٹے درخت منگوا کر بطریقہ مذکورہ بالا اسٹابری کے تختے تیار کرلین ایکبار منگانے کے بعد پھر نئی خریداری کی حاجت نہ ہوگی جب یہہ نئی درخت دو تین مہینے کے ہوجاینگے تب ان درختون سے نئی جڑ والی شاخین نکلین گی ان شاخون کو چاہیے محفوظ مین رکھکر ان سے نئے درخت تیار کرلینا کوئی دشوار کام نہوگا ہر سال پرانے درختون کو ضایع کرکے نئے درخت نصب کرنا چاہیے اور سرنو سے تختہ یا کھیت تیار کرنا زیادہ مناسب ہوگا لیکن اگر اسٹابری کی کوئی ایسی قسم ہے جو چند فصلون یکسان بارور ہوسکتی ہے مثلاً اسٹابری موسوم بہ بریڈلیز امیٹر (Bradleys Amateur) تو ایسی درختون کو اکھاڑ کر نئے درختون کے لگانیکی کوئی حاجت نہوگی البتہ تقویت و تغذیہ درختان کے خیال سے کھاد ہر درخت کی جڑ مین دینا ضرور ہوگا اور وہی سب کارروائیان درکار ہونگی جو اسٹابری کی زراعت کے واسطے اس رسالے مین درج ہوئی گئی ہین۔

واضح ہو کہ باغبانان انگریزی ملک انگلستان مین بہ تقاضاے ملک و دیار اپنے خاص طور پر اسٹابری پیدا کرتے ہین۔ ہندوستان مین انگریزی قواعد کی پابندی کے ساتھہ خود اہل فرنگ بھی اسٹابری کی زراعت نہین کرتے ہین۔ بدانست مولف انگریزی طریقہ کی پابندی کچھہ دشوار بھی ہے اور بقرینۂ غالب ملک ہندوستان کے حسب حال بھی نہین ہے۔ چنانچہ مجھہ سے ایک صاحب ولایتی

فرماتے تہے کہ ہم نے اسٹابری کو بقاعدہ انگریزی ملک ہندوستان مین پرورہ اور بارور کرنا چاہا تہا مگر ہم بالکل اپنی کوششون مین ناکامیاب ہوئے بہرحال مجرد بہ نظر اطلاع دہی شائقین اہل فرنگ کے طور پر اسٹابری کے واسطے زمین تیار کرنیکے طریقے کو اس مقام پر حوالہ قلم کرنا چندان نامربوط نہ ہوگا خاصکر اوس حالت مین کہ بقیاس مولف ہندوستان کے کوہی مقامون مین اگر اس طریقہ کی آزمایش کیجائیگی تو کیا عجب ہے کہ کامیابی کی صورت پیدا ہو اور اگر شائقین ہندوستان کے میدانی حصون مین بہی امتحاناً دو ایک بار انگریزی طریقے پر تہوڑا کہیت اسٹابری کے واسطے تیار کرین تو کوئی مضایقہ نہین ہے۔ کہیت تیار کرنیکے انگریزی طریقے چند معلوم ہوتے ہین مگر مولف اوسیکو درج کتاب ہذا کرتا ہے جسے مسٹر جیمس کٹ ہل (Mr James Cuthill) نے اپنے اسٹابری کے رسالے مین ذکر کیا ہے اونکی تحریر کا خلاصہ مندرج ذیل ہوتا ہے۔

جو زمین اسٹابری کے واسطے تجویز کیجاے لازم ہے کہ اول وہ پہاوڑے سے تین یا چار بالشت کہودی جاے کہودی جانیکے بعد پہر اوسے پاؤن سے اسقدر پامال کرنا چاہیے کہ اوس زمین کی مٹی نہایت بستہ ہو جاے بعد ازان تمام اراضی کو خوب گہوڑے کی لید سے چہپانا چاہیے اسکے بعد پہر زمین کو سرنو سے کہودنا چاہیے تاکہ کہاد مذکور زمین کے اندر داخل ہو کر جزو زمین ہو جاے بعد ازان پہر تمام اراضی کو پامال کر کے بستہ کر ڈالنا چاہیے جب زمین اس طور سے مستحکم ہو جا چکے تب اسٹابری کے درخت نصب کرنا چاہیے اسکے بعد سالہا سال زمین کے کہودنے کی حاجت نہین ہوگی صرف ہر سال فروری مین سطح زمین پر کہاد کا ڈالنا کافی ہوگا۔ اس التزام سے سال بسال کہاد تہ بہ تہ جمتی جائیگی اور زمین کی قوت پیداوار ترقی کرتی جائیگی جیمس کٹ ہل لکہتے ہین کہ طریقہ بالا کی پابندی سے اسٹابریان از قسم بلیک پرنس

(Black Prince) و پرنس آف ویلس (Prince of Wales) اور دی پرنسس رائل (The Princess Royal) سالہاسال سے علی الاتصال بارور ہوتی چلی آئی ہین حضرات اہل شوق جو ان اقسام اسٹابری کو ہندوستان مین رواج دینا چاہین بہ نظر امتحان اس طریقے کو بھی اختیار کرکے دیکھین کیا عجب ہے کہ کامیابی نصیب ہو ورنہ مروج طریقہ جو ہندوستان کا ہے اور جسکا مذکور سابق مین آچکا ہے ایک امر اختیاری ہے جب چاہین اوسپر کاربند ہوسکتے ہین۔ محقق موصوف یہ بھی تحریر کرتے ہین کہ زمین کے پائمال کرنیکی زیادہ حاجت اوس حالت مین ہوتی ہے جب زمین نرم اور بالوآمیز ہوتی ہے اگر ایسی زمین خوب پائمال نہین کیجاے اور کسی وجہ سے ہلکی رہ جاے تو اسٹابری کبھی بارور نہین ہوتی ہے بلکہ لازم یہ ہے کہ درخت نصب کرنیکے بعد بھی اطراف درخت نصب شدہ کی زمین بار ثانی پائمال کیجاے۔ کیوال زمین کو اسقدر پائمالی کی حاجت نہین ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکے اجزا خود اتصال پذیر رہتے ہین مختصر یہ ہے کہ پائمالی کی ضرورت تقاضاے زمین پر منحصر ہے یعنے جسقدر زمین کے اجزا زیادہ اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر کم پائمالی کی حاجت ہوتی ہے اور جسقدر کم اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر پائمالی درکار ہوتی ہے۔ لفٹننٹ ہندوستان کے کوہی حصون مین اسٹابری بونے کی یون ہدایت کرتے ہین کہ اسٹابری ماہ مارچ یا ماہ ستمبر مین نصب کیجاے اسکے واسطے زمین زرخیز چکنی کیوال درکار ہے اور زمین کو دو فٹ عمق مین کھودنا چاہیے جولائی کی تیار کردہ گاچیان اور زنانے کی گاچیون پر مرجح ہوتی ہین ان گاچیون کو ایسا نصب کرنا چاہیے کہ تمام گاچیون کی باریک جڑین تہ زمین ہوجاوین بہت لوگونکا یہ معمول ہے کہ اسٹابری کی کھیتونکو سالہاسال تک نہین کھودتے ہین اور اونکے کھیت کسیطرح پر محاصل دیتے چلے جاتے ہین مگر بہترین طریقہ یہ ہے کہ تین سال پر کھیت کھودا جاے۔ یہ وسطی حالت خوب

ہوتی ہے نہ اسمین بالکلیہ چشم پوشی ہے اور نہ اس مین ہر سال بلا ضرورت کی کاوش متصور ہے جب کہیت بوضع بالا تیار ہو جاے تب ہر سال مجرد سطح زمین پر یعنی جبتک کہ سر نو سے کہیت کے کہودنے کی حاجت لاحق ہو کہاد ڈالنا مناسب ہوگا۔ کہاد دو حصہ زرخیز کیوال مٹی اور ایک حصہ گہوڑے کی لید یا گوبر بوسیدہ وغیرہ وغیرہ سے مرکب ہو۔ کہاد ڈالنے کا زمانہ ایام سرما ہے اس ایام مین کہاد ڈالنے سے درختون کی حفاظت ہوتی ہے اور نئی سورین نکلتے ہین نئی سورون کی نکلنے کا مقام اسفل کے پتے کی ڈالیون کے نیچے ہے۔ ماہ مارچ مین تمام پُرانے پتون کو کاٹ ڈالنا چاہیے سواے اون ٹہنیونکے جو وسط مین واقع رہتی ہین اسی زمانے مین کہیتون کو کثیف چیزون سے ہینڑی دندانہ دار آلہ بشکل ذیل کے ذریعہ سے صاف کر ڈالنا چاہیے۔

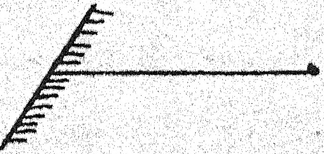

پہلون کے پکنے کے قبل درختون کے نیچے کا خشک ماخس یا پیال بچہا دینا چاہیے تاکہ کیچڑ کی آلودگی اور مضرت سے پہل محفوظ رہین۔

واضح ہو کہ شملہ مین اسٹابری کی کاشت جیسا کہ سابق مین بیان ہوا خوب ہوتی ہے اور وہان کے مالی اسٹابری بونیکے قواعد سے خوب واقفیت رکہتے ہین مگر اور مقامات کوہی مین ابہی تک اسٹابری کی زراعت نے خوب رواج نہین پایا ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ لفٹنٹ پاکسن کی تحریر کا خلاصہ جو بالا مین حوالہ قلم ہوا ان کوہی مقامونکے ارباب شوق کو بکار آمد ہوگا۔

Cran berry

{Crane) کرین بری (Berry}

اس درخت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کرین (Crane) بزبان انگریزی لق لق یا قرقری کو کہتے ہین چونکہ اس درخت کی شاخین اس جانورکے پانون کے مانند ہوتی ہین اسواسطے اس درخت کو کرین بری کہتے ہین یہ درخت چھوٹا سرخ رنگ کا ترش پھل پیدا کرتا ہے اس درخت کی دو قسمین ہوتی ہین ایک کا وطن انگلستان اور اسکاٹ لینڈ ہے جہان خودرو اور صحرائی درختون کیطرح یہ بکثرت دیکھا جاتا ہے دوسری قسم کا وطن امریکا ہے اس قسم کا درخت قسم اول کے اعتبار سے بڑا اور اسکا پھل بھی زیادہ دراز اور مقدارًا بزرگ ہوتا ہے دونون قسمون کے پھل مربٹے یا بادچپانے کے کام کے ہوتے ہین ہندوستان کے کوہی مقامون مین کرین بری کو بالیدہ ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے مگر اب تک کسی نے اسکی آزمایش نہین کی ہے۔

اپنے وطن مین کرین بری کے درخت لب جو خوب بالیدہ ہوتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اس کے واسطے زمین کثیر الرطوبت درکار ہے

+ Water chest nut

Waters

سنگھاڑا

بنگالہ اور بہار مین کثیر الوجود ہے تالابون مین ہوا کرتا ہے پانی سے باہر زندہ نہین رہ سکتا ہے اسکی جڑ زمین سے لگی رہتی ہے اور شاخین جو بیل والی ہوتی ہین سطح آب پر تیرتے رہتے ہین قوت نامیہ سنگھاڑے مین بہت ہوتی ہے بوئے جانیکے بعد تھوڑے عرصہ مین تالاب کے تالاب کو اپنی شاخون اور پتون سے چھپا لیتا ہے اساڑھ مین اسکی درخت نصب کیے جاتے ہین اور آسن تک اسکے پھل تیار ہو جاتے ہین اسکے پھول سفید ہوتے ہین اور شام کے قریب شگفتہ ہوتے ہین

پہل مثلث شکل گندہ پوست خار دار سہ گوشہ ہوتا ہے پہل کی رنگت زیادہ تر سیاہی مائل ہوتی ہے پوست کے علحدہ کرنیکے بعد مغز بھی مثلث شکل نکلتا ہے اس مغز کو یا بحالت خام یا جوشاندہ کرکے یا گھی مین بریان کرکے کہاتے ہین اکثر اشخاص ہندیکو اسکا مغز مطبوع ہوتا ہے مگر اہل انگلستان کو مطلق پسند نہین آتا کرنیل سلیمن (Colonel Sleeman) جنکے نام نامی سے اہل لکھنو خوب واقف ہونگے لکھتے ہین کہ جس تالاب مین سینگھاڑا بویا جاتا ہے وہ تالاب تھوڑے عرصہ مین خراب ہوجاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سینگھاڑا کثرت سے کیچڑ پیدا کرتا ہے جس سے تالاب جلد بھر جایا کرتا ہے ۔

صوبہ بہار مین اکثر پاسی کی قوم سنگھاڑا بوتی ہے اور اسکے پہل فروخت کرتی ہے ۔ زمیندار تالابون کو اس قوم کے ساتھ سینگھاڑا بونیکے واسطے بندوبست کردیتے ہین یہ قوم اس پہل کا پیدا کرنا خوب جانتی ہے لگانے کے وقت سے تا زمانہ ثمرگیری اسکا بونے والا سینگھاڑے کے درختون کی پوری خبرگیری کرتا ہے تالاب مین داخل ہوکر ہر شاخ اور برگ سے کیڑے نکالتا ہے بیشتر تالابون مین جسمین سینگھاڑا بویا جاتا ہے پانی عمیق ہوتا ہے پس اوسکا نگران حال دو گھڑونکے گھوڑے پر سوار ہوکر سارے تالاب مین پھر پھر کر ہر برگ و شاخ کی حالت کو معاینہ کرتا ہے ۔

سینگھاڑا ایسے پانی مین بویا جاتا ہے جو کسی فصل مین خشک نہین ہوتا ہے یا اسقدر تو ضرور رہتا ہے کہ اسکی حاجتون کو کافی ہوتا ہے لیکن ہر حال مین اسکو آب بستہ درکار ہے روان پانی مین نہین اگتا ۔ سینگھاڑے کی گاچیان اسکے بیلون سے پیدا ہوتی ہین اور اور درختون کی گاچیان کے مانند فروخت بھی ہوتی ہین ۔

Latus

کنول گٹا

یہہ بہی سنگہاڑے کے مثل تالاب اور آب بستہ مین اگتا ہے اسکا پہول نہایت خوبصورت ہوتا ہے ہندی شاعرون نے اسکو کبہی تشبیہ اور کبہی استعارہ مین صرف کیا ہے اور بقرینۂ غالب ہر ہندی وطن گنوار سے گنوار بہی اسکے پیارے نام سے واقف ہے ایام گرما اور برشکال مین یہہ درخت آبی رنگ کے پہول لاتا ہے اور ابتداے سرما مین اسکے تخم جو بادام کیطرح مغز رکہتے مین پختہ ہونے لگتے ہین بنگالہ اور بعض اضلاع صوبہ بہار اور بہی اکثر مقامات ہندوستان وجزیرہ سنگلدیپ مین اسکے درخت تالاب یا آبستان مین دیکہے جاتے ہین اسکے تخم کے مغز خوش مزہ ہوتے ہین اور بادام کے طور پر صرف مین آتے ہین۔

Filbert

فلبرٹ

مسٹر فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ فلبرٹ اور نہ ہیزل نٹ (Hazel nut) کی کوئی قسم ہندوستان مین دیکہی جاتی ہے اس درخت کو ہندوستان مین پرورده کرنے کی کوششین بہت عمل مین آئین مگر کبہی کامیابی نصیب نہین ہوئی۔ جزیرہ ماریشس (Mauritius) مین اسکا درخت تیار بہی ہوا تو بارور نہو سکا لفٹنٹ پاگسن (Lieut Pogson) بہی اپنی تصنیف مین اسی تحقیق کا اعادہ کرتے ہین۔

اس درخت کا پہل بیضاوی شکل مغزدار ہوتا ہے یہی مغز انسان کے مصرف مین آتا ہے اسکا مغز قابل الغذا پر روغن اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ فلبرٹ کا درخت اسکے تخم سے پیدا ہوتا ہے یہہ درخت اقسام بلوط سے ہے۔

Earth nut

چینی بادام

Earth Nut

اقسام خشایش سے ہے اسکا وطن امریکہ جنوبی ہے مگر اب تمام ہندوستان مین شایع ہوگیا ہے اور اکثر اشخاص ہندی اس سے بخوبی واقف ہین ۔

چینی بادام کا پھل زیر زمین پیدا ہوکر پختہ ہوتا ہے اور پھل کی شکل لانبی مٹر کی پھلیون کیطرح ہوتی ہے اور ہر پھل مین دو تین دانے ہوتے ہین اور یہی دانے مغز بادام کے طور پر استعمال مین آتے ہین یہ دانے بحالت خام بھی کھائے جاتے ہین مگر بریان کیئے جانے پر زیادہ خوش مزہ ہوجاتے ہین ذائقہ کے اعتبار سے ان دانونمین بادام و پستہ و آخروٹ ولایتی کے مقابلہ مین کم مزہ ہوتا ہے مگر برائے خود یہ شئے خوردنی ہے اور جہان بادام و پستہ موجود نہ ہو چینی بادام ہی غنیمت ہے ۔

چینی بادام کی زراعت قابل توجہ ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ اسکو تمام ہندوستانمین بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے ۔ چینی بادام ماہ جون مین پھول لاتا ہے اور جنوری مین اسکا پھل پختہ ہوجاتا ہے اسوقت مین اسکے پھلون کو زمین کھودکر نکالنا چاہیئے ۔ جب زمین سے پھلیان نکالی جاچکین تو پرانے درختون کو کھودکر دفع کرنا چاہیئے ۔ اور سر نو سے کوئی نئی زمین مین سال آیندہ کی پیداوار کے لیئے تخم ریزی کرنی چاہیئے تخم ریزی کے قبل زمین کو خوب کھودکر تیار کرلینا ضروریات سے ہے ۔ لازم ہے کہ پہلے زمین خوب کھودی اور سطح کیجائے تب ایک فٹ کے فاصلے پر ایک دوسرے سے تخم نصب کیئے جائین ۔ ضرورت کے حساب سے سیرابی درکار ہے ۔ چینیا بادام کی کاشت کے لیئے نرم پھلکی اور بالو آمیز زمین درکار ہے کیوال مین اسکو بونا ہی فضول ہے ۔ پھلیان لینے کے بعد پرانے درخت جب زمین سے اکھاڑے جائین تو لازم ہے کہ وہ زمین خوب کھودی اور جوتی جائے تاکہ پرانے درختونکی تمام جڑین کندہ ہوجائین ورنہ اگر کچھ بھی جڑونکا لگاؤ رہیگا تو پھر چینی بادام کے درخت خودرو طور پر پیدا ہوجائینگی

اور زمین بیکار کی بیکار رہجائیگی۔ کوشش بلیغ کے بغیر چرائے درختون کی جڑونکا استیصال ناممکن ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ جب زمین مین ایکبار چینی بادام کے درخت نصب ہوجاتے ہین تو پھر بغیر سعی بلیغ کے اونکا استیصال دشوار ہوجاتا ہے۔

Sugar cane

نیشکر

اسکی بہت قسمین ہین بعض قسمین ایسی ہوتی ہین کہ صرف شکر گڑ چینی وغیرہ ایسی چیزین اون سے تیار کیجاتی ہین اور تفکہات کے طور پر استعمال کے قابل نہین ہوتی ہین اس کتاب مین ان قسمون کے مذکور کی حاجت نہین ہے لیکن وہ قسمین جو فواکہ کے طور پر استعمال مین لائے جانے کے قابل ہوتی ہین اس کتاب کے احاطۂ بیان کے اندر نہین آتی اور اس سبب سے ان اقسام نیشکر کا باغون مین جگہ پانا مثل نجوم وحشایش مثمرہ کے نامناسب نہین ہے۔

کھانیکے قابل جو نیشکر ہوتی ہے اوسے بزبان ہندی پونڈا اور گنا کہتے ہین اور فواکہ کے طور پر اہل ہند اسکو استعمال مین لاتے ہین ہندوستان مین پونڈے سے شکر گڑ اور چینی وغیرہ وغیرہ کمتر بناتے ہین مگر چین و عمان و امریکہ و بعض جزایر مین جہان پونڈا پیدا ہوتا ہے اوس سے بہت عمدہ نبات و قند تیار کرتے ہین۔ صوبہ بہار مین جو نیشکر شکر اور چینی بنانے کے کام کی ہوتی ہے وہ نہایت پتلی سخت اور مختلف القامت ہوتی ہے۔ دیہات مین جہان پونڈا نصیب نہین ہوتا ہے وہان لوگ اسی قسم کی نیشکر کو جسے اوکھ کہتے ہین پونڈے کی جگہ کھاتے ہین۔ واقعی یہ ہے کہ اوکھ کوئی چیز کھانے کی نہین ہے جو اشخاص اسکے چبانے کی عادی نہین ہوتے ہین اسکے چبانے سے اونکے دانت اور زبان اور لبون کو سخت تکلیف ہوتی ہے بہر حال رنگ کے اعتبار سے نیشکر سرخ اور سفید ہوتی ہے پس پونڈے بھی سفید اور سرخ رنگ ہوتے ہین۔

سفید رنگ سُرخ رنگ کے اعتبار سے کثیر الوجود ہین ۔

بہترین پونڈا سفید رنگ بردوان مین ہوتا ہے اور بعد ازان راج محل و پٹنہ و الہ آباد و شاہجہان آباد و اکبر آباد و بعض مقامات دکن مین بہی اسکی پیداوار ممتاز شکل ہوتی ہے باغون مین سفید و سرخ دونون رنگ کے پونڈے لگانا چاہیے جہان سے عمدہ قسمین ملین اونہین دستیاب کرنا چاہیے زمانہ موجودہ ریل اور تار برقی کا زمانہ ہے عمدہ چیزون کا فراہم کرنا کوی امر دقت طلب نہین ہے سرکاری باغون اور نرسریون سے بہی عمدہ قسمین مل سکتی ہین ۔ پونڈے کے باغون مین پیدا کرنیکا طریقہ مندرجہ ذیل ہوتا ہے ۔

زمین پونڈے کے لئے نرم ہلکی بالو آمیز درکار ہے ۔

اوکھ وغیرہ کرٹی اور کیوال زمین مین بہی پیدا ہوتی ہین مگر پونڈا ایسی زمین مین نہ بالیدہ ہوتا ہے ۔ اور نہ ایسی زمین مین اوسکی خلقی نرمی اور شادابی باقی رہتی ہے مولف نے ایکبار بہ نظر امتحان کیوال زمین مین کسیقدر پونڈے بوئے تھے اول تو کم درخت اوگے دوم یہ کہ جو اوگے بہی تو اوکھ کے قریب قریب سخت اور خشک نکلے مختصر یہ کہ پونڈے کے واسطے نرم مرطوب ہلکی زمین تجویز کرنی چاہیے ۔ جب ایسی زمین تجویز پا چکے تب چاہیے کہ اول یہ زمین خوب تہوڑی سے کہودی جائے بعد ازان پہر برابر کیجائے اسکے بعد ہل سے جوتی جائے اور ہل سے جوتی جانیکے بعد اسمین کہاد ڈالی جائے ۔ کہاد کو چولہے کی راکہ اور گوبر بوسیدہ اور سبز گہاس و درخت بوسیدہ اور بکری اور بہیڑ کی مینگنیون سے مرکب ہونا چاہیے ۔ جب کہاد کی آمیزش ہو چکی تب زمین کو چوکی کے ذریعہ سے مسطح کرنا چاہیے چوکی کی اصطلاح سے کاشتکار لوگ خوب واقف ہین چوکی کرنے سے زمین مسطح ہو جاتی ہے ایک ہفتہ کے بعد پہر ہل سے جوتنا چاہیے اور بونے کے زمانے تک چند بار جوتنا چاہیے ۔ آسن کے مہینے سے

کہیت تیار کرنیکا اہتمام لازم ہے۔ اور جب ماگہہ کا زمانہ آوے تب پونڈے کے ٹکرے جسکو ٹوٹون کہتے ہین زمین مین نصب کرنا چاہیئے ہر ٹوٹون اس وضع کا ترشا ہوا ہو کہ اوس مین دو صحیح آنکہہ تو ضرور موجود ہون بونیکے بعد پانی سے کہیت کو سیراب کرنا چاہیے اور اکثر سیراب رکہنا چاہیے خاصکر ایام گرما مین کہ سیرابی کثیر کی حاجت ہوتی ہے ٹوٹون کو نصب کرنے پر کچھہ عرصہ کے بعد پونڈے کی گابہیان نمودار ہونگی اور مرور ایام سے جسقدر ترقی کرتی جائینگی گنے کی کاشت مین اس بات کا لحاظ ضرور ہے کہ گنے کے کہیت مین اکثر سوہنی اور گوڑنی ہوا کرے گہانس اور دیگر خشایش اُگنے نہ پائین ایسا کرنے سے پونڈا حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے اوسکی شادابی و نرمی و شیرینی ترقی کرجاتی ہے جس کہیت مین ایکبار پونڈا بویا جاچکے پھر اوس کہیت مین دو سال پونڈا نہین بونا چاہیے یعنے اوس کہیت کو افتادہ طور پر رکہنا چاہیے یا ایسی چیز بونی چاہیے کہ جو بہت جاذب مادۂ زمین نہو یا جسکے بونے سے زمین خود درست ہوتی ہو جیسے کدو ککڑی کہیرا وغیرہ۔ جبتک پونڈا پختہ نہ ہولے زمین سے علحدہ نہ کیا جاوے۔ ایام برشکال کے بعد پونڈے مین پختگی آتی ہے۔ ایام سرما اسکے ذایقہ کے جانیکا بہترین زمانہ ہے لیکن احتیاط کے ساتھہ رکہنے سے کہیت مین پونڈا چیت تک بخوبی رہ سکتا ہے اور اسعرصہ مین اسکی شیرینی اور بھی زیادہ ترقی کرجاتی ہے۔ غیر فصل مین بھی پونڈا تیار کیا جاسکتا ہے صرف کسیقدر نگاہداشت زیادہ درکار ہوتی ہے۔

Plantain

کیلا

جسے عربی مین موز کہتے ہین ایک معروف اور مشہور درخت ہے بنگالہ اور دکن مین کثیر الوجود ہے مگر ہندوستان کے اکثر حصون مین روئیدہ ہوتا ہے۔ شملہ کے جواری دیہات مین بھی کیلے کے درخت قلیل نہین ہین اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیلا بعض کوہی مقامون مین

بھی روئیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے۔ اطراف کونگڑہ مین جو دریاے ستلج کے کنارے واقع ہے اسکے درخت دیکھے جاتے ہین بمبئی مین بھی کیلے کی بعض عمدہ قسمین موجود ہین۔ ہندوستان کے علاوہ امریکہ مین کیلا بہ کثرت پیدا ہوتا ہے۔ ایشیائی مقامون مین سے سواحل بلاد عربستان و یمن و عمّان و بصرہ و بنادر ایران مین بھی کیلا پایا جاتا ہے مگر نہ اوس کثرت کے ساتھ جیسا کہ ہندوستان مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے۔

باغون مین لگانیکے قابل جو کیلے کی قسمین ہین مندرج نقشہ ذیل ہوتی ہین۔

نمبر شماری	نام قسم	کیفیت
١	مرتبان Imar tuban	اسکا اصل نام امرت بان ہے مجھے یاد آتا ہے کہ مصنف آرایش محفل نے بھی نام لکھا ہے بہرحال نام جو ہو یہ کیلا بہت عمدہ اور نفیس ہوتا ہے بلکہ بعضون کی یہ راے ہے کہ بنگالہ مین اس سے بہتر کوئی کیلا نہین ہوتا ہے لیکن فرمنجر صاحب چمپا کو تمام اقسام کے کیلون پر ترجیح دیتے ہین مولف کی دانست مین مرتبان کو اگر چمپا پر ترجیح نہین ہے تو برابری مین کوئی گفتگو بھی نہین ہے لیکن ہے یہ کہ فرمنجر صاحب کا تجربہ مولف سے وسیع تر ہے عمدہ چمپا ممکن ہے کہ تمام اقسام کے کیلے پر مرجح ہو۔
٢	چمپا Chumpa	بقول فرمنجر صاحب اس سے زیادہ کوئی کیلا

			لذیذ نہین ہوتا ہے۔ واقعی اسکی عمدگی بہت کچھہ قابل تعریف ہے اس قسم کے کیلے کا درخت سرخی مایل ہوتا ہے۔ تنہ اور پتے مین سرخی ہوتی ہے اسی سرخی کے باعث اور اقسام کیلہ سے فوراً ممیز ہوجاتا ہے۔ چمپا کی پہلی چھہ انچ طول مین ہوتی ہے پکنے پر زرد کہربائی رنگ ہوجاتی ہے۔ اور جب تک کہ خوشی سے اسکی پہلیان غایت پختگی سے خود جدا نہ ہونے لگین تب تک سمجھنا چاہیے کہ مراد پر نہین آیا ہے۔
۳	چینی چمپا	(Chumpa)	چمپا کے مانند ہوتا ہے فرق یہی ہے کہ اسکی پہلیان چمپا کی پہلیون سے چھوٹی ہوتی ہین۔
۴	ڈھکئی	Daccai	یہ قسم بھی عجیب لذیذ ثمر پیدا کرتی ہے۔ بہ نسبت مولف ڈھکئی مرتبان چمپا چینی چمپا یہ سب قسمین ایک دوسرے کی ہم پہلو ہین اور یکسان قابل توجہ ہین۔ مرتبان کے درخت سے ڈھکئی کو بڑی مشابہت ہے فرق اسقدر ہے کہ ڈھکئی کے اعلے حصہ کے تنے مین جو سرخ دہاریان ہوتی ہین وہ مرتبان کی دہاریون سے تین گونہ زیادہ عریض ہوتی ہین سوا اسکے ڈھکئی کے برگ کے نیچے والی سطح مین مایده یا چونے کے سفوف کیطرح کلی کوئی

		شئے سفید بہ کثرت ہوتی ہے جو چھونے سے ہاتھون مین لپٹ آتی ہے ۔ اس کیلے کی پھلیان طول مین ۴ انچ تک ہوتی ہین پختہ ہونے پر اسکا پھل ہلکا زرد رنگ ہوجاتا ہے۔ مگر نوک اور ڈنٹھی ہری کچھ رہجاتی ہے۔ حالت غایت پختگی مین بھی اسکی پھلیان گھود سے بخلاف چمپا کی پھلیون کی مضبوطی کے ساتھ لگی رہتی ہین ۔
۵	چینیا	اسکی پھلیان چھوٹی ہوتی ہین اور پختہ ہونے پر کہانیکے قابل شیرین ہو جاتی ہین۔ صوبہ بہار مین اسکی دو یا تین قسمین دیکھی جاتی ہین اور وہان کے باغون مین اسکے درخت کثیر الوجود ہین ۔
۶	مال بھوگ یا موہن بھوگ *Mohun Bhog.*	عوام پسند ہے کوئی لطف نہین رکھتا مگر اسکی گھود بڑی ہوتی ہے اور بعض سرزمین مین یہہ کیلہ کسیقدر شیرین بھی ہوتا ہے جب اچھے کیلے کہانے کو نہ ملین تب اسکو کہا لینا جایز ہے
۷	کٹیلا *Kuntela*	یہہ کوئی شئے خوردنی نہین ہے مگر ہنود اسکے بہت خواہان رہتے ہین اسواسطے کہ یہی کیلا نذر سیوا ہوتا ہے۔ اسکا قد بہت کشیدہ اور پتے نہایت شوخ سبز رنگ ہوتے ہین یہہ قسم مال بھوگ یعنے نمبر ۶ سے خراب ہوتی ہے ۔

		صوبہ بہار مین اسکو یا اسکی ایک قسم کو سنگھیا کہتے ہین ترکاری کے مصرف کا ہوتا ہے ہنود اسکو بہ شوق تمام پکا کر کہاتے ہین۔ ہندوؤن کی اکثر مذہبی تقریبون مین کام آتا ہے۔
۸	کچ کیلا	یہہ بھی مثل نمبر ۷ کے صرف ترکاری کے مصرف کا ہوتا ہے یا جانورون کی غذا کے قابل ہوتا ہے۔ اسکی پھلیان بہت دراز ہوتی ہین۔
۹	رام کیلا Musa Rubra	یہ قسم بھی ڈھکی کے مثل نہایت عمدہ ہوتی ہے اس سے باغ کی بڑی زینت متصور ہے لیکن یہہ قسم قلیل الوجود ہے تنہ اور ڈانٹ سرخ ہوتی ہے اور پھل بھی حالت خامی مین سرخ رنگ ہوتا ہے مگر پختہ ہونے پر زردی آمیز سرخ ہوجاتا ہے۔
۱۰	کیلا کیوندش Cavendish Plantain	یہ بھی لذیذ پھل پیدا کرتا ہے اور بہت کچھ قابل توجہ ہے۔ اسکا قد پست اور پتا عریض اور ایک دوسرے سے نہایت قریب ہوتا ہے دیکھنے مین اسکا درخت بہت پست قد اور کوتہ گردن معلوم ہوتا ہے۔ اسکی گھود بہت بڑی ہوتی ہے۔ اور پھلیان موٹی اور طول مین کم سے کم ۵ سے ۶ انچ پختہ ہونے پر بھی کسیقدر سبز رہجاتی ہین اس کیلے کی پھلیان مراد پر آتی ہی فوراً سڑنے لگتی

		ہین اسواسطے انکا عین حالت کمال پختگی مین ذایقہ کیا جانا دشوار ہوجاتا ہے۔ بیشتر یہی ہوتا ہے کہ بے لطف نصیب ہوتے ہین شاید
۱۱	کیلا کابلی {Cabulee}	یہ دیسی کیلا ہے جسے صوبہ بہار مین ننٹوا کہتے ہین یہ بھی کیونڈش کے مانند پست قد ہوتا ہے اور کیونڈش سے مناسبت رکھتا ہے مگر بہ تحقیق مولف اسکی پھلیان مراد پر آکر جلد سڑنے نہین لگتی ہین۔ صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت دیکھے جاتے ہین مگر کثیر الوجود نہین ہین۔ صوبہ بہار مین بنگالہ سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ یہ قسم بھی بانٹوا کہلاتی ہے یا ننٹوا کی کوئی قسم ہے۔ ظاہر ہے کہ پست قد ہونے سے ہر قسم ننٹوا کہلا سکتی ہے۔
۱۲	کیلا اراکان {Arracan Pluntan}	اراکانی کیلے جتنے ہندوستان مین آتے سب ضایع ہوتے گئے۔ حسب تحقیق فرمنجر صاحب کپتان ریپلی (Captain Ripley) نے اراکان سے کم سے کم انیس ۱۹ قسمین آگرہ ہارٹی کلچرل سوسائٹی (Ag-H-8 ulch sosiety) کو بھیجی تھین اور حسب بیان کپتان موصوف ۱۲ انمین سے نہایت نفیس تھین مگر چونکہ سب ضایع ہوگئین۔ مولف نے اونکے اعادہ کی کوئی

		حاجت نہین دیکھکر سبکو متروک الذکر کیا۔
۱۳	کیلا بمبئی Bombay	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۴	کیلا پنیانگ {Penaug}	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۵	گلاکا {Glauca}	یہہ قسم خوش جمال ہونیکے باعث آرائش کے مصرف کی ہوتی ہے۔
۱۶	سوپربا {Superba}	یہہ کیلا بھی نمبر ۱۵ کے مثل آرائش کے کام کا ہوتا ہے۔
۱۷	زبرینا {Zebrina}	اس قسم کے کیلے کے پتون مین سرخ داغ ہوتے ہین اس وجہ سے حسن وجمال مین یہہ قسم بے نظیر ہوتی ہے اور اسی سبب سے اور کیلون کے درخت کے اعتبار سے اسکا درخت گران قیمت فروخت ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ دنیا کے لذیذ ترین میوون سے کیلا بھی ہے بشرطیکہ عمدہ قسم کا ہو ورنہ کیلے کی بعض قسم ایسی بری ہوتی ہے کہ چارپایہ کے سوا آدمی کے مصرف مین نہین آتی ہے جنلوگون نے عمدہ اقسام کے کیلے ذائقہ نہین کئے ہین اونکے خیال مین اسکی عمدگی مجرد بیان سے جگہ نہین کر سکتی ہے بہت اشخاص ہندی وطن نے بہی اچھے کیلے نہین کہائے ہین چہ جائکہ اہل یورپ کہ اکثر ان مین عمدہ اقسام کے کیلون کی خوبی سے بالکل ناواقف ہین بعض اہل انگلستان جنہون نے ولایت مین ترکیبی کیلے ذائقہ کئے ہین اور پھر ہندوستان مین آکر اونکو عمدہ اقسام کے کیلون کے ذائقہ کرنیکا موقع نہین ملا ہے کیلے کی نسبت لکھتی ہین کہ ایک بدذائقہ پہل ہوتا ہے حالانکہ کیلے کی بعض قسمین ایسی شیرین لذیذ اور

لطیف ہوتی ہین کہ جن سے لب بند ہوے لگتے ہین اور روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے ایسی تحریر کا باعث ناتجربہ کاری ہے ملک انگلستان مین جو کیلا بہ تکلف گرم خانون مین (Hot Houses) پیدا کیا جاتا ہے وہ بے مزہ اور بھی بدمزہ ہوتا ہے شیرینیت سے اوس غریب کو کوئی تعلق نہین ہوتا ہے۔ اسی ترکیبی کیلے پر یاد انفونسی مرتبان چمپا اور ڈھکیی وغیرہ کی ہندوستانی پیداوار کو بھی قیاس کر لیا ہے لیکن بعض اہل یورپ جو ہندوستان مین بھی آکر اپنی ولایتی خیالون کے پابند رہجاتی ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ عمدہ اقسام کے کیلے علی العموم میسر نہین آتے ہین اور برے اقسام کے کیلے بکثرت ہر جگہ پائے جاتے ہین ان برے اقسام کے کیلے کو کھاکر اونکے وطنی خیالات کیلے کی نسبت مستحکم ہوجاتی ہین اور پھر اونکو اپنی راے کے بدلنے کا نہ اتفاق موقع ملتا ہے اور نہ ہجوم کار سے اونکو دریافت حقیقت کی فرصت ملتی ہے مگر جو اہل یورپ کہ ہندوستان مین رہکر تحقیق الاثمار کرتے رہے ہین یا دوسرے محققین کے تجربات سے فائدہ اوٹھانیکا موقع پائے گئے ہین اونکو کیلے کی عمدگی اور نفاست سے تمام تر اعتراف ہے بہرحال اب کیلے کی زراعت کیطرف توجہ شفا یقین درکار ہے۔

کیلے کے بالیدہ اور مثمر ہونیکے لئے نہایت زرخیز زمین درکار ہے جب تک زمین مین نمک کا جزو کثرت کے ساتھ پایا نہین جائیگا۔ کیلا حسب مراد بارور نہ ہوگا جس زمین مین نمک کا جزو کم ہو لازم ہے کہ اوس مین یا کیلا نہ نصب کیا جائے یا اگر کسی وجہ سے نصب کرنیکی حاجت ہو تو اوسی کھاد مین جو اناناس کے واسطے مذکور ہوا ہے۔ نمک کا جزو دوگونہ کر دینا چاہیے نمک آمیز ہونیکے علاوہ زمین کیلے کے واسطے نرم پھلکی اور مرطوب بھی درکار ہے ورنہ اسکی بالیدگی مین بڑی دشواری لاحق ہوتی ہے۔ مولف نے کیلے کے بہت درخت سخت کیوال مین لگائے مگر کبھی کوئی بھی حسب مراد بارور نہ ہوا لیکن ایسی زمینون مین جو نرم اور پھلکی ہین۔ اسوقت

مولف کے لگائے ہوئے درخت نہایت شاداب موجود ہین کیلے کا درخت بہت جلد زمین کی قوت کو صرف کر ڈالتا ہے۔ اور تہوڑے عرصہ مین زمین کہیتی پڑجاتی ہے اسواسطے لازم ہے کہ موقع موقع سے اسمین گوبر اور درخت کے پتون کی راکھ اور شورہ اور نمک پانی مین محلول کرکے داخل کیا کرین اگر اناناس والی کہاد کی استعمال کا موقع حاصل نہ ہو تو ابتدا سے اسی ترکیب کی پابندی بھی خالی از نفع نہ ہوگی اس وضع کی تقویت کے علاوہ سیرابی مین ہرگز غفلت نہ ہو ورنہ درختون کی بالیدگی مین فتور لاحق ہوگا۔

کیلے کے نصب کرنیکا بہترین زمانہ ساون بہادون یعنے جولائی اور اگست ہے پہلے زمین کو کہود کر اقسام گیاہ اور خشایش سے پاک کرنا چاہیے بعد ازان دریان ایک دوسرے سے آٹھ فٹ کے فاصلہ پر کہودی جاوین ہر دری دو فٹ عمیق اور تین فٹ عریض ہو درخت نصب کرنیکے قبل ان دریون مین کہاد ڈال لینا چاہیے اور درخت نصب کرنیکے بعد پانی سے سینچنا درکار ہے تاکہ درخت نو نصب دری مین جگہ کرلے بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ درخت کی شادابی مین نقصان لاحق نہو۔ اور بھی گوبر راکھ شورہ نمک سے حسب ہدایت بالا تقویت و تغذیہ درخت ہوا کرے۔ کچھ عرصہ کے بعد درخت نصب شدہ کی جڑون سے ٹونٹے نکلینگے ان ٹونٹون سے نئے درخت تیار ہوسکتے ہین پس یا ان ٹونٹون کو اس غرض سے دوسری جگہ نصب کرنا چاہیے۔ یا ضایع کرڈالنا مناسب ہوگا چونکہ ٹونٹے کثرت سے نکلتے ہین اور انکے درختون کی

لہ اسی واسطے کیلے کو آم یا کسی دیگر درخت مثمر کے قریب نہین لگانا چاہیے عوام کا یہ محض غلط خیال ہے کہ کیلے کے قرب سے آم کو تازگی ملتی ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ کثیر الجذب ہونیکے باعث کیلا اپنے جوار و اطراف کی رطوبت کو کہینچ لیتا ہے اور اس وجہ سے اسکے قرب کے درخت کو مضرت پہونچتی ہے۔

کم حاجت ہوتی ہے۔ بیشتر انکا کاٹ ہی ڈالنا لازم آتا ہے۔ بہرحال انھین سے ایک یا دو ٹوٹنٹے اپنی حالت پر رہنے بھی دینا مناسب ہوتا ہے تاکہ درخت نصب شدہ کے بارور ہونیکی دیر پا درپے یہی ٹوٹنٹے اوسکے قایم مقام ہوتی جائین۔ ظاہر ہے کہ ایک دفع بارور ہونیکے بعد کیلے کا درخت پھر بارور نہین ہوسکتا ہے اس لئے اسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہو جاتا ہے پس اسکے قایم مقام کا خیال بھی ضروری ہے اسواسطے ایک دو ٹوٹنٹے کا اپنی حالت پر رہنے دینا قرین مصلحت ہے۔

جب کیلا پھل لائے تو اوسوقت تک اوسکی گھود کو درخت سے علحدہ نہین کرنا چاہئے۔ جب تک کہ اوسکی تین چار پھلیان درخت مین ازخود پختہ نہ ہولین جب ایسی صورت پیدا ہو لے تب گھود کو کاٹکر اور ڈوری مین باندھکر چھت یا چھپر سے آویزان کر دینا چاہئے رفتہ رفتہ سب پھلیان پختہ ہوکر مصرف مین آنیکے قابل ہو جاینگی۔

کیلے کی گھود کو ہرگز دہوان وغیرہ سے پکانا نہین چاہئے اسطرح پر پکانے سے پھلیان بدمزہ ہو جاتی ہین اور نفیس مزاجون کے ذایقہ کے قابل نہین رہتی ہین۔

پختہ کیلے مین کچے کیلے کے خلاف غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ البتہ پختہ مین جزو شکر بہت ہوتا ہے مگر گلوٹن[1] (Glutan) یا البومن[2] (Albumen) نہایت قلیل مقدار سے پایا جاتا ہے۔ پس چونکہ پختہ کیلے سے بدل ما یتحلل کی صورت پیدا نہین ہوسکتی ہے انسان خالی پختہ کیلا کھا کر زندہ بھی نہین رہ سکتا ہے مگر خام کیلے مین قوت تغذیہ بہت حاصل رہتی ہے بدین وجہ کہ خام مین اسٹارچ[3] (Starch) اور گلوٹن (Glutan) کے اجزا بکثرت موجود رہتی ہین اسی سبب سے ہنود اور اہل برہما کو اس سے تغذیہ معقول کی شکل پیدا ہوتی ہے اور یہ اشخاص ایسے

---

[1] نشاستہ کو کہتے ہین۔ [2] یہ وہ شے کہ ہے جو مایدہ کے طور پہ گندم وغیرہ سے نکلتی ہے بلکہ خود مایدہ ہوتی ہے۔ [3] مایدہ کا ست یا جوہر۔

ترکاری بناکر بہ کثرت کہاتے ہین اور بہی خشک کرکے اور اسکے پہلونکا آٹا بنا کرکے مصرف مین لاتے ہین۔

علم کیمسٹری کے ذریعہ سے یہ بات بہی معلوم ہوتی ہے کہ کیلے مین اجزای معدنی کم موجود رہتے ہین مگر اجزاے معدنی پختہ کیلے کے چہلکے مین بہ کثرت پائی جاتے ہین اسیواسطے اجزاے معدنی کی کثیر المقداری کو خیال کرکے علماے طبیعیات کی یہ راے قائم ہوئی ہے کہ کیلے کے چہلکے کی راکہہ سے میوریٹ آف پوٹاس تیار کرنا چاہیے۔ نمک سوڈا و آہک و فاسفٹ آہک اوس مین بہی موجود رہتی ہین

صاحب مخزن الادویہ لکہتے ہین کہ کیلے کے پوست اور برگ کو جلانے سے ایک قسم کا نمک اوسکی خاکستر سے نکل سکتا ہے اور چونکہ اوسکی خاکستر مین چمک اور جلا ہے اسواسطے گاذران بنگالہ اوسکی خاکستر کو سجی کے طور پر کپڑون کے دہونے مین استعمال کرتے ہین انہین امور کے دریافت سے اس بات کی وجہ بہی سمجہ مین آتی ہے کہ کیون کیلے کا درخت جلد زمین کو سیٹہی کر دیتا ہے اور کیون اسکو نمک آمیز کہاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے پہر اس تحقیق سے اس مسئلہ کی بہی تنقیح ہوتی ہے کہ آم کے درخت کے قریب کیلا نصب نہین کرنا چاہیے اور جو عوام کا خیال اس بارے مین ہے نہایت غلط ہے۔ قبل اسکے کہ کیلہ کی بحث تمام کیجاے ایک ایسی ترکیب کا ذکر جسکے وسیلہ سے ایک گہود مین دو قسم کے کیلے پہلین ضروری معلوم ہوتا ہے ایسے گہود پیدا کرنیکے واسطے لازم ہے کہ باغبان دو قسم کے کیلہ کی دو ٹونٹہی ہم مقدار لاوے اور دونون کو نصفا نصف تراش کرکے ایک قسم کے ٹونٹہے کے نصف کو دوسری قسم کے ٹونٹہے کے نصف کے ساتہہ اسطرح وصل کر دے کہ طابق النعل بالنعل کی صورت پیدا ہو پہر ان دونون مل شدہ حصون کو معمولی ٹونٹہے کے طور پر زمین مین نصب کرے تہوڑے عرصہ مین دونون حصے وصل قبول کر لینگے

ان سے جو درخت تیار ہوگا ایک گہود مین دو قسم کے پہل لائیگا اور وہ دونون قسمین وہی ہونگی جنکے نصف نصف ٹونٹون سے وہ درخت تیار کیا جائیگا۔

کیلے کا درخت ٹونٹے سے تیار ہوتا ہے۔ تخم سے بھی تیار ہونا ممکن ہے۔ اس زمانے مین اچھے اقسام کے کیلون کے تیار کرنیکی بہترین ترکیب یہ ہے کہ سرکاری باغات یا نرسریون سے عمدہ عمدہ اقسام کی گاچیان ایام برشکال مین منگوا لیجائین اور حسب ہدایت ہاے مندرج کتاب ہذا اونکے پرورده کرنیکا سامان کیا جاے۔

Datura.

پٹوا

فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اس حشیش کا وطن ویسٹ انڈیز (*West Indies.*) ہے مگر ہندوستان کے باغون مین اسکی کاشت مروج ہوگئی ہے پٹوے کا پہل کوئی نہین کہاتا لیکن اسکے پہل پر جو ایک دبیز پر عرق برگ (*Sepal.*) ہوتا ہے اوس سے نہایت لذیذ مربے وغیرہ بنایا جاتا ہے پٹوے کی ایک قسم سرخ اور دوسری سفید ہوتی ہے دونون مین فرق اسقدر ہے کہ سفید قسم سرخ کے اعتبار سے کسیقدر کم ترش ہوتی ہے۔ آخر ماہ مین اسکا تخم نصب کیا جاتا ہے ہر درخت کو ایک دوسرے سے ۴ فٹ کے فاصلے پر ہونا چاہیے اسکا درخت تین یا چار فٹ بلند ہوتا ہے۔ پہول کی رنگت زرد خوشنما ہوتی ہے۔ پہول کے وسط مین گہرا سرخ رنگ داغ ہوتا ہے۔ نومبر و دسمبر مین ملک بنگالہ مین اور اس سے کچھ پہلے اضلاع شمالی و مغربی مین اسکے پہل کو مراد پر آجانا چاہیے اسواسطے کہ موسم سرما آتے پٹوے کا درخت مرجایا کرتا ہے۔ لفٹننٹ پاگسن (*Lutt. Pagson.*) لکھتے ہین کہ شملہ مین پٹوا کی کاشت نہین ہوتی ہے لیکن اگر وہان کے مالی اسکو اکتوبر ہی مین بارور کرسکین تو

اسکا بار ور ہونا ممکن ہے جب حال یہ ہے کہ شملہ مین رام توری جسے بھنڈی بھی کہتے ہین اور بانگا پیدا ہوتا ہے تو پٹوا کے روئیدہ اور بار ور ہونے مین کون شئے مانع ہوسکتی ہے۔ پٹوا کی کاشت کے لئے آب و ہوای مرطوب درکار ہے اسیواسطے بنگالہ مین یہ بکثرت دیکھا جاتا ہے۔

Melon.

خربزہ و سردا

جو ثمر کہ ہندوستان مین خربزے کے نام سے مشہور ہے اوسکا وطن بھی ہندوستان ہے ہرچند رنگِ جلد و رنگ و نرمی و سختی مغز و درجات شیرینی و بویائی و جسامتِ ثمر وغیرہ کے اعتبار سے ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف قسمون کے خربزے دیکھے جاتے ہین تاہم ہندی خربزونکی جتنی قسمین ہین انکو مناسبت تشابہت کا کوئی دعویٰ کابل بخارا سمرقند کے اقسام سردا کے ساتھ نہین ہے۔ اگر خربزۂ ہندی ہندیونکے نزدیک قابل توجہ متصور ہو تو ہو مگر سردے کے مقابل مین لکھنو کا خربزہ بھی نہایت بے حقیقت شئے ہے۔

خربزہ کی کاشت کا رواج ہندوستان کے اکثر میدانی حصون مین دیکھا جاتا ہے خاصکر ایسی جگہون مین جہان دریا کے عریض ہونیکے باعث دیارے اور چرے بہت پڑجاتے ہین چنانچہ جسقدر خربزے کثرت کے ساتھ سیکڑون کوس گنگا کے دونون جانب پیدا ہوتے ہین شاید کسی اور دریا کے دیارے اور چرے مین کم پیدا ہوتے ہونگے۔ گنگا چونکہ ایک دریاے عظیم ہے اور اسواسطے اسکا گزار بھی ہندوستان کے مختلف مقامات ہوکر ہوا ہے۔ بہ تقاضاے آب و ہوای دیار مختلفہ خربزے بھی جو ان دیارون مین پیدا ہوتے ہین مختلف شکل و مقدار و ذائقہ کے ہوتے ہین مگر سب کم و بیش بڑے ہی ہوتے ہین

جو لچھے والے نکل بھی آتے ہین تو اونمین بڑو نکے اعتبار سے اچھے ہوتے ہین مصری کی اعانت کے بغیر گنگا کے خربزو نکا کہانا کسی قسم کی دوا اور رسم کرنی ہے ورنہ میوہ خوری کا کوئی لطف نہین پیدا ہوتا ہے مگر حیدرآباد اور اطراف حیدرآباد و بقرینہ غالب تمام دکن بلکہ تمام احاطۂ مدراس کے خربزے تو ایسے خرافات ہوتے ہین۔ کہ انسان اونکو اوسیوقت حلق سے فرو کرسکتا ہے جب حالت شدت جوع مین کوئی چیز کہانیکے قابل میسر نہ آسکتی ہو مگر مولف نے اون اطراف کے لوگون کو برغبت اور بقیمت ان نامعقول پہلون کو لیکر زہر مار کرتے ہوتے دیکھا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچارون کو لکھنو کے سفیدے اور چیتلے کے وجود سے اطلاع نہین ہے ورنہ ایسے برے پہلون کو مال غنیمت نہ سمجھتے بدترین خربزہ گنگا کے دیارون مین سے اطراف بھاگلپور مین پورنیہ اور کشنگنج کے مطول اشخاص کے پیٹون کیطرح بہت بڑا مگر حد درجہ بدذائقہ اور لاحول پڑہنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس پر بھی مولف نے سیکڑون من بھاگلپوری خربزے ریل کے ذریعہ سے کلکتہ کو تجارت کی غرض سے جاتے ہوتے دیکھے ہین۔ کلکتہ بھی عجب جگہ ہے کہ نیک و بد سبکا گزر وہان ہوجاتا ہے۔

یون تو تمام کے خربزے سردے کے مقابل مین گرد ہین لیکن اس پر بھی آتشو پو پہنچنے کے واسطے لکھنو کے خربزے ہندوستانیون کیلیے غنیمت ہین چونکہ خربزہ جلد خراب ہوجاتا ہے اسواسطے اوسے حالت تازگی مین ذائقہ کرنا چاہیے پس ایسے لوگون کو جو لکھنو سے دور رہتے ہین تازہ خربزو نکا نصیب ہونا دشوار ہے اگر ارباب شوق جنکا وطن لکھنؤ سے دور ہے خربزے کی فصل مین کچھ روزون کے لیے لکھنو مین قیام اختیار فرمادین تو البتہ تازہ پہلون کے لطف اوٹھا سکتے ہین۔ جو حضرات لکھنو سے منگوا کر اپنے وطنون مین وہان کے خربزونکو

ذائقہ فرماتے ہین اونکا ذائقہ فرمانا صرف قسم کہانیکو بکار آمد ہوسکتا ہے ورنہ درحقیقت اونہین خربزہ خوری کا پورا لطف حاصل نہین ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لکھنو کی سرزمین کی یہ تاثیر ہے کہ وہان کے خربزے اور بیجون کے خربزے اچھے پیدا ہون۔ چندسال سے اور مقامون کے کاشتکار بھی لکھنو کے چیتلے اور سفیدے دونون کے تخمون سے خربزے پیدا کرتے ہین۔ ہرچند یہہ خربزے اونکے سابق اور وطنی خربزون کے مقابل مین ممتاز صورت اور ممتاز سیرت ہوتے ہین مگر لکھنو کے خربزون کے برابر اچھے نہین نکلتے لکھنوی نسلونکے خربزے کی کاشت جونپور والہ آباد وغیرہ کے اطراف مین ہونے لگی ہے مگر تقاضاے آب وہوا اپنا جلوہ دکھلا ہی دیتی ہے۔ دیار کا اثر کچھ نہ کچھ آہی جاتا ہے۔ الہ آباد مین عموماً خربزے پٹنہ سے اچھے ہوتے ہین۔ ابھی تک پٹنہ مین لکھنو کے خربزونکی نسل جاری نہین ہوئی ہے۔ دیکھتے ہمارے دیار کے شائق کبتک اسکے طرف توجہ فرماتے ہین میرے اہل وطن مین ایک بڑا کمال یہ ہے کہ کسی کام مین جلدی کو راہ نہین دیتے ہین جب تمام دنیا کسی کام کو کرلیتی ہے تب اوس کام کو آغاز فرماتے ہین۔ خیر اگر اب بھی کاشتکاران صوبہ بہار لکھنو کے خربزون کے پیدا کرنیکا سامان کرین تو نہ صرف ذاتی فواید اوٹھا سکتے ہین بلکہ عام سکناے صوبہ بہار بھی جنکو ہرسال بدذائقہ پھیکے خرافات خربزے نصیب ہوتے ہین لذت یاب پیداوار جدید ہوسکتے ہین عام کاشتکارون سے اسکی امید بعرصۂ قلیل تو فضول ہی فضول ہے مگر حضرات اہل شوق اگر اپنے باغون مین لکھنوی خربزے پیدا کرنیکا سامان فرماوین تو خوب ہو ترکیب ذیل قابل توجہ ہے۔

آسن کے مہینے مین زمین خوب جوتی جاتے اور گیاہ وحشائش کے دفع کرنیکے بعد سطح کیجا ہی بعد ازان گنگا یا کسی ندی کے بالو سے ساری زمین بقدر ۳۔ انچ کی

پہچائی جائے بعد ازان ابتداے کاتک مین دریان ۳ فٹ کے قریب عمق اور ۲ فٹ عرض مین کہودی جائین ان دریون مین بالو آمیز مٹی داخل کرنا چاہیے بعد ازان یا اونہین دریون مین تخم بوے جائین یا علحدہ سے نورستہ پودے کوئی وغیرہ کی گاچہیون کے طور پر نصب کئے جائین ہر دری ایک دوسرے سے ۱۰ فٹ کے فاصلے پر واقع ہو اور ہر قطار مین ایک دوسرے سے اسیقدر فاصلہ لاحق رہے۔ ضرورت سیرابی دیکہکر درختون کو سیراب کرنا چاہیے اگر درختون مین کیڑے لگنا شروع ہون تو لازم ہے کہ کسیقدر ہینگ تنباکو گڑ مین آمیختہ کرکے درختون کی جڑون مین ڈال دین اور آب تنباکو سے پتے غسل دیئے جائین۔

کاتک کی گاچہیان لگائی ہوئی چیت تک پہل لاوینگی اور جو گاچہیان پوس یا ابتداے ماگہہ مین لگائی جاوینگی اونکے پہل بیساکہہ اور آدہے جیٹہہ تک بر مراد برآئینگے پہلی پیداوار کو اگانت اور دوم کو پچہانت کہتے ہین اگانت سے پچہانت لذیذ تر ہوگی کسواسطے کہ خربزہ کی پیداوار طبعی زمانہ یہی بیساکہہ جیٹہہ ہے

قبل اسکے کہ سردے کا بیان شروع ہو لازم ہے کہ ہندوستانی خربزونکی قلت شیرینی کی وجہ عرض کی جاتے۔ ظاہرا تعجب خیز معلوم ہوتا ہے کہ کابلی سردے اسقدر شیرین ہوتے ہین اور ہندوستانی خربزے اسقدر پہیکے کہ بسا اوقات انمین شیرینی کا نام بہی نہین پایا جاتا ہے۔

اس کثرت اور قلت شیرینی کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان ایک ملک نہایت گرم ہے تقاضاے حرارت شمسی سے خربزے کا شیرین مادہ بمقدار کثیر خود تکمیل پذیر پانے کی عوض اسٹارچ کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے ظاہر ہے کہ اسٹارچ ایک ایسا جوہر پاست ہے کہ براے خود کوئی ذائقہ نہین رکہتا ہے اور ترکیب جسم خربزہ مین شامل رہتا ہے پس جب شیرین مادہ اسطور پر

استحالہ پذیر ہو جاتا ہے تو افراط شیرینی کی کونسی صورت پیدا ہو سکتی ہے ۔
دانایان فن کیمسٹری پر روشن ہے کہ شکر کا استحالہ اسٹارچ کیطرف اور
اسٹارچ کا استحالہ شکر کیطرف ایک امر محقق ہے پس ایسی جگہون مین کہ جہان کے
تقاضاے آب و ہوا سے اسٹارچ کا استحالہ شکر کیطرف بمقدار کثیر ہو سکتا ہے
وہان کے خربزے یقیناً نہایت شیرین بھی ہونگے ۔

ہندوستان مین کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان کے خربزے کابل کے سردے کی
برابری شیرینی مین کر سکین اور چونکہ سرد ملکون مین خربزے کی نہایت شیرین قسمین
دیکھی جاتی ہین اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ سرد ملکون مین نہ صرف
شیرین مادے کو بوضع خود تکمیل ہوتی ہے بلکہ اسٹارچ کا بھی استحالہ شکر کیطرف
ہو جاتا ہے لیکن جب اس وضع کی تکمیل و استحالہ سرد ملکون مین ہوتا ہے تو
اس سے یہ امید کیجا سکتی ہے کہ سردے شملہ اور اطراف شملہ مین بکثرت پیدا ہوتے
واقعی شملہ کی ہواے سرد کا یہی تقاضا تھا حالانکہ وہان سردے کی ایک گاچھی پر بھی
نظر نہین پڑتی ہے جب وہان لوگون نے سردے کی گاچھیان لگائین بارور ہونا تو درکنار
اونکا زندہ رہنا دشوار ہو گیا اس ناکامیابی کی وجہ یہ ہوئی کہ شملہ مین بارش کی کثرت
ہوتی ہے اور اس سبب سے رطوبت کی بھی تولید بکثرت ہوتی ہے ۔ اور چونکہ کثرت
رطوبت خربزے کو بیحد مضر ہوتی ہے خربزے کے درخت وہان زندہ نہین رہ سکتے ہین

یہ بات عند التجربہ ثابت ہو چکی ہے کہ کوہی مقامون مین جہان کی سردی اس
قابل متصور ہے کہ سردا پیدا کر سکے لیکن کثرت باران و سیل کے باعث یہ عمدہ میوہ
نہین پیدا کیا جا سکتا ہے ایسی جگہون مین سردا پیدا کرنیکی تدبیرین لفٹنٹ باگسن صاحب
اوسی طرز پر ذکر فرماتے ہین جسطور پر اہل فرنگ اپنے ملک مین سردے پیدا کرتے ہین
باغبانان فرنگ سردے پیدا کرنیکے واسطے ایک محفوظ مکان بناتے ہین جسے وہ

لوگ میلن ہوس Melan house یعنے خربزہ یا سرداخانہ کہتے ہین ایسے گھر کے اندر آفات خارجیہ از قسم باران وغیرہ سے سردے کے درخت اور پہل محفوظ رہ سکتے ہین لفٹنٹ موصوف سرداخانہ بطرز ذیل بنانے کی ہدایت فرماتے ہین اور یہی جو کچھ اونکی ہدایتین سردے پیدا کرنیکے بارے مین ہین اونکا خلاصہ بھی ذیل مین حوالہ قلم کیا جاتا ہے۔

سرداخانہ بنانے مین یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ تمام چہت شیشے سے بنائی جائے اگر تین تین فٹ کے فاصلون پر بھی شیشے لگائے جائین تو روشنی آفتاب کی دخول اور بارش باران سے بچاو کے واسطے کافی ہونگے۔

سرداخانہ کی مشرقی اور مغربی دیوارون مین اس طرح شیشے لگاتے جائین کہ آفتاب کی شعاع صبح اور شعاع سہ پہر کا گزار اون شیشون سے ہوکر سرداخانے کے اندر بلا تکلف ہوا کرے ان دیوارون مین ایک فٹ سطح زمین سے زیادہ بلندی پر شیشے نہ لگے ہون زیادہ بلندی سے اگر شیشے لگے ہوے ہونگے تو شعاع صبح اور شعاع شام کا داخل سرداخانہ ہونا محال ہو جائیگا اس مکان مین صرف ایک شیشہ دار کیواڑون کا دروازہ دکہن رخ کا ہونا چاہیے اور ایک کہڑکی بھی ایسی ہی شیشہ دار قبضون پر اوتر رخ ہونی چاہیے تاکہ حبس کی کیفیت پیدا نہ ہو سکے اور بھی بارش سے بچاو کی شکل قایم رہے اور جو دو بقیہ دیوارین ہون تو اونکے مستحکم ہونیکے سبب سے اور بھی پایداری مکان کو حاصل ہوگی۔

سرداخانے کے اندر کی زمین اول تو خود اعلے قسم کی زرخیز ہونی چاہیے اور بنظر تقویت زمین چونا پوٹاش اور خاکستر استخوان کسیس محلول کے ساتھ آمیزش کرکے داخل زمین کرنا چاہیے۔ ایک جزو کہل کے سفوف کو دو جزو پچال کے ساتھ مرکب کرکے کہاد کے طور پر سردے کی جڑون مین دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔

اگر پنجال کبوتر فراہم نہ ہوسکے تو مرغ خانے اور بط خانے کے کوڑے پنجال کبوتر کے بدل ہو سکتے ہین درخت کی سڑی پتیان جب کہاد کے طور پر استعمال کی جائین تو اون مین شورہ محلول کو شامل کرنا چاہئے یہ کہاد زمین سرد اخانہ کے لیے مناسب ہے اور کہاد سابق الذکر سردے کے تہالونکے لئے اضافہ شورہ کی ضرورت زمین کے کہاد مین کیون ہوتی ہے ۔ اس سے بیشتر عوام مطلع نہین ہین ۔ جاننا چاہیے کہ جو نباتات مثمرہ ایسے ثمر پیدا کرتے ہین جنکی ترکیب مین اسٹارچ اور شکر بمقدار کثیر داخل رہنے مین وہ زمین سے پوٹاشش بھی بمقدار کثیر جذب کرلیتے ہین ۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر تین کٹھا زمین مین آلو کی کاشت کیجاے تو آلو کے درخت اتنی زمین سے چھ سو (۶۰۰) پونڈ پوٹاشش جذب کرلینگے اور اگر اوتنی ہی اراضی مین چقندر بوے جائین تو ایک ہزار ایک سو بیس (۱۱۲۰) پونڈ پوٹاس چقندر کی درخت اوس اراضی سے جذب کرلینگے ۔ آلو اور چقندر دونون کی ترکیب مین کم و بیش اسٹارچ اور شکر داخل ہین لیکن سردے کی ترکیب مین ان دونون سے کہین زیادہ اسٹارچ اور شکر داخل ہین پس ظاہر ہے کہ سردے کے درخت آلو اور چقندر کے حساب سے بہت زیادہ مقدار مین زمین سے پوٹاشش جذب کرلینگے جب حالت یہ ہوتی ہے تو زمین کی تقویت کا سامان کرنا باغبان پر واجب ہے ورنہ پیداوار معقول کی کوئی امید نہین کیجا سکتی ۔ ایسی زمین ضعیف کی تقویت کے لئے جسمین سے بمقدار کثیر پوٹاشش کا جزو غائب ہوگیا ہے شورے سے بہتر کوئی شے نہین ہے بدین وجہ کہ شورے مین پوٹاشش کا شمول جسقدر بمقدار کثیر ہوتا ہے کسی اور شے مین نہین ہوتا اس جزو کو کہاد مین داخل کرنے سے پوٹاشش جذب شدہ کا بدل بدرجۂ اتم ہوجاتا ہے اور پیداوار مین بھی کسیطرح پر کمی مادہ کی وجہ سے تنزلی لاحق نہین ہوتی ہے ۔

کوہی مقاموں مین سردے کی تخم ریزی کا زمانہ بیسوین سے لیکر تیسوین تاریخ اپریل تک ہے بونے کے قبل لازم ہے کہ ۲۴ گھنٹے تخم آب کسیس محلول مین پھولاے جائین۔ بعدازان دریون مین جو پہلے سے حسب ہدایت بالا تیار کی جاچکی ہون تخم نصب کئے جائین جب درخت نمودار ہون اور پہلی پتی مضبوط ہو چلین تب جو کونپلین پتون کے درمیان پائی جائین اونہین آلات باغبانی کے بغیر ہاتھون سے ٹونگ ڈالنا چاہئے ایسا کرنے سے درخت کے نمو مین پہلے توقف لاحق ہوگا لیکن آخر کار درخت اور اثمار دونونکو نفع عظیم پہونچیگا اس مادے مین مسٹر میکفیل نامی (Macphail) باغبان انگریزی کی ہدایتین جنکا خلاصہ مندرج ذیل ہوتا ہے نہایت قابل لحاظ ہے۔

لازم ہے کہ جب تخم سے سردے کا درخت اُوگے اور شاخ و برگ نکالے تو اس نورستہ درخت کو اوسکی گرہ ثانی سے ٹونگ ڈالنا چاہئے ایسا کرنے سے ٹونگی ہوئی شاخ کے پہلو سے ایک نئی شاخ نکلیگی اس شاخ ثانی کو بھی گرہ ثانی سے ٹونگ دینا چاہئے ایسا کرنے کے بعد اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ درخت ہر گرہ سے ایک پھل اور ایک سونڈہ جسے انگریزی مین ٹنڈرل (Tendril) کہتے ہین نکالنا شروع کرتا ہے۔ اس پھل اور ٹنڈریل کے درمیان مین ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایک نئی شاخ یعنے شاخ ثالث بھی وجود مین آنیکو ہے جو بحالت رُشد خود بھی باردر ہو سکے گی جب شاخ ثانی اسقدر بڑھ چکے کہ اوس پھل سے آگے نکلجا چکے تب چاہئے کہ اس شاخ کو اور اوس ٹنڈرل کو ٹونگ دین گر ٹونگنے کے وقت اسکا لحاظ ضرور کرین کہ اسس ٹونگنے مین اوس پھل پر صدمہ نہ پہونچے ایسا کرنے سے شاخ ثالث نہایت زور کے ساتھ بڑہنے لگے لگی اور اس سے پھل کو بھی فائدہ پہونچیگا اس ترکیب کے مفید ہونیکی وجہ ظاہر ہے کسواسطے کہ جو مادہ شاخ ثانی کیطرف صرف ہوتا وہ شاخ ثالث اور اوس ثمر کی تقویت مین صرف ہوجائیگا۔

واضح ہو کہ سردے کی گاچیان ماہ جون مین بارور ہونے لگین گی۔ اسوقت مین زمین کو افراط رطوبت سے معمور رکھنا نہین چاہیے تہوڑی نمی کافی ہوگی۔ درخت کی شاخون پر پانی نہ ڈالا جائے صرف جڑ کو سیراب کرنا چاہیئے۔ گرم زمانے مین سرداخانے کے دروازے اور کہڑکی دونون کو ہواے خارجی لینے کے لئے کہولدینا مفید ہوگا۔ جو پتے سردے کی گاچیون سے مردہ ہو کر جدا ہون یا اگر کوئی شاخ کسی وجہ سے ضعیف ہوجائے تو دونون کو سرداخانے سے خارج کرنا لازم ہے اور جب پہل نمودار ہوا کرے تو مسٹر میکفیل (Mac Phail) کی ترکیب مذکورۂ بالا کی پابندی ہمیشہ ملحوظ رہے۔

ہندستان مین سردے کی قسمین بے شمار ہین اور امید کیجاتی ہے کہ سرداخانے کی ترکیب کے ساتھ کوہی مقامون مین انگریزی اقسام کے سردے پیدا کئے جاسکینگے چند اقسام کے نام فہرست ذیل مین درج کیجاتے ہین۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کنگ آف اٹلی (King of Italy) شاہ ایطالیہ	سرخ مغز کا سردا ہی نہایت لذیذ اور کلان ہوتا ہے
۲	گلبرٹس امپروڈ وکٹری آف باتہ میلن Gilberts Improved Victory of Bath melon	ایک مشہور قسم کا عمدہ اور نفیس سردا ہے
۳	لارڈ نپیر میلن - Lord Napier melon	یہ سردا مقدار مین سب قسمون سے بڑا اور بہی لذیذ ہوتا ہے
۴	دی سلطان میلن (The Sultan Melon.	سبز مغز اور نہایت نفیس ہوتا ہے

لفٹنٹ پاگسن (Lutt Pagsan) نے اپنی تصنیف مین ۱۹ اقسام کے سردون کے نام لکھے ہین اور آخر مین لکھتے ہین کہ انکے علاوہ اور بھی بہت ہین جو بہ لحاظ اختصار ذکر نہین کیے جاتے ہین۔

واضح ہو کہ تحریرات بالا جو سردے کی نسبت حوالہ قلم ہوئین اون سے اس امر کی ہدایت منظور ہے کہ اگر کوئی مقامون مین سردے پیدا کیے جانیکی طرف توجہ فرماوین تو بہ پابندی تراکیب مذکورہ بالا اپنی کوششون مین کامیاب ہو سکتے ہین لیکن جو امور اب ذیل مین درج ہوتی ہین اون سے ظاہر ہوگا کہ ہندوستان کے میدانی حصون مین بھی سردے کی کاشت ممکن ہے چنانچہ جو اشخاص اس کام کی طرف امتحاناً متوجہ ہوے ہین اپنے ثمر محنت سے لذت یاب ہوتے گئے ہین یہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان کے میدانی حصون مین کابلی سردے کے برابر خوش ذایقہ اور نفیس پھل نہین پیدا ہو سکتا ہے لیکن جب لکھنو کے چتیلی اور سفیدے وغیرہ وغیرہ سے لذت و نفاست مین کہین بہتر پھل پیدا کیا جا سکتا ہے تو ایسی حالت مین ناتوجہی شایقین بہت حیرت انگیز متصور ہوگی۔

مسٹر ہرمنجر (Harmunger) لکھتے ہین کہ سردے کی ایک قسم ہمنے اپنے فیروزپور کے باغ مین تیار کی تھی اور ہم اپنی کوششون مین پوری طرح کامیاب ہوے تھے یہ سردا کابلی اقسام سے تھا اور اسکے مغز کی رنگت سبز تھی۔

یہ سردا جسامت مین بزرگ اور شکل مین بیضاوی تھا اسکی جلد مسطح تھی اور تمام جلد پر جال کے طور کے نشان تھے جلد کا رنگ ہلکا سبز تھا اسکے تخم بھی بہ مناسبت جسم بزرگ اور دراز تھے اسیطرح کابلی سردے کے پیدا کرنے مین مسٹر چیو (Mr Chew) بمقام شیب پور جو سواد کلکتہ سے ہے بہت کوشان ہوے تھے اور آخر کار کوشش بلیغ کے بعد نہ صرف فائز المرام ہوتے بلکہ اس امر کی تحقیق بھی کرسکے کہ سرداے کابلی ملک ہندوستان مین حسب مراد پیدا کیا جا سکتا ہے

مولف مسٹر چیو کی ہدایت ہاے مندرجہ ذیل اور بہی اون امور کیطرف جو سردے کی کاشت
کے لیئے درکار اور ضروری متصور ہین ارباب شوق کی توجہ فرمائی کا ملتجی ہوتا ہے -

فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ اضلاع مغربی و شمالی مین بہی وہی قاعدے سردے کی کاشت
کے لیئے بکار آمد ہونگے جو مسٹر چیو (Mr Chew) نے بنگالہ کے واسطے مقرر کئے ہین
لیکن صرف اسیقدر فرق متصور ہے کہ تقاضاے آب و ہواے اضلاع مغربی و شمالی کو
خیال کرکے اوسکی کاشت کی کارروائیون مین دو ہفتہ التوا درکار ہوگی یعنے تخم ریزی کا
زمانہ اضلاع مغربی و شمالی مین بنگالہ کے اعتبار سے دو ہفتہ کے بعد پہونچتا ہے -

مسٹر چیو (Mr Chew) ہدایت کرتے ہین کہ سردے کی کاشت کے لیئے
اراضی ایسی تجویز کیجاے جو نہایت کہلتی ہوئی ہو کسی طرف سے بند نہو اور اوسکی مٹی مین
½ حصہ بالو اور ½ حصہ گل خالص ہو دریان جو تخم ریزی کے واسطے کہودی جائین دو
فٹ عمیق ہون اور اونکا قطر دو یا ساڑہے دو فٹ سے کم نہو ہر دری کو ایک
دوسرے سے چار یا چہہ فٹ کے فاصلے پر واقع ہونا چاہیئے ان دریون مین تخم ریزی
کے قبل نصف جزو گوبر یا گہوڑے کی لید اور نصف جزو مٹی کہاد کے طور پر ڈال رکہنا
لازم ہے - تخم ریزی کا بہترین زمانہ نصف مارچ[۱] ہے اسوقت کی تخم ریزی سے سردے
کے جو درخت تیار ہوتے ہین نہایت شاداب و بالیدہ اور قوی ہوتے ہین چنانچہ
اسوقت کے بوئے درخت دو مہینے پیشتر کے بوئے ہوئے درخت کے ساتھہ ہی ساتھہ
بارور ہوتے دیکہے گئے ہین تخم ریزی کے قبل تخمون کو ۲۴ گہنٹون تک گرم پانی مین
تر کر رکہنا چاہیئے تر کرنیکے بعد انکو تر کپڑے یا تر خاک مین دو تین روز چہپا کر رکہنا
ضرور ہے تاکہ تخمون سے انکر نکل آوین جب ایسا ہوچکے تب فوراً ان تخمون کو دریون مین

---

[۱] واضح ہو کہ حسب تحریر مسٹر فرمنجر (Harmanger) اضلاع مغربی و
شمالی مین تخم ریزی کا زمانہ مناسب نصف مارچ کی عوض ابتداے اپریل ہے -

ایک دوسرے سے ایک فٹ کے فاصلے پر اور ایک انچ یا ڈیڑھ انچ عمق مین زمین دری کو کہود کر نصب کرنا چاہیے نصب کرتے ہی خوب پانی دینا لازم ہے اور اسیطرح ہر روز اوسوقت تک کہ جب تک سردے کے درخت زمین سے دو انچ بلند نہ ہوچکین سیرابی مین کوتاہی نہین کرنی چاہیے بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا کافی اور مفید ہوگا حالت ابتدائی مین سیرابی کثیر سے سردے کے درخت نہایت قوت کے ساتھ بالیدہ ہوتے ہین اور ایسے وقت کے سیراب شدہ درخت بالیدہ ہونے پر کیڑونکی ضرر رسانیون سے محفوظ رہ جاتے ہین۔

تحریر فرمنجر صاحب سے اسیقدر مسٹر چیو (Mr Cheeo) کی ہدایتین دریافت مین آئی ہین لیکن کارروائی ہاے بالا کے علاوہ اور بھی کسیقدر کارروائیان درکار ہین یعنے تجربہ سے دریافت مین آیا ہے کہ سردے کے درخت شاخ اور ٹینڈرل کی ٹونگنی کے بغیر حسب مراد بار ور نہین ہوتے ہین۔ ان کارروائیون کی نسبت چند محققین کی ہدایتون کا ذکر فرمنجر صاحب اپنی تصنیف مین فرماتے ہین مگر بدانست مولف اس مادے مین جو کچھ مولف نے سابق مین لفٹنٹ پاگسن کی تحریرات سے اقتباس کرکے درج کتاب ہذا کیا ہے اوسکی پابندی ہندوستان کے میدانی حصون مین بھی سردے کی کاشت کے لیے کافی ہوگی۔

سردے کی بحث کے اتمام کرنیکے قبل چند امور جو اس میوے کی نسبت قابل عرض ہین درج ذیل کیے جاتے ہین۔

واضح ہو کہ کوہی اور بھی میدانی ملکون مین سردے کی گاچیان کیڑون کی باعث ضائع ہوجاتی ہین کرم خوری سے بچانیکے لیے چونا راکھ اور تمباکو سفوف کرکے اور کسی مٹی کے ظرف مین رکھکر بوقت ضرورت سردے کے پتون اور شاخون پر چھڑکنا چاہیے۔ اس نسخہ کے استعمال سے کیڑے مکوڑے سب مرجاینگے اہل تجربہ سے پوشیدہ

نہین ہے کہ ابتدای وقت نصب سے سروی کی گاچھیون کو بافراط سیراب کرنا مضبوطی درخت کا باعث ہوتا ہے اور بہی اس ترکیب سے درختون مین کیڑے نہین لگتے ہین اگر سیرابی کے ذریعہ سے استحفاظ کرم خوری کی شکل قایم رہے تو فہو المراد ورنہ نسخہ بالا کی تعمیل ضروری متصور ہے ہرچند اس نسخہ سے عموماً حشرات الارض اور چارپایون سے بچاؤ کیصورت پیدا ہوتی ہے مگر خود درخت کی بالیدگی مین کسیقدر نقصان لاحق ہوجاتا ہے اس نقصان کی وجہ یہ ہے کہ سفوف یا راکھہ کا شاخون اور پتون پر چھڑکا جانا مسامات اشجار کے بند ہوجانیکا باعث ہوتا ہے اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہر درخت کے پتے اوس درخت کے لئے بمنزلہ ریہ ہین انہین پتون کے ذریعہ سے جمیع اشجار و نجوم و حشایش وغیرہ وغیرہ سانس لیتے ہین نباتات کی آمد و رفت نفس کے وسایل یہی پتے ہین اگر انکے مسامات کسی وجہ سے مسدود ہوجاوین تو نباتات کو بالضرور کچھہ نہ کچھہ نقصان لاحق ہوگا پس سردے کی شاخ اور پتون پر سفوف مذکور کا چھڑکنا خالی از مضرت نہین متصور ہے لیکن چونکہ اس سفوف پاشی کی مضرت کرم خوری کی مضرت سے بہت کم ہے بحالت ضرورت سفوف پاشی کو اختیار کرنا امر ناگزیر ہو جاتا ہے۔

سردے اور خربزے کے تخمون کو صاف کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ انکی تخمون مین راکھہ ملاتے ہین اور بعد از ان خشک ہونے کے لئے پھیلا دیتے ہین خشک ہونے پر سب تخم صاف ہوکر راکھہ وغیرہ کی آمیزش سے علحدہ ہوجاتے ہین جب ان پھلونکے تخم صاف ہوجاتین تب اونکو حفاظت کے ساتھہ شیشیون مین رکھنا چاہئے اور جب تخم ریزی کا زمانہ آئے تب شیشون سے نکالنا چاہئے۔ جب اچھی قسم کے سردے اور خربزے کے تخم تخم ریزی کے خیال سے رکھے جاتین تو اس بات کا لحاظ واجبات سے ہے کہ اون سردے اور خربزے کے کھیتون کے قریب خراب قسم کے سردے اور خربزے روئیدہ ہونے نہ پاوین ورنہ ان بری قسمون کی وجہ سے اچھے بھی

خراب ہوجائینگے اور خراب ہوجانیکی یہ صورت ہوگی کہ اچھے سردے یا خربزے اپنے جواری بُرے سردے اور خربزون سے حاملہ ہوجائینگے اور اونکے پہلون کے تخم بہی بُرے ہونیکی وجہ سے اچھے سردے یا خربزے پیدا نہین کرسکین گے۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ سردے اور خربزے اون اقسام نباتات سے ہین جو بذات خود فرداً فرداً جامع ذکریت اور انثیت ہین اسلئے کوئی پہول مذکر ہوتے ہین اور کوئی مونث مونث پہول مذکر سے حاملہ ہوتے ہین ذریعہ حمل ایسے اجزاے صغار ہوتے ہین جو ہواکے وسیلہ سے مذکر پہول سے خارج ہوکر مونث پہول مین داخل ہوجاتے ہین جسطرح پر درخت واحد کے مذکر پہول سے مونث پہول کو حمل قرار پاتا ہے ویسے ہی ممکن ہے کہ غیر درخت کے مذکر پہول سے بہی حمل کی صورت قرار پکڑے پس اس وجہ سے اس بات کا لحاظ ضروری ہوجاتا ہے کہ اچھے اقسام کے سردے اور خربزے کے گرد وپیش مین بُرے اقسام کے سردے یا خربزے پرورده نہ ہونے پاوین ورنہ بُرے کے اجزاے صغار سے اچھے کو حمل کی صورت پیدا ہوگی اور پہل بہی ناچار بُرے پیدا ہونگے اور جب ان بُرے پہلون کے تخم سے نئے درخت پیدا کئے جاینگے تو وہ بہی بالضرور کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے مصداق نکلین گے کبہی ایسا بہی ہوتا ہے کہ احتیاط بلیغ کے ساتھ بہی خرابی نسل واقع ہوتی ہے اس خرابی کی وجہ بعض اوقات مین یہ بہی ہوتی ہے کہ مدہ مکھی کبہی کسی بُرے درخت سے اجزاے صغار اوڑا لاکر اچھے درختون پر آبیٹھتی ہے اور مونث پہول ایسے اجزاے صغار کو قبول کرلیتے ہین جسکی باعث حمل قرار پاجاتا ہے اور تنزلی قومی مترتب ہوتی ہے۔

Cucumis Momordica

پھونٹ جمالی

یہہ پہل بہی خربزے کے طور پر پیدا ہوتا ہے لیکن خربزے کے برخلاف اسکی

شکل لانبی ہوتی ہے اکثر اسکا مزا بہت پہیکا ہوتا ہے۔ ہندوستان مین کثیرالوجود ہے۔ عوام اسکو بہ کثرت کہاتے ہین درحقیقت یہ شے کہانیکے قابل نہین ہے۔ اسٹارچ کا جزو پہونٹ مین بمقدار کثیر پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس پہل کا جزو شکر زیادہ تر اسٹارچ (starch) کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے اسیواسطے اسمین شیرینی بہت کم محسوس ہوتی ہے۔ میوہ ہونیکی حیثیت سے یہ پہل توجہ شایقین کے قابل نہین ہے مگر اسکی کاشت بلاشبہہ غربا اور مساکین کو نفع رسان ہوتی ہے۔

Water melon

تربز

ہندوستان مین کثیرالوجود ہے۔ اکثر دیارون مین اسکی کاشت ہوتی ہے اسکا پہل مقدار مین چہوٹے خربزے سے لیکر گہڑے کے برابر ہوتا ہے پختہ ہونے پر جلد کا رنگ گہرا سبز سیاہی آمیز ہوجاتا ہے بعض کی جلد پر ابرش کیطرح کے نشان ہوتے ہین۔ کسی تربز کا مغز سرخ اور کسیکا سفید ہوتا ہے۔ عموماً ہندوستانی تربز ہلکے شیرین ہوتے ہین مگر سننے مین آیا ہے کہ راجپوتانہ کی ریگستانی میدانون مین بادیہ عرب کیطرح تربز شیرین ہوتے ہین اسلیے معلوم ہوتا ہے کہ ریگ کی خشکی سے افراط رطوبت زایل ہوجاتی ہے جسکے باعث شیرینی مین شوخی آجاتی ہے اکثر مرطوب مقامات کے اثمار پہیکے ہوتے ہین کثرت مائیت کمی شیرینی کا باعث ہوا کرتی ہے اسیواسطے دیارون کے تربز مین اعلےٰ درجہ کی شیرینی نہین پائی جاتی ہے بخلاف اسکے عربستان کے تربز نہ صرف بڑے بلکہ بیحد شیرین بہی ہوتے ہین اگر عرب کے تربز کو تراش کر چہوڑ دیجیے تو انقضاے دو ساعت کے بعد تراشی ہوئی سطح تربز پر قند کے دانے نمودار ہونے لگتے ہین۔ حالت یہ ہوتی ہے کہ عربی تربزون مین جزو شکر بہ کثرت موجود رہتا ہے اور جب تراشیدہ مقام پر ہوا لگتی ہے تو تقاضاے ہوا سے موضع تراشیدہ مین خشکی آنے لگتی ہے خشکی فناے مائیت کا نام ہے

فنائے مائیت کے بعد جو شئے رہجاتی ہے وہ جزو شکر ہے اور چونکہ جزو شکر بمقدار کثیر موجود رہتا ہے۔ قندی دانون کی نموداری کوئی امر خلاف قیاس اور موجب تعجب نہین ہے ۔

عموماً تربز کی شکل گردی یا بیضاوی ہوتی ہے مگر صوبہ اودہ مین تربز کی ایک قسم ہوتی ہے جو کدوے دراز کے طور پر لابنی ہوتی ہے اور کدوے دراز سے بالکل ہم شکل بھی ہوتی ہے البتہ دونون مین رنگ جلد کا تو فرق رہتا ہے ورنہ شکل ظاہری مین کسی طرح کا فرق پایا نہین جاتا۔ تربز دراز کی جلد کا رنگ جلد کدوے دراز کے برخلاف گہرا سبز سیاہی آمیز ہوتا ہے۔ مغز کی رنگت شوخ گلابی ہوتی ہے اور تخم معمولی تربز کے برخلاف نہایت سیاہ ہوتے ہین بلاشبہہ تربز کی یہ قسم ارباب شوق قابل توجہ متصور ہے۔

جو تردداتِ کہ سردے کی کاشت کے واسطے درکار ہین تربز کے لئے درکار نہین ہین ماہ جنوری مین تخم ریزی کرنا چاہیے اور چونکہ تربز کو سیرابی کی بہت حاجت ہوتی ہے سیرابی مین کسی طور پر کمی لاحق ہونے نہ پائے دیارون مین سیرابی کی بھی حاجت نہین ہوتی ہے بدین وجہ کہ اسکی کاشت ایسی ہی زمین مین ہوا کرتی ہے کہ جو ایام بارش مین کچھ عرصہ تک تہ آب رہا کرتی ہے مگر جب باغون مین تخم ریزی کیجائے تو سیرابی کا خیال بہت ضروری ہے۔ اور چونکہ اسکی بیل دور تک پھیلتی ہے اسے ایسے موقع سے نصب کرنا چاہیے کہ اسکی بیلین حسب خواہش پھیل سکین۔

Granadilla.

گرانڈلا

ریورنڈ فرمنجر اس نبات کی پانچ قسمین اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین انکے نام یکے بعد دیگرے درج ذیل ہوتی ہین۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کامن گرانڈلا (Common granadilla.	اسکا پھل مستطیل مقدار مین لڑکے کے سرکے قریب قریب ۔ مزا شیرین بلکہ ترشی کے ساتھ اور نہایت خوشش ذائقہ گرم ملکون مین استعمال کے قابل ۔
۲	ایپل فروٹڈ گرانڈلا Apple-Fruited granadilla	اسے سوئیٹ کالاباش بھی کہتے ہین Sweet Calabash)
۳	واٹر لیمن (Water-Lemon }	گرم ملکون مین بہ کثرت پرورده کیا جاتا ہے اکثر اشخاص کو مرغوب ہوتا ہے ۔
۴	پرپل فروٹڈ گرانڈلا Purp Fruited granadilla	اسکا پھل مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے حالت خامی مین سبز اور پختگی مین آلوچہ کا رنگ پیدا کرتا ہے ۔
۵	فلش کلرڈ گرانڈلا ۔	اسکا مغز سرخ رنگ ہوتا ہے ۔

بقرینہ غالب گرانڈلا کی کوئی قسم جناب نورالدین خانصاحب کے کارخانہ نباتات مین جو بمقام رسا پگلا ضلع ٹالی گنج اطراف کلکتہ مین واقع ہے موجود ہے ۔ ارباب شوق وہان سے منگواکر اسکا امتحان فرمائین تو خوب ہو ۔

گرانڈلا کا درخت کسی دوسرے درخت کی استعانت کے بغیر بالیدہ نہین ہوسکتا ہے بیل والی نباتات کا عموماً یہی طور ہے صرف گرانڈلا نمبر ۱ ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے کلکتہ مین کم بارور ہوتا ہے مگر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ ہم نے بمقام گوہٹی (Gouhatti.) اس نمبر ۱ کو بہ کثرت بارور ہوتے دیکھا ہے اسکی باروری کا زمانہ ماہ دسمبر ہے مگر اسکے پھل وہان ایسے اچھے نہین ہوتے

جیساکہ نمبر ۱ کے بیان مین اوسکی کیفیت درج بالا ہوچکی ہے - ایک مصنف کا قول ہے کہ ہر سال اسکے درخت کو یہانتک چھانٹنا چاہیے کہ صرف اوسکا تنہ رہجائے ایسا کرنے سے اسکا پھل مراد کو پہونچتا ہے -

Monstera

مانسٹیرا

یہ ایک پیلدار نبات ہے اسکا وطن مکسیکو (Mexico.) ہے - اسکا پھل شیردار اور لذیذ عمدہ قسم کے اناناس کیطرح ہوتا ہے - حال مین یہ درخت داخل ہندوستان ہوا ہے ایورنڈ فرمنجر (Rev Firmenger) لکھتے ہین کہ اسس ملک مین اسنے کیا شکل پیدا کی ہے اس سے ہمکو اطلاع نہین ہے -

Grapes

انگور

یہ عمدہ میوہ معروف و مشہور بر دیار و امصار ہے -

واضح ہو کہ چند اقسام کے انگور خاص ہندی وطن ہین مگر ان قسمون کے علاوہ بہت سی قسمین ایسی بھی ہین کہ دوسرے ملکون سے یہان پہونچکر حسب مراد بارور ہوگئی ہین اکثر ہمارے ہم وطنون کا یہ خیال ہے کہ صوبہ بہار یا ہندوستان کے اور صوبون کو عمدہ انگور کے پیداوار کی صلاحیت حاصل نہین ہے - بلا شبہہ یہ خیال ہمارے ہموطنون کو صوبہ بہار کے کھٹے اور بد ذائقہ انگورون کو دیکھکر پیدا ہوا ہے ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ اگر عمدہ اقسام کے انگورون کے پیداوار کیطرف میرے ہموطن یا عموماً شائقین ہند توجہ فرمائین تو اونکی کامیابی ایک امر یقینی متصور ہے جب کیفیت یہ ہے کہ غیر ملکون کے انگور ہندوستان کے مختلف مقامون مین کوشش اہل فرنگ سے حسب مراد بارور ہوتے گئے ہین تو

کیا ہمارے ہندی ارباب شوق کی محنت رایگان جا سکتی ہے؟ ۔ ہمارے ہموطنونکی اس غلط خیالی کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اس صوبہ مین ہمیشہ اوسی قسم کے انگور بوئے جاتے ہین جنکو ولایت مین گاوخر بھی نہین پوچھتے بڑے اقسام کے انگور کو اور وہ بھی بلا قاعدہ بو کر عمدہ پیداوار کی توقع رکھنا بعید از عقل ہے لیکن اگر پابندی قواعد علمیہ کے ساتھ عمدہ اقسام کے انگور کہ جنکا ذکر آیندہ آتا ہے پرورده کئے جائین اور اوسوقت حسب مراد بارور نہ ہون تو البتہ ایسی حالت مین اپنے دیس کی شکایت بجا ہوگی ورنہ تجربہ کافی بغیر اپنے دیس کو پیداوار انگور کے ناقابل سمجھنا حب الوطنی سے بہت دور ہے ۔ یہ ممکن ہے کہ اور بعض صوبہ جات ہندوستان کو صوبہ بہار سے زیادہ تر اس کام کی صلاحیت حاصل ہو۔ اس کم و بیش کا فرق ایک امر دیگر ہے مگر بے تحقیق کافی ناقابلیت کا الزام اپنے دیس پر لگا دینا بلاشبہہ ایک امر ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ ہمارے صوبہ بہار کی حالت یہ ہے کہ یہان کے اُمرا علمی قواعد کی پابندی کے ساتھ کمتر آراستگی باغ کیطرف متوجہ ہوتے ہین مالی جو باغون مین رکھے جاتے ہین نہ اونکو علم نباتات مین دخل ہوتا ہے اور نہ اونکو کیمسٹری آتی ہے ان جاہلون کو اسکی بھی خبر نہین رہتی ہے کہ کِن کِن ملکون مین کیسے کیسے انگور ہوتے ہین اور کِن کِن ملکون کو ہندوستان کی سرزمینون کے ساتھ کس قسم کی مناسبت یا مخالفت حاصل ہے یہ ہندوستانی مالی جو بیشتر محض نادان ہوتے ہین اپنے مالکون کو جنکو بیشتر فن باغبانی سے اور بھی زیادہ بے سروکاری لاحق رہتی ہے جیسا چاہتے ہین کہدیتے ہین جسکی بدولت معاملات باغبانی مین ہزارون نکمے خیالات کے پابند ہمارے ہموطن ہوجاتے ہین چنانچہ منجملہ نکمے خیالات باغبانی کے ہمارے ہم وطنون کا ایک نکمّا خیال یہ بھی ہے کہ ہمارے دیار مین ترش بد ذائقہ اور چھوٹے چھوٹے انگورون کے سوا کسی اور

قسم کے عمدہ انگورون کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔۔ اسمین شک نہین کہ بحالت موجودہ جو انگور صوبہ بہار و بنگالہ و اطراف صوبہ بہار و بنگالہ مین پیدا کیے جاتے ہین۔ ایسے ذلیل اور برے ہوتے ہین کہ اونکی طرف انگور کی نسبت بھی ستم ہی ستم ہے مگر یہ نامرادی پیداوار سرزمین صوبہ بہار وغیرہ کی ناقابلیت کی دلیل نہین ہوسکتی ہے کسواسطے کہ بحالت موجودہ انگور کی جو قسمین ان اطراف مین دیکھی جاتی ہین خود نہایت ارزل ہین اور اوسپر امر مزید یہ ہے کہ اونکے پیدا کرنیوالے بیشتر ناتعلیم یافتہ اور جاہل اشخاص ہوتے ہین بہرحال تحریرات ذیل کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انگور کی کاشت حسب مراد عمل مین آسکتی ہے اور بالفرض اگر ہندوستان مین یہ میوہ اوس عمدگی اور لطافت کو نہ پہونچ سکے جیسا کہ عموماً انگور خیز ملکون مین پیدا ہوتا ہے تو بھی اسکی حالت موجودہ بہت کچھ ترقی کر سکتی ہے حیف ہے اگر ارباب شوق ایسے عمدہ میوہ کی پیداوار کیطرف کوشش نہ کرین واقعی یہ ہے کہ کوئی میوہ انگور کی برابری نہین کرسکتا ہے اگر دعوی ہمسری اس میوہ کے ساتھہ کسی میوہ کو ہے تو البتہ آم کو ہے جن لوگون نے عمدہ عمدہ اقسام کے آم ذائقہ کیے ہونگے ہمارے اس قول کے ساتھہ تمامتر اتفاق کرینگے مگر ایسے حضرات جنکو صرف معمولی بمبئی اور مالدہ آمون کے ذائقہ پر قناعت کی نوبت پہونچی ہے اونسے آم کی عمدگی کی داد طلبی بھی بیدادی ہے۔

فرمنجر صاحب (Mr. Firmanger) لکھتے ہین کہ انگور کی قسمین ہندوستان مین بے شمار ہین اور بعض اونمین ایسے عمدہ پھل دیتی ہین کہ اونکے پھل مقدار و ذائقہ مین دنیا کے کسی ملک کے انگور سے زنہار کم نہین ہوتے ہین صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ میرے فیروزپور کے باغ مین پانچ یا چھہ قسم کے انگور تھے جو نہایت لذیذ دانے پیدا کرتے تھے مگر ہمین اونکے نام سے کبھی اطلاع نہ ہوئی مسٹر ال برکلی (Mr. L. Barkeley) کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ لاہور مین چند عمدہ

اقسام کے انگور رجو غیر ملکون سے لاکر نصب کئے گئے تھے حسب مراد بارور ہوتے ہین انکے علاوہ پنجاب مین انگور کی ایک قسم اور بھی موجود ہے کہ جو کشمش کے مانند بیدانہ ثمر پیدا کرتی ہے ۔ اورنگ آباد مین بھی انگور کی ایک سیاہ قسم دیکھی جاتی ہے جو پرتگالی سیاہ انگور سے کسی بات مین کم نہین معلوم ہوتی ہے ۔ اس قسم کے سیاہ انگور کی کاشت دولت آباد مین بہ کثرت ہوتی ہے ۔ مولف نے اس سیاہ انگور کو سفر دکن کے زمانہ مین ذایقہ کیا ہے واقعی یہ قسم نہایت لذیذ ہوتی ہے اسکے ذایقہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان کے بعض مقامات کو پیداوار انگور کی پوری صلاحیت حاصل ہے یہ سیاہ قسم بقیاس مولف اطراف پٹنہ و بنارس واﷲ آباد وغیرہ مین حسب مراد بارور ہو سکتی ہے ۔ افسوس ہے کہ ہمارے پٹنہ کے ارباب شوق پٹنیا سیاہ انگور کو انگور سمجھکر اپنے باغون مین جگہ دیتے ہین اور کبھی اورنگ آبادی سیاہ انگور یا اور کسی عمدہ قسم کے انگور کی پرورش کو مروج کرنے کیطرف مطلق مائل نہین ہوتے ہین ۔ اورنگ آبادی سیاہ انگور کے علاوہ اس رنگ، کا انگور ریاست ریوان و کالنجر[1] مین نہایت نفیس پیدا ہوتا ہے ۔ کنوار مین بھی انگور کی ایک نہایت عمدہ قسم دیکھی جاتی ہے مگر یہ قسم بقرینہ غالب دراصل کشمیر کی وطن ہے یا وسط الیشیا سے لائی گئی ہے بنگلور مین انگور کی ایک قسم ہے جسکے پھل اکتوبر نومبر مین مراد پر آتی ہین ۔ یہ قسم بھی اچھی ہوتی ہے ۔ اطراف کلکتہ کی زمین کو پیداوار انگور کی صلاحیت کم معلوم ہوتی ہے ۔ چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہم ۱۸۵۹ء مین یورپ کے عمدہ اقسام کے انگور مقام اوٹاکمنڈ سے جینسورا لائے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہوئے جیسے آئے تھے ویسی ہی رہگئے معلوم ہوتا ہے کہ فرمنجر صاحب کے لائے ہوئے انگور نازک اقسام کے تھے اسواسطے اطراف

---

[1] صوبہ بوندیل کہنڈ مین واقع ہے ۔

کلکتہ کی ناموافقت آب و ہوا سے ضائع ہوتے گئے اگر قوی اور مضبوط اقسام کے انگور کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین مروج کئے جائین تو پیداوار معقول کی امید کیجاسکتی ہے چنانچہ خود صاحب موصوف لکھتے ہین کہ بمقام گوسری جو سواد شہر کلکتہ ہے مسٹر ڈبلو اسٹاکرٹ صاحب (Mr. W. Stalkart) نے کسی قسم کا انگریزی انگور پرورش کیا تھا جو خوب بالیدہ ہوکر حسب مراد بارور ہوا تھا یہ انگور نہایت صحیح المزاج اور تنومند تھا معلوم ہوتا ہے کہ قوی اقسام کے سوا ضعیف اقسام کے انگور کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین بالیدہ اور بارور نہین ہوسکتی ہین کسواسطے کہ اوس شہر اور اوسکے اطراف کی ہوا کی یہ تاثیر ہے کہ وہان انگور کا بالیدہ کرنا ایک امر سخت دشوار ہوجاتا ہے اکثر یہی ہوتا ہے کہ نصب کئے جانیکے بعد پھر انگور کے درخت کسی قسم کی جسمی ترقی نہین کرتے ایک ہی حالت پر عرصہ دراز تک رہکر ضائع ہوجاتے ہین۔

فہرست ذیل جسمین چند اقسام کے انگورون کے نام و بیان مندرج کئے جاتے ہین قابل توجہ حضرات اہل شوق ہے۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	باربروسا Barbarossa	انگلستان کا انگور ہے اسکی گاچی کارٹر کمپنی لنڈن (Jas Carter & Co London) کے ذریعہ سے ہندوستان مین منگوائی جاسکتی ہے یہ انگور اچھی قسم کا ہے ارباب شوق امتحاناً اسکی پرورش ضرور فرمائین۔

۲	بلیک الیکنٹی (Black Alicante)	ایضاً
۳	بلیک ہیمبرگ BLACK-HUMBURG.	ایضاً + یہ قسم شہر لاہور مین بارور ہو چکی ہے جیسا کہ مسٹر برکلی ( ) لکھتے ہین کہ میرے باغ مین حسب مراد بارور ہوتی ہے شاید سرکاری باغ لاہور مین نہین ہے کسواسطے کہ وہان کی فہرست اشجار مین اسکا نام نہین دیکھا جاتا ہے لیکن یہہ قسم سرکاری باغ لکھنو مین موجود ہے -
۴	بلیک مسکٹ (Black-muscat یعنی سیاہ مسقط	ایضاً + شاید یہ قسم بھی مسٹر برکلی کے باغ مین بارور ہوئی ہے -
۵	بلیک پرنس (Black Prince.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ شائقین ہے یہ قسم سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہے -
۶	بووڈ مسقط Bowood-Muscat	ایضاً مگر بہ اطلاع مؤلف یہ قسم ہندوستان مین نہین پہونچی ہے -
۷	بکلینڈ سویٹ واٹر Buckland sweet water.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ ارباب شوق ہے - بقرینہ غالب ابھی تک یہ قسم ہندوستان مین نہین ہے مگر ایک قسم موسوم بہ سویٹ واٹر سہارنپور کی سرکاری باغ مین موجود ہے -
۸	کیسیلاز مسکٹ (Chasselas Musque.	عمدہ انگریزی انگور ہے مگر بہ اطلاع مولف

۹	فرڈیننڈ دی لیسپس Ferdinand De Lesups.	ایضاً
۱۰	فرینکنتھال Frankenthal.	ایضاً
۱۱	گولڈن شیمپین Golden-Champion.	ایضاً + بقرینہ غالب یہ قسم بمقام لانسورسٹر برکلی (Mr Berkeley.) کے باغ مین حسب مراد بارور ہوتی ہے مگر وہان کی سرکاری فہرست اشجار مین اسکا نام مولف کی نظر سے نہین گزرا ہے ۔
۱۲	گروس کالمن Gros-Colmon.	عمدہ انگریزی انگور ہے یہ قسم ہندوستان مین بقرینہ غالب نہین پہونچی ہے ۔
۱۳	گرانڈ سویٹ واٹر Grand sweet-water.	ایضاً +
۱۴	لیڈی ڈونیز سیڈلنگ Lady Downes Seed-ling.	عمدہ انگریزی انگور ہے بہ اطلاع مولف یہ قسم ہندوستان مین نہین آئی ہے
۱۵	مسز پرنسز بلیک مسکٹ Mrs Princess Black Muscat.	عمدہ انگریزی انگور ہے اور لکھنو کے سرکاری باغ مین موجود ہے ۔
۱۶	مسقط اسکندریہ Muscat of Alexandria.	ایضاً مگر بہ اطلاع مولف ہندوستان مین ابھی تک یہ قسم لائی نہین گئی ہے ۔
۱۷	رایل ایسکاٹ Royal-Ascot.	عمدہ انگریزی انگور ہے ۔ سرکاری باغہای لکھنو و سہارنپور مین یہ قسم موجود ہے
۱۸	رایل مسکاڈاین Royal-Muscadine.	عمدہ انگریزی انگور ہے بقرینہ غالب ابھی تک

		ہندوستان مین نہین پہونچا ہے -
۱۹	ٹرنہم بلیک - Trenkam- Black.	ایضاً
۲۰	وہایٹ فرانٹگین - White- Frontignan.	عمدہ انگریزی انگور ہے سرکاری باغہاے سہارنپور و لاہور مین یہ قسم موجود ہے -
۲۱	وہایٹ نایس - White - Nice.	ایضاً مگر بقرینۂ غالب ابھی تک ہندوستان مین اس قسم نے رواج نہین پایا ہے -
۲۲	گرزلی فرانٹگنین - Grisly- Frontignan.	انگریزی انگور ہے لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۲۳	رایل وینیارڈ - Royal - Vineyard.	ایضاً سرکاری باغون مین لکھنو اور لاہور کے موجود ہے -
۲۴	آسٹری ایٹ. Austreate.	ایضاً سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہی -
۲۵	بلیک برگنڈی - Black - Burgundy.	ایضاً ایضاً عمدہ انگور ہے -
۲۶	ڈیمکس. Damascus.	" " "
۲۷	ارلی ہیمبرگ Early - Hamburg.	" " "
۲۸	مسکٹ ہیمبرگ - Muscat- Hamburg.	" " "
۲۹	وسٹ سنٹ پیٹر - West- St-Peter.	" " "

۳۰	وہایٹ شیمپین - White Champion.	ایضاً ایضاً ایضاً
۳۱	میڈرس فیلڈ کورٹ - Madres-field-Court.	عمدہ انگریزی قسم ہے سرکاری باغ لکھنو مین موجود ہے۔
۳۲	بمبئی کا سرخ انگور Bombay Red.	ہندی انگور ہے سرکاری باغ لکھنو مین موجود ہے یہ قسم بہت عمدہ نہین ہے۔
۳۳	دیسی سفید انگور Country White.	ایضاً ایضاً اس قسم سے اکثر اشخاص واقف ہین یہ قسم پٹنہ مین بہی دیکہی جاتی ہے۔
۳۴	کابلی انگور سیاہ	یہ قسم قابل توجہ ہے لاہور کے سرکاری باغمین موجود ہے۔
۳۵	حسینی - Hosaeni	یہ انگور سفید رنگ دراز نہایت لطیف اور شیرین ہوتا ہے کابل سے جو انگور سفید رنگ پٹاریون مین ہر سال ہندوستان آتا ہے شاید یہی حسینی انگور ہے اگر حسینی نہین ہے، تو حسینی کے ساتھہ اشبہ بہت ہے حسینی انگور کشمیر مین بہی پیدا ہوتا ہے یہ انگور بہت کچھ قابل توجہ ارباب شوق ہے۔ لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے۔
۳۶	کشمش - Kishmish	یہ انگور معروف خاص و عام ہے اسمین تخم نہین ہوتا سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے۔
۳۷	پشوری - Peshwar	یہ انگور سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے۔

۳۸	مسکہ - Muska -	نہایت عمدہ قسم ہے کشمیر وطن ہے ارباب شوق کشمیر سے منگوا سکتے ہین -
۳۹	عسکری	نہایت لطیف و شیرین ہوتا ہے بقرینہ غالباً ہندوستان مین اسکی پرورش نے رواج نہین پایا ہے - اس انگور کا وطن ملک ایران و کابل و عراق وغیرہ ہے اہل ہند جنکو سفر کابل و ایران و عراق کا اتفاق ہوا ہے البتہ اسکی عمدگی کی شہادت دے سکتے ہین-
۴۰	صاحبی	ایضاً
۴۱	ریش بابا	ایضاً
۴۲	انگور کشمشی	یہ انگور نمبر ۳ و ۴۰ و ۴۱ سے بھی زیادہ لطیف اور شیرین ہوتا ہے-
		واضح ہو کہ انگور کی قسمین بہت ہین جسقدر ذکر ہوئین توجہ ارباب شوق کے لئے کافی ہین + انگریزی اقسام جو مذکور ہوئے اونکی حقیقت یہ ہے کہ بہت اونمین ایسے ہین کہ جو درحقیقت ایشیائی وطن ہین مگر چونکہ اب انگلستان مین پرورده کئے جاتے ہین اور ہندوستان مین انگلستان سے آتے گئے ہین یا لائے جاسکتے ہین اب اونکو انگریزی اقسام کہنا امر مجبوری ہوگیا ہے اسکے علاوہ ہم ہندیون کو انکے ایشیائی نامعلوم تھا

ارباب

		دریافت کرنا چونکہ بہت دشوار ہے اس لئے ناچار اونکے انگریزی ناموں پر اکتفا کرنا لازم ہے۔

جو اشخاص انگور کے طرز کاشت یا طریقہ پرورش سے ناواقف ہین انگور کا پیدا کرنا ایسا امر دشوار سمجھتے ہین کہ بخیال دشواری اپنے باغون مین اس عمدہ میوے کو کمتر جگہ دیتے ہین حالانکہ انگور کی کاشت یا پرورش اوسیقدر تردد طلب ہے جتنا کہ اور اشجار و بجوم ثمر و اقسام آم و لیچی و شفتالو و کولا و اسٹابری و اناناس و سردا وغیرہ وغیرہ کی پرورش و نگاہداشت متقاضی تردد ہوتی ہے جو اراضی کہ درختان مذکور بالا کو بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے انگور کے درخت کو بھی بالیدہ کرسکتی ہے ظاہر ہے کہ جسطرح فن باغبانی کی دانست کے بغیر لاعلمی کیصورت مین درختان مذکور حسب مراد بارور نہین ہوسکتی اوسیطرح انگور کی بھی پرورش بوضع احسن عمل مین نہین آسکتی پس اگر پابندی قواعد علمی کے ساتھہ انگور کی کاشت یا پرورش عمل مین آوے تو زیر باری کثیر کے بغیر آسانی کے ساتھ میوے سے تمتع کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ مسٹر جیمس کٹھل (Mr James Cuthill کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان مین بھی بہت سی فضول کارروائیان انگور کی کاشت مین عمل مین آتی ہین چنانچہ محقق موصوف لکھتے ہین کہ انگور کی ایک امر نہایت آسان ہے اگر طول فضول او رغلط کارروائیان مروج نہوتین تو اسکی کاشت کی نسبت بہت کچھ تحریر کی ضرورت بھی نہوتی۔ انگلستان مین انگور کی کاشت ایک شے بلا وجہ دشوار اور بلا ضرورت بہت خرچ طلب ہو رہی ہے یہان کا دستور یہ ہے کہ اول زمین کو چار یا پانچ فٹ عمیق کھود ڈالتے ہین اور بعد ازان اس کھودی ہوئی زمین مین طرح طرحکی چیزین بشکل مرکب تقویت زمین کے لئے داخل کرتے ہین۔ جہان تاکستان قایم کرتے ہین وہان کی زمین

بیشتر ایسی ہوتی ہے کہ جو پچاس برس سے چراگاہ میش وگاو رہا کی ہے اور ان جانورون کے سالہا سال کے فضلے سے پر مادہ ہو رہی ہے اوس پر مزید تقویت کی نظر سے گوبر۔ مینگنیان۔ لید۔ سور کا گوہ۔ گاے کا خون۔ استخوان جوشدادہ۔ گھوڑے اور بیلون کے ناخون جو نعلبندی کے وقت تراشے جاتی ہین یہ سب کے سب داخل زمین کئے جاتے ہین۔ جب اس عجیب الترکیب زمین مین انگور کے درخت نصب کئے جاتے ہین تو بے انداز بڑھنا شروع ہوتے ہین اور جو جو برائیان انگور کے واسطے متصور ہین سبکو ظہور ہوتا ہے یعنے شاخون کی پورین بہت لانبی نکلتی ہین۔ جز و ہیزمی زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسم درخت متخلخل اور نرم ہو جاتا ہے اور جب درخت بارور ہوتا ہے تو پہلون مین ایسی قلب ماہیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر قسم انگور بلیک ہمبرگ (Black Hamburg) ہے تو ان سٹو تہ بیریون سے رڈ ہمبرگ (Red Hamburg) ہو جاتی ہے جتنے دولتمندان انگلستان ہین اونکے تاکستان مین بھی غلط کارروائیان مروج ہین مگر تجارت پیشہ اشخاص ان طول فضول کارروائیون کے گرد نہین پھرتے یہ لوگ نہ بطریق بالا زمین کو اسقدر عمیق کھودتے ہین نہ کہاد کی کثرت سے اصلی صلاحیت زمین مین کسی طرحکا غیر طبعی انقلاب پیدا کرتے ہین۔ حسب مراد انگور پیدا کرنیکے لئے نرم بالو آمیز زمین تجویز کرکے انگور کے درخت نصب کردیتے البتہ نصب کرنیکے قبل تہالون مین صرف نرم اور چور کئی ہوئی مٹی ڈال رکھتے ہین نرم زمین پاکر انگور کی جڑین خود ہر طرف پہیل جاتی ہین اور درخت حسب مراد بالیدہ ہوکر پہل بھی حسب مراد پیدا کرتے ہین لیکن یہ اشخاص تجارت پیشہ درختون کو موقع سے چھانٹنے مین بہت کوشان ہوتے ہین جسکی وجہ سے اونکو پوری کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ انگور کے چھانٹنے کا بیان آیندہ آیگا اس وجہ سے ان تجارت پیشہ

اشخاص کے چھانٹنے کا طور اس مقام پر مندرج نہین کیا جاتا ہے ۔ کیا مسٹر کٹھل (Mr Buchitt) کی تحریر بالا سے عیان ہے کہ انگور کی کاشت بہت تردد خیز امر نہین ہے واقعی حالت یہی ہے جیسا کہ محقق موصوف کی نفع بخش عبارتونکا منشا ہے ہندوستان مین اوسی آسانی کے ساتھ عمدہ اقسام کے انگور پیدا کئے جا سکتے ہین جیسا کہ اشخاص تجارت پیشہ انگلستان مین پیدا کرتے ہین تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کیوال زمین انگور کے درخت کو بالیدہ کرنیکی پوری صلاحیت نہین رکھتی ہے - بالو آمیز کیوال یا پلسندری یا دورس زمین یا کوئی ایسی زمین جو نرم اور بالو آمیز ہو اس کام کے واسطے موضوع ہے - اگر سخت کیوال زمین مین انگور لگانے کی کسی وجہ سے مجبوری لاحق ہو تو اس حالت مین جہان جہان پر انگور کا درخت نصب کرنا متصور ہو وہان پر پہلے سے قد آدم زمین کہود کر نرم اور بالو آمیز مٹی اوسمین ڈال رکھنا چاہئے اس ترکیب سے جب درخت لگائے جائینگے تو اونکی بالیدگی مین دیر نہین لگیگی بہرحال جب زمین پرورش انگور کے واسطے تجویز کیجا چکے تب تاکستان کی تیاری کے لئے کارروائی ہاے ذیل کا عمل ہونا ضروریات سے ہے -

ظاہر ہے کہ انگور کا درخت بیلدار ہونے کے باعث کسی ایسی مضبوط شئے کی استعانت کے بغیر کہ جس پر چڑہکر وہ اپنی شاخین پہیلا سکے بالیدہ نہین ہو سکتا ہے اسلئے اسکے واسطے ایک زمین ایسی تجویز کرنا چاہئے جو جنوباً و شمالاً انگور بونیوالے کی خواہش کے مطابق طویل ہو اور عرض مین دس یا بارہ فٹ سے کم نہو اس زمین کی ہر دو جانب طولانی مین سات یا آٹھ فٹ کے فاصلون پر برابر پختہ پائے جو ۱۵- انچ مربع اور سات فٹ بلندی مین ہون تعمیر کئے جائین اور ہر دو پاؤن کے درمیان بانس کی جعفریان لگائی جائین اور عرض کے ہر دو پایہ ہاے

مقابل پر ایک شہتیر رکھی جائے اور ہر شہتیر کے وسط مین دو یا تین فٹ کا بلند بلوا جڑا جائے اور اس بلوی پر جعفری کا دو چھپرہ ڈالا جائے جب اسکی تعمیر سے فرصت ہو چکی تب طول کے ہر دو پایہ کے وسط مین زمین درست کرکے انگور کا ایک درخت لگایا جائے بالیدہ ہوکر یہ سب انگور کے درخت پایون کی جعفریان اور دو چھپرے کی جعفریان کو اپنی شاخون اور پتون سے چھپا لینگے اور یہ تاکستان برائے خود زیور باغ ہوجائیگا اسکے سایہ مین جنوباً و شمالاً نہ صرف ٹہلنے اور پھرنے کی معقول جگہ قایم ہوجائیگی بلکہ صدہا گملون کے درختون کو سایہ مین رکھنے کا موقع ہاتھ آئیگا۔ ہندوستان مین تاکستان تیار کرنیکی یہی ترکیب ہے اور اس ملک کے واسطے یہی طریقہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اہل انگلستان اس وضع پر تاکستان نہین تیار کرتے ہین۔ انگور کی بیلون کو اکثر دیوارون پر چڑھاتے ہین چونکہ بدانست مولف طریقہ انگریزی اس ملک کے حسب حال نہین ہے اسواسطے بہ نظر اختصار درج کتاب ہذا نہین کیا جاتا ہے۔

آخر ایام بارش انگور نصب کرنیکا بہترین زمانہ ہے۔ کوہی مقامون مین ابتدائے زمانہ نصب سے چار برس کے اندر انگور بارور ہوتا ہے لیکن ہندوستان کے میدانی حصون مین اس سے بھی زیادہ زمانہ اسکے بارور ہونیکے لئے درکار ہے۔

درختون کی تقویت کی نظر سے ہر سال انقضای ماہ اکتوبر کے بعد انگورون کی جڑون کو کھود کر چھہ یا سات ہفتہ تک کھلا رکھنا چاہیئے اس عرصہ مین پرانی پتیان خزان کر جائینگی ایسے وقت مین انگور کی شاخون کو چھانٹنا بھی لازم ہے فروری آتے نئی شاخین اور پتیان نکلنا شروع ہوجائینگی۔ شاخون اور پتیون کے نکلنے کے قبل چھانٹنے کا یہ فائدہ ہے کہ درخت کا مادہ ضائع نہین جاتا ہے جو لوگ شاخہاے نورستہ و برگہاے تازہ کے ظہور کے بعد ایسا کرتے ہین

درختون کی قوت منفت مین ضایع کرڈالتے ہین بہرحال جب شاخہاے نورستہ وبرگ ہاے تازہ کی نمود شروع ہو اوسیوقت درختون کی کہلی ہوی جڑون کو کہاد ڈالکر بند کردینا چاہیے اور اگر پانی کی ضرورت دیکہی جاے تو بقدر انداز پانی بہی دینا چاہیے انگور کی جڑون کے واسطے کہاد کا نسخہ مندرج ذیل ہوتا ہے

شورہ کہلی سرسف گوبر بوسیدہ آہک یعنی چونا گڑ کہلی اور گڑ کو
۴ مار ۲۰ مار ۱۰ مار ۲ مار
خم مین سڑائین جب کہاد کا زمانہ آئے تب گوبر بوسیدہ سڑی ہوی کہلی اور گڑ کو جڑون مین ڈالکر شورہ اور آہک کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرکے اوپر سے داخل کرین۔

اگر سڑی ہوی مچہلی کا کہاد موجود ہو تو جڑون مین داخل کرین اور اوپر سے تہوڑا تہوڑا شورہ کو باریک کرکے چہیٹین اسکے بعد تہالے کو برابر کرڈالین اگر مچہلی کی کہاد کا سامان نہ ہوسکے تو گہونگہے کے مغز کا کہاد مچہلی کے کہاد کا بدل ہوسکتا ہے گہونگہے کے مغز کے کہاد بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک خُم مین گہونگہے کے مغز اور نرم مٹی کو تو بہ تو ڈالتے جاتے ہین دو تین مہینے مین سب مغز بوسیدہ ہوکر مٹی مین شامل ہوجاتا ہے۔ مچہلی اور گہونگہے کے مغز دونون مین فاسفورس موجود ہے لیکن مچہلی مین زیادہ ہے مگر دونون کی کہاد کے ساتھ شورہ کی معیت واجبات سے ہے کسواسطے کہ نظام نباتات مین نمک و پوٹاشش و فارسفورس کے اجزا بہت کچہہ دخل رکہتے ہین۔

انگور کو سیرابی کی حاجت بہت ہوتی ہے لیکن کثرت سیرابی جیسے تمام مثمر اشجار و نجوم و حشایش کو مضر ہوتی ہے اوسیطرح انگور کو بہی ہوتی ہے بس سیرابی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب پرانی شاخون کے چہانٹے جانیکے بعد نئی شاخین اور نئے پتے نکلنا شروع ہون تو اوسی وقت سے اسکو بقدر حاجت

پانی دینا چاہیے پہر جب شاخون مین پہول لگین تو اوسوقت سے لیکر اوس زمانے تک کہ جب انگور کے دانے کچہہ شکل نکال چکین مناسب سیرابی مین کوتاہی نہین کرنا چاہیے مگر انگور کے پختگی کے زمانے کے کچہہ روز پہلے ہی سے سیرابی موقوف کردینا چاہیے اسوقت کی سیرابی سے پہلون کی شیرینیت کم ہوجاتی ہے جب انگور کے خوشے پختگی کے قریب ہون تو خوشون کے قریب کی شاخین اور پتیان جو آمد روشنی اور ہوا کی مانع ہوتی ہون اونہین فوراً دور کرنا چاہیے ورنہ حجاب کے وجہ سے پہلون کے نضج مین فتور پڑیگا اور عدم نضج کے باعث پہلون مین ترشی رہ جائیگی انگور کے باور کرنیکے لیے اوسکی شاخون کو موقع کے ساتہہ چہانٹنا ضروریات سے ہے ورنہ معقول پیداوار کی امید ساقط متصور ہے ۔ انگور کا درخت کثیر الاوراق اور کثیر الاعضان ہوا کرتا ہے یعنی انگور کا درخت کثرت سے پتے اور شاخین پیدا کرتا ہے چونکہ ہیزمی جزو زیادہ پیدا کرتا ہے اسلئے اسکو چہانٹنے کے بہی ضرورت سال بسال ہوا کرتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ انگور کے پرورده کرنے کی علت غائیہ یہی ہے کہ اوس سے پہل پیدا ہون نہ یہہ کہ اوسکی شاخون اور پتون کی کثرت سے تاکستان جنگل کی شکل پیدا کرے اس واسطے اوسکی شاخون اور بیلون کا چہانٹنا ضرور ہوجاتا ہے تاکہ وہ مادہ جو شاخون اور پہلون کے طرف صرف ہوتا وہ پہلون کے طرف منتقل ہوکر حسب مراد باروری کا سامان کرسکے ۔ مولف سابق مین عرض کرچکا ہے کہ انگور کے درختون کو چہانٹنے کا بہترین زمانہ وہی ہے کہ جب اونکی پتیان خزان کرجاتی ہین اسواسطے وسط نومبر اس کام کے واسطے مناسب زمانہ متصور ہے لیکن اگر اس سے بہی دو چار روز پہلے چہانٹنا عمل مین آئے تو انسب ہوگا مگر انقضائے نصف ماہ نومبر کے بعد جسقدر زیادہ التوا کی صورت ظہور مین آئیگی اوسیقدر اسکا عمل کمتر مفید ہوتا جائیگا ۔ بہرحال چہانٹنے کا طریقہ یہ ہے

کہ ہر شاخ کی تین آنکھہ یعنے تین پورین چھوڑ کر سب کو تراش ڈالنا چاہئے تراشنے کے بعد عرق شجری اعلے کیطرف صعود کرنا شروع ہوگا نئی شاخون کے آثار نمودار ہونا شروع ہونگے نئی پتیان نکلنے لگین گی اور آخر کار پھول نمایان ہو کر حسب مراد پھل لگین گے اور تمام محنتون کا انجام بخیر ہوگا جو اشخاص ایسے زمانے مین اپنے انگورون کو چھانٹتے ہین کہ جب عرق شجری صعود کرنے لگتا ہے اور نئی شاخین اور پتیان درختون مین نکلنے لگتی ہین تو اونکے انگور کے درخت اونکی اس غلط کارروائی کی بدولت کمزور ہو کر حسب مراد باردار نہین ہو سکتے ہین واقعی اس غلط کارروائی سے درختونکا جوش محض بیکار جاتا ہے موقع سے درختون کا چھانٹنا جسقدر مفید ہوتا ہے اوسیقدر اونکا بیموقع چھانٹا جانا اونکو ضرر رسان ہوتا ہے مگر جاہل اشخاص جو ترکیب و نظام نباتات سے لاعلمی علم نباتات کے باعث ناواقف ہوتے ہین بیموقع درختون کو چھانٹکر خراب اور ضایع کر ڈالتے ہین۔

انگلستان مین انگور کی جڑونکے چھانٹنے کا بھی دستور ہے چنانچہ مسٹر جیمس کٹھل (Mr james Cuthill.) کے اس مادے کی تحریرات کا خلاصہ بنظر اطلاع دہی شایقین مندرج ذیل کیا جاتا ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ درختان مثمر کے جڑون کو چھانٹنا ایک نہایت توجہ طلب امر ہے اس کارروائی کے مروج ہونیکی یہ شکل پیدا ہوی کہ بہت برس گذری کہ انگلستان کی باغبانون نے امتحاناً پرانی درختان مثمر کی جڑون کو کھود کر چھانٹنا شروع کیا ایسا کرنے سے پرانے درخت بلاناغہ ہر سال حسب مراد بارور ہونے لگے تب سے جڑونکا چھانٹنا مفید اشجار مثمرہ ہونیکے باعث ایک امر ضروری سمجھا جاتا ہے مسٹر ریورس (M. Rivers.) نے بھی بوضاحت

ثابت کر دکھایا ہے کہ موقع سے درختون کی جڑون کو چھانٹنا بہت فائدہ بخش ہوتا ہے اب اس کارروائی کی عمدگی مین کسیکو جائے گفتگو نہین ہے۔ اس کارروائی کی عمدگی کے ثبوت مین مسٹر کٹھل لکھتے ہین کہ ہم نے بڑی بڑی ناشپاتی کے ایسے درخت دیکھے کہ جو اسقدر عظمت و جسامت کے ساتھ بھی صرف چند دانے پھل پیدا کیا کرتے تھے مگر جب اونکی جڑین چھانٹی گئین تب سے اونمین پھل حسب مراد آنے لگے اسیطرح صاحب موصوف کا یہ بھی بیان ہے کہ ہمنے بمقام فلہم (Fulham) دو درخت انگور ایک ہاٹ ہوس[1] (Hot house.) مین لگائے ان درختون کی عمر دس برس کی تھی اور اس عرصہ تک یہ دونون درخت ایک کنزرویٹری[2] (Conservatory.) مین پرورده کیئے گئے تھے ہم نے ان درختون کی جڑین چھانٹ ڈالین جسکے باعث دوسرے ہی سال نصب کیے جانیکے بعد دونون درخت حسب مراد باروَر ہوئے اوسوقت سے لیکر اسوقت تک کہ بیس برس کا عرصہ گزر چکا ہے یہ دونون درخت بلاناغہ ہرسال افراط سے عمدہ پھل لایا کرتے ہین ایسیطرح بہت مثالین موجود ہین جنکے اعادہ کی کوئی حاجت نہین ہے۔

---

[1] ہاٹ ہوس (Hot house.) کا ترجمہ گرم خانہ ہے اہل فرنگ ایسا ایک مکان تیار کرتے ہین کہ جس مین نازک اور گرم ملکون کی نباتات پرورده کیجاتی ہین اور سرد ہوائے خارجی کے صدمہ سے امن مین رہتی ہین اسطرح کی نباتات سرد ملکون مین گرم خانون کے بغیر زندہ نہین رہ سکتی ہین۔

[2] کنزرویٹری (Conservatory.) سے مراد ایسا گھر ہے جسمین مختلف اقسام کے نباتات مجتمع کیئے جاتے ہین اور وہان ان نباتات کی تمامتر حفاظت ہوسکتی ہے بیشتر ان نباتات سے ایسے ہوتے ہین جو دوسرون ملک سے لاکر اس گھر مین پرورده کیے جاتی ہین۔ اس گھر کی تعمیر مین شیشے بہت خرچ ہوتے ہین جسکی وجہ سے اسکے اندر آفتاب کی روشنی اور حرارت کی پہونچنی ہو

مسٹر کٹھل (Mr Cuthill) آخر مین یہ لکھتے ہین کہ جب انگور کے درختون کی جڑ ونکی چھانٹنے سے انگلستان مین فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے تو اور ملکون مین بھی اسس کارروائی کی پابندی نفع بخش ہوسکتی ہے اگر کوئی حضرات ارباب شوق سے اس امر کا تجربہ ہندوستان مین فرمائین اور اپنے نتیجہ تجربہ سے بذریعہ کسی تحریر کے اپنے ہندی ہموطنون کو مطلع کرسکین تو اونکی سعی نیک کا احسان اونکے تمام ہموطنون کی گردن پر رہجائیگا اور بلاشبہہ عنداللہ بھی اس کار خیر کی بدولت مستحق اجر عظیم ہونگے۔

واضح ہو کہ اکثر غفلت اور کہن سالگی کے باعث بھی انگور کے درخت خراب ہوجاتے ہین پس یا اونکی باروری مطلق موقوف ہوجاتی ہے یا اگر کسیقدر باروری ہوتے ہین تو اونکے پھل بدذائقہ چھوٹے گندہ پوست پیدا ہوتے ہین بیشتر تو یہی ہوتا ہے کہ باروری نہین ہوتے ایسے ناپرسان اور کہن سال درخت ہاے انگور کی اصلاح کے لئے لفٹنٹ پاگسن (Lieut Pagson) کی تحریرون کا خلاصہ جو مندرج ذیل ہوتا ہے قابل توجہ متصور ہے۔

بہ نظر اصلاح لازم ہے کہ درختون کی جڑین بحفاظت تمام ماہ فروری مین کھودی جائین اور جب کھودی جاچکین تو فوراً اونکی جڑون مین دو گھڑی رقیق کھاد داخل کیجائین۔ انگور کے رقیق کھاد کی ترکیب مندرج ذیل ہوتی ہے۔

نسخہ کھاد

[illegible]
سلفیٹ آف لائم شورہ کسیس۔ شورے کو ایک بالٹی مین رکھکر اور
۳ ماشہ ماشہ ماشہ

ص ۲ کوئی امر مانع نہین ہوتا ہے اس گھر کی بدولت شدت سرما سے درختون کو صدمہ پہونچنے نہین پاتا ہے۔ امرائے انگلستان اکثر اسس طرز کے گہر پرورش نباتات کے واسطے تعمیر کراتے ہین

آب اضافہ کرکے محلول کرنا چاہئے بعد ازان کسیس اوسمین داخل کیجائے بعد ازان سلفیٹ آف لائم کو رفتہ رفتہ کرکے آمیختہ کرنا چاہئے جب نسخہ بالا کے مطابق رقیق کہاد جڑونمین داخل ہوکر جذب ہوجا چکے تب کہاد مندرجہ ذیل اضافہ کرکے جڑون پہر مٹی سے چہپاکر مارچ تک اس حالت پر رہنے دینا چاہئے جب یہہ زمانہ آپہونچے تب دوبار ہر ہفتہ ایک مشک پانی سے جڑونکو سیراب کرنا ضروری متصور ہے نسخہ کہاد یہ ہے سفوف استخوان سوختہ مٹی نرم ۔ اول دو سیر سفوف مذکور کو جڑون پر چہڑکنا چاہیے تب اوسپر سے دو انچ نرم مٹی ڈالی جائے اسپر سے اوپلی کی خاکستر جسکے ذریعے سے استخوان جلایا جائے بچہانا چاہئے جب یہ سب چیزین جڑونمین داخل کیجا چکین تب کہودے ہوسے تہالے کو مٹی سے چہپاکر برابر کرنا درکار ہے اس طور پر انگور کے درخت کو اپریل کے مہینے تک بحالت خود رہنے دینا لازم ہے لیکن جب مارچ کا مہینا آئے تب سے ہفتہ مین دو بار جڑون مین پانی دینا چاہئے جب شاخون مین پہول نکلنا شروع ہو تب پہر کہاد رقیق بطریق مذکور بالا دیا جائے اس کہاد دینے کے بعد زمین کو خشک ہونیکے لئے چہوڑ دینا چاہیے پہر جب زمین خشک ہونے لگے اور زمین مین شگاف نمودار ہونا شروع ہو تب پہر ہفتہ مین دوبار سیراب کرنیکی ضرورت ہوگی اس ترکیب کی پابندی سے انگور کے درخت نہایت بالیدہ ہوکر کثرت سے پہل لائینگے لفٹنٹ پاگسن (Pogson) اپنے استخوان کے سوختہ کرنیکا طریقہ اس طور سے اپنی تصنیف مین درج فرماتے ہین کہ ایک سوراخ زمین مین ایک فٹ عمیق اور قطراً تین فٹ کہودنا چاہیے اس سوراخ کو تو بہ تو استخوان اور اوپلے سے بہرنا چاہیے اور اسکے اوپر سے بہی بیس یا تیس اوپلا ڈالنا چاہئے بعد ازان تین طرف سے اس انبار مین آگ لگانا درکار ہے یہہ اس غرض سے کہ بیک وقت تین طرف سے اوپلے مشتعل ہوکر تمام استخوان کو جلا ڈالین

جب آگ سرد ہو جائے تب تمام استخوان کو چنکر سفوف کر ڈالنا چاہیے۔ اس سفوف کے علاوہ اوپلے کی راکھہ بھی بحفاظت تمام رکھی جائے یہ وہی خاکستر ہے جسکی نسبت بالا مین اشارہ ہو چکا ہے۔

واضح ہو کہ ایک من استخوان جلانے سے نصف من سفوف استخوان سوختہ تیار ہوگا اور جیسا کہ بالا مین مذکور ہو چکا ہے اس سفوف سے دو سیر فی درخت حسب ترکیب مذکورۂ بالا ہر درخت کی جڑ مین ڈالنا کافی ہوگا۔ لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ اس نسخہ کے استعمال سے انگور کے بہت سے کہنہ اور بیکار درخت بارور ہو گئے ہین۔ حسب ہدایت لفٹنٹ موصوف درختون کو اس نسخہ کا استعمال سال بسال درکار ہے اس ترکیب کی پابندی سے قوت مثمرہ بہت ترقی کر جاتی ہے اور بارورری حسب مراد ظہور مین آتی ہے۔

استخوان سوختہ کا سفوف انگور کو نہایت مفید ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ خاکستر استخوان مین بکثرت فاسفیٹ موجود رہتا ہے اور بھی اسکے خاکستر کے ذریعہ سے اور بھی چند اقسام کے فاسفیٹ مثل فاسفیٹ آف لایم (Phoshot of Lime) و فاسفیٹ آف میگنیشیا (Phosphati-Magnesia) و فاسفیٹ آف پوٹاش Phosphoti of Potash و فاسفیٹ آف آیرن (Phos Phot of iran) پیدا ہوتے ہین اور چونکہ پختہ انگور مین جزو پوٹاش و میگنیشیا و آہک و اقسام فاسفیٹ بکثرت موجود رہتے ہین۔ خاکستر استخوان کی حاجت محتاج بیان نہین ہے۔

واضح ہو کہ نسخہ ہاے مذکورۂ بالا سے ہر قسم کی تقویت و تغذیہ کی شکل و صورت درختان انگور کے لیے پیدا ہوتی ہی اور نسخہ ہاے بالا تمام ایسے اشجار مثمرہ کو مفید ہوتی ہین کہ جنکی ترکیب ثمر ترکیب انگور کے ساتھ اشتمال اجزای کیمیائی مین مناسبت رکھتی ہین

واضح ہو کہ انگور کے درختون کو کیڑون کی وجہ سے بیشتر صدمہ پہونچتا ہے۔ اکثر اشجار ثمرہ مین کیڑے لگ جاتے ہین جسکے باعث اونکی بالیدگی اور شادابی مین نقصان عظیم لاحق ہو جاتا ہے۔

طرد ہوام وقتل دیدان کے لئے مسٹر جیمس کتھل (Mr James Cuthill) اپنے انگور کے رسالے مین چند ترکیبین تحریر فرماتے ہین جنکی پابندی کیڑون کی ضرر رسانی سے انگور کے درختون کو امن مین رکھ سکتی ہے بلکہ بدانست مولف صاحب موصوف کی بعض ہدایتین اکثر اشجار ثمرہ کو نفع پہونچا سکتی ہین کتھل صاحب کی ہدایتون کا خلاصہ ذیل مین گزارش کیا جاتا ہے۔

درخت ہاے انگور کی پرانی چھالون مین بکثرت کیڑے موجود رہتے ہین۔

ان پرانی چھالون کو نہایت توجہ کے ساتھ چھیل ڈالنا چاہیے چونکہ یہ چھالین اقسام طرح کے ضرر رسان کیڑون کے لئے ماوا وملجا ہوتی ہین انکے چھیلے جانے سے کیڑون کو پناہ کی شکل قایم نہین رہتی ہے۔

جب انگور کے درخت چھانٹے جا چکین تو فوراً اوسی کے بعد پرانی چھالون کو دفع بھی کرنا لازم ہے جب پرانی چھالین چھیلی جا چکین تب تمام شاخون پر گندھک چونا اور کوئلہ کے پانی کا پچارا چڑھانا چاہیے اور یہ پچارا اوسی طور پر شاخون پر پھیرا جاے جیسا کہ چونا دیوارون پر پھیرا جاتا ہے لیکن اگر پچارا پھیرنے کے وقت پانی گرم ہو تو اور بھی بہتر ہے جیمس کتھل (Mr James Cuthill.) صاحب لکھتے ہین کہ پرانی چھالون کی چھڑانیکا کیا اثر گرم ملکون کے انگور کے درختون پر ہوگا ہم بہ اطمینان تمام نہین کہہ سکتی لیکن مولف کو اس ترکیب کے نفع رسانی کا یقین تام بہ سبیل تجربہ حاصل ہے۔ ہندوستان مین ارباب شوق بلا تامل اس کارروائی کی پابندی

اختیار فرمائین فائدہ کے سوا کبھی نقصان لاحق نہ ہوگا۔ بہرحال صاحب موصوف لکھتے ہین کہ جب پرانی چھالین نہ چھوڑی جائین تب اوسوقت اجزای بالا رقیق تر شکل سے شاخون پر پھیری جائین بالمختصر جب ہدایت بالا کی تعمیل ہو چلیگی تب تھوڑے ہی عرصہ کے بعد درختون مین صحیح المزاجی آجائیگی نئے نئے سبز پتے نکلنے لگین گے اور تمام درخت نہایت شاداب نظر آنے لگین گے اس تروتازگی اور شادابی کی یہ وجہ ہوگی کہ تمام کیڑے جو درختون کی قوتون کو صرف کر ڈالتے ہین مر جائینگے ظاہر ہے کہ جس درخت مین ہزارون ہزار کیڑے لگے ہوے ہون اور اوسی درخت کی رطوبات صحیحہ سے اون کیڑون کا تغذیہ ہوا کرے ایسے درخت کی تروتازہ اور شاداب ہونیکی کیا امید کیجا سکتی ہے۔

کیڑون کے دفع کرنیکی دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب درخت چھانٹے جا چکین اور قبل اسکے کہ تاکستان کی زمین گوڑی یا سوہنی کیجا چکے ہر درخت کی جڑ کی چارونطرف خس یا پیال رکھکر اس خس یا پیال مین آگ لگا دینا چاہیے جب شعلہ بلند ہوگا جتنے کیڑے اور اوسکے انڈے بچے ہونگے سب سوختہ ہو جائینگے لیکن اس ترکیب کی مطابق ایسے روز مین کارروائی کرنا چاہیے کہ جسمین ہوا تیز نہ ہو ورنہ شعلہ راست طور سے بلند نہ ہو سکیگا اور اس وجہ سے ازالہ دیدان بطریق احسن عمل مین نہ آئیگا آب گرم سے بھی قتل دیدان خوب ہوتا ہی تمام کیڑے مع انڈے بچے ہلاک ہو جاتے ہین اور درختون کو کسیطرح پر صدمہ نہین پہونچتا ہی بلکہ کیڑون کے دفع کرنیکا سب سے آسان اور کم خرچ طریقہ یہی ہے

واضح ہو کہ پانی کو اس کام کے واسطے ایک سو تیس ۱۳۰ درجہ سے لیکر ایکسو پچاس ۱۵۰ درجہ تک گرم کرنا مناسب ہوگا ان درجات سے نہ کم نہ زیادہ پانی گرم کیا جاوے۔ انگور کے کیڑون کے علاوہ اور درختون کے بھی کیڑے

آب گرم سے ضائع ہوجاتے ہین۔ مسٹر جیمس کیتھل (Mr James Cathill آب گرم کی سریع التاثیری کی نسبت بہت کچھ لکھتے ہین اور واقعی حالت یہ ہے کہ ازالۂ دیدان اس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔

محقق موصوف ازالۂ دیدان کے لئے ترکیب ذیل بھی تحریر فرماتے ہین بلا شبہ یہ ترکیب تمام اقسام اشجار کو فائدہ بخش ہوسکتی ہے اور اس ترکیب کو انگور کے ساتھ کوئی خصوصیت نہین ہے وہو ہذا۔

بقدر انداز گندہک کچلہ تمباکو صابون ولایتی کافور و جوہر شراب سبکو پانی مین آمیختہ کرین۔ جوشش کے بعد جب پانی کی حرارت صرف سو درجہ رہ جای تب اس جوش دادہ پانی مین چھوٹے درختون کو غوطہ دین یا بڑے درختون کے پتون کو اس پانی سے دھوئین یہہ ترکیب قتل دیدان و طرد ہوام حسب مراد کرتی ہے بلکہ مادہ کرمی کا قلع اس ترکیب سے ظہور مین آتا ہے۔

واضح ہو کہ انگور کو آمد برشکال کے پہلے پختہ ہوجانا چاہیئے ورنہ بارش کی وجہہ سے انگور کے دانے ضائع ہوجاتے ہین بارش کے قبل پختہ ہونیکی صورت یہی ہے کہ انگور کے درخت حسب ہدایت مندرجہ کتاب ہذا چھانٹے جائیں جب درختون کے چھانٹنے مین دیر ہوگی پھل بھی دیر کرکے پختہ ہونگے اور جہان برسات آگئی پھر پھلون کا ذائقہ بھی برا ہوجاتا ہے لذیذ ترین انگور گرم ترین ایام مین تیار ہوتے ہین اسی لئے آمد برشکال کے قبل انگورونکے پختہ ہوجانیکی طرف توجہہ لازم ہے۔

انگورون کے پختہ ہونیکا بہترین زمانہ ملک دکن کے لئے ماہ مارچ اور بنگالہ و بہار کیواسطے مئی اور اضلاع ممالک مغربی و شمالی کے لئے جون ہے

جب انگور کی خوشے ممتاز نسکل ہو جائین تب اونپر کپڑے کی تھیلیان چڑہانا درکار ہوگا ورنہ طیور اور دیگر ضرر رسان جانور اونکے دانون کو خراب کر ڈالینگے ایسا نہین کرنے سے انگور کی عمدہ پیداوار اکثر ضائع ہو جاتی ہے اور پھر اوسوقت کی حسرت احاطہ بیان سے باہر متصور ہے

انگور کے درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہین۔ اسکے تیار کرنیکا سب سے آسان طریقہ یہی ہے۔ مولف نے تخم سے بھی تیار ہوتے دیکھا ہے مگر تخمی درخت کمزور ہوتے ہین قلم سے تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ آخر ماہ نومبر مین انگور کی شاخین کاٹکر زمین مین ترچھے طور پر گاڑ دی جائین اور چارونطرف کی زمین خوب مٹی سے دبا دی جاوے۔ قلم جو زمین مین گاڑی جائین ایک بالشت کے برابر ہون اور اوردو آنکھین جہان سے نئی شاخین نکلین گی زمین سے باہر رکھی جائین اگر زیادہ قلم تیار کرنا ہو اور زیادہ شاخین قلم کے واسطے میسر نہ ہون تو طول مین قلمون کو کم کر دینا مضایقہ نہین رکھتا ہے اس صورت مین قصر کے سبب سے صرف ایک آنکھ کو زمین سے باہر رکھنا چاہیئے۔ قلمون کے تیار کرنیکے لئے زمین نہایت نرم اور بالو آمیز درکار ہے سخت کیوال زمین مین قلم تیار نہ ہو سکین گی قبل اسکے کہ قلم سب داخل زمین کی جائین زمین کو درست کر لینا ضروری ہے بحسب حاجت ان قلمون کو سیراب بھی رکھنا درکار ہوگا۔

واضح ہو کہ لاہور و سہارنپور و لکھنؤ وغیرہ کے سرکاری باغون مین چند اقسام کی انگور کے تیار قلم بکثرت فروخت ہوتی ہین۔ حضرات اہل شوق تیاری تاکستان کی لیئے نئے درخت ان سرکاری کارخانون سے منگوالین بلا تردد عمدہ عمدہ اقسام کی انگور کے درخت عرصہ قلیل مین بہم ہو جاوینگے

انگور کے بیدانہ کرنیکی ترکیب وہی ہے جو پہلے بیان مین کر چکا ہے فقط

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUE

KITABUL ASMAR

ON

کتاب الاثمار

FRUIT CULTURE

BY

MOULVI SYED IMDAD IMAM

AUTHOR OF MIRAATUL HUKAMA

(MIRROR OF PHILOSOPHERS)

&c. &c. &c.

BANKIPORE

PRINTED BY SYED RAHIMUDDIN AT
THE ALPUNCH UNION PRESS

DURIAPORE

1887.

To be had at the press.